

تالش کے تے

علیم الحق حق



جرم کی بساط پر کھیلی جانے والی خونی بازی
ایک سنسنی خیز اور دلچسپ ترین ایڈوینچر سے بھرپور ناول

تاش کھتے

علیم الحق حق

ندیم

ناشر —————
علی میاں پبلی کیشنز

۲۰- عزیز مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون ۷۲۴۷۴۱۴

لڑکا کچن میں اسٹوو کے سامنے کھڑا تھا۔ ایک لمحے کو وہ ہچکچایا پھر اس نے جھٹکے سے اوون کا دروازہ کھولا۔ اس نے برز کے نیچے لگی ٹاب چیک کیں اور پھر اس ٹاب کی طرف متوجہ کیا جس پر اوون لکھا تھا۔ گیس کی بو دماغ پر چڑھ رہی تھی۔ لڑکے نے کھانستے ہوئے اپنی آنکھوں سے بنے والا پانی آستین سے صاف کیا اور پیچھے ہٹنے لگا۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا نشست گاہ میں داخل ہوا۔ میز کے کنارے کا سارا لے کر اس نے خود کو سنبھالا۔ اس کی نظر موٹے آدمی کی طرف اٹھی جو صوفے پر پڑا خراٹے لے رہا تھا۔ کمرے میں شراب کی باسی بو اتنی شدید تھی کہ اس کا جی متلانے لگا۔

اس نے خود کو سنبھالا اور پلٹ کر داخلی دروازے کی طرف چل دیا۔ اس نے دروازہ سختی سے بند کیا اور تیزی سے قدموں سے اترنے کے بعد تیزی سے جنگل کی طرف بھاگنے لگا۔ وہ تازہ صاف ہوا میں گہری سانس لے رہا تھا۔

اس کی ماں لاہوری میں کام کرتی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ ماں اندھیرا ہونے سے پہلے واپس نہیں آئے گی۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کا سوتیلا باپ اب کبھی اس کی ماں کی مرمت نہیں کر سکے گا اور اس پر کوئی شک نہیں کرے گا، کسی کو اس کا خیال نہیں آئے گا۔ وہ پھر وہیں جا چھپے گا، جہاں کوئی اسے تلاش نہیں کر سکے گا اور جب وہ پوری طرح تیار ہو گا تو باہر آجائے گا۔ ممکن ہے اس میں برسوں لگ جائیں۔ یہ سوچ کر لڑکے نے زوردار قہقہہ لگایا۔ کوئی بات نہیں، وہ برسوں انتظار کر سکتا ہے پھر وہ دنیا کو دکھا دے گا کہ وہ کیا ہے۔ خاص طور پر اس احمق جی کو۔

لڑکا جنگل میں گھنے حصے کی طرف بڑھتا رہا۔ پتے اس کے پیروں تلے چرچرا رہے تھے۔ اس نے گہری سانس لے کر پائوں کی خوشبو وجود میں اتاری۔ وہ اس وقت خود کو

ندیم

اسٹاکسٹ
علیٰ ہسپتال
نسبت روڈ، چوک میو ہسپتال
لاہور فون: ۳۲۳۸۵۳

زندگی سے بھرپور محسوس کر رہا تھا۔ زندگی میں پہلی بار وہ خوش تھا۔ بہت خوش! یہ اس کی زندگی..... اس کے کیریئر کا پہلا قتل تھا۔ اس نے اپنی ماں کو اپنے ظالم سوتیلے باپ سے نجات دلا دی تھی۔

○-----☆-----○

کیم جون۔ اتوار

منصوبہ ہر اعتبار سے مکمل اور بے داغ تھا۔

اسے اس بات کا یقین تھا۔ اس نے موقعہ واردات پر کچھ بھی نہیں چھوڑا تھا۔ بچے تلے انداز میں اس نے انگلیوں سے ڈیسک کو تھپتھپایا اور آپ ہی آپ مسکرانے لگا۔ ایک بار اور پڑتال کر لینے میں اپنا کیا جاتا ہے۔ اس نے سوچا۔

اس نے کرسی پیچھے کھسکائی اور ڈیسک کے نچلے حصے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس نے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے سے ایک خفیہ کھٹکا دبایا۔ خفیہ دراز نہایت آہستگی سے بے آواز باہر آئی۔ اس نے دراز میں سے بڑا لفافہ نکالا اور لفافے میں سے وہ نوٹ بک نکالی جو ہزاروں بار اس کے ہاتھوں سے گزر چکی تھی۔ بیئر کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ لیتے ہوئے وہ اس کے اندراجات پڑھنے لگا۔ اس میں جو معلومات تھیں، وہ انہیں تنقیدی نظر سے دیکھ رہا تھا۔

اس کا خیال درست تھا۔ منصوبے میں آخری لمحے میں بھی کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں تھی۔ جزئیات تک یوں مکمل تھیں جیسے کمپیوٹر سے پروگرام کی گئی ہوں۔ سینکڑوں دسویں حصے تک پرفیکٹ ٹائمنگ تھی، ہر چیز کا خیال رکھا گیا تھا۔

منصوبہ ہر لحاظ سے مکمل اور بے داغ تھا!

اس کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ مچلی۔ اس کے سفید ہموار دانت نمایاں ہو گئے۔ ایک عمر کے فرسٹریشن کے بعد اب اسے نمایاں ہونے اور خود کو اہم ثابت کرنے کا موقع ملا تھا۔ جلد ہی اس کی کارکردگی پر پوری قوم کی توجہ مرکوز ہوگی۔ اس نے بیئر کا گلاس آہستگی سے میز پر رکھ دیا۔

اب زیادہ دیر بھی نہیں لگے گی۔ محض چند ہفتوں کے اندر لاکھوں افراد اس کے وجود سے واقف ہو جائیں گے۔ وہ ایسی ذہانت ثابت ہو گا جسے ذہین ترین افراد بھی شکست

نہیں دے سکیں گے۔ اس نے گہری سانس لی۔ اس کے ذہن میں شک اور بے یقینی کا سایہ سالہا سال لیکن اس نے اسے جھٹک دیا۔ وہ جانتا تھا کہ جرائم کی سراخ رسی اب بہت سائنٹفک انداز میں کی جاتی ہے اور اس میں نیکنالوجی کا دخل بھی بڑھ گیا ہے مگر اسے یقین تھا کہ وہ ان سب کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ ان سے جیت سکتا ہے۔

اس نے دراز سے ایک سیاہ دھاتی باکس نکالا۔ یہ باکس بہت پتلا تھا۔ جیب سے ایک چابی نکال کر اس نے باکس کھولا اور بلیک اینڈ وائٹ فوٹو گرافس کی ایک گڈی نکالی۔ انہیں وہ کچھ دیر ادھر ادھر کرتا رہا پھر اس نے انہیں میز پر چار چھوٹی گڈیوں میں تقسیم کر دیا۔ چند لمحے انہیں غور سے دیکھنے کے بعد اس نے دو گڈیوں کی پوزیشن بدل دی ”عمر کو حسن پر فوقیت دی جائے۔“ وہ با آواز بلند بڑبڑایا ”لیکن نہیں لوگ برابری کے حقوق چاہتے ہیں۔ انہیں برابری کے حقوق ہی ملیں گے۔“ مطمئن ہو کر اس نے تین گڈیاں اٹھا لیں۔ ان پر ربر بینڈ چڑھا کر اس نے انہیں دھاتی باکس میں رکھ دیا۔ باکس کو دراز میں رکھنے کے بعد وہ میز پر رکھی گڈی کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے تصویروں کے نچلے حصے پر داہنے کونے میں سیاہ پنسل سے نمبر ڈالے پھر اس نے ہر تصویر کو نوٹ بک کے پہلے سے طے شدہ صفحے پر اسکاچ ٹیپ کی مدد سے چپکایا۔ اس کام سے نمٹ کر اس نے نوٹ بک بند کر کے اسے بڑے لفافے میں رکھا اور لفافے کو دوبارہ خفیہ دراز میں رکھ دیا۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا قد اونچا اور جسم کسرتی تھا۔ وہ بہت آہستگی سے سیڑھیاں اترتا۔ کچن میں اس نے گلاس سنک میں چھوڑا اور میسمنٹ میں چلا گیا۔ اگرچہ گھر میں کوئی بھی نہیں تھا۔ مگر وہ یوں دبے پاؤں چل رہا تھا جیسے کسی شکار کا تعاقب کر رہا ہو۔

وہ سیدھا شراب کی الماری کی طرف گیا اور شراب کی تین مخصوص بوتلیں ہٹائیں۔ اس کے نتیجے میں اس کا اسلحہ خانہ اور بھیس بدلنے کا سامان سامنے آیا۔ وہ مسکرایا۔ یہ کامی نیشن لاک کبھی کسی کی سمجھ میں نہیں آئے گا۔ اس نے فخر سے سوچا۔ کون سوچ سکتا ہے کہ تین خاص بوتلیں ہٹانے سے خفیہ الماری کھلتی ہے۔

ایک کنٹینر سے اس نے ایک جانا پچانا ٹیپ نکالا اور اسے پور ٹیبل ٹیپ ریکارڈر میں لگایا۔ وہ بڑے انہماک سے وہ مختلف آوازیں سنتا رہا جو اس نے پچھلے چھ ماہ میں چپکے سے ریکارڈ کی تھیں پھر اس نے سادہ ٹیپ پر اپنی آواز میں ان آوازوں کی نقل ریکارڈ کر

کے چیک کی۔ مطمئن ہونے کے بعد اس نے ٹیپ ریکارڈر آف کیا۔ ٹیپ نکال کر کنٹینر میں رکھا اور کنٹینر کو لاک کر دیا۔

اب اس نے بڑی احتیاط سے وہ چیزیں منتخب کیں جو منصوبے پر عمل درآمد کے لئے ضروری تھیں۔ اسلحے میں اس نے ہاتھ پر چڑھائے جانے والے پیتل کے کلب کی جوڑی، ایک چاقو اور ایک لوہا کائٹے والی آری منتخب کی۔ ان چیزوں کو ایک تولیے میں لپیٹ کر اس نے انہیں فوم کے ایک خاص کنٹینر میں رکھا۔ خفیہ الماری میں سے ایک سیاہ پیٹنٹ سیاہ پل اور ربر سول کے سیاہ جوتے نکالنے کے بعد اس نے شراب کی تینوں بوتلوں کو ترتیب سے رکھا اور الماری لاک کر دی۔

وہ اپنے خاص کمرے میں واپس آیا۔ مقامی اخبار لے کر وہ اپنی پسندیدہ کرسی میں نیم دراز ہو گیا لیکن جلد ہی وہ اخبار سے بے زار ہو گیا۔ فیرپورٹ کے اخبارات میں کوئی دلچسپ خبر نہیں ہوتی تھی۔ کوئی سنسنی نہیں، کوئی پہچان نہیں لیکن وہ جانتا تھا کہ عنقریب صورت حال بدل جائے گی۔ جلد ہی فیرپورٹ، کینیڈا کی خبریں ملک بھر میں اخبارات کے صفحہ اول کی زینت بنیں گی۔ ٹی وی پر بھی یہی صورت حال ہوگی۔ وہ دونوں ہاتھوں کو آپس میں رگڑنے لگا۔ اس نے اپنی کیلنڈر وچ میں دیکھا۔ یکم جون.....!

وہ اب حرکت میں آنے کو تیار تھا۔ کوئی بھی اس پر شک نہیں کرے گا۔ نہ اس کے دوست نہ اس کے پڑوسی، نہ اس کی فیملی..... اور ڈیمپسے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ڈیمپسے احمق ہوائے اسکاؤٹ ڈیمپسے۔ وہ ڈیمپسے کو برباد کر دے گا۔ وہ ڈیمپسے کی ذہانت کو شکست دے گا۔ اسے شرمندہ اور رسوا کرے گا اور پھر اسے قتل کر دے گا۔ کمر اس کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

○-----☆-----○

لانگ آئی لینڈ میں کشتیوں کی ریس ہو رہی تھی۔ جم ڈیمپسے کی کشتی اٹلانٹک سب سے آگے تھی۔ ڈیمپسے چیخ چیخ کر ہدایات دے رہا تھا پھر اس نے پلٹ کر دیکھا اور مسکرا دیا۔

”ہم جیتیں گے برینڈا، دِل ڈن۔“

برینڈا نے اسے دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔ مغرب کی طرف جھکتے سورج کی

روشنی میں ڈیمپسے کا چہرہ تانبے کی رنگت کا لگ رہا تھا۔ کبھی وہ بہت خوب صورت چہرہ تھا مگر اب وہ اپنی دلکشی کھو رہا تھا۔ اس کے گہرے سیاہ بال اپنی چمک کھو رہے تھے۔ کہیں کہیں سفیدی جھلکنے لگی تھی لیکن اس کی مسکراہٹ کا جادو برقرار تھا۔ وہ مسکراتا تو چہرے پر جی برسوں کی برف پگھل جاتی۔

فائر کی آواز نے انہیں بتایا کہ انہوں نے یہ ریس اور کلب کی چیمپئن شپ جیت لی ہے۔

جم ڈیمپسے کی باچھیں کھل گئیں ”مسلل تیسرا سال۔ میں اپنے کریو کا شکر گزار ہوں۔“ اس نے برینڈا کے گھٹنے کو تھپکی دی۔ برینڈا ہنس دی۔ یہ ستائش اسے اچھی لگی تھی حالانکہ وہ جانتی تھی کہ یہ درست نہیں ہے۔

دوسرے نمبر پر آنے والے نیڈ نکولس نے اپنی کشتی ان کی کشتی سے ملاتے ہوئے کہا ”تم دونوں کو مبارک ہو۔ جم، تم برینڈا کو میری کشتی پر موقع کیوں نہیں دیتے۔ بھی دوسروں کو بھی چانس ملنا چاہئے۔“

”نہیں، ایسا ہوا تو تم جیت جاؤ گے اور میری کامیابی کا راز سب کو معلوم ہو جائے گا۔“ جم نے خوش دلی سے کہا۔

برینڈا نے قہقہہ لگایا اور ہنسی سے کہنے لگی ”میں شستی کی دھلائی کرو ڈیر۔ میں ذرا اپنا حلیہ درست کر لوں۔“

کلب ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے برینڈا کو احساس تھا کہ مرداب بھی اسے مڑ کر دیکھنے پر مجبور ہیں۔ یہ کمال اس کی خوش بدنی کا تھا اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ باقاعدگی سے ورزش کرتی تھی۔

اپنی کشتی میں کھڑا نیڈ نکولس برینڈا کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔ اسے یہ احساس نہیں تھا کہ اس کی بیوی سوزی بھی اس کی نظر بازی کو دیکھ رہی ہے۔ سوزی سوچ رہی تھی کہ وہ نیڈ کی حسن پرستی کو کبھی نہیں بدل سکے گی۔ وہ اداسی سے سر ہلا کر رہ گئی۔ جم اور اسپانک بھی برینڈا ہی کو دیکھ رہے تھے ”بہت شاندار لڑکی ہے۔“ اسپانک نے خاموشی توڑی ”بہت خوش مزاج اور پیاری۔“

جم نے بے دھیانی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ جانتا تھا کہ برینڈا خاص ہستی ہے۔

اس کے پاس صرف ظاہری حسن نہیں تھا وہ باطنی طور پر بھی خوب صورت تھی۔ ایسا کم ہی ہوتا تھا کہ وہ کسی بات کی شکایت کرے۔ سنڈی کا حادثہ اس پر اثر انداز ہوا تھا۔ اس حادثے میں سنڈی کے دماغ کو نقصان پہنچا تھا مگر برینڈا نے اپنی اداسی کو خوش مزاجی کے پردے میں چھپا لیا تھا۔ وہ اداس کبھی کبھار ہی نظر آتی تھی۔

سنڈی جم کو بھی بہت پیاری تھی۔ وہ اس کا سب کچھ تھی۔ اسے امید تھی کہ وہ جلد ہی ٹھیک ہو جائے گی۔

جم نے اپنی کشتی کو باندھا اور برینڈا سے ملنے چل دیا۔ وقتاً فوقتاً لوگ ان دونوں کو مبارک باد دیتے رہے۔ اسپانک برگز عجیب سی نظروں سے انہیں دیکھتا رہا۔ برینڈا کو دیکھ کر اس کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھ رہی تھی۔ وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی تو اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اب وہ اسے تصور میں دیکھ رہا تھا۔

اسپانک کبھی کبھی جم سے چڑنے لگتا تھا لیکن وہ یہ بات مانتا تھا کہ جم ڈیپ سے زبردست آدمی ہے۔ وہ ایک منفرد انسان تھا اور ساتھ ہی سوچنے کا منفرد انداز بھی رکھتا تھا اور حوصلہ مند بھی تھا۔ مگر اسپانک اس سے شکست کھاتے کھاتے تنگ آچکا تھا۔

اسپانک نے اپنی کشتی کے بادبان بیک میں ٹھونسنے اور اپنے سر پر ہاتھ پھیرا۔ وہ مسکرایا۔ اسے خوشی تھی کہ ۴۲ سال کی عمر میں بھی اس کا جسم چٹانوں کی طرح سخت ہے۔ اس نے پاریلو سگار کے نئے پیکٹ سے سگار نکال کر سلگائی۔ خوشی کی بات یہ تھی کہ اس نے نکولس کو تو شک دے ہی دی تھی۔ دوسری پوزیشن بھی کم تو نہیں ہوتی۔

○-----☆-----○

سن رائزلین کے ایک پُرکشش مکان میں ایک عجیب معمول دہرایا جانے والا تھا۔ ڈاکٹر ڈیوڈ اور نین ہاتھ میں ایک پنجرہ لئے ہوئے اپنی لیبارٹری میں داخل ہوا اور چھت پر لگی ہوئی دودھیا روشنی کا سوچ آن کر دیا۔ پنجرے میں چار چوہے بند تھے۔ دروازہ بند کر کے وہ سیدھا شیشے کے ڈسپلے کیس کے پاس گیا۔ جس میں چار سانپ موجود تھے۔ اس نے کیس کے نمبر پچر اور ہوا میں نمی کے تناسب کو چیک کیا۔ اس کیس کے موسم کو اس نے ایری زونا کے صحرا کے مطابق کیا ہوا تھا۔ دن گرم اور خشک اور رات سرد۔

اور نین چند لمحے سانپوں کو غور سے دیکھتا رہا۔ سب سے چھوٹا ساڑھے تین فٹ لمبا

کھڑکھڑا سانپ اپنے بل کھولے بیٹھا تھا۔ بڑا سانپ کنڈلی مارے ہوئے تھا۔ دونوں سو رہے تھے۔ ایک سانپ سستی سے چٹانوں کے ایک ڈھیر سے دوسرے کی طرف ریگ رہا تھا۔ فرش پر پھیلائی گئی ریت پر عجیب سا نقشہ بن رہا تھا۔ اور نین ان سانپوں کے وحشیانہ حسن کو مسحور ہو کر دیکھتا رہا۔

ڈاکٹر اور نین نے ڈسپلے کیس کے اوپر ایک چھوٹے شیشے کو سرکایا۔ اس کھڑکی سے اس نے ایک بک لٹکایا اور سانپوں کو ہشکار ہشکار کر ان کے اپنے اپنے کھانے کے کپار ٹمنٹ میں لے گیا۔ چاروں سانپ اب جاگ چکے تھے اور بہت بھوکے نظر آ رہے تھے۔

اور نین نے کھڑکی بند کی اور پھر ایک کپار ٹمنٹ میں لگے ٹریپ ڈور کو کھولا اور ایک چوہے کو اس میں داخل کر دیا۔ ٹریپ ڈور بند ہو گیا۔ چوہا پہلے تو ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر آہستگی سے اس بنی دنیا کو کھوجنے کے لئے حرکت میں آیا مگر فوراً ہی وہ اپنی جگہ جم کر رہ گیا۔ اس نے خطرہ محسوس کر لیا تھا۔ ڈائمنڈ بیک کھڑکھڑیے نے بہت تیزی سے حملہ کیا۔ اس نے ڈنک اتنی طاقت سے مارا تھا کہ انسانی جوتے کے تلے میں سے بھی گزر سکتا تھا۔ کھڑکھڑا پھر پیچھے ہٹا اور دوسرا وار کرنے کے لئے تیار ہونے لگا۔ چوہا شرایوں کی طرح ڈنگاتا ہوا پیچھے ہٹا اور فوراً ہی ختم ہو گیا۔ سانپ نے اپنے بل کھولے اور چوہے کو نگلنے کی تیاری کرنے لگا۔

اور نین باقی سانپوں کی دعوت کے لئے بڑھا۔ یہ اس کا بے حد پسندیدہ مشغلہ تھا۔ اس نے سوچا کہ سانپوں سے زہر وہ اگلے روز حاصل کرے گا۔

لیبارٹری سے نکلتے ہوئے وہ تین مرتبوں کے پاس سے گزرا۔ ان میں تین بچھو بند تھے۔ اور نین ان کے زہر پر تجربہ کر چکا تھا اور اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ ان کا زہر ایسا نہیں کہ کسی بالغ انسان کو ایک دن کے اندر اندر ختم کر سکے۔ اب وہ بچھو اس کے لئے بے کار تھے۔ اس نے تینوں بچھوؤں کو ایک ہی مرتبان میں کر دیا۔ وہ جانتا تھا کہ اب وہ آپس میں لڑ کر مرجائیں گے۔ صرف ایک زندہ بچے گا اور اگر اس میں اتنی جان ہوئی تو وہ یقیناً باقی دونوں کو کھا جائے گا۔

اور نین نے لائٹ آف کی اور سٹی بجاتے ہوئے میڑھیاں چڑھنے لگا۔ اس نے

نپاریلو سگار سلگایا، گلاس میں بیئر انڈیلی اور اپنی اسٹڈی میں رکھے اسٹریو کی طرف متوجہ ہو گیا۔

○-----☆-----○

شام ہو چکی تھی اور ”وہ“ حرکت میں آنے کے لیے تیار تھا۔ اس نے نما کر نیوی بلیو ڈریسنگ گاؤن پہنا اور اپنی اسٹڈی میں چلا گیا۔ اس نے سات بجے والی خبروں کے لئے ٹی وی آن کیا۔ اس کی بیوی بھی کچھ دیر ٹی وی دیکھتی رہی۔ سات بج کر بیس منٹ پر وہ اٹھ گئی۔ اس کے رضا کار گروپ کی خصوصی میٹنگ تھی ”میں ساڑھے دس بجے تک آجاؤں گی۔“ وہ بولی۔

جیسے ہی بیوی کی اسٹیشن دیگن باہر نکلی، اس نے ریسیور اٹھا کر ایک نمبر ڈائل کیا۔ رابطہ ملنے پر اس نے کہا ”گڈ ایوننگ۔ میں سام شیوٹ بول رہا ہوں۔“ اس کی آواز بدلی ہوئی تھی ”اگر تم پانچ منٹ نکال سکو تو میں تمہاری طرف سے ہوتا چلوں۔ میرے پاس ایک زبردست چیز ہے تمہارے لئے۔“

”ٹھیک ہے سام۔“ دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز میں دبا دبا ہوا بھان تھا۔ ”سوچ لو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی پریشانی ہو۔“ سام شیوٹ کی آواز میں ہچکچاہٹ تھی۔ ”چیز غیر معمولی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم اسے دیکھنا پسند کرو گے۔“

”چیز کیا ہے؟“

”جیفرسن ریورس ہے۔“

”جیفرسن ریورس!“ دوسری طرف سے استعجابیہ لہجے میں کہا گیا ”اس کے متعلق تو میں نے سنا تک نہیں۔“

”دیکھ لینا۔“

”میں شام کو گھر پر اکیلا ہوں گا سام۔ تم جب چاہو آ جاؤ۔“

اس نے فاتحانہ انداز میں ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ سام شیوٹ کی آواز کی نقل پر اسے سب سے کم اعتماد تھا۔ اسی لئے اس نے پہلے آزمانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس نے جس شخص کو فون کیا تھا وہ پرانے سکے جمع کرنے کے خبط میں مبتلا تھا۔ جبکہ سام شیوٹ پرانے سکوں کا ڈیلر تھا اور اس میدان میں اتھارٹی سمجھا جاتا تھا۔ وہ ہنسنے

لگا۔

پندرہ منٹ بعد وہ سیاہ پل اوور، سیاہ پینٹ اور سیاہ شوز پہن کر تیار ہو گیا۔ اس نے اپنی کار ایک اندھی گلی میں پارک کی۔ یہ جگہ اس کے منتظر مگر بے خبر میزبان کے گھر سے بمشکل سو گز دور تھی۔ وہ دبے پاؤں لان سے گزرا۔ پہلے اس نے گھر کے گرد چکر لگا کر یہ اطمینان کیا کہ وہ گھر میں اکیلا ہے پھر وہ واپس گیا اور اپنی کار لے کر واپس آیا۔ کار اس نے جھاڑیوں کے درمیان کھڑکی کی۔ اس کے بعد اس نے اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبایا۔

دروازہ کھلا، ایک مسکراتا چہرہ نظر آیا۔ ایک ہاتھ خیر مقدمی انداز میں آگے بڑھا۔ ایک آہنی مکا حرکت میں آیا۔ مکانک پر لگا تھا۔ مسکراہٹ ٹوٹی ہوئی ہڈیوں اور دانتوں کے ملتوے میں چھپ گئی۔ چہرہ پیچھے ہٹا۔ مضروب وقتی طور پر اندھا ہو گیا تھا۔

وہ تیزی سے بڑھا۔ مہلت دینا مناسب نہیں تھا۔ اس کا گھونسا ہدف کے پیٹ میں لگا۔ وہ تکلیف سے دہرا ہو گیا۔ اگلا وار گردن کے پیچھے ایک کرائے چاپ تھا۔ گردن کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز بہت واضح تھی۔ بے حس و حرکت جسم فرش پر گر گیا۔

اس نے جھک کر چیک کیا کہ شکار مر چکا ہے پھر وہ لاش اٹھا کر ہاتھ روم میں لے گیا اور اسے ہاتھ شب میں ڈال دیا۔ اس نے لاش کے کپڑے اتارے اور کپڑوں، جوتوں اور موزوں کو سلیتے سے تہ کر کے کپڑوں کی الماری میں رکھ دیا پھر اس نے اپنی جیب سے چاقو اور لوہا کاٹنے والی آری نکالی اور بڑے ماہرانہ انداز میں لاش کو چھ ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔ اس نے پانی کھول دیا تھا تاکہ خون بہہ جائے۔

ایک لمحے..... صرف ایک لمحے کو ایسا لگا، جیسے اسے قے ہو جائے گی۔ اس نے منہ پھیرا اور چند منٹ وال پیپر کے ڈیزائن کو نکلتا رہا۔ اوپر سے نیچے تک ڈیزی کے ۱۱۶ پھول تھے اور ایک دیوار سے دوسری دیوار تک ۷۹ پھول۔ مٹکی کا احساس معدوم ہو گیا۔ اس نے سر گھما کر دیکھا۔ پانی بے جا رہا تھا۔ چند منٹ بعد اس نے ٹل بند کر دیا۔

جسم کے چھ ٹکڑوں کو اس نے کوڑا پھینکنے والے چھ تھیلوں میں بند کیا اور ہر تھیلے کو اسی روز کے نیویارک ٹائمز کے مختلف حصوں میں پیک کر دیا۔ وہ اپنے ساتھ ایک کنٹینر لایا تھا۔ تمام پیکٹوں کو اس نے کنٹینر میں رکھ دیا پھر اس نے چاقو اور آری کو بہت اچھی طرح دھویا۔ ہاتھ روم کے فرش اور ہاتھ شب کو رگڑ رگڑ کر صاف کیا۔ اب وہاں کوئی نشانی

نہیں تھی۔ جیسے وہاں کوئی آیا ہی نہیں ہو۔

وہ یہ تمام چیزیں مکان سے باہر اپنی کار تک لایا اور انہیں بڑی احتیاط سے کار کی ڈکی میں رکھ دیا پھر اس نے ہر جگہ سے اپنے فنگر پر ٹس مٹائے، لائنس آف کیں اور باہر نکل کر دروازہ مقفل کر دیا پھر وہ گاڑی میں بیٹھا اور گھر کی طرف چل دیا۔

گھر پہنچ کر اس نے اپنی استعمال کی ہوئی تمام چیزیں دوبارہ خفیہ الماری میں رکھ دیں۔ اس نے جس کنٹینر میں لاش کے پارسل رکھے تھے اس پر تاش کا ایک پتا، حکم کا اکا رکھا اور کنٹینر کو ڈیپ فریزر کے سب سے نچلے حصے میں رکھ دیا۔ یہاں وہ اپنی شکار کی ہوئی مچھلیاں اسٹور کرتا تھا۔ وہاں بالکل ویسے ہی تین کنٹینر اور تھے۔ جن میں مچھلیاں پیک تھیں۔ لاش والے کنٹینر کو اس نے تینوں کنٹینرز کے نیچے رکھ دیا۔ مناسب وقت پر وہ اس کے موجودات کو کہیں اور منتقل کر سکتا تھا۔

پھر اس نے اپنے کپڑے اتارے اور انہیں اخبار میں لپیٹ کر اپنی کار کی ڈکی میں رکھ دیا۔ اگلی صبح ہی اسے ان کو ٹھکانے لگانا تھا۔ اس نے نہا کر پھر وہی کپڑے پہنے، خفیہ دراز میں سے نوٹ بک نکال کر اس میں موجود فرسٹ کے پہلے نام کو سیاہ پنسل سے کاٹ دیا پھر اس نے نوٹ بک دراز میں رکھ دی۔ سب کچھ منصوبے کے مطابق ہوا تھا۔ اس کی بیوی دس بج کر پچیس منٹ پر واپس آئی تو وہ سوچکا تھا۔ وہ اتنا پرسکون لگ رہا تھا کہ بیوی نے اسے جگانا مناسب نہیں سمجھا۔

○-----☆-----○

۲ جون - پیر

”اس“ نے آنکھیں کھولیں اور گھڑی میں وقت دیکھا۔ صبح کے ساڑھے چھ بجے تھے۔ وہ بیدار ہو گیا۔ اسے یقین تھا کہ یہ بھی ایک شاندار دن ہے۔

ناشتے کے بعد اس نے میسمنٹ کے چھوٹے فریج سے تین پاؤنڈ ہمبرگر نکالا اور اس پر سفید رنگ کے سفوف کی نپی تلی مقدار چھڑکی اور اچھی طرح ملانے کے بعد اس کے چھ پیش بنائے۔ مقدار کے معاملے میں اس نے بڑی احتیاط برتی تھی۔ اسے یقین تھا کہ ”ان“ کی طبیعت تو ضرور بگڑے گی مگر وہ مریں گے نہیں۔ وہ اسے اتنے خوبصورت لگے تھے کہ انہیں ختم کرنے کو اس کا دل نہیں مانتا تھا۔

اپنی خفیہ الماری سے سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا پلاسٹک باکس اور ایک براؤن کانڈ کا تھیلا نکالا۔ اس نے احتیاط سے چیک کیا۔ باکس کا سوئچ آف کیا۔ ریسپور..... ایکٹی ویٹڈ نہیں تھا۔ باہر کے سگنل وصول نہیں کر سکتا تھا پھر اس نے تھیلے کی چیزیں چیک کیں اور اسے نیچے اوپر دونوں طرف سے ٹیپ سے سختی سے بند کر دیا۔ پھر اس نے بڑی احتیاط سے پلاسٹک کے باکس کو سلنڈر کی شکل میں رول ہوئے لفافے کے ساتھ لگا کر اسے بھی ٹیپ سے چپکایا۔ تھیلے سے باہر نکلے ہوئے تاروں کو اس نے باکس کے کپیس سے جوڑ دیا۔

خفیہ الماری مقفل کرنے کے بعد وہ اوپر آیا تو اس کے ایک ہاتھ میں پلاسٹک بیگ تھا، جس میں ہمبرگر کے پیٹس رکھے تھے اور دوسرے ہاتھ میں فٹ بال کی شکل کا عجیب سا آلہ تھا، جسے وہ بڑی نزاکت سے پکڑے ہوئے تھا۔

کار میں بیٹھ کر اپنے آفس جاتے ہوئے وہ گولڈ کوسٹ کے فیشن ایبل علاقے سے گزرا، جہاں ساحلی جاگیریں تھیں۔ جاگیروں کے درمیان باڑھیں حد فاصل کا کام کرتی تھیں۔ اس نے اپنی کار سب سے خوب صورت جاگیر کے آہنگی جنگلے کے سامنے روک دی۔ کار میں بیٹھے بیٹھے اس نے گوشت کے پیٹس آہنی گیٹ کے دوسری طرف اچھال دیئے پھر اس نے جیب سے ایک سیٹی نکال کر اسے دوبار بجایا۔ سیٹی کی آواز انسانی سماعت کی پہنچ سے باہر تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے بیٹھے چند لمحے بعد اسے جنگلے کے اس طرف سے جھپٹتے ہوئے کتوں کی غرائشیں سنائی دیں۔ اس نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

○-----☆-----○

صبح ساڑھے آٹھ بجے جم ڈیمپسے پولیس ہیڈ کوارٹرز پہنچا۔ وہ فیرپورٹ کے وسط میں اینٹوں اور شیشے کی جدید طرز کی دو منزلہ عمارت تھی۔ جم نے ادھر ادھر نظر دوڑائی۔ اسے اور برینڈا دونوں کو فیرپورٹ بہت پسند تھا۔ وہ انہیں نیوا انگلینڈ کی یاد دلاتا تھا۔

جم ڈیمپسے پوری یونیفارم میں کم ہی نظر آتا تھا۔ سب جانتے تھے کہ وہ چیف آف پولیس ہے۔ ہاں وہ بوقت ضرورت استعمال کے لئے کیپٹن کے عہدے کی کیپ ضرور گلوں کپارٹمنٹ میں رکھتا تھا۔ ایسی ہی ایک ٹوپی دفتر میں اس کی میز کی دراز میں موجود رہتی تھی۔

ڈسپے عمارت میں داخل ہوا اور لابی میں موجود ڈیوٹی ڈیسک کی طرف بڑھا۔ سارجنٹ اور درک کی اس آہٹ پہچانتا تھا۔ اس نے کچھ کاغذات اپنی طرف کھینچے اور یہ ظاہر کیا جیسے وہ انہیں بغور پڑھ رہا ہے۔ پھر اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور چہرے پر حیرت کا تاثر لایا۔

”مارٹنگ چیف!“ اس نے گونج دار آواز میں کہا۔

”مورٹنگ اور درک۔ کوئی اہم خبر؟“

سارجنٹ نے نفی میں سر ہلایا ”سب کچھ معمول کے مطابق ہے چیف۔“ ڈسپے کی نظر کاغذات کے نیچے سے جھانکتے ہوئے اخبار کے اسپورٹس تنج پر پڑی۔ وہ اسے نظر انداز کر کے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اور درک اسے ستائشی نظروں سے دیکھتا رہا۔ چیف کی چال ہی پروفیشنل ایتھلیٹ والی تھی۔ اس کے جسم سے توانائی پھونتی محسوس ہوتی تھی۔

ڈسپے اپنے دفتر میں داخل ہوا جہاں اس کی اسٹنٹ میری موجود تھی ”مارٹنگ چیف“ میری نے مسکراتے ہوئے کہا ”میں آپ کے لئے کافی لاتی ہوں۔ مینٹگ نو بجے ہوگی۔“

ڈسپے اپنی میز کے پیچھے جا بیٹھا۔ آفس کشادہ تھا اور اسے بہت اچھی طرح آراستہ کیا گیا تھا۔ آفس کی ڈیکوریشن برینڈا کی مرہون منت تھی۔ اس کی میز پر ماربل کا ٹاپ رکھنے کا آئیڈیا بھی برینڈا ہی کا تھا۔

میری کافی کی ٹرے لے آئی۔ ڈسپے نے باہر جاتی ہوئی میری کو ستائشی نظروں سے دیکھا۔ وہ بیوہ تھی۔ فیرپورٹ پولیس میں بھرتی ہونے والی وہ پہلی عورت تھی۔ بہت تیزی سے ترقی کر کے وہ سارجنٹ کے عہدے پر پہنچ گئی۔ ترقی کے دو ماہ بعد اس کا شوہر جو کمپیوٹر پروگرامر تھا کار کے ایک المیہ حادثے میں ہلاک ہو گیا۔ اپنے دکھ سے لڑنے کے لئے میری نے خود کو پوری طرح محکمے کے لئے مصروف کر لیا۔ اب یہی اس کی زندگی تھی۔ وہ ڈسپے کی اسٹنٹ بھی تھی اور سیکرٹری بھی۔

ڈسپے نے اٹھ کر اپنے لئے پیالی میں سیاہ کافی انڈیلی۔ وہ اب بھی میری کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ میری مزید پروموشن کی مستحق تھی۔ وہ مستعد اور محنتی بھی تھی

اور اہل بھی۔ اس کے پاس سراغری کی جہلت بھی تھی۔ کیا مصیبت ہے؟ وہ جھنجھلا گیا۔ اچھی سیکرٹری بھی تو آسانی سے نہیں ملتی۔ وہ آہ بھر کر رہ گیا۔ مگر دیانت داری کا تقاضا یہ ہے کہ اسے پروموشن دیا جائے۔ اسے قربانی دینی ہی پڑے گی۔

ٹھیک نو بجے لیفٹیننٹ ٹام فیرو اور گس ہیلی ڈسپے کے کمرے میں داخل ہوئے۔ یہ معمول کی میٹنگ تھی جو ہر پیر کو ہوتی تھی۔

ان کے درمیان رسمی گفتگو ہوئی پھر ڈسپے کے کہنے پر انہوں نے اپنے لئے کافی انڈیلی۔ ہیلی نسبتاً چھوٹے قد کا تھا۔ پانچ فٹ نو انچ۔ اس کے کندھے چوڑے اور جسم بے حد مضبوط تھا۔ وہ سائڈ کی طرح چلتا تھا۔ فیرو کا قد چھ فٹ تھا۔ وہ بچوں کے بل آہستگی سے لیکن بہاؤ کے ساتھ چلنے کا عادی تھا۔

مینٹگ شروع ہو گئی۔ ڈسپے کو ان کی متضاد شخصیتیں حیران کرتی تھیں۔ دونوں ذہین تھے اور دونوں بہت اچھے پولیس افسر تھے۔ اس کے سوا ان کے درمیان کوئی مشترک قدر نہیں تھی۔ دونوں کی ظاہری شخصیت بھی مختلف تھی۔ ہیلی غیر چمک دار ذہن کا مالک تھا۔ وہ بہت ترتیب سے اور استقلال اور لگن سے کام کرتا تھا۔ اس کے برعکس فیرو کا ذہن تخلیقی، تصوراتی اور آرمسٹک تھا۔ وہ ڈھیلے پن سے کام کرتا اور کبھی اپنی پوری صلاحیتیں بروئے کار نہ لاتا۔ حالانکہ اس کی صلاحیتوں کی کوئی حد نہیں تھی۔

اس وقت فیرو سینئر سینیئر کے فیرپورٹ کے دورے کے متعلق بتا رہا تھا۔ یہ دورہ آئندہ ویک اینڈ کو ہونا تھا۔ فیرو آہستہ آہستہ بول رہا تھا ”وہ ہفتے کی صبح یہاں پہنچیں گے۔ میرا خیال ہے ان کی بیوی جمعرات کو آجائے گی لیکن ابھی یہ بات یقین سے نہیں کہی جاسکتی۔ وہ ونچسٹرز ہاؤس میں قیام کریں گے۔“ اس نے نقشے میں ایک مقام کی طرف اشارہ کیا۔ پھر اس نے مزید تفصیل بتائی۔

”سیکورٹی کے انتظامات کے متعلق بتاؤ۔“ ڈسپے نے کہا۔

”ان کے اور گورنر کے کاروں کے جلوس کو اسٹیٹ پولیس کور کرے گی۔“ فیرو نے کھڑے ہو کر نقشے پر روٹ کی وضاحت کی ”سینیئر جب بھی حرکت میں ہوگا اسٹیٹ پولیس کی ذمہ داری ہوگا۔ ہماری ذمہ داری صرف اس کی حالت قیام کی ہوگی۔ ایسے تین مقامات ہیں جہاں اس کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے۔ ونچسٹرز ہاؤس، لانگ ووڈ اور

بہت اہم تھی۔ نیڈکولس اس میٹنگ میں سمرڈے کیمپ کے لئے کینڈل ووڈ کے قریب اراضی کی خرید کے متعلق بتانے والا تھا۔ ابتدا میں وہ روٹری پروڈیکٹ ہی تھا۔

اس نے میز کی دراز کھولی اور اس پراپرٹی سے متعلق فائل باہر نکالی۔ اس نے جلدی جلدی فائل پر نظر ڈالی اور پھر اسے دوبارہ دراز میں رکھ دیا۔ وہ اب پراپرٹی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ وہ بہت خوبصورت جگہ تھی۔ ڈیڑھ سو ایکڑ کا جنگلاتی رقبہ تھا۔

میری ڈاک لے کر آئی تو اس کے خیالات کا تسلسل ٹوٹ گیا۔ ڈاک میں دو خط تھے اور ایک اسپورٹس میگزین کا تازہ شمارہ۔ میری جاتے ہوئے کافی پاٹ اور خالی پیالیاں سمیٹ کر لے گئی۔ پہلا خط ایک تقریب میں شرکت کا دعوت نامہ تھا۔ تقریب وائی ایم سی اے کی اضافی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے فنڈ اکٹھا کرنے سے متعلق تھی۔ ڈیمپے نے خط ایک طرف رکھ دیا۔ معاملہ وقت طلب تھا۔ اس کے لئے سوچنا پڑے گا لیکن وہ جانتا تھا کہ آخر میں وہ راضی ہو جائے گا۔ اس کا نظریہ تھا کہ اکتائے ہوئے بے سکون نوجوان بوریٹ کی وجہ سے چھوٹے موٹے جرائم کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ بہتر ہے وائی ایم سی اے جرائم کی روک تھام کرتا ہے۔

دوسرا لفافہ کھولتے ہی وہ کرسی پر سیدھا ہو بیٹھا۔ خط ۸ انچ چوڑے اور گیارہ انچ لمبے سفید باند پیپر پر ٹائپ کیا گیا تھا۔ لفافے پر اس کا نام تھا۔ مرمقانی پوسٹ آفس کی تھی۔ مضمون کیا تھا وہ ایک نظم تھی۔

”حکم ہو یا کہ پان ہو“ اینٹ ہو یا کہ پھول ہو

تم سب چہار زرد ہو۔ خون کا رنگ لال ہو

لاشیں ملیں گی اب تمہیں۔ گنتی مگر محال ہے۔ تھوڑے ہیں دن تمہارے بھی۔

پہلے گمراہ اور بات

جا کر اب ایک یار کو تھیلے میں بھر کے گھر لے آؤ

ڈیمپے نے خود کو سنبھالنے کے لئے ایک گرمی سانس لی۔ پھر وہ اچھل کر کھڑا ہوا

اور اس نے بلی اور فیرو کو پکارا۔ وہ آئے تو اس نے میز پر رکھے خط کی طرف اشارہ کیا ”اسے چھوٹا نہیں۔“ اس نے انہیں خبردار کیا پھر اس نے لیب ایکسپریٹ پال رائس کو طلب کیا۔ بلی اور فیرو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر خط پڑھ رہے تھے۔ پھر انہوں نے متفقہ

بلی نے آگے کی طرف جھٹکتے ہوئے کہا ”میری سمجھ میں نہیں آتا مجھے کی تنصیب کی کیا تک ہے۔ انگریزوں کے دور میں تو اس قصبے کا وجود بھی نہیں تھا اور اس وقت کے بعد سے اب تک کوئی اہم بات رونما بھی نہیں ہوئی ہے۔“

ڈیمپے مسکرا دیا۔ بلی سے اختلاف کی گنجائش ہی نہیں تھی۔ جو بات یقینی تھی، اس کو کسی نے نہیں چھیڑا۔ تیوں جانتے تھے کہ کیسی ہی احتیاطی تدابیر کی جائیں اگر کسی نے سینئر کو یا کسی اور اہم شخصیت کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تو اس پر عمل درآمد ناممکن نہیں ہے۔

فون کی گھنٹی بجی ”چیف یہ آپ کے لئے ہے۔“ میری نے انٹرکام پر کہا۔ بلی اور فیرو جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے ”بل ڈونیلی آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔“ میری نے مزید کہا۔

ڈیمپے نے ریسیور اٹھایا۔ وہ ریچھ نما ڈونیلی کو پسند کرتا تھا ”بل میں تمہیں فون کرنے ہی والا تھا۔ میں تمہیں سینئر کے لئے کئے جانے والے حفاظتی انتظامات کے بارے میں.....“

”گڈ..... تم تو جانتے ہی ہو کہ سینئر میرا قریبی دوست ہے۔“ دوسری طرف سے ڈونیلی نے کہا۔ ڈیمپے نے ریسیور کانوں سے دور کر لیا۔ اسی میں عافیت تھی۔ ڈونیلی بولتا کم اور چیخا زیادہ تھا۔ یہی نہیں ’وہ نان اسٹاپ بولتا تھا۔ وہ پیدائشی سیاست داں تھا۔ ہر شخص سے اس کی پسند کے مطابق گفتگو کرنا اسے آتا تھا۔

ڈیمپے نے بڑی مشکل سے مداخلت کا موقع نکالا ”بہت خوب بل“ اس نے جلدی سے کہا۔ ”تو تم بریفنگ کے لئے کب مل سکتے ہو؟“

”آج روٹری کی ماہانہ میٹنگ ہے۔ تم بارہ بجے آجاؤ۔ یوں ہمیں لنچ سے پہلے آدھا گھنٹا مل جائے گا۔“

”ٹھیک ہے بل۔ کال کرنے کا شکریہ۔ روٹری کی میٹنگ تو مجھے یاد ہی نہیں تھی۔ اب ایک گھنٹے بعد ملاقات ہو گی۔“ ڈیمپے نے فون رکھ دیا اور میز پر پاؤں پھیلا لئے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ کچھ غائب دماغ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ لنچ وہ کیسے بھول گیا اور یہ میٹنگ بھی

طور پر رائے دی۔

”کوئی مسخرا معلوم ہوتا ہے۔“ بیلی نے کہا۔

”یقیناً گمنام فون کالز کا بھی ماہر ہو گا۔“

”مذاق ہی لگتا ہے۔“ فیرو بولا۔ ”لیکن ایسا نہیں تو یقیناً ہمارا واسطہ کسی دیوانے سے پڑا ہے۔“

دونوں سوالیہ نظروں سے ڈیپسے کو دیکھ رہے تھے اور وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ طویل خاموشی کے بعد وہ مڑا۔ اسی وقت پال رائس کمرے میں داخل ہوا۔ ڈیپسے نے کھلے خط کی طرف اشارہ کیا ”پال“ اسے اچھی طرح چیک کرو۔ اس پر میری انگلیوں کے نشانات جا بجا ملیں گے۔ پھر بھی ممکن ہے قسمت ساتھ دے جائے اور کوئی اور نشان بھی مل جائے۔“

پال رائس نے جھک کر خط پڑھا۔ اس نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔

”اگر یہ سچ سچ کا پاگل ہے۔“ بیلی نے کہا ”تو ہر احتیاط بے سود ہے۔ دیوانگی سے کوئی نہیں لڑ سکتا۔ دیوانوں کے بارے میں کون جانے کہ کب کیا کر بیٹھیں۔“

ڈیپسے نے اثبات میں سر ہلایا ”دعا کرو کہ یہ مذاق ہی ہو۔ لیکن مجھے لگتا نہیں۔ میری چھٹی حس کہتی ہے کہ یہ سنگین معاملہ ہے۔ سنو میں ڈونیلی کے ساتھ لہج کر رہا ہوں۔“

○-----☆-----○

”اس“ نے اسٹیرنگ وہیل پر زور دار گھونسا مارا۔ اسے خود پر غصہ آرہا تھا۔ صبح اس نے سوچا تھا کہ اسے باربرا کے ساتھ لہج کا موقع مل جائے گا۔ مگر اب پتا چل رہا تھا کہ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اس نے سر گھما کر بیک سیٹ کو دیکھا۔ وہاں ٹیکس موجود تھا۔ وہ زور سے ہنسا ”گیارہ بج کر پچپن منٹ ہوئے ہیں۔“ اس نے خود کلامی کی۔ ”تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا ٹیکس کہاں ہے؟“ اس نے پھر اسٹیرنگ وہیل پر گھونسا مارا۔ ہاں..... اسے معلوم تھا۔

اس کے اندر ایک عجیب سا بیجان امنڈنے لگا۔

باربرا! باربرا ایک مختلف قسم کی ٹیکس تھی۔ اس کے تو تصور ہی سے نبض کی رفتار

بڑھ جاتی تھی۔ اس وقت بھی وہ اس کے تصور میں کھو گیا۔ اس پر جنسی وحشت طاری ہونے لگی۔ اس کی سانسیں پر شور ہو گئیں۔ تصور میں باربرا اس کے پاس آ بیٹھی تھی اور اسے کچھ کرنے پر اکسارہی تھی۔ اس کی آنکھیں مندنے لگیں لیکن اگلے ہی لمحے اس نے آنکھیں کھول دیں۔ یہ کیا حماقت کر رہا ہوں میں..... آنکھیں بند کر کے۔ ارے تم ڈرائیو کر رہے ہو احمق۔ اس نے پھر اسٹیرنگ وہیل پر گھونسا مارا۔

باربرا اسے ملنے کا موقع تو بعد میں بھی مل جائے گا!

○-----☆-----○

ڈیپسے نے اپنی گاڑی ڈونیلی کی اسٹیشن ویگن کے برابر پارک کی۔ ڈونیلی خوش تھا کہ اسے سینٹرینسن کی گاڑی میں سفر کرنے کا موقع ملے گا ”میں ایلا کا تعارف کراؤں گا اور ایلا سینٹرینسن کا تعارف کرائے گی۔“ اس نے چمک کر کہا ”میں نے سوچا ہے کہ پانچ دس منٹ سے زیادہ نہیں بولوں گا۔“

ڈیپسے کا منہ بن گیا۔ وہ جانتا تھا کہ ڈونیلی کے پانچ دس منٹ کتنے طویل ہو سکتے ہیں۔ ”اپنی تقریر مختصر ہی رکھنا۔“ اس نے کہا۔ ”لوگوں کو مجھ سے کی نقاب کشائی میں زیادہ دلچسپی ہے۔“

میننگ ختم ہوئی تو وہ دونوں مین کے اسٹیک ریسٹورنٹ کی طرف چل دیے۔ ریسٹورنٹ ایک بلاک کے فاصلے پر تھا۔ جاتے ہوئے اس نے نوٹ کیا کہ برگز کی جیگوار اس کی کار سے دو کاریں چھوڑ کر پارک کی گئی ہے۔

”تمہارا حفاظتی بندوبست مجھے پسند آیا۔“ راستے میں ڈونیلی نے ڈیپسے سے کہا ”لیکن لگتا ہے کہ تم ضرورت سے کچھ زیادہ محتاط ہو۔ میرا خیال ہے موسم اچھا ہونے کی صورت میں ہمیں بغیر چھت کی گاڑی میں سفر کرنا چاہئے۔“ اس نے ڈیپسے کے کندھے پر ہاتھ رکھا ”تم جانتے ہو کہ اس علاقے میں کوئی ایسا ویسا واقعہ پیش نہیں آتا۔“

وہ ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے۔ باہر کی تیز دھوپ کے مقابلے میں ریسٹورنٹ کی نیم تاریکی گھٹا ٹوپ اندھیرے کی طرح لگ رہی تھی۔ ایک بھاری بھر کم بارش آدمی ان کے بہت قریب سے گزرا۔ اتنا قریب سے کہ ڈونیلی سے اس کی ٹکر ہوتے ہوتے رہ گئی۔ وہ دونوں صسمنٹ کے پرائیویٹ ڈائنگ روم میں جانے کے لئے زینے کی طرف بڑھ

ہے؟

نکولس نے جیسے اس کے خیالات پڑھ لئے ”ڈیڑھ ملین ڈالر بظاہر بڑی رقم ہے۔“ اس نے کہا ”لیکن غور کریں تو یہ دس ہزار ڈالر فی ایکڑ ہے۔ یہ بہت سستی ہے ورنہ جب سے فیرپورٹ میں سرمایہ کاری شروع ہوئی ہے زمین کی قیمت بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ آئندہ سال یہ زمین آپ کو پندرہ ہزار ڈالر فی ایکڑ بھی نہیں ملے گی۔ میں غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں ہیری؟“ وہ ہیری ہواکل کی طرف مڑا۔

اسیٹ مین نے پیشانی سے پسینہ پونچھا اور اقرار میں سر ہلایا ”ٹھیک کہتے ہو۔ کیمپ کے لئے اس سے اچھی ذیل نہیں ہو سکتی۔“

”اور ہم سب نے سر کیمپ کے حق میں ووٹ دیا تھا۔“ نکولس نے سب کو یاد دلایا۔

”ہم اس مقصد کے لئے ڈھائی لاکھ ڈالر جمع بھی کر چکے ہیں۔ میں نے سام سے پانچ لاکھ ڈالر کی بات کر لی ہے۔ رہن کے عوض۔ اور ہمیں واشنگٹن سے بھی فنڈز ملیں گے۔ سو دوستو۔ یہ فیرپورٹ کے لئے ایک یادگار دن ہے۔“

ڈیمپے نے بینکار ٹلڈن کی طرف دیکھا۔ وہ تائید میں سر ہلا رہا تھا لیکن نہ جانے کیوں ڈیمپے مطمئن نہیں تھا۔ اسے احساس تھا کہ اس ذیل میں کہیں کوئی گڑبڑ ہے لیکن ہواکل اور ٹلڈن نکولس سے متفق تھے اور وہ ایکسپرت تھے۔ جبکہ وہ زمین جائیداد کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ ہاں وہ انسانوں کو سمجھنے کی صلاحیت ضرور رکھتا تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ نکولس کے سینے میں جو دل ہے وہ صرف خون پمپ کرنا جانتا ہے۔

ڈیمپے نے ہچکچاتے ہوئے دوسروں کے ساتھ ہاتھ اٹھا دیا۔ اراضی خریدنے کا فیصلہ متفقہ طور پر ہوا تھا۔

نکولس مسکرایا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ٹاپریلو سگار نکال کر سلگایا۔ پھر اس نے ہواکل کی طرف دیکھ کر اپنی باتیں آنکھ دہائی۔

میننگ ختم ہوئی تو سب لوگ نکولس کے گرد جمع ہو گئے۔ ڈیمپے ریسٹورنٹ سے نکل آیا اور اپنی کار کی طرف چل دیا۔ اس نے ٹاور کے کلاک پر نظر ڈالی۔ دو بج کر بیس منٹ ہوئے تھے۔ اس کا دماغ بہت تیزی سے کام کر رہا تھا۔ وہ نیڈ نکولس کے بارے میں

ڈیمپے نے ڈائمنگ روم کا جائزہ لیا۔ وہاں پانچ افراد پہلے سے موجود تھے۔ اسٹیٹ پولیس کا کرنل اسپانک برگز، فیرپورٹ اسپورٹس شاپ کا مینجر بوب بیکر، ڈیلون انٹرنس کمپنی کا مالک ڈون ڈیلون، فیرپورٹ سیونگ بینک کا صدر سام ٹلڈن اور فیرپورٹ ڈرگ سینٹر کا مالک اینڈریو آلپن۔ ڈیمپے اور ڈونیل نے ان سے ہیلو ہیلو کی ہی تھی کہ نیڈ نکولس اور ہیری ہواکل بھی آہنچے۔ ڈونیل نے ڈرنکس کا آرڈر دیا۔ نکولس کمرے میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوا تھا۔ وہ مسکرا رہا تھا۔ اس نے اپنا بریف کیس خالی کرسی پر رکھ دیا۔ ہواکل کے ہاتھ میں بھاری کارڈ بورڈ پر لگا ہوا ایک بہت بڑا نقشہ تھا۔ اس کی پیشانی پر پسینہ چمک رہا تھا ”باہر بہت گرمی ہے۔“ وہ بڑبڑایا۔ ”اس سال سخت گرمی ہوگی۔“

سب لوگ نکولس سے سوال کرنے لگے۔ کوئی جواب دینے کے بجائے وہ ان سے گرجوٹی سے ہاتھ ملاتا رہا۔ پھر اس نے مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کئے۔ ”جنٹلمین“ فیرپورٹ کے بچوں کے لئے یہ ایک یادگار دن ہے۔ ہمیں معقول قیمت پر وہ اراضی مل گئی ہے۔ تفصیلات میں لچ کے بعد بتاؤں گا۔“

ڈیمپے ایک طرف کھڑا ڈرنکس کے گھونٹ لیتے ہوئے نکولس کو بغور دیکھتا رہا۔ یہ نیڈ نکولس کا دن تھا۔ اس کی شخصیت ذہانت اور خیردلی کا حسین امتزاج تھی لیکن اندر سے وہ بہت سخت اور بے رحم آدمی تھا۔ اس کی سب سے بڑی خواہش زیادہ سے زیادہ دولت کمانا تھا۔ اس کے خیال میں دولت بڑی طاقت تھی۔ وہ جو ارادہ کر لیتا اسے پورا کئے بغیر چین سے نہ بیٹھتا۔

ڈیمپے نے اپنے لئے لیمن جوس کا ایک اور گلاس طلب کیا۔ ڈیوٹی پر ہوتا تو وہ شراب کو کبھی ہاتھ نہ لگاتا۔ اس نے ہواکل کی طرف دیکھا۔ ہیری ہواکل کو ایک بے حد کامیاب اسٹیٹ ایجنسی ورٹھے میں ملی تھی لیکن ان دنوں لگتا تھا کہ وہ صرف نیڈ نکولس کے لئے کام کر رہا ہے۔ ڈیمپے کو احساس ہوتا تھا کہ کوئی عجیب کھیل کھیلا جا رہا ہے۔

کھانا کھالیا گیا۔ کافی سرو کر دی گئی تو نیڈ نکولس اٹھا۔ اس نے نقشے کو ایزل پر لگایا اور ڈے کیمپ کے بارے میں وضاحت کرنے لگا۔ ڈیمپے بہت توجہ سے سن رہا تھا۔ منسوبہ تو اسے پسند آیا لیکن قیمت کی طرف سے وہ فکر مند تھا۔ اتنی رقم آئے گی کہاں

سوچ رہا تھا۔ نکولس خود غرض آدمی تھا۔ وہ ایسا نہیں تھا کہ کسی کے لئے بھی کچھ کرے۔ ہاں اس کا اپنا فائدہ ہو تو اور بات ہے۔

ڈسپے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے پارکنگ لاٹ سے باہر آگیا۔

○ ☆ ○

ڈسپے نے اپنے نکلنے کے بعد نیڈ نکولس اور ہیری ہوائنل کے درمیان سرگوشیوں میں ہونے والی گفتگو سن لی ہوتی تو وہ یقیناً اور پریشان ہو جاتا۔

”نیڈ“ ہم نے یہ اراضی صرف چھ لاکھ میں خریدی تھی۔ اگر کسی کو معلوم ہو گیا کہ اس کا اصل مالک کون ہے تو کیا ہوگا۔“ ہیری ہوائنل کی آنکھوں سے فکر مندی جھلک رہی تھی۔

نکولس نے آہستہ سے ہوائنل کے بازو کو چھوا۔ ”ہیری یہ بات ہم دونوں کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ کسی کو پتا نہیں چلے گا اور پتا چل گیا تو..... دیکھا جائے گا۔“ ہوائنل نے نکولس کو غور سے دیکھا۔ نکولس کی آنکھیں برف کے ٹکڑوں کی طرح سرد محسوس ہو رہی تھیں۔

”میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ تمہیں اپنا منہ بند رکھنا ہوگا۔ باقی سب میں سنبھال لوں گا۔“

ہوائنل کو محسوس ہوا کہ اس کے بازو پر نکولس کی گرفت بہت سخت ہو گئی ہے۔

○ ☆ ○

”وہ“ سڑک کے پار صبر و تحمل سے منتظر تھا۔ دو بج کر چالیس منٹ پر اس نے ڈونیلی کو اپنے دفتر واپس جاتے دیکھا۔ وہ جانتا تھا کہ ڈونیلی بس دس منٹ دفتر میں گزارے گا اور پھر گولف کھیلنے کے لئے چلا جائے گا۔ وہ مسکرا دیا۔ آج معاملہ مختلف ہو گا دوست۔ وہ بڑبڑایا۔

ڈونیلی کے جانے سے چند منٹ پہلے وہ ٹھٹھا ہوا ڈونیلی کی کار کے پاس سے گزرا تھا۔ اس نے بہت احتیاط سے کام لیا تھا۔ کوئی اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔ اس نے سلنڈر نما چیز گاڑی کی فرنٹ سیٹ کے نیچے رکھ کر اس پر چھوٹا سا سوچ لگا دیا تھا پھر وہ ایک لمحے گاڑی کے پیچھے بپھر کے پاس رکا تھا۔

اب وہ ہاتھ میں جو ریموٹ کنٹرول لئے بیٹھا تھا، وہ سوگز کے فاصلے تک موڑا تھا۔ اس نے سر جھکایا اور ٹپاریلو کا ایک آخری کش لیا۔ دھواں باہر نکالتے ہوئے اس نے چھوٹے سگار کو امیش ٹرے میں مسل دیا۔

دو بج کر سینتالیس منٹ پر اس نے ڈونیلی کو میونسپل بلڈنگ سے نکلتے دیکھا۔ یہ دیکھ کر اسے خوشی ہوئی کہ ڈونیلی اکیلا ہے۔ وہ صرف اسے ہی چاہتا تھا۔

ڈونیلی نے اپنی اسٹیشن ویگن کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار اشارت کی۔ وہ گاڑی کو ریورس میں پارکنگ لاٹ کے آخر تک لایا اور مین اسٹریٹ پر نکلنے کی تیاری کرنے لگا۔

”اس“ نے ریموٹ کنٹرول کا رخ ڈونیلی کی کار کی طرف کیا۔ جیسے ہی ڈونیلی کی کار دوسری کاروں سے دور ہوئی اس نے ریموٹ کنٹرول کا بٹن دبا دیا۔ دھماکے کے ساتھ ڈونیلی کا نچلا دھڑ غائب ہو گیا۔ اوپری دھڑ کے چیتھڑے اڑ گئے۔

ڈونیلی اب مینسن کے ساتھ کار میں سفر کر سکے گا نہ تعارفی تقریر۔ یہ اس کا پہلا بلیک شکار تھا۔

○ ☆ ○

مین اسٹریٹ کے ٹریفک کو تین پٹرول کاروں نے بلاک کر دیا تھا پھر آگ بجھانے والے دو ٹرک آئے اور تباہ شدہ کار پر پانی پھینکنے لگے۔ اس کے چند منٹ بعد ڈسپے اور اس کے معاونین موقع پر پہنچے۔ اس وقت تک متحس تماشائیوں کا ہجوم اکٹھا ہو چکا تھا۔ ابتدا میں تو قصبے کے لوگ اسے کوئی اسٹنٹ سمجھے۔ ان کا خیال تھا کہ کسی فلم کی شوٹنگ ہو رہی ہے لیکن گوشت کے لو تھڑے اور خون کے دھبے خوف ناک حد تک حقیقی تھے۔ وہ خاموش کھڑے دیکھتے رہے۔ پولیس کو بھی انہوں نے راستہ خوشی سے نہیں دیا۔

”پیچھے ہٹ جائیں..... سب لوگ پیچھے ہٹ جائیں۔“ ڈسپے نے تھکمانہ لہجے میں کہا ”دھماکا دوبارہ بھی ہو سکتا ہے۔“ لوگ تیزی سے پیچھے ہٹ گئے۔

”کیا واقعی؟“ بلی نے ندوس لہجے میں پوچھا۔ اس کی نظریں کار کے بلے کو ٹول رہی تھیں۔

”امکان تو نہیں ہے لیکن ہمیں جگہ تو خالی کرانی چاہئے۔“

بیلی نے دیکھا کہ ڈسپے کیپٹن کی کیپ پہنے ہوئے ہے۔ آگ بجھانے والوں نے اپنا کام نمٹایا تو پولیس کے ایسولینس کریو نے ڈونیلی کی باقیات کو کینوس کے تھیلے میں بھر لیا۔ مجمع چھٹنے لگا۔ لوگوں کی طبیعت بگڑنے لگی تھی۔

”یہ حادثہ نہیں قتل ہے۔“ ڈسپے بڑبڑایا۔ ”ڈائنامیٹ کی دو یا تین سنگس استعمال ہوئی ہیں۔ مرکزی کافیز اور ریموٹ کنٹرول ڈیوائس۔“

اس کے معاونین کو حیرت نہیں ہوئی۔ وہ بھی اسی نتیجے پر پہنچے تھے۔ ”پریشریزگر بھی تو ہو سکتا ہے۔“ بیلی نے رائے دی۔

”ایسا ہوتا تو دھماکا بیچ سڑک پر نہ ہوتا۔ اس کے سیٹ پر بیٹھتے ہی ہو جاتا۔“ ڈسپے نے کہا۔

”ممکن ہے ٹائمنگ ڈیوائس استعمال کی گئی ہو۔“ فیرو نے کہا اور نیچے سے سرخ پلاسٹک کا ایک ٹکڑا اٹھا کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔

”نہیں۔ ٹائمنگ ڈیوائس پر احتیاط نہیں رہتا۔ کسی کو یقینی طور پر نشانہ بنانے کے لئے اس کا شیڈول معلوم ہونا ضروری ہوتا ہے۔“ ڈسپے سیدھا کھڑا ہوا اور اس نے ادھر ادھر دیکھا ”مجھے یقین ہے کہ ریموٹ کنٹرول ڈیوائس استعمال کی گئی ہے اور اگر ایسا ہے تو دھماکے کے وقت قاتل قریب ہوا کہیں ہوگا۔ ممکن ہے کسی کار میں بیٹھا ہو۔“ وہ ارد گرد کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر بولا۔ ”یہاں چار پانچ مقامات ایسے ہیں جہاں امکان ہے کہ قاتل نے اپنی گاڑی کھڑی کی ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ان مقامات سے تباہ شدہ کار کے فاصلے کی باقاعدہ پیمائش کرو۔“ وہ بیلی سے مخاطب تھا۔

بیلی نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنی میمویز پر نوٹ کرنے لگا۔

”سوال یہ ہے کہ ریموٹ کنٹرول ہی کیوں؟ وہ ایسا رسک کیوں لیتا؟“

”ایک تو اس طرح وہ یقینی طور پر اپنے ہدف کو نشانہ بنا سکتا تھا۔ دوسرے ممکن ہے کہ.....“ ڈسپے ہچکچایا۔ پھر اس نے کہا ”ممکن ہے وہ تماشا بھی دیکھنا چاہتا ہو۔“

”یہ تو خوف ناک خیال ہے۔“ بیلی نے کہا۔ ”ٹھیک ہے۔ میں فاصلے کی پیمائش

چیک کرتا ہوں اور یعنی شاہد بھی تلاش کرنے ہیں۔“

بیلی کے جانے کے بعد ڈسپے فیرو کی طرف مڑا ”ٹام“ تم اپنے آدمیوں سے کہو کہ کار کے لمبے کو اچھی طرح کھنگال ڈالیں۔ ڈائنامیٹ کے ٹکڑے مل سکتے ہیں۔“

”ڈائنامیٹ؟“

”ہاں ڈائنامیٹ۔ وائر کے چھوٹے ٹکڑے اور چھوٹی سی ریموٹ ڈیوائس۔“

”ایسی کوئی چیز چیف؟“ ٹام فیرو نے مٹھی کھول کر دکھائی۔

ڈسپے پلاسٹک کے سرخ ٹکڑے کو بغور دیکھتا رہا۔ ”بالکل ایسی چیز۔“

اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

اگلے ڈیڑھ گھنٹے میں کار کے لمبے کو چھان مارا گیا۔ انہیں سرخ پلاسٹک کے چار اور

ٹکڑے ملے۔ تانبے کے مڑے ہوئے تاروں کے تین ٹکڑے اس کے علاوہ تھے۔ یہ بات

ثابت ہو گئی کہ ڈائنامیٹ فرنٹ سیٹ کے نیچے لگایا گیا تھا اور اسے ریموٹ کنٹرول سے

ایکٹیویٹ کیا گیا تھا۔

”چیف واقعی چیئرس ہے۔“ سارجنٹ اور درک نے ستائشی لہجے میں کہا۔

”بے شک“ ٹام فیرو بولا۔ یہ حقیقت تھی کہ ڈسپے اسے ہر قدم پر حیران کر دیتا

تھا۔

بیلی اپنا کام نمٹا آیا تھا۔ ڈسپے نے ڈونیلی کے آفس اٹاف سے پوچھ گچھ کی تھی۔

دونوں کار کے لمبے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ”یقین نہیں آتا۔“ بیلی نے کہا۔ ”کسی نے

کوئی غیر معمولی بات نہیں دیکھی۔ کسی کو کچھ معلوم نہیں۔“

”یہ آج کا امریکا ہے۔ لوگ الجھنوں میں ملوث نہیں ہونا چاہتے۔“ ڈسپے نے کہا

”پھر بھی ڈبل چیک کرو۔ شاید کوئی مل جائے۔ اپنی چھٹی حس استعمال کرو۔ دیکھو.....“

اہم بات ہے محرک۔ کوئی ڈونیلی کو کیوں قتل کرے گا۔“

”ڈونیلی کا کوئی دشمن نہیں تھا۔“ بیلی نے افسردگی سے سر ہلاتے ہوئے کہا ”مجھے

یقین نہیں آتا۔“

”تو پھر اس کے دوستوں کو چیک کرو۔“ ڈسپے نے چمکتے ہوئے لہجے میں کہا ”بل

ڈونیلی نے خود کو نہیں اڑایا۔ اس کے کسی دوست نے اڑایا ہوگا۔ کیوں؟ یہ جاننے میں

مجھے دلچسپی ہے۔“

ڈیپے نے جواب نہیں دیا۔ اسے برگز کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کا سایہ سا تھرتا محسوس ہوا اور اسے برگز پر غصہ آنے لگا۔ ”اسٹیو، بس کرو۔“ اس نے چڑچڑے پن سے کہا ”میں یہاں یہ سوچ کر آیا تھا کہ شاید تم سے کوئی مدد مل سکے۔“

”یہ تو میں بھی سمجھ گیا ہوں۔“ برگز نے مسکراتے ہوئے کہا ”لیکن اتنی جلدی تمہیں میری مدد کی ضرورت پڑ گئی۔“ اس نے سگار نکالا اور اس کا کوٹا دانتوں سے کاٹنے لگا۔

”یہ کوئی بڑا کھیل ہے۔ بہت بڑا۔ میری چھٹی حس بتاتی ہے۔“ یہ کہہ کر ڈیپے نے اسے خط میں موصول ہونے والی نظم سنا دی۔

”واقعی؟ یہ تو بڑا کھیل لگتا ہے۔“ برگز نے کہا ”بتاؤ ہم کیا مدد کر سکتے ہیں تمہاری؟“

ڈیپے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ”ریمورٹ کنٹرول کا استعمال بڑی بات نہیں لیکن جب تک آدمی واقف نہ ہو ڈائنامیٹ کا کھیل نہیں کھیل سکتا۔“

برگز نے سر کو تھپیسی جنبش دی ”تمہیں ایسے لوگوں کی فہرست چاہئے جو ڈائنامیٹ استعمال کرنا جانتے ہیں؟“

”ہاں مجھے معلوم ہے کہ تمہارا کمپیوٹر اس سلسلے میں بہت مدد دے سکتا ہے۔“

”اور کچھ؟“

”کسی طرح یہ معلوم ہو جائے کہ ڈائنامیٹ کیسے حاصل کیا گیا۔“

”کوشش کریں گے۔ تمہیں ہمارا پورا تعاون ملے گا۔ یہ تو بتاؤ تمہیں پلاسٹک کا باکس بھی ملا۔“

ڈیپے کو اس کی آنکھیں پھر ہنستی ہوئی محسوس ہوئیں۔ اس کا جڑا بھنج گیا۔ پلاسٹک کے باکس کے بارے میں اس نے کسی سے بات نہیں کی تھی ”یہ خیال تمہیں کیسے آیا؟“ اس نے پوچھا۔

برگز مسکرا دیا ”تمہیں تو معلوم ہونا چاہئے۔ تم نے ایف بی آئی کے لئے ایکسپلوزیوز کے موضوع پر کتاب لکھی تھی۔“

ڈیپے اس بات کو بھول ہی گیا تھا۔ ”ارے وہ تو بس اک پمفلٹ تھا۔“

”جیف..... وہ دھمکی والا خط..... وہ مذاق نہیں تھا۔“ اچانک بیلی کو خیال آیا ”ڈونیلی کو تھیلے میں ہی لے جایا گیا ہے۔“ اسے پسینہ آنے لگا۔

ڈیپے نے اثبات میں سر ہلایا۔ ”ٹھیک کہتے ہو۔ اور اس خبیث نے لکھا تھا کہ اور لاشیں بھی ملیں گی۔ گنتی محال ہوگی۔“

”دھمکی تمہارے لئے بھی تھی جیف۔“ بیلی نے ڈیپے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

ڈیپے اپنے جسم کی لرزش نہ چھپا سکا۔

فیرو نے آکر ایک اور چیز ملنے کی اطلاع دی۔ گاڑی کے پچھلے بپہر کی اندرونی سائیڈ سے بری طرح جلا ہوا تاش کا ایک پتا ملا تھا..... حکم کا بادشاہ..... اور دھمکی والے خط میں تاش کے رنگوں کا تذکرہ تھا۔

○-----☆-----○

پولیس ہیڈ کوارٹرز جاتے ہوئے ڈیپے ذرا دیر کے لئے اسٹیٹ پولیس میرکس میں رکا اور اسپانک برگز سے ملا۔ وہ ایک لمحاتی فیصلہ تھا۔ برگز اس وقت بیرونی شہر کوئی کال کر رہا تھا۔ ڈیپے چند لمحے بیرونی کمرے میں رکا۔ اس نے دروازے پر لگی پیتل کی تختی کو غور سے پڑھا۔ کرنل اسٹیون اسپانک برگز۔ کینکٹی کٹ اسٹیٹ پولیس۔ تو اس کا پہلا نام اسٹیون ہے۔ ڈیپے کو اس بات کا علم نہیں تھا۔

برگز نے گرم جوشی سے اس کا خیر مقدم کیا۔ ”بل کاسن کرافسوس ہو۔ یقین نہیں آتا۔“ اس نے کہا۔ ”مجھ میں نہیں آتا کہ وہ بے چارہ کیوں نشانہ بنا۔“

”واقعی مجھ میں نہیں آتا۔ ڈونیلی نے کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچایا۔ دل کا تو وہ بچہ تھا بالکل۔“ ڈیپے نے کہا۔

”دل ہی نہیں اس کے پاس دماغ بھی بچوں کا سا تھا۔“

ڈیپے کو وہ تبصرہ بے رحمانہ لگا۔

”کوئی سراغ کوئی شہادت؟“ برگز نے پوچھا۔

”کوئی نہیں۔“

”قتل کی کوئی وجہ؟“

”اتنا انکسار اچھا نہیں جم۔ وہ کتاب آج بھی اس موضوع پر بائبل کی حیثیت رکھتی ہے۔ میں نے اسے لفظ بہ لفظ یاد کیا ہے۔ آگے تم خود سمجھ لو۔ میرا خیال تھا تمہیں پلاسٹک کے چھوٹے سے ریسور کی تلاش ہوگی۔“

ڈیمپے بھی مسکرا دیا۔ برگز اچھا ڈیسٹو ثابت ہو رہا تھا۔ ”ریسور ہمیں مل گیا ہے۔“

اس نے مختصراً کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اچانک وہ پلٹا۔ ”مجھے لگتا ہے تم قتل کا منظر دیکھنے سے بال بال سچے ہو۔“

برگز کی مسکراہٹ ہوا ہو گئی ”دس منٹ کا فرق تھا۔ میں نیڈ کے ساتھ نکلا تھا۔ ڈونیلی ہمارے پیچھے تھا۔ میں نیڈ کو گڈ بائی کہہ کر چلا آیا۔ میں جب چلا ہوں تو ڈونیلی اپنی گاڑی میں بیٹھ رہا تھا۔ کافی کلوز معاملہ تھا۔“ اس کا سگار بجھ گیا تھا۔ اس نے دوبارہ سلگایا۔ ڈیمپے اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ برگز نے عادتاً ماچس کو اپنے انگوٹھے اور دو انگلیوں سے پکڑا اور جیب میں رکھ لیا۔

فوجیوں والی عادت! ڈیمپے نے سوچا ”تمہاری خوش قسمتی کہ تم مل ڈونیلی کے ساتھ نہیں نکلے۔“ اس نے کہا

برگز اسے چھوڑنے دروازے تک آیا۔

○-----☆-----○

”اس زرد گلاب کو دیکھو۔ کیسا خوب صورت ہے۔“ بیٹی اشار نے پھول کو سونگھتے ہوئے کہا ”کیسی پیاری خوشبو ہے۔ جنت میں ایسی ہی خوشبو ہوگی۔“

بیٹی کی ہاؤس کیپر مسز فوکس نے عادت کے مطابق لیس مادام کہا اور گلدستہ لے کر گھر میں چلی گئی۔ اپنی مالکن کی باتیں اس کی سمجھ میں کم ہی آتی تھیں۔ وہ لیس مادام ہی کہہ کر رو جاتی تھی۔

بیٹی باغیچے میں اپنی ماربل کی میز پر بیٹھی تھی۔ یہ اس کا پسندیدہ ترین مقام تھا۔ وہ اپنے باغیچے کے گلابوں کو فخر اور محبت سے دیکھتی رہی۔ وہاں ہر رنگ کے گلاب تھے۔ اس نے گہری سانس لی۔ سمندر اور گلابوں کی ملی جلی خوشبو اسے بہت اچھی لگتی تھی۔

بیٹی نے اپنے لئے چائے انڈیلی اور آنکھیں بند کر لیں۔ وہ لسن کے سکون کا وقت

تھا۔ یادوں کا وقت۔ یہی وہ وقت تھا جب وہ پلٹ کر پیچھے دیکھتی تھی۔ وہ تیس اور چالیس کی دہائی کی مقبول ترین فلمی اداکارہ تھی۔ دو بار اسے آسکر ایوارڈ ملا تھا۔ دنیا بھر کے ناقدین نے اسے سراہا اور ہالی ووڈ کی عظیم ترین ڈرامائی اداکارہ قرار دیا تھا۔

اب بیٹی کی عمر ۶۹ سال تھی اور وہ ایک نئے کیریئر کے بارے میں غور کر رہی تھی۔ اس کے پرانے دوست جوش مورگن نے اسے براڈوے کے ایک ڈرامے میں رول آفر کیا تھا۔ یہ سوچ کر ہی اس کے جسم میں سنسنی دوڑنے لگی کہ وہ اسٹیج پر روشنیوں کے درمیان ایک بار پھر پر فارم کرے گی۔ جارج کی موت کے بعد اب تک اسے ایسی خوشی نہیں ہوئی تھی۔

جارج ویسٹر سے شادی کے بعد جارج اور یہ سواہلی جاگیر ہی اس کا سب کچھ تھے۔ اس نے اداکاری چھوڑ دی تھی اور خود کو صرف خیراتی اداروں یا فلاحی پروگراموں میں پر فارم کرنے تک محدود کر لیا تھا۔ فیر پورٹ میں وہ بے حد مقبول تھی۔ چار برس پہلے جارج کی موت کے بعد سے وہ عجیب زندگی گزار رہی تھی۔ نہ زندہ نہ مردہ۔ وہ جیسے وقت کے مرتبان میں قید ہو گئی تھی۔

بیٹی نے ایک گہری سانس لی۔ اس نے ہمیشہ اسٹیج کو آزمانا چاہا تھا۔ موت کے سوا اسے کبھی کسی چیز سے خوف نہیں آیا تھا۔ یہ پردہ گر جائے تو پھر نہیں اٹھتا۔ وہ موت کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ہاں اسٹیج کا تجربہ وہ ابھی بھی کر سکتی تھی۔

آج تو وہ خود کو ٹی وی پر دیکھنے کے لئے بے چین تھی۔ اپنی فلم وہ ڈوب کر دیکھتی تھی۔ اکثر وہ سوچتی کہ کیا دوسرے اداکار بھی خود کو اسکرین پر دیکھتے ہوئے اتنے ہی جذباتی ہو جاتے ہیں۔ ان دنوں چینل فائیو اپنے لیٹ شو میں بیٹی اشار کی فلموں کی سیریز پیش کر رہا تھا۔ آج اس کی پسندیدہ فلم برمودا ہنی مون دکھائی جانے والی تھی۔ یہ اس کی پہلی فلم تھی جس نے اسے راتوں رات اشار بنا دیا تھا۔ اس فلم میں جارج اس کا ہیرو تھا۔ جارج جو اس کا پہلا پیار تھا۔

اس کی آنکھوں میں یادیں اتر آئیں۔ دل پنجرے میں قید پرندے کی طرح پھڑپھڑانے لگا۔ اس کا جی چاہا کہ فلم ابھی اسی وقت شروع ہو جائے کسی بھی طرح.....

وہ اٹھ کر مچھلیوں کے تالاب کی طرف بڑھی۔ اسے ٹوٹی اور آسکر کا خیال آیا۔ وہ

اور بڑھا دیتی ہے۔

○-----☆-----○

پورٹ روڈ پر ٹریفک خلاف معمول کم تھا۔ ”اس“ نے عقب نما میں چیک کیا اور ایکسیلیٹر پر دباؤ بڑھا دیا۔ دو ہلاک آگے جا کر اس نے پوری رفتار سے داہنی جانب موڑ کاٹا۔ اگلے انٹر سیکشن پر وہ بائیں سمت مڑا۔ اس نے عقب نما میں پھر چیک کیا۔ پیچھے کوئی بھی نہیں تھا۔ اس نے گاڑی کی اسپید نارمل کی اور گہری سانس لی۔ وہ اس وقت خود کو بہت زیادہ زندہ محسوس کر رہا تھا۔ باربرا میری منتظر ہوگی۔ اس نے سوچا۔

اب محتاط رہنے کا وقت آگیا ہے۔ اب کہیں بھید کھل گیا تو اس کے کام میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔ وہ ایک سے زیادہ پوائنٹس کا کھیل کھیل رہا تھا اور دیرپا تعلقات کا قائل تھا۔ اس وقت بھی اپنی بیوی کے علاوہ تین لڑکیوں سے اس کے تعلقات تھے۔ ان تینوں کو اس کی بیوی کے بارے میں علم تھا۔ مگر وہ ایک دوسرے کے وجود سے بے خبر تھیں۔ تینوں یہ حقیقت تسلیم کر چکی تھیں کہ بات آگے بڑھنے والی نہیں۔ ان کی طرف سے اس پر کوئی دباؤ بھی نہیں تھا۔ تینوں ایک دوسرے سے مختلف تھیں۔ ایک سیاہ بالوں والی تھی، دوسری شہد رنگ بالوں والی اور تیسری کے بال سرخ تھے۔

وہ ہنس دیا۔ تینوں محبوبائیں اس کے منصوبے کی طرح تھیں..... پرفیکٹ! باربرا اس کی منتظر تھی۔ اس کی نو سالہ بیٹی بیت گھر میں اپنی ایک سہیلی کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ وہ اسے پول ہاؤس میں لے گئی۔

بیس منٹ بعد وہ باہر نکل آیا۔

○-----☆-----○

ڈیمپے نے شام گھر پر گزاری۔ برینڈا کو چھ بجے کی خبروں سے ڈونیلی کی موت کا علم ہوا تھا۔ اسے بھی سناک لگا تھا ”یقین نہیں آتا۔“ وہ بار بار کہے جا رہی تھی ”مجھ میں نہیں آتا.....“ کھانے کے دوران وہ ڈیمپے سے اس سلسلے میں پوچھتی رہی۔

کھانے کے بعد ڈیمپے ڈونیلی کے کیس پر غور کرتا رہا۔ برینڈا سنڈی کو پڑھانے میں مصروف ہو گئی۔ وہ بہت دیکھی کر دینے والا کام تھا۔ سنڈی کی مایوس کن پروگریس سے اسے اپنے پیٹ میں گرہیں سی پڑتی محسوس ہوتی تھیں۔ جب بھی سنڈی کوئی لفظ درست

کہاں ہیں۔ پورا دن نظر نہیں آئے۔ اس نے انہیں پکارا لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ پھر اسے ان کے رونے کی دہی دہی آوازیں سنائی دیں۔ وہ تفتیش کے لئے آگے بڑھی۔

ہیٹی مکان کی طرف دوڑی ”مسز فوکس..... مسز فوکس.....“ وہ چلا رہی تھی ”جلدی آئیں نوٹی اور آسکر کو دیکھیں۔ ڈاکٹر اسپراٹ کو فون کریں۔ میرے بچوں کو کیا ہو گیا۔“

○-----☆-----○

گس بلی نے اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبایا تو اس کا دل دھڑ دھڑ کر رہا تھا۔ دروازہ ڈونیلی کی بارہ سالہ بیٹی نے کھولا۔ وہ سسکیاں لے رہی تھی۔ ”میرے ڈیڈی مر گئے ہیں۔“ اس نے باہر دیکھتے ہی کہا اور دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا لیا۔

بلی کے حلق میں کچھ پھنسنے لگا۔ اس نے بچی کو پیار سے تھپتھپایا پھر اسے ایک طرف ہٹا کر میڈیلین کی طرف بڑھ گیا۔ ڈونیلی کی بیوہ کاؤچ پر بیٹھی رو رہی تھی۔ سسکیوں سے اس کا بدن ہل رہا تھا۔ اس کی آنکھیں اور رخسار متورم ہو رہے تھے

”میں پھر آجاؤں گا۔“ بلی نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا لیکن میڈیلین نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

”اچھا ہے۔ میرے دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔“ میڈیلین نے کہا ”میں تو بالکل اکیلی ہو گئی ہوں۔ جس نے بل کو قتل کیا ہے اس سے مجھے ایسی نفرت محسوس ہوتی ہے کہ میں نے کبھی کسی سے نہیں کی۔ میں اسے اپنے ہاتھوں سے قتل کر سکتی ہوں۔“ وہ کہتے کہتے رکی۔ پھر بولی ”ایسا کیوں ہوا ہمارے ساتھ؟“

بلی اس سوال کا کیا جواب دیتا۔ اسے اپنا پیشہ برا ہی اسی لئے لگتا تھا۔ معلومات حاصل کرنے کے لئے دوسروں کے دکھ اور اذیت کو کریدنا پڑتا تھا۔ سراغ رساں کو کبھی ہمدردی سے کام لینا پڑتا ہے اور کبھی قاتلوں کی سی بے رحمی سے۔

بلی اس وقت رخصت ہوا، جب ڈاکٹر نے آکر میڈیلین کو مسکن دوا دی۔

باہر آکر بلی نے اپنی غم آنکھوں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کیا۔ پھر وہ ڈونیلی کے پڑوسیوں اور دوستوں سے ملا لیکن جستجو بے سود رہی۔ وہ قتل کے محرک کی تلاش میں تھا۔ مگر کام کی کوئی بات سامنے نہیں آئی۔ یہ بہت تھکا دینے والا کام تھا اور ناکامی تھکن کو

طور پر ادا کرتی وہ اس کی حوصلہ افزائی کرتی۔ اس کا جی چاہتا تھا کہ بیٹی کی مدد کرے۔ خود پڑھ کر اسے سنائے لیکن ڈاکٹر کی طرف سے ممانعت تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ سنڈی کو خود ہی تھوڑا تھوڑا کر کے سیکھنا ہے۔

برینڈا کی آنکھوں میں فرسٹریشن کے آنسو بھر آئے۔ اس نے اپنی کانچ سی نازک بیٹی کو محبت سے لپٹا لیا۔

○-----☆-----○

”اس“ نے ٹی وی آف کر دیا۔ دس بجے کی خبروں میں قتل کی مختصر سی خبر تھی۔ تصویر کوئی نہیں دی گئی۔ وہ اپنی چرمی کرسی کی پشت گاہ سے ٹک کر بیٹھ گیا اور تصور میں پورے دن کی کارکردگی دہرانے لگا۔ وہ مطمئن تھا۔ سب کچھ منصوبے کے مطابق ہوا تھا۔ سیٹ کے نیچے ڈائنامیٹ لگانے سے لے کر تاش کے پتے کو عقبی بمپر سے چپکانے تک۔ اس کام میں صرف تیس سیکنڈ لگے تھے۔ اس نے بھیس بھی نہیں بدلا تھا اور کوئی اسے دیکھ بھی نہیں سکا تھا۔ اسے پہلے ہی یقین تھا کہ بھیس بدلنے کی ضرورت نہیں۔

وہ بہت خوش تھا۔ منصوبے کا آغاز ہو گیا تھا۔ انسانی تاریخ میں کوئی عظیم قاتل کبھی نہیں گزرا تھا۔ جیک دی رپر، بلیو بیرڈ، لزی بورڈن، مینسن، ان میں سے کوئی بھی غیر معمولی ذہین نہیں تھا۔ سب نفسیاتی مریض تھے۔ ذہنی طور پر کمزور۔ انہیں شہرت صرف اس لئے ملی کہ انہوں نے ایک سے زیادہ قتل کئے تھے۔

وہ مسکرایا۔ قتل جرم کی کتاب کا حرف آخر ہے اور بے تحاشا قتل کا تصور اس آخری حرف سے بہت آگے کی چیز ہے۔

اپنی کرسی سے اٹھ کر وہ ڈیسک کی طرف گیا۔ منصوبہ مکمل اور بے داغ تھا۔ وہ نئی جہتیں تراشنے والا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ انسانی تاریخ کا عظیم ترین قاتل ہے۔ اسے یہ بات سب پر ثابت کرنی تھی۔ اس نے اپنی نوٹ بک اور سیاہ پنسل نکالی اور ڈونیلی، حکم کے بادشاہ کے سامنے کراس کا نشان لگایا۔ وہ اس کی فہرست میں دوسرے نمبر پر تھا۔ وہ دانستہ طور پر پبلک کے سامنے ڈونیلی کا قتل پہلے لایا تھا۔ ڈونیلی ڈیمپے کا قریبی دوست جو تھا۔

○-----☆-----○

۳ جون۔ منگل

آدھی رات کے بعد ”وہ“ پھر حرکت میں آیا۔ وہ ایک سائے کی طرح سیڑھیاں اترا اور کچن سے گزر کر گیراج میں اپنی کار تک گیا۔ کار اشارت کر کے وہ باہر لایا۔ باہر ٹریفک بالکل نہیں تھی۔

اس نے گاڑی ایک بہت بڑے گیٹ کے سامنے روکی۔ وہ ایک بہت بڑی جاگیر تھی۔ گیٹ کے باہر الیکٹرونک سیکیورٹی مونیٹرنگ سسٹم کی سرخ لائٹ روشن تھی۔ یعنی سسٹم آن تھا۔ الیکٹرونک شعاع کے سامنے کوئی مداخلت ہوتی تو پولیس اسٹیشن کا الارم بج اٹھتا۔ پولیس کو یہاں پہنچنے میں زیادہ سے زیادہ چار منٹ لگتے۔ اس نے تین منٹ باؤن سیکنڈ کا حساب لگایا تھا۔

اس نے اپنی جیب سے چابی نکالی۔ یہ ڈپلی کیٹ چابی ہفتوں پہلے ماسٹر کی مدد سے تیار کی گئی تھی۔ اس نے چابی کو گیٹ کے بیرونی کنٹرول میں ڈالا اور سسٹم کو آف کر دیا۔ اسے یقین تھا کہ اس کا شکار کسی ایسی تبدیلی کا نوٹس نہیں لے گا۔ وہ جانتا تھا کہ ویسے بھی وہ اس وقت عالم انہماک میں ہوگی۔ اس کے ٹی وی روم میں اس کی توقع کے مطابق روشنی تھی۔ کچن والے اوپری ونگ میں تاریکی تھی۔ وہاں دو ملازمین تھے۔ وہ بوڑھے تھے اور کم سنتے تھے پھر یہ بھی تھا کہ وہ یقیناً سو رہے ہوں گے۔

وہ مسکرایا۔ اسے یقین تھا کہ تالا اسے پریشان نہیں کرے گا۔ اس نے جیب سے چابیوں کا سیٹ نکالا۔ گیٹ کا تالا..... کھلنے میں تیس سیکنڈ لگے۔ گیٹ کھول کر وہ گاڑی کو اندر لے گیا۔ گاڑی کی ہیڈ لائٹس روشن نہیں تھیں۔

○-----☆-----○

بیٹی اشار نہانے کے بعد میک اپ اتار رہی تھی۔ ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے میں اس نے اپنا عکس دیکھا۔ اسے اپنی جلد پر بہت ناز تھا۔ میک اپ اتارنے کے بعد اس نے اپنا ٹائٹ گاؤن اتارا اور بیڈ روم کے بیرونی کمرے میں دیوان پر دراز ہو گئی۔ ریموٹ کنٹرول کی مدد سے اس نے ٹی وی ایڈجسٹ کیا۔ فلم ابھی شروع ہوئی تھی۔ اس نے اپنے لئے ایک جام بنایا اور چھوٹے چھوٹے گھونٹ لیتی رہی۔

جلد ہی وہ فلم دیکھنے میں منہمک ہو گئی۔ وہ جارج کی بانہوں میں تھی۔ اس کی محبت میں سرشار۔ اس نے ایک سرد آہ بھری۔ ماضی کتنا خوبصورت تھا!

”وہ“ بڑی مہارت سے چڑھ کر بیٹی کے بیڈ روم کی بالکونی میں پہنچا۔ ربر سول کے جوتوں کی وجہ سے وہ بے آواز چل رہا تھا۔ وہ فریج ڈور تک پہنچا اور اندر جھانکا۔ اس کی توقع کے مطابق بیٹی دیوان پر لیٹی تھی۔ اس کا سر اس کی طرف تھا۔ دروازہ پہلے ہی کھلا ہوا تھا۔ اس نے اسکرین ڈور بہت آہستگی سے کھولا اور ملحقہ کمرے میں چلا گیا۔ چند لمحے وہ یہ چیک کرنے کے لئے کھڑا رہا کہ کہیں بیٹی نے اس کی موجودگی تو محسوس نہیں کر لی ہے لیکن ایسا نہیں تھا۔ بیٹی قلم میں کھوئی ہوئی تھی۔

اس نے اپنی بیلٹ سے بندھے ہوئے کیٹوس کے دو تھیلوں میں سے ایک نکالا۔ اس کے بند کھولتے ہوئے وہ دیوان کے پیچھے رکھی میز کی طرف بڑھا۔ اس نے تھیلے کو آہستگی سے میز پر رکھا اور پھول دار پروں کے پیچھے ریگ گیا۔

چند لمحے بعد ایک کھڑکھریے سانپ کا ٹکونا سر تھیلے سے نمودار ہوا۔ سانپ نے اپنی گول گول آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھا پھر بہت تیزی سے وہ پورے کا پورا میز پر نکل آیا۔ فوراً ہی اس نے بیٹی اشار کے جسم کی گرمی محسوس کر لی۔ وہ تجسس سے آگے بڑھا۔ اب فاصلہ اتنا تھا کہ وہ وار کر سکتا تھا۔ وہ کنڈلی بنا کر بیٹھ گیا۔ اس کا سر حملہ کرنے کے انداز میں اٹھا ہوا تھا۔ اس کی گول گول آنکھیں سحر زدہ سی، بیٹی کی گردن کو دیکھ رہی تھیں۔

نی وی پر وقفے میں دوسرا کمرشل دکھایا جا رہا تھا۔ بیٹی نے جام اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اس حرکت نے سانپ کو مشتعل کر دیا۔ اس کی دم شدت سے کھڑکھرائی اور جیسے ہی بیٹی کا سر اٹھا، سانپ نے بجلی کی سی تیزی سے وار کیا۔ اس کا ڈنک بیٹی کی گردن میں دھنس گیا۔ بیٹی کے حلق سے ایک خوف ناک چیخ نکلی۔ اس کے ہاتھ اپنی گردن پر سانپ کی طرف گئے۔ زہریلا مادہ اس کے سسٹم میں شامل ہو رہا تھا۔ اس کا حلق پہلے ہی مفلوج ہو چکا تھا۔ اسے سانس لینے میں بھی دقت ہو رہی تھی۔ وہ بے ہوش ہو کر دیوان پر ڈھے گئی۔

وہ بہت تیزی سے حرکت میں آیا۔ پہلے سے تیار پھندے کی مدد سے اس نے سانپ کو پکڑ کر دوبارہ کیٹوس کے تھیلے میں ڈالا اور اس کا منہ بند کر دیا۔ تھیلے کو اس نے

دوبارہ بیلٹ سے کلپ کر لیا۔ پھر اس نے دوسرے تھیلے سے حکم کی بیگم کا ماسک نکالا جو اس نے ماڈلنگ سیٹ کی مدد سے ہفتوں پہلے تیار کیا تھا۔ اس کے دستانے پہنے ہوئے ہاتھوں نے وہ ماسک بیٹی کے چہرے پر لگا دیا۔ شیفٹ پر رکھی ہوئی آسکر ایوارڈ کی گونگی مورتیاں چپ چاپ یہ سب دیکھتی رہیں۔

اس نے نی وی بند کیا، لائٹس آف کیں اور جیسے آیا تھا ویسے ہی باہر نکل آیا۔ الیکٹرونک جنگلے سے گزرنے کے بعد مین گیٹ پر وہ رکا۔ گیٹ بند کر کے اس نے تالے دوبارہ لگا دیے۔ ڈپٹی کیٹ ماسٹر کی سے اس نے سیکورٹی سسٹم کو دوبارہ چالو کیا۔ ریڈ لائٹ پھر نمودار ہو گئی۔ اب سب کچھ پہلے جیسا تھا۔

پندرہ منٹ بعد اس نے سانپ کو دوبارہ ڈپلے کیٹس میں پہنچا دیا۔ کیٹس میں موجود دوسرے تین سانپ اپنے ہاتھوں کا خیر مقدم کرنے کو لپکے۔ اس نے کیٹس بند کیا اور سسٹم کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ اپنی اسٹڈی میں پہنچ کر اپنی آرام کرسی میں بیٹھا وہ بیٹی اشار کی موت کے واقعات کو ذہن میں دہراتا رہا۔ اسے ہلکی سی حیرت ہوئی کہ بیٹی کی نگاہوں کی دہشت یاد کر کے اسے مایوسی ہوئی تھی۔ بیٹی سانپ کے زہر سے نہیں بلکہ شاید دہشت سے مری ہوگی۔ اس نے اپنی نوٹ بک پر ہنسل سے حکم کی بیگم کے آگے کراس کا نشان لگا دیا۔ وہ اس کی فہرست میں نمبر تین تھی۔

اس نے اپنے اسٹیریو سیٹ پر ٹیپ لگایا اور آرام دہ چرمی کرسی میں ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ وہ اس وقت خود کو ایک اور برا عظیم میں محسوس کر رہا تھا۔ وہ جیسے ویانا کے ایک اوپیرا ہاؤس میں تھا۔ اس کے اشارے پر دنیا کا... معروف ترین بانسری نواز آسکر پیٹرین اپنے فن کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ پھر وہ اٹھا۔ اس نے اپنی چاندی کی بانسری اٹھائی اور اسے بجانے لگا۔ اس کی بانسری کی لرزتی ہوئی آواز ٹیپ کی آواز پر حاوی آرہی تھی۔ ناظرین سانس روکے بیٹھے تھے۔

اس نے سر جھٹک کر خود کو خیالی دنیا سے نکالا اور اٹھ کر اسٹیریو بند کر دیا۔ یہ کیا ہے؟ وہ تخیل میں کچھ زیادہ ہی گم ہونے لگا ہے۔ اس کے تمام خیالات پر ایک آواز حاوی آرہی تھی۔ ایک بڑھے شخص کی آواز۔ صاف گونجتی ہوئی آواز۔ وہ آواز ایک مختصر پیغام دے رہی تھی۔ قتل کر دو۔

گرد جمع تھے۔ وہ جانتے تھے کہ چیف جائے واردات کا پہلا معائنہ خود کرتا ہے۔ ڈسپے جانتا تھا کہ تازہ سراغ بہت زیادہ اہم ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ ماتحتوں سے کہتا تھا۔ اپنے ہاتھ اپنی جیبوں میں رکھو۔ سب سے زیادہ فنگر پر تنس سراغ رساںوں ہی کے ملتے ہیں۔

میڈیکل ایگزامینر ڈوک بروڈی پال رائس کے ساتھ پہنچا۔ ڈسپے بروڈی کی قابلیت کا معترف تھا۔ ساٹھ سالہ بروڈی کو اپنے کام سے عشق تھا۔ اس نے اپنی پوری عمر کام کی نذر کر دی تھی۔ بروڈی نے اپنے منجے سر پر موجود گھنگھریالے بالوں کی اکلوتی لٹ کو بڑی احتیاط سے سنوارا اور تھک کر بیٹی کا معائنہ کیا پھر اس نے لاش کے چہرے سے ماسک اتارا۔ بیٹی کا مردہ چہرہ دہشت اور اذیت سے مسخ ہو رہا تھا۔ اس کی گردن بری طرح سوتی ہوئی تھی۔ بروڈی کی مشاق نگاہیں جائزہ لے رہی تھیں ”یہ تو لگتا ہے کہ کسی زہریلے سانپ نے کاٹا ہے۔“

”مذاق کر رہے ہو؟“ ڈسپے نے بے ساختہ کہا۔ خود معائنہ کرنے کے لئے وہ بھی جھک گیا۔

”گردن پر نشان دیکھ لو..... یہ۔“ بروڈی نے اشارہ کیا ”ایری زونا میں پریکٹس کے دوران ایسے بہت کیس دیکھے تھے میں نے۔“

”کس قسم کا سانپ؟“ ڈسپے نے سرگوشی میں پوچھا۔

”میرے خیال میں یہ کھڑکھڑیا سانپ کا نشان ہے۔“

”کھڑکھڑیا سانپ؟“ لیب ٹیکنیشن پال رائس کا منہ کھل گیا۔ وہ حیران تھا۔

”ہاں اور زخم سے پتا چلتا ہے کہ سانپ بھی بڑا والا۔“

”یہاں سانپ کہاں سے آگیا؟“ پال رائس نے حیرت سے کہا۔

ڈسپے نے فیرو کو الگ بلا کر ہدایت کر دی کہ وہ اپنے آدمیوں سے سانپ کی اچھی طرح تلاش کرائے۔ فیرو بھی حیران تھا۔

بروڈی معائنہ کرتا رہا۔ ڈسپے اور رائس اس کے پاس کھڑے تھے۔ ”اس کا زہر مفلوج کرتا ہے اور عمل تنفس کو تباہ کر دیتا ہے۔“

”لیکن میرے خیال میں کھڑکھڑیے سانپ کا وار منسلک نہیں ہوتا۔“ پال رائس کے چہرے پر الجھن تھی۔

○-----☆-----○

تین جون، منگل کی صبح ایک گرم اور مرطوب دن کا آغاز ہوا۔ ڈسپے کے اڑ کنڈیشنڈ کمرے میں بلی، فیرو اور ڈسپے سر جوڑے بیٹھے تھے۔ وہ ڈونیلی کے قتل کے سلسلے میں مشکوک افراد کی فہرست بنانے بیٹھے تھے لیکن بات نہیں بن رہی تھی۔ فون کی گھنٹی نے انہیں اس مشکل سے نجات دلائی۔ فیرو نے ریسور کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ ڈسپے نے عادت کے مطابق ڈیسک پر رکھے کلاک میں وقت دیکھا۔ صبح کے نو بج کر ۵ منٹ ہوئے تھے۔

”کیا؟“ فیرو کے لمبے میں بے یقینی تھی ”بیٹی اشارہ؟ ہم ابھی پہنچ رہے ہیں۔“ اس نے ایک بٹن دبایا اور چیخ چیخ کر ہدایات دینے لگا ”لیو..... سیکورٹی کو کال کرو۔ انہیں کہو کہ فوراً بیٹی اشارہ کی جاگیر پر پہنچ کر الارم آف کریں۔ بیٹی کو قتل کر دیا گیا ہے۔“

”قتل؟“ ڈسپے نے دہرایا ”یہ کیا ہو رہا ہے۔“

پینرول کار کی طرف دوڑ لگاتے ہوئے فیرو نے فون پر جو معلوم ہوا تھا انہیں بتایا ”ہاؤس کیپر کا فون تھا۔“ اس نے وضاحت کی۔

”تمہیں یقین ہے کہ اسے قتل کیا گیا ہے؟“

”اس کے چہرے پر حکم کی ملکہ کا ماسک ملا ہے۔“

”اوہ گاڈ“ بلی نے اپنے سینے پر ہاتھوں سے صلیب کا نشان بتایا ”وہی دیوانہ۔“

ڈسپے کی گاڑی جاگیر کی حدود میں داخل ہوئی تو وہاں پولیس کی کروزر پہلے سے کھڑی تھی۔ الارم مسلسل بج رہا تھا۔ سیکورٹی والے ابھی نہیں پہنچے تھے۔

”اسے بند کراؤ۔“ ڈسپے نے چیخ کر کہا ”میں تو کچھ سوچنے کے قابل بھی نہیں۔“

بلی نے دوڑ لگائی۔ ذرا دیر میں الارم خاموش ہو گیا۔ بلی نے آکر بتایا کہ سیکورٹی والے آگئے ہیں ”الارم اس وقت بجنا شروع ہوا جب پولیس کروزر کے لئے گیٹ کھولا گیا۔“

”تو یہ پہلے آن نہیں تھا؟“ ڈسپے نے پوچھا۔

”نہیں۔ یہ اندر والوں کا ہی کام معلوم ہوتا ہے۔“

”کسی چیز کو چھونا نہیں۔“ ڈسپے نے کروزر والوں سے کہا۔ وہ سب دیوان کے

فیرو نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا۔ اس کا ہاتھ ہولسٹر پر تھا۔ جاگیر بلاشبہ بہت خوبصورت تھی لیکن اس کا بس چلتا تو از کر ہیڈ کو اڑ پینچ جاتا۔ پہلے سانپ پھر کتے! وہ گس بلی سے بچن میں ملے، جہاں وہ مسر اور مسز فوکس سے پوچھ گچھ کر رہا تھا۔ بلی نے انہیں ان لوگوں سے متعارف کرایا۔ ڈسمپسے نے ان سے اظہار تعزیت کیا۔ وہ ان سے پہلے بھی مل چکا تھا۔ برینڈا نے ان پر بڑا دلچسپ تبصرہ کیا تھا۔

مسر فوکس کو جاگیر کے بارے میں سب کچھ معلوم تھا۔ اسے باغبانی سے عشق تھا۔ اس کے علاوہ وہ ہر فن مولا تھا۔ ہنا فوکس زبان کی تیز تھی لیکن ہاؤس کیپر بہت اچھی تھی۔ مس اشار کے گھر کی صفائی کو وہ دنیا کا سب سے اہم کام سمجھتی تھی۔ دونوں میاں بیوی مس اشار سے بہت محبت کرتے تھے۔

بلی ڈسمپسے اور فیرو کو ایک طرف لے گیا اور جو معلوم ہوا تھا انہیں بتا دیا ”فرنج ڈورز کھلے ہوئے تھے۔ ہٹی ارنکنڈیشننگ کبھی استعمال نہیں کرتی تھی۔ وہ تازہ ہوا کو ترجیح دیتی تھی۔“

”وہ حفاظتی انتظامات سے بہت مطمئن ہوگی۔“

”مسر فوکس نے بتایا ہے کہ وہ پینچی توٹی وی آن نہیں تھا۔ بات سمجھ میں نہیں آتی۔“ بلی نے مسر اور مسز فوکس کی طرف دیکھا ”یہ قاتل اپنے رخصت ہونے سے پہلے ہر چیز آف کر دینے کا عادی ہے۔ بہت صفائی پسند معلوم ہوتا ہے۔“

ڈسمپسے نے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر بے تابی سے پوچھا ”کتوں کا کچھ پتا چلا؟“

”وہ جانوروں کے ڈاکٹر کے پاس ہیں۔ کل وہ بیمار ہو گئے تھے۔“

ڈسمپسے نے پھر اثبات میں سر ہلایا ”اور کچھ؟“

”مسر فوکس نے بتایا ہے کہ ہٹی اشار اپنی کوئی فلم دیکھنے والی تھی۔“

وہ واپس آئے اور مسر اور مسز فوکس کے پاس بیٹھ گئے۔ ڈسمپسے کو ان سے مزید سوالات کرنے تھے۔ اس کا لہجہ نرم تھا لیکن سوالات کاٹ دار تھے۔ ہنا اپنی مالکہ کی موت پر بہت پریشان تھی۔ جبکہ مسر فوکس نے خود کو سنبھالا ہوا تھا۔

”مسر فوکس، جب تم سونے کے لئے گئیں تو الارم آن کیا جا چکا تھا؟“ ڈسمپسے نے

پوچھا۔

”لگتا ہے تم نے مغربی علاقوں میں زیادہ وقت نہیں گزارا۔“ بروڈی نے کہا ”بڑے سانپ کا چہرے گردن یا سینے پر کاٹنا تقریباً ہلاکت خیز ہوتا ہے۔“ وہ اٹھ کھڑا ہوا ”اور ایک بوڑھی اور کمزور عورت کے تو بچنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ جم سنو۔۔۔“ وہ ڈسمپسے کی طرف مڑا ”جیسے ہی فوٹوز وغیرہ کا کام مکمل ہو، لاش پوسٹ مارٹم کے لئے اٹھوا دو۔“

ڈسمپسے نے سر کو تھپھی جنبش دی۔ وہ اور پال رائس فوراً ہی نشان اٹھوانے میں مصروف ہو گئے۔ دونوں اس امکان پر متفق تھے کہ قاتل بالکونی کے راستے کمرے میں آیا ہوگا۔

نام فیرو بہت پریشان۔ سانپوں سے اسے ویسے ہی خوف آتا تھا اور یہاں اسے ایک بڑے اور خطرناک سانپ کا پتہ چلا تھا۔ وہ بہت چوکنے پن سے چل رہا تھا۔ اس کی نظریں چپے چپے کا جا رہی تھیں۔ اس کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ عقب سے عجیب سی آواز سنائی دی تو اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔ اس کا ہاتھ بے ساختہ اپنے ہولسٹر کی طرف گیا۔ سیامی بلی کو دیکھ کر اس کا منہ بن گیا۔ بلی بھیٹلی تھی۔ شکر ہے، کانی نہیں تھی۔ اس نے ہشکار کر بلی کو بھگا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ڈسمپسے اور دوسرے بھی اس تلاش میں شریک ہو گئے۔ انہوں نے پوری جاگیر چھان ماری لیکن سانپ نہیں ملا۔ سانپ ہی نہیں، کسی قسم کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ واپس آکر ڈسمپسے نے کہا ”سیکیورٹی والوں سے بات کرو۔ میں اس سسٹم کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔ اس کا کوئی توڑ ہے یا نہیں۔ ڈپلی کیٹ چابی سے بات بن سکتی ہے یا نہیں۔ یہ قتل باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کیا گیا ہے۔ وہ خطرناک سانپ ساتھ لے کر آیا اور ساتھ ہی یہ ڈیوٹھ مارک بھی۔ اور کسی طرح اس نے ڈور مین کتوں کا بھی توڑ کیا۔“

”ڈور مین؟“ فیرو نے حیرت سے کہا ”میں نے تو نہ دیکھا نہ آواز سنی۔۔۔“

”یہی تو مسئلہ ہے۔ ہٹی کے پاس دو ڈور مین تھے۔ ٹوٹی اور آسکر۔ وہ اس کے مستقل ساتھی تھے۔ وہ رات کو کھول دیے جاتے تھے۔ وہ ایسے کہتے تھے کہ کوئی گھس آتا تو وہ اسے چیر پھاڑ کر رکھ دیتے۔“

”جی ہاں جناب۔ مس اشار سسٹم کو ہمیشہ آہی رکھتی تھیں۔ سسٹم صرف اس وقت آف کرتی تھیں جب.....“ وہ اچانک رو پڑی۔ ڈسپے بڑے قتل سے اس کا جواب مکمل ہونے کا انتظار کر رہا تھا ”وہ سسٹم صرف اس وقت آف کرتیں جب کوئی باہر جا رہا ہوتا۔ اس کے بعد وہ سسٹم کو فوراً ہی دوبارہ آن کر دیتیں۔ گزشتہ رات بھی جیسے ہی میرے شوہر نے گیٹ لاک کیا، انہوں نے سسٹم کو آن کر دیا۔ اس وقت ڈاکٹر اسپرٹ ٹونی اور آسکر کو اپنے ساتھ لے کر گئے تھے۔“

”سسٹم کی چابیاں تم میں سے کسی کے پاس ہیں؟“

”نہیں۔ بس مس اشار کے پاس دو چابیاں تھیں۔ ایک ان کے پاس رہتی تھی اور دوسری ان کے دیواری سیف میں تھی۔“

”تمہیں سیف کا کامبی نیشن معلوم ہے؟“

”نہیں جناب۔ صرف مسٹر نکولس کو معلوم ہے۔“

”تمہارا مطلب ہے، وکیل نیڈ نکولس؟“ ڈسپے نے بلی اور فیرو کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”جی ہاں۔ وہ مس اشار کے وکیل ہیں۔ ان کی مس اشار سے دوستی بھی تھی۔ وہ اکثر آتے رہتے تھے۔“ ہنا کی آواز پھر لرز رہی تھی۔ وہ رونے کے قریب تھی۔

ڈسپے جانتا تھا کہ وہ پھر بکھرنے والی ہے۔ اس کے پاس زیادہ سے زیادہ دو تین سوالوں کی اور سہلت تھی۔ اسے معلوم تھا کہ ماسٹر کی سیکورٹی سسٹم والوں کے پاس ہوتی ہے۔ اب سسٹم کی چابی کے متعلق کچھ پوچھنا فضول تھا، ”گیٹ کی چابیاں کس کے پاس ہوتی ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”میرے شوہر اور مس اشار کے پاس۔ مس اشار کی چابیوں کے گچھے میں....“ ہنا کی آنکھوں سے آنسو بننے لگے۔ وہ رومال سے آنکھیں پونچھتی رہی۔

”گھر سے کوئی چیز غائب ہے؟“

”یہ تو میں نے نہیں دیکھا۔ خیال ہی نہیں آیا۔ میرا دکھ ہی..... ہنی میری دوست تھی۔ ہم اتنے طویل عرصے سے ساتھ...“ اس سے بات پوری نہیں کی گئی۔

مسٹر فوکس نے بازو اس کی گردن میں حائل کر دیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا

کندھا تھکنے لگا۔ انہوں نے ملتی لگا ہوں سے ڈسپے کو دیکھا ”پلیز اس وقت اتنا ہی کافی ہے اور کچھ پوچھنا ہو تو بعد میں سہی۔“

ڈسپے اور اس کے ساتھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ڈسپے نے بتایا کہ وہ انشورنس والوں سے ہٹی کی بیش قیمت اشیاء کی فہرست لے کر سامان چیک کرنے کے لئے آئیں گے کہ کوئی قیمتی چیز چوری تو نہیں ہوئی ہے۔

جانے سے پہلے ڈسپے نے پال رائس کو ایک طرف بلایا ”میں تم پر ایک اہم ذمہ داری ڈال رہا ہوں۔“ اس نے کہا ”نیڈ نکولس کے پاس ہٹی کے دیواری سیف کی چابی ہے۔ اسے ابھی فون کر کے بلاؤ۔ اس سے چابی لے کر سیف کھولو اور دیکھو کہ سیف میں سیکورٹی سسٹم کی دوسری چابی ہے یا نہیں۔ نیڈ کو کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانے دینا۔ اگر سیف میں سسٹم کی چابی موجود ہو تو سیف کو دوبارہ بند کر دینا۔ اگر چابی موجود نہیں ہو تو سمجھ لو کہ نیڈ مجرم ہے اور سنو۔ یہ کام تمہیں ذاتی طور پر کرنا ہے۔“

رائس کی آنکھیں چمک رہی تھیں لیکن وہ حیران ہرگز نہیں تھا۔

○-----☆-----○

بلی اور ڈسپے ہیڈ کوارٹر واپس پہنچے تو اخباری رپورٹرز کا چھوٹا سا جھوم ان کا منتظر ملا۔ خبریں کس رفتار سے سفر کرتی ہیں۔ ڈسپے دانت پیس کر رہ گیا۔

ہر طرف سے سوالات برسنے لگے۔ ڈونیلی کو کس نے قتل کیا؟ ہٹی اشار کا قاتل کون ہے؟ یہ قتل کیوں ہوئے؟ کیسے ہوئے؟ تاش کے چہرے کی کیا اہمیت ہے؟ لیکن جواب کوئی نہیں مل رہا تھا۔ پھر ایک رپورٹر ڈسپے کے سامنے چار اڈالنے کی غلطی کر بیٹھا ”سنا ہے، ہٹی کو بے آبرو بھی کیا گیا ہے؟“

ڈسپے کا چہرہ انگارے کی طرح سرخ ہو گیا۔ وہ گھوم کر آگے بڑھا اور سوال کرنے والے کے سامنے تن کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ کو بمشکل روکا پھر بڑی کوشش کر کے خود کو جواب دینے سے باز رکھا۔ وہ پلٹا اور ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو گیا۔

بلی نے ڈسپے کے چہرے پر تفکر کی لکیریں دیکھ لیں۔ وہ جانتا تھا کہ ہٹی اشار کا قتل اس کے لئے بہت مشکل ثابت ہوا ہے۔ اس نے ڈسپے کا ہاتھ تھامتے ہوئے نرم لہجے میں کہا ”میں تمہاری طرف سے جواب دے دیتا ہوں چیف۔“ پھر وہ رپورٹرز کی

طرف مڑا "لیکن ایک ایک کر کے۔"

وہ جواب دیتا رہا۔ سانپ کے متعلق سن کر رپورٹرز حیران ہوئے۔ ان کی نگاہوں میں بے یقینی تھی۔

○-----☆-----○

"اس" کے آفس میں پرائیویٹ فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے اپنی سیکریٹری سے ایک منٹ کے لئے باہر جانے کو کہا اور ریسیور اٹھالیا۔ اسے حیرت ہوئی۔ فون جین ہوور کا تھا۔ اسے خوشی بھی ہوئی۔ جین بے حد خوف صورت عورت تھی۔ صرف بائیس سال کی عمر میں وہ کامیاب بزنس وومن تھی اور آزادی نسواں کی پرجوش حامی تھی۔ وہ فیشن اور ڈیزائن کی دنیا کی مانی ہوئی فوٹو گرافر بھی تھی۔

جین نے اسے لیٹ لُچ کی دعوت دی۔ اس کے لئے تو وہ دعوت نعمت تھی۔ وہ پندرہ منٹ میں جین کے تجویز کردہ مقام پر پہنچ گیا۔ اس نے اپنی گاڑی جین کی گاڑی کے برابر پارک کی۔ جین تین کمروں کے بیچ کانچ میں رہتی تھی۔ اس کانچ کو اس نے خود پینٹ اور ڈیکوریٹ کیا تھا۔

ایک گھنٹے بعد وہ کانچ سے نکلا تو بے حد آسودہ نظر آ رہا تھا۔ اپنے دفتر واپس جاتے ہوئے وہ جین کے اور اپنے تعلقات کے بارے میں سوچتا رہا۔ ان کے تعلقات غیر معمولی طور پر خلاف معمول قسم کے تھے۔ ٹیکنیکی اعتبار سے جین اب بھی کنواری تھی۔

○-----☆-----○

فیر پورٹ ڈرگ سینٹر کے مالک اینڈریو آلپن کے بند کمرے میں ایک غیر معمولی منظر تھا۔ آلپن کی میز پر بیس گلاسین بیگ رکھے تھے۔ ان میں سے ہر ایک میں ایک سفید پاؤڈر موجود تھا۔ سامنے ایک تیس سالہ بلونڈ بالوں والا مضبوط جسم کا مالک شخص بیٹھا تھا۔ اس کی داڑھی بھی بلونڈ تھی۔

"یہ خالص میکسیکن ہیروئن ہے مسٹر آلپن۔" جوان شخص نے کہا۔

اس شخص کا انداز آلپن کو تاؤ دلاتا تھا "تم نے پیپاس کا وعدہ کیا تھا۔ مجھے اسٹام فورڈ اور برج پورٹ تک کا ایریا کور کرنا ہوتا ہے۔"

"تو یوں کمونا پاپا کہ کاروبار اچھا چل رہا ہے۔" جوان آدمی ہنسنے لگا۔ ساتھ ہی اس

نے میز پر ہاتھ مارا "فکر نہ کرو۔ اور مل جائے گا مال۔ میں نے پہلے کبھی تمہیں مایوس ہونے دیا ہے؟"

"نہیں لیکن اب بزنس پھیل رہا ہے۔ میرے رابطے کچھ..... کچھ بے چین ہو رہے ہیں۔" آلپن نے نروس انداز میں کہا۔

"اگلے ہفتے تمہیں تیس بلکہ شاید زیادہ بیگ مل جائیں گے۔ فکر نہ کرو۔" جوان آدمی نے کہا "ہاں قیمت بڑھائی جا رہی ہے۔"

"کیا؟" آلپن اچھل پڑا۔

"ہاں۔ اضافہ صرف پچیس فیصد ہو گا۔" جوان آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ آلپن کا جی چاہا کہ اس کی گردن مروڑ دے لیکن بے سود تھا۔ اسے یہ اضافہ قبول کرنا تھا۔ ورنہ اتنے منفعت بخش کاروبار سے وہ ہاتھ اٹھاتا تو دس امیدوار سامنے آجاتے۔

جوان آدمی اٹھا۔ اس نے اپنا بریف کیس اٹھالیا۔ اس کی جیکٹ کی جیب نوٹوں سے بھری ہوئی تھی۔ جاتے جاتے وہ پلٹا اور آلپن کے چہرے کے قریب منہ لا کر سرگوشی میں بولا "مجھے خبر مل گئی ہے۔ تمہارے کلب کے ایک ممبر کو کل اڑا دیا گیا۔ چیتھرے اڑ گئے

اس کے۔ اسے وارننگ سمجھو۔" اس نے جیب سے گن نکالی اور اس کا رخ آلپن کے سینے کی طرف کر دیا "پاپا، تمہارا بھی یہی حشر ہو سکتا ہے کوئی حماقت نہ کرنا۔"

"ہاں آدمی باہر نکلا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ گاڑی پر ملک کی ایک بڑی ڈرگ سمجھی کا نام تھا۔

اندر آلپن کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ ایک منٹ تک وہ ہاتھوں کی لرزش پر قابو نہ پا سکا۔ پہاڑ جیسے جوان آدمی کی دھمکی نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کیا ڈونیلی بھی اس دھندے میں ملوث تھا؟ کیا ڈونیلی کو اس جوان نے قتل کیا ہے؟ اسے یہ بات ڈسپسے کو بتانی چاہئے۔ اس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ مگر فوراً ہی کھینچ لیا۔ یہ کیا حماقت کر رہا ہوں میں؟ خدا کی پناہ۔ یہ تو بدترین حماقت ہوگی۔

وہ اٹھا۔ دفتر کا دروازہ دوبارہ لاک کرنے کے بعد اس نے بیس تھیلے اپنے سیف میں رکھے۔ شام کو اس مال کو تقسیم کروانا تھا۔ یہ بات طے تھی کہ مال فیر پورٹ میں تقسیم نہیں ہو گا۔ صرف پڑوس کے شہر مستفید ہوں گے۔

وہ دیر تک فکر مند بیٹھا رہا۔ وہ اس وقت خود کو بہت بوڑھا، بہت تھکا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ شاید اسے اس دھندے میں ملوث ہی نہیں ہونا چاہئے تھا مگر وہ ہو چکا تھا۔ چھ ماہ میں ہیروئن کی فروخت کے ذریعے اس نے دس لاکھ ڈالر کمائے تھے اور اب وہ اس دلدل سے نہیں نکل سکتا تھا۔ اب تو یہ سوچنا بھی خطرے سے خالی نہیں تھا۔ وہ اٹھا اور دروازہ کھول کر اپنے اسٹور کی طرف چل دیا۔

○-----☆-----○

جم ڈیمپے دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو چکا تھا اور اب بیٹھا کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ اس نے آگے کی طرف جھک کر پنسل اٹھائی۔ اسے سمجھنے میں دشواری ہو رہی تھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ دو دن میں شہر کے دو اہم افراد قتل کر دیے گئے تھے۔ دونوں اس کے اچھے دوستوں میں سے تھے۔ اس کے سوا ان میں کوئی قدر مشترک نہیں تھی۔ اندازِ جرم بھی مختلف تھا۔ نہیں ایک قدر مشترک اور بھی تھی۔ حکم کا بادشاہ اور حکم کی بیگم۔ اس بات کی کیا اہمیت ہے؟ قاتل نے دھمکی دی تھی کہ ابھی اور لاشیں بھی ملیں گی۔ تو کیا وہ سیریس تھا۔ کیا تاش کے پورے ۱۳ پتے..... ۱۳ لاشیں؟ یا تاش کی پوری گڈی؟ اومانی گاڈ! اسے اپنے معدے میں گرہیں پڑتی محسوس ہوئیں۔ موت اس نے بارہا دیکھی تھی لیکن اس طرح متاثر پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ اس نے پنسل میز پر رکھ دی۔ اس سے لکھا کچھ بھی نہیں گیا تھا۔ فیرو اس کے پاس آگیا۔ بلی گواہوں کے چکر میں تھا اور پال رائس ابھی جاگیر سے واپس نہیں آیا تھا۔ ڈیمپے نے میری سے کہا کہ بلی اور رائس آجائیں تو انہیں اندر بھیج دے۔ اس کے سوا انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے۔

وہ کانڈ لے کر بیٹھے اور اب تک جتنے حقائق جمع کئے تھے انہیں نوٹ کرتے رہے۔ دو صفحے بھر گئے۔ ڈیمپے نے انہیں چیک کیا۔ پھر ٹائپنگ کے لئے میری کو دیا اور کہا کہ دس کاپیاں بنا دے۔ ڈھائی بجے بلی واپس آیا۔ متفقہ طور پر طے پایا کہ ڈونیلی کے قتل کی تفتیش بلی کرے گا اور ہینی اشار کا کیس فیرو کے ذمے داری ہوگا۔ دونوں کو چار چار سراغ رسالوں کی ٹیم ملے گی۔ ڈیمپے دونوں کیسوں کا نگران اعلیٰ ہوگا۔

”یہ طے ہے کہ یہ ایک ہی آدمی کا کام ہے۔“ ڈیمپے نے کہا ”مجرم پروفیشنل انداز میں کام کرتا ہے۔ اس نے جس طرح بم استعمال کیا، اس سے پتا چلتا ہے کہ وہ آتش

گیر مادے کے تمام بنیادی اصولوں سے واقف ہے۔“ وہ کہتے کہتے رکا اور بلی سے پوچھا ”تمہیں ایسے افراد کی لسٹ ملی؟“

بلی نے ایک کانڈ اس کی طرف بڑھا دیا ”برگز نے بیالیس ناموں کی یہ فہرست بھیجی ہے۔ میں صرف تین ناموں کا اضافہ کر سکا ہوں۔ چیکنگ ابھی شروع نہیں کی ہے۔“ ڈیمپے نے سرسری طور پر لسٹ کو دیکھا اور فیرو کی طرف بڑھا دیا ”ٹھیک ہے گس۔ کسی کو بھی نظر انداز نہ کرنا۔“ وہ بلی کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ”پورے ۴۵ کو اچھی طرح چیک کرنا۔ ہمیں پوری احتیاط سے کام کرنا ہے۔ اس پیشے میں حیرت کسی بات پر بھی نہیں ہوتی۔“

بلی بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ”چیف، اس لسٹ میں آپ کے ‘میرے‘ فیرو اور برگز کے اور دو پولیس والوں کے علاوہ آپ کے روٹری کلب کے پانچ دوست بھی تھے۔ نیڈ ٹکولس، باب بیکر، ڈون ڈیلون، ڈیوڈ اورٹن اور ہیری ہوائل۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسے بڑے لوگ بھی بم سازی سے واقف ہو سکتے ہیں۔“

”میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔“ ڈیمپے نے کہا ”ہاں ڈائنامیٹ کے حصول کے ذریعے کا کچھ پتا چلا؟“

”نہیں، ویسے وہ کہیں سے بھی خریدا جاسکتا ہے۔ برگز اس سلسلے میں کام کر رہا ہے۔“

دروازے پر دستک ہوئی۔ سارجنٹ لیو پکولو نے اندر جھانکا ”چیف، میں نے سوچا آپ یقیناً یہ جاننا چاہیں گے۔ ڈوک بروڈی کا فون آیا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ ہینی اشار کی موت سانپ کے کاٹنے سے ہی ہوئی ہے۔ مجرمانہ حملہ نہیں کیا گیا۔“

”شکریہ لیو۔“ ڈیمپے نے کہا۔ وہ لیو کی مستعدی کا ہمیشہ سے قائل تھا ”انہوں نے موت کے وقت کا تعین بھی کیا ہے؟“

اس بار پکولو اندر آگیا ”جی ہاں ایک بجے رات۔ آدھا گھنٹا ادھر ادھر ہو سکتا ہے۔ موت ساڑھے بارہ اور ڈیڑھ بجے کے درمیان واقع ہوئی۔“

”ہینی اشار کی فلم سوا دو بجے ختم ہوئی ہے“ فیرو نے بتایا ”میں ٹی وی والوں سے معلوم کر چکا ہوں۔“

ڈیمپے نے بلی سے کہا کہ اب وہ اپنے کیس پر کام شروع کر دے۔
بلی جاتے جاتے مڑا "میں بتانا بھول گیا تھا چیف۔ ہم نے فاصلے کی پیمائش کی تھی۔
گلی وہ ممکنہ مقام لگتا ہے جہاں قاتل موجود رہا ہوگا۔ وہ ۸۷ گز کا فاصلہ تھا۔"

ڈیمپے نے سر کو تھپسی جنبش دی۔ بلی رخصت ہو گیا۔ ڈیمپے نے پکولو کو ان
پولیس والوں کے ناموں کی فہرست دی، جنہیں فیرو اور بلی کے ساتھ تعینات کیا گیا تھا۔
"یہ رائس کہاں ہے؟" ڈیمپے نے پوچھا۔

"وہ ابھی دس منٹ پہلے آیا تھا۔ سینڈوچ اور کافی لے کر بیٹھا ہے۔ اسے کھانے کا
موقع بھی نہیں ملا تھا۔ اسے میں ابھی بھیجتا ہوں۔" پکولو بھی کمرے سے چلا گیا۔

چند لمحے بعد رائس کمرے میں آیا۔ اس کے ہاتھ میں ادھ کھایا سینڈوچ اور کافی کی
پیالی تھی "چیف میں نے نکولس سے سیف کھلوایا۔ کامی نیشن اسے معلوم تھا۔ سسٹم کی
دوسری چابی سیف میں موجود تھی۔ میں نے سیف لاک کر دیا۔ نکولس بے پروا نظر آ رہا
تھا۔ مگر چیف ممکن ہے اس نے چابی لے کر ڈپلی کیٹ بنوالی ہو۔ مشکوک تو وہ اب بھی
ٹھہرتا ہے۔"

"ٹھیک کہتے ہو۔" ڈیمپے نے گہری سانس لے کر کہا "اور کوئی خاص بات؟"

رائس نے اپنا سینڈوچ ختم کیا اور اسے کافی کی مدد سے حلق سے اتارا "چیف
میرے آدمی اس وقت اٹھائے گئے فنگر پرنٹس اور دوسرے نشانات پر کام کر رہے ہیں۔
مس اشار اور دونوں ملازمین کے نشانات ہر جگہ موجود ہیں لیکن ٹی وی روم اور مس اشار
کے بیڈ روم سے بھی چند مردانہ نشان ملے ہیں۔"

"زبردست خبر ہے۔" ڈیمپے کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

لیکن رائس زیادہ پُر امید نہیں تھا۔ اس نے اس کی وجہ بھی بتا دی "وہی نشان
ہمیں اوپر کے کئی کمروں میں ملے ہیں۔ کھڑکیوں کے فریموں پر سے۔ مسز فوکس کا کہنا ہے
کہ چند روز پہلے صفائی کی کمپنی کا ایک آدمی کھڑکیوں کی دھلائی کے لئے آیا تھا۔ میں نے
کمپنی سے بات کر کے اس صفائی والے کے نشانات طلب کئے ہیں۔ موازنے پر پتا چل
سکے گا۔"

فون کی گھنٹی بجی تو فیرو نے ریسیور اٹھایا۔ ایک منٹ وہ دھیمی آواز میں بات کرتا

رہا پھر اس نے ڈیمپے کو بتایا "کتوں کو زہر دیا گیا تھا چیف۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ ان کی حالت
اب بھی اچھی نہیں۔ مگر وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ اس کے خیال میں زہر کی تھوڑی مقدار
دی گئی تھی۔ گوشت میں ملا کر۔"

"زہریلا گوشت تو باہر سے بھی پھینکا جاسکتا ہے۔" رائس نے تبصرہ کیا "ہاں چیف
'وہ ڈیٹھ مارک بھی میں نے تجزیے کے لئے لیب بھجوا دیا تھا۔ پھر میں نے جنگلے کو بھی
چیک کیا۔ نہ کوئی اسے پھاند سکتا ہے اور نہ ہی نیچے کسی کے گھسنے کی جگہ ہے اور گیٹ کا
تلا بھی معمولی نہیں۔"

"واقعی۔ حفاظتی انتظامات بے حد مکمل تھے۔" ڈیمپے نے کہا۔ پھر وہ فیرو کی طرف
مڑا "ٹام اب تم بھی کام شروع کر دو۔ سیکیورٹی والوں سے اشارت لینا۔"

فیرو اور رائس کے جانے کے بعد ڈیمپے نے میز پر پاؤں پھیلا لئے۔ اس نے قاتل
کے بارے میں یہ نکتہ سمجھ لیا تھا کہ وہ کسی بھی وقت کسی بھی انداز میں کچھ بھی کر سکتا ہے
۔ وہ جزئیات کا بہت خیال رکھتا ہے اور جزئیات ہی کی وجہ سے اسے پکڑا بھی جاسکتا ہے۔

○-----☆-----○

بمشکل جیس منٹ ہوئے ہوں گے کہ بلی ڈیمپے کے دفتر میں گھسا۔ اس کے
چہرے پر دبا دبا ہجوان تھا "چیف ڈائنامیٹ کا پتا چل گیا ہے۔ یہ وہی ڈائنامیٹ ہے جو پانچ ماہ
پہلے پف کیپسی کے نیشنل گارڈ آرمی سے چوری ہوا تھا۔"
ڈیمپے آگے کی طرف جھکا "کتنا ڈائنامیٹ تھا وہ؟"

"ایک کیس۔ لیکن بات صرف اتنی نہیں۔ آپ ذرا سنبھل کر بیٹھیں۔ جس نے
ڈائنامیٹ چرایا تھا وہ ساتھ ہی چار دستی بم، ایک M16 آٹومٹک، ایک M15 سٹائپر رائفل
اور ٹائٹ اسکوپ، ایک فلم تھرور، دو ہارودی سرنگیں، ایک کنسترنیام، ایک کندھے پر
رکھ کر چلانے والا راکٹ لاسچر اور چھ ٹینک شکن راکٹ بھی لے کر گیا ہے۔"

ڈیمپے سنائے میں آگیا۔ اس کا چہرہ دھواں ہو گیا "مالی گاڈ، ہمارے قاتل کے پاس
تو پورا اسلحہ خانہ ہے۔ یہ معلومات اپنے تمام آدمیوں کے علاوہ اسٹیٹ پولیس تک بھی
پہنچاؤ۔ یہ شخص تو بہت خطرناک ہے۔ یہ تو واقعی لاشوں کا بازار لگا دے گا۔"

○-----☆-----○

”اس“ نے اپنا اسٹیریو آن کیا۔ اس ٹیپ میں فرینک سناترا کے مقبول گیت تھے۔ اس نے اسکاچ کا جگ لیا اور اپنی پسندیدہ کرسی پر جا بیٹھا۔ وہ کرسی کے ہتھکڑیوں سے بجا رہا تھا پھر وہ فرینک سناترا کے ساتھ ساتھ گانے لگا۔ ذرا دیر بعد جیسے فرینک سناترا اس کے احترام میں پیچھے ہٹ گیا۔ اب وہ اکیلا گارہا تھا۔ وہ سینٹرا سٹیج پر تھا۔ وہ اسپاٹ لائٹ کا مرکز تھا۔

گانا ختم ہوا اور حاضرین اٹھ کر تالیاں بجانے لگے۔ عورتیں چیخ رہی تھیں۔ اس کی طرف لپک رہی تھیں۔ ان چیخوں کی درمیان وہ تیز آواز ابھری۔ قتل کر دو۔ اس کی آنکھیں مجمع کو ٹٹول رہی تھیں لیکن اسے وہ بڑھا شخص نظر نہیں آیا جس کی وہ آواز تھی۔ وہ آواز تیز سے تیز تر ہوتی گئی۔ وہ نہیں پہچان سکا۔ لیکن کیسے پہچانتا۔ اس نے اس بوڑھے شخص کو کبھی دیکھا ہی نہیں تھا۔ وہ اس بارے میں سوچتا تو اس کا ذہن جواب دینے لگتا۔ وہ سر اوپر نیچے ہلانے لگا۔ اسی لمحے سب لوگ غائب ہو گئے۔ آواز بھی معدوم ہو گئی۔ ہر طرف گہری خاموشی! اس نے زور سے سر جھٹکا۔ یہ کیا.... دماغ پھر بھٹکنے لگا۔ ٹیپ ختم ہو چکا تھا۔ اس نے سوچا اب دوسری سائیڈ سنے گا لیکن نہیں.... ابھی کام کرنے ہیں۔ اس نے بچا کھچا مشروب حلق میں اندھیلایا۔ پھر وہ کرسی سے اٹھ گیا۔

کچن سے گزرتے ہوئے اس نے بیوی کے کندھے پر تھپکی دی پھر وہ میسمنٹ کی سیڑھیوں کی طرف چل دیا۔ لیب میں پہنچ کر اس نے ربر کے دستانے پہنے اور تھوڑا سا پاؤڈر اٹھایا۔ تیسری کوشش میں وہ پاؤڈر ٹیوب میں ڈالنے کے قابل ہو گیا۔ پھر اس نے کچھ منتخب آئٹم چھونے کٹ بیگ میں ڈالے۔ دستانے اتار کر وہ پہلے اپنے ہاتھوں اور پھر بازوؤں کو رگڑتا رہا۔ وہ مسکرایا۔ آواز والا بڑھا یقیناً اس پر نخر کر رہا ہو گا۔

○-----☆-----○

برینڈا کو کھانا پکانا بہت پسند تھا۔ کچن میں کام کر کے اسے سکون ملتا تھا۔ اس رات اس نے سنڈی کو جلدی کھانا کھلایا۔ پھر وہ اور جم ڈنر کے لئے بیٹھے۔ کھانے کے دوران بیٹی کے قتل کے متعلق مختصر گفتگو ہوئی لیکن خلاف معمول خاموشی کے وقفے بہت طویل تھے۔ برینڈا تو قتل کی دو مسلسل وارداتوں سے دہلی ہوئی تھی۔ اسے یہ احساس بھی تھا کہ ان کی وجہ سے جم پر دباؤ بڑھ گیا ہے۔ اس نے زیادہ سوال بھی نہیں کئے۔ جانتی تھی کہ جم یہ

پسند نہیں کرے گا۔

کانی کے بعد ڈسپنسے سنڈی کو گڈ نائٹ کہنے اوپر چلا گیا۔ ساڑھے آٹھ بجے وہ ٹاؤن کونسل کی میٹنگ میں شرکت کے لئے چلا گیا۔ جس میں ڈونیلی کی جگہ نئے فرسٹ سلیکٹ مین کا انتخاب ہونا تھا۔ دس بجے وہ گھر واپس آیا۔

”میٹنگ کیسی رہی؟“ برینڈا نے اس سے پوچھا۔

”کوشش کی گئی کہ دونوں سلیکٹ مین میں سے کوئی ایک ڈونیلی کی جگہ لے لے۔ لیکن ایڈوجم اور ٹام کلین دونوں نے انکار کر دیا۔ دونوں بری طرح ڈرے ہوئے تھے۔ جب میں واپس آیا ہوں تو اس وقت تک کسی کو بھی اس کے لئے راضی نہیں کیا جا سکا تھا۔“

”ان کا خوف بے جا بھی نہیں۔ ویسے کیا وہ دونوں اس کام کے لئے مناسب ہیں؟“ برینڈا نے پوچھا۔

”دوچم بہت کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ میں نے اسے قائل کرنے کی بہت کوشش کی۔ لیکن وہ نہ مانا۔“

تھوڑی دیر بعد وہ سو گئے۔

○-----☆-----○

”وہ“ ابھی سونے کے لئے جا رہا تھا۔ اسے تھکن ہونی چاہئے تھی لیکن نہیں تھی۔ احساس فتح نے تھکن کو مٹا دیا تھا۔ اس نے دن بھر کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ بیٹی اشار کو قتل کر کے وہ گھر واپس آیا تھا اور صرف پانچ گھنٹے سویا تھا۔ بچوں کی سی مسکراہٹ والی بیٹی جسے دیکھ کر اسے اپنی ماں یاد آتی تھی۔ گرم جوش، نرم خو اور محبت کرنے والی۔ کم از کم اس سلیز مین کے آنے سے پہلے وہ ایسی ہی تھی۔ پھر وہ بدل گئی تھی۔ سلیز مین سے اسے اسی لئے نفرت تھی اور اس نے اسے ختم کر دیا تھا لیکن یہ تو بہت پرانی بات تھی۔ آج تو اس نے بہت مصروف دن گزارا تھا۔ اپنے کام کے سلسلے میں۔ یہ بھی تو کام ہی تھا۔ کسی کو شبہ نہیں ہو سکتا کہ دونوں قتل اس نے کئے ہیں۔ منصوبہ بے داغ تھا۔ اس رات ٹی وی مکینک کے بھیس میں وہ اپنے اگلے شکار کے گھر کا جائزہ لے آیا تھا۔ پانچ منٹ سے کم وقت میں اس نے اگلے قتل کے لئے اسٹیج تیار کر لیا تھا۔

یہ کام بھی منصوبے کے مطابق بہت آسان ثابت ہوا تھا۔ لگژری اپارٹمنٹ کے دروازے پر دربان سے بات ہوئی۔ ٹی وی مکینک کے بال اور مونچھیں سیاہ تھیں۔ اس نے مقفل دروازے کے شیشے سے ہونٹ لگا کر دربان سے کہا ”میں ایکمے ٹیلی ویژن سے آیا ہوں۔ میرے کور آل کی پشت پر نام لکھا ہے۔“ پھر اس نے پلٹ کر دکھایا۔

دربان نے دروازہ تھوڑا سا کھولا ”تمہیں کس سے ملنا ہے؟“

”پینٹ ہاؤس میں۔“

”وہ ڈنر کے لئے گئے ہیں۔ اب کل آتا۔“

”یہ صاحب کے لئے سرپرار ہے۔ بیگم صاحبہ نے کمپنی فون کیا تھا۔ صاحب کو بڑی ترقی ملی ہے۔“

”انہوں نے باہر جانے سے پہلے مجھے بھی بتایا تھا۔ وہ جشن منانے گئے ہیں۔“

”بیگم صاحبہ بیڈ روم کے ٹی وی میں ریموٹ کنٹرول نصب کرانا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا تھا یہ کام آج رات ہی ہونا چاہئے۔“ اس نے ریموٹ کنٹرول یونٹ دکھاتے ہوئے کہا ”مشکل سے دس منٹ کا کام ہے۔“

دربان نے نفی میں سر ہلایا ”میں تمہیں اندر جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔“ ”دیکھو“ میں بہت دور سے آیا ہوں۔ تم ایسا کرو بیگم صاحبہ سے فون پر اجازت لے لو۔ لیکن صاحب سے بات نہیں کرنی ہے۔“ ”یہ بھی ممکن نہیں۔“

”تم جانو۔“ ٹی وی مکینک نے کہا ”لیکن یہ سمجھ لو کہ تمہیں بیگم صاحبہ کے سامنے جواب دی بھی کرنی ہوگی۔“ یہ کہہ کر وہ جانے کے لئے پلٹا۔

دربان ہچکچایا۔ وہ بہت تیزی سے سوچ رہا تھا۔ پینٹ ہاؤس اس کے لئے اہم تھا۔ اس کی نوکری بھی جاسکتی تھی ”اندر آجاؤ۔“ اس نے پکارا ”لیکن میں بھی تمہارے ساتھ اوپر چلوں گا۔“

وہ لابی سے گزر کر لفٹ تک بڑھے۔ اوپر پہنچ کر دربان نے اپنی ماسٹر کی سے پینٹ ہاؤس کا دروازہ کھولا۔ بیڈ روم میں پہنچ کر مکینک نے ٹی وی آن کیا اور ریموٹ کنٹرول

نصب کرنے میں مصروف ہو گیا۔ چند منٹ بعد وہ ہاتھ روم میں گیا ”اے وہاں تمہارا کیا کام۔“ دربان یہ کہتے ہوئے کمر عبور کر کے ہاتھ روم کی طرف لپکا۔

”بھائی، چھوٹا والا کر رہا ہوں اور کس لئے آؤں گا یہاں۔“

دربان کو ہاتھ روم سے آنے والی آواز سے اندازہ ہو گیا کہ مکینک ٹھیک کہہ رہا

ہے۔

”اس“ نے بائیں ہاتھ سے سنک کی ٹرے پر رکھی ہوئی دو چیزیں اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لیں اور جیب سے ویسی ہی دو چیزیں ٹرے پر رکھ دیں پھر اس نے تاش کا ایک پتا کوڑے کی نوکری میں ڈال دیا۔ اس نے فلتش میں پانی بہایا اور فلتائی بند کرتے ہوئے بیڈ میں چلا آیا ”پیشاب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔ ایک تو گردے کمزور ہیں پھر میں کافی بہت پیتا ہوں۔“ اس نے وضاحت کی۔ پھر ٹی وی آف کرنے کے بعد وہ چند منٹ ٹی وی کے عقبی حصے میں کھڑ پڑ کرتا رہا ”لو بھی کام ہو گیا۔ میں نے کہا تھا نا کہ زیادہ دیر نہیں لگے گی۔“

دربان حیران نظر آنے لگا ”تم اسے ٹرائی نہیں کرو گے؟“

”نہیں ہم کوئی کام کرتے ہیں تو ایکمے کمپنی کی گارنٹی کے ساتھ کرتے ہیں۔“

صدر دروازے پر اس نے دربان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے ایک کارڈ دیا ”ٹی وی کی سروس کے لئے ہمیں یاد رکھنا۔“ ایکمے کمپنی کا وہ کارڈ مینوں پہلے اسے سڑک پر ملا تھا۔ دربان نے غور بھی نہیں کیا کہ مکینک پلاسٹک کے پتلے والے دستانے پہنے ہوئے ہے۔

یہ سب یاد کر کے وہ ہلکے سے ہنس دیا۔ اس نے اپنی سوئی ہوئی بیوی کو پیار کیا اور چند لمحوں میں خود بھی سو گیا۔

○-----☆-----○

۴ جون۔ بدھ

”وہ“ چونک کر جاگا۔ اس نے بڑی بے چین رات گزاری تھی۔ وہ مسلسل خواب دیکھتا رہا تھا۔ اس نے جو قتل کئے تھے وہ اب اسے متحرک کر رہے تھے۔ اس کی خواہش بری طرح بڑھی تھی۔ یہ تو اضافی لذت تھی۔ اس نے تو ایسا سوچا بھی نہیں تھا۔ اس کی

پیش قدمیوں نے اس کی بیوی کو جگا دیا۔

اس بار کا تجربہ اس کی بیوی کے لئے بھی نیا اور سحر انگیز تھا۔ وہ سوچتی رہی۔ واقعی یہ مجھ سے کتنی محبت کرتا ہے اور یہ صرف مجھے چاہتا ہے۔ اس صبح اس نے طبیعت سے ناشتہ بنایا، ادھر وہ شیوہ بناتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔ اگر اس طرح جگائے جانے پر بیوی خوش ہوتی ہے تو یہ کون سی بڑی بات ہے۔ یہ تجربہ تو مجھے برسوں پہلے کر لینا چاہئے تھا۔

○-----☆-----○

صرف آدھا میل دور اوکوئی لگژری اپارٹمنٹس کے پینٹ ہاؤس میں جج والر اور اس کی بیوی ابھی بیدار ہوئے تھے۔ بلکہ جج تو بستر سے نکل بھی چکا تھا۔ وہ لگے بندھے معمولات کا آدمی تھا۔ روز صبح سات بجے اٹھتا تھا۔ آج وہ چالیس منٹ لیٹ تھا لیکن کی وجہ یہ تھی کہ پچھلی رات خاص رات تھی۔ اسے بڑی ترقی ملی تھی اور اس خوشی میں رات انہوں نے دوستوں کے ساتھ ڈنر کیا تھا۔ ازائیل بھی بہت خوش تھی۔ سپریم کورٹ کے عہدے کو چھوڑ کر وہ سب سے بڑا عہدہ تھا جو اسے ملا تھا۔

ازائیل نے آنکھیں کھولیں اور اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے چکر آنے لگے۔ رات اس نے زیادہ ہی پی لی تھی ”میں ابھی اٹھتی ہوں پانچ منٹ میں۔“ یہ کہہ کر وہ پھر سو گئی۔

جج مسکرایا اور ہاتھ روم میں چلا گیا۔ حوائج ضروریہ سے فارغ ہونے کے بعد اس نے اپنے ہاتھ اور چہرہ دھویا اور آئینے میں دیکھا۔ اس کا پورا سرفید تھا۔ لیکن دانت اس کے اب بھی اصلی تھے۔ اس نے ٹوتھ برش کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ وہاں اس کے برانڈ کی بالکل نئی ٹیوب موجود تھی۔ اسے ازائیل کا خیال آگیا۔ ازائیل کو اس کے لئے چیزیں خریدنے کا بہت شوق تھا۔ پرانی ٹیوب میں حالانکہ خاصا ٹوتھ پیسٹ باقی تھا۔

اس نے تھوڑا سا پیسٹ نکالا اور اپنے خوب صورت دانتوں کو برش کرنے لگا۔ دو مرتبہ اس کے مسوڑھوں کو خراش لگی۔ ہلکا سا خون بھی نکلا۔ خون دیکھ کر جج کچھ پریشان ہو گیا۔ پہلے کبھی اس کے مسوڑھوں سے خون نہیں نکلا تھا۔ اسے چکر بھی آنے لگے۔ اس کا ذمے دار اس نے رات کی شپین کو ٹھہرایا۔ اس نے مزید ٹوتھ پیسٹ لگایا۔ اب کے وہ بری طرح چکرایا۔ سانس لینا بھی دشوار ہو گیا۔ قدم بھی بے جان ہوئے جا رہے تھے۔ اس

نے سنک کا سہارا لینے کی کوشش کی لیکن سنک اس کے ہاتھ نہ آیا۔ وہ فرش پر گر گیا۔ ازائیل نے اس کے گرنے کی آواز سنی۔ وہ جلدی سے اٹھ کر ننگے پاؤں ہاتھ روم کی طرف بھاگی۔ جج کو فرش پر بکھرا دیکھ کر اس کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ بھی بے ہوش ہو گئی۔

○-----☆-----○

پال رائس اور ٹام فیرو ڈپٹے کے سامنے بیٹھے تھے ”ہم نے ماسک کو لب میں چیک کیا۔“ پال کہہ رہا تھا ”وہ گھر پر تیار کیا گیا ہے۔“

”دیکھنے میں تو پروفیشنل کام معلوم ہوتا ہے۔“ ٹام فیرو نے کہا۔

”ہاں۔ اس پر کافی وقت صرف کیا گیا ہے اور ماسک بڑی مہارت سے بنایا گیا ہے۔ آرٹسٹ کا کام ہے۔“ پال نے کہا ”میں حیران ہوں۔ تخلیقی صلاحیتوں والے تو محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ جبکہ قتل کا انداز بتاتا ہے کہ وہ بہت بے رحم اور سرد مزاج ہے۔ جو شخص بغیر کسی وجہ کے معصوم انسانوں کو قتل کرے وہ انسان تو نہیں ہوتا۔“

ڈپٹے نے آہستگی سے نفی میں سر ہلایا ”ایسے قاتلوں کے بارے میں کوئی ذہنی خاکہ تیار نہیں کیا جاسکتا۔ اس شخص کے ساتھ کوئی گڑبڑ ہے۔ اندرونی گڑبڑ۔ یہاں۔“ ڈپٹے نے اپنے سر کو انگلی سے تھپتھپایا ”شاید بیرونی طور پر وہ ایک نارمل آدمی ہو۔ بہر حال وہ بہت چالاک بھی ہے اور محتاط بھی۔ وہ اپنے نشان چھپانے کے لئے آؤٹ آف وے جا کر کام کرتا ہے۔ اس نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ جیسے وہ کوئی ادنیٰ درجے کا وحشی جانور ہے۔ جس کے بڑے بڑے دانت ہیں اور منہ سے خون نچک رہا ہے۔“

”بالکل درست جیسے ڈریکولا۔“ فیرو نے کہا۔

”جبکہ ایسا نہیں ہے۔ زیادہ وقت وہ نارمل آدمی نظر آتا ہوگا۔ نارمل حرکتیں کرتا ہوگا۔ کسی کو اس پر شک نہیں ہو سکتا۔ میں بتاؤں، اسے پکڑنا آسان نہیں ہے لیکن وہ غلطی ضرور کرے گا اور آخر کار ہم اسے دھریں گے۔ یہ ہمیشہ ذہن میں رکھنا کہ وہ بہت خطرناک آدمی ہے۔“

فیرو ہنسنے لگا ”یہ بھی تو ممکن ہے کہ آخر میں وہ کوئی عورت نکلتے۔“

فون کی گھنٹی بجی۔ ڈسپے کے اشارے پر رائس نے ریسیور اٹھایا۔ مختصر سی گفتگو کے بعد اس نے ریسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر برف کی سی سختی تھی ”چیف، بیٹی اشار کے ہاں سے جو اضافی مردانہ نشان ملے تھے وہ کھڑکیاں دھونے والے کے ہیں۔“

ڈسپے سر جھٹک کر رہ گیا۔ نو بج کر ۳۵ منٹ پر میری آندھی طوفان کی طرح کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا۔ ”چیف۔ جج والر کو کچھ ہو گیا ہے۔ وہ مرچکا ہے، اوکوئی اپارٹمنٹس میں تمہاری طلبی ہے۔“

ڈسپے نے ایک لمحے کو آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی پھر احکامات جاری کئے ”میں جا رہا ہوں۔ ٹام، تم بیٹی اشار کے کیس پر کام کرتے رہو۔ میری، تم ڈوک بروڈی سے کہو کہ وہ بھی میرے ساتھ چلے گا۔ آؤ پال۔“

ڈسپے اور پال وہاں پہنچے تو دو پولیس کروزرز وہاں پہلے سے موجود تھیں۔ نو بج کر چالیس منٹ ہوئے تھے۔

خادمہ نو بج کر بیس منٹ پر وہاں پہنچی تھی اور اس نے دونوں میاں بیوی کو ہاتھ روم میں پڑے دیکھا تھا۔ جج کی بیوی کو اسپتال پہنچایا گیا تھا۔ اس وقت وہ شاک کی حالت میں اور مسکن دواؤں کے زیر اثر تھی۔

وہاں موجود پولیس والوں نے ڈسپے کو تفصیل بتائی ”دونوں فرش پر پڑے ملے تھے۔ جج مرچکا تھا اور مسز ہسٹریا کا دورہ پڑا تھا۔ اس نے بتایا کہ جج ہاتھ روم میں اچانک ڈھیر ہو گیا تھا۔ ہارٹ اٹیک کا کیس لگتا ہے۔ ایک دن پہلے پروموشن اور اگلے روز موت! بے چارہ۔“

ڈسپے اور رائس کو دو منٹ میں پتا چل گیا کہ وہ ہارٹ اٹیک کا کیس نہیں تھا۔ بلکہ یہ ایک ہی قاتل کا مسلسل تیسرا کارنامہ تھا۔ ہاتھ روم میں سنک کے نیچے پڑی کوڑے کی ٹوکری میں ملنے والا حکم کا غلام یہ ثابت کرنے کے لئے بہت کافی تھا۔

ڈسپے اور رائس نے بہت احتیاط سے معائنہ کیا۔ پولیس والوں نے یقین دلایا کہ کسی چیز کو چھوا نہیں گیا ہے۔ جج منہ کے بل فرش پر پڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ٹوتھ برش تھا۔ سب سے پہلے رائس نے برش پر گلابی رنگ کا وہ دھبہ دیکھا۔

دونوں نے لاش کا معائنہ کیا۔ جج کی پتلیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ چہرے پر نیلا ہٹ

تھی اور حلق سو جا ہوا تھا ”یہ تو زہر کی علامات ہیں۔“ پال رائس نے کہا۔

”یہ فیصلہ تو پوسٹ مارٹم رپورٹ کرے گی۔ ہو سکتا ہے کہ زہر رات کو دیا گیا ہو لیکن نہیں۔“ ڈسپے کہتے کہتے رکا ”نہیں قاتل نے حکم کا غلام یہاں ڈالا ہے۔ سنک کے نیچے۔“

”لیکن چیف قاتل کو اتنا یقین۔۔۔“

”پال ٹوتھ برش کر ہرگز نہ چھوٹا۔“ ڈسپے نے تنبیہ کی ”ہو سکتا ہے کہ خراشوں کے ذریعے زہر جج کے مسوڑھوں میں داخل ہوا ہو۔ برش پر دھبہ دیکھ رہے ہو۔ مجھے یقین ہے کہ کیوریر زہر استعمال کیا گیا ہے۔“

”کیا یہ بہت سریع الاثر ہوتا ہے؟“

”ہاں اس کی معمولی سی مقدار بھی خون میں شامل ہو جائے تو یہ تیزی سے نیورو مسکولر سسٹم پر حملہ کرتا ہے اور فوراً چھٹی۔“

ڈوک بروڈی کو لاش کے پاس چھوڑ کر انہوں نے پورے اپارٹمنٹ کو چیک کیا۔ انہیں کوئی قاتل ذکر چیز نظر نہیں آئی۔ پھر رائس کو اتفاقاً اندازہ ہوا کہ بیڈ روم کا ٹی وی کام نہیں کر رہا ہے۔ ”یہ تو عجیب بات ہے۔“ اس نے کہا ”ٹی وی خراب تھا تو انہوں نے اسے ٹھیک کیوں نہیں کرایا۔“

لاش کی مختلف زاویوں سے تصویریں لی گئیں۔ ٹوتھ برش، ٹوتھ بیسٹ اور تاش کے پتے کو تجزیے کے لئے لیب بھجوا دیا گیا۔ دربان سے پوچھ گچھ کی گئی۔ اس کے خیال میں گزشتہ روز کوئی غیر معمولی بات نہیں ہوئی تھی۔ چھ بجے وہ ڈیوٹی آف کر کے چلا گیا تھا۔ اس کی جگہ ٹائٹ ڈورمین نے لے لی تھی۔ پال رائس نے اس سے ٹائٹ ڈورمین کا فون نمبر لے لیا۔

جج والر کے قتل کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ ڈونیلی اور بیٹی اشار کے قتل اس کے سامنے دب گئے۔ جج قومی شخصیت تھا۔ ڈسپے اور رائس ہیڈ کوارٹر پہنچے وہاں پریس رپورٹرز کا جم غفیر موجود تھا۔

”کوئی سوال نہیں دوستو۔ ہمارا خیال ہے کہ جج کو قتل کیا گیا ہے۔ لیب ٹیسٹ کے بعد حتمی طور پر بتایا جاسکے گا۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ بھی اسی قاتل کا کام ہے۔“ ڈسپے نے

دانت پر دانت جما کر کہا اور بلڈنگ میں چلا گیا۔ اندر فون کی گھنٹیاں مسلسل بجے جا رہی تھیں۔

○-----☆-----○

گس بلی کی ٹیم نے ڈائنامیٹ کے ماہرین کی ۳۵ افراد کی فہرست میں سے ۲۲ کو کلینر کر دیا تھا۔ وہ بڑا تھا دینے والا کام تھا۔ ابھی تک وہ کوئی ایک شخص نہیں نکال پائے تھے لیکن بلی کو یقین تھا کہ اس محنت کا کوئی نہ کوئی نتیجہ ضرور نکلے گا۔ بلی محنت پر یقین رکھنے والا آدمی تھا۔ ڈیمپسے کے ساتھ رہ کر اس نے بہت کچھ سیکھا تھا۔

فہرست کے بچے ہوئے لوگوں پر غور کرتے ہوئے اسے ایک خیال سوچا۔ فہرست میں نکولس، بیکر، ڈیلن، اورٹن اور ہوائنل روٹری کلب سے تعلق رکھتے تھے۔ جبکہ جج والر اور ڈونیلی دونوں مقتول بھی روٹری کلب کے ممبر تھے۔ ہو سکتا ہے وہاں کوئی محرک موجود ہو۔ اس نے سوچا کہ سب کو ذاتی طور پر چیک کرے گا۔

برگز اور چیف بھی روٹری کلب کے ممبر تھے۔ برگز ایک معما تھا۔ وہ بہت سخت مزاج تھا لیکن عورتوں کے لئے بہت نرم تھا۔ اس کے متعلق طرح طرح کی افواہیں تھیں۔ کسی فیشن فوٹو گرافر کا تذکرہ بھی سننے میں آتا تھا۔ بہر حال قتل سے تو اس کا تعلق نہیں تھا۔ اگر اس بنیاد پر فیصلہ ہونے لگے تو فیروپورٹ کی آدمی آبادی جیل میں ہو۔ گندگی کا تالاب تو بہت بڑا ہے پھر برگز پولیس والا تھا اور بہت مستعد افسر تھا۔

بہر حال اسے تو چیک کرنا ہے!

○-----☆-----○

پال رائس نے ٹائٹ ڈورمین فریڈ اسٹین کے اپارٹمنٹ کی اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبایا۔ اس کا ہاتھ اپنے ریوالور کے دستے پر تھا۔ فریڈ نے دروازہ کھولا۔ اس کی بھاری پلکوں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ وہ سوتے سے اٹھ کر آیا ہے۔ ”قتل؟ جج والر کا؟“ اس نے حیرت سے کہا ”ارے وہی تو ایک اچھا آدمی تھا بلڈنگ میں۔ مجھے وہ بہت اچھا لگتا تھا۔“ اس کی فینڈ اڑ گئی تھی ”ہوا کیسے؟“

”یہی تو ہم تم سے معلوم کرنا چاہتے ہیں۔“ رائس نے سرد لہجے میں کہا۔ وہ اور

پکولو اپارٹمنٹ میں گھس گئے۔ پکولو نے تینوں کمروں کو چیک کیا۔ فریڈ اکیلا رہتا تھا۔ فلیٹ بہت گندا اور بدبودار تھا۔ کچن میں سنے ہوئے برتنوں کا ڈھیر تھا۔ کمرے میں میلے کپڑوں کا انبار لگا تھا۔ پکولو بیڈ روم سے نکلا تو فریڈ رائس سے کہہ رہا تھا ”مجھے کچھ نہیں معلوم جناب۔“

پکولو نے معاملات اپنے ہاتھ میں لے لئے۔ رائس سحرزدہ سا اسے دیکھتا رہا۔ دو منٹ کی حرمت کے بعد فریڈ اسٹین نے زبان کھول دی۔ اس نے انہیں ٹی وی کمینٹ کے بارے میں بتایا ”یقیناً اسی نے کوئی حرکت کی ہوگی۔“ وہ مسکراتے ہوئے اسی وقت کھٹک گیا تھا۔ جب وہ ہاتھ روم میں گیا تھا۔

”دوبارہ دیکھو تو اسے پہچان سکتے ہو؟“

”بالکل پہچان لوں گا۔ اس کے بڑے بڑے بال تھے اور جھاڑیوں جیسی مونچھیں۔ آنکھیں عجیب سی تھیں۔“

”کیا مطلب؟“

”ان میں کوئی غیر معمولی بات تھی۔ میں ان آنکھوں کو بھول نہیں سکتا۔ لگتا تھا وہ مجھے آہستہ آہستہ دیکھ رہا ہے۔“ ڈورمین کا جسم لرزنے لگا۔

”غیر معمولی بات کیا تھی ان میں؟“

”سلیٹ جیسی رنگت تھی ان کی جیسے پتھر ہوں۔ ہاں اس نے مجھے کارڈ بھی تو دیا تھا۔“ وہ اٹھنے لگا۔

”کڑے پنوں اور کارڈ لاؤ۔ تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہے۔ ہم اس شخص کا اسکیج بنائیں گے یہ پسلا سراغ ملا ہے ہمیں۔“

○-----☆-----○

نام فیرو ابھن میں تھا۔ اس نے بہت چھان بین کی تھی لیکن فیروپورٹ میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو سانپوں کی افزائش کرتا ہو۔ اس نے سیکورٹی سسٹم والوں سے بھی بات کی تھی۔ وہ حیران تھے کہ کوئی بیٹی اشارے کے گھر میں کیسے گھسا۔ انہیں یقین تھا کہ ان کا سسٹم ناقابل شکست ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈپلی کیٹ چابی بھی نہیں بنائی جاسکتی۔ کیونکہ میڈیکو کمپنی والے ان کے لئے بطور خاص بلیٹک چابیاں بناتے ہیں۔

اب ایک چالی چران پر ثابت کر کے دکھاؤں۔ فیرو نے جھنجلا کر سوچا۔ کیونکہ قاتل ان کے سسٹم کی موجودگی میں ہینی کے گھر میں گھسا اور واپس آیا۔ یقینی طور پر اس نے چالی ہی استعمال کی ہوگی۔ نیڈ نکولس کے لئے نو یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا۔ نیڈ نکولس! وہ نیو میکسیکو میں پلا بڑھا بھی ہے۔ جہاں کھڑکھڑیے سانپ بہت ہوتے ہیں۔

ہر قتل ایک بڑے معنی کا حصہ ثابت ہو رہا ہے۔ ابھی تک کوئی شکل واضح نہیں ہوئی تھی۔

ٹام فیرو صرف ڈسپے کی وجہ سے فیر پورٹ آیا تھا۔ ایک ماسٹر سراغ رساں کی حیثیت سے چیف کی زبردست ساکھ تھی۔ پورے ملک میں اس کی قابلیت کا چرچا تھا۔ اب فیرو نے خود دیکھ لیا تھا کہ ڈسپے کی شہرت بے سبب نہیں تھی۔

ڈسپے اس کی صلاحیتوں سے متاثر ہوا تھا لیکن کئی بار اشارہ تا وہ اسے کہہ چکا تھا کہ وہ اپنی پوری صلاحیتیں استعمال نہیں کرتا مگر اب صورت حال مختلف تھی۔ فیرو کو معنی حل کرنے کا شوق تھا اور یہاں ایک بہت الجھا ہوا پزل سامنے تھا۔ تین دن میں تین قتل۔ یہ بہت بڑا چیلنج تھا۔ اسے لوگوں کو دکھانا تھا کہ ٹام فیرو کس قدر باصلاحیت ہے۔ اگر اس نے دوسروں سے پہلے معاملہ حل کر لیا تو یہ اس کے مستقبل کی ضمانت ہوگا۔ اس کی اپنی ساکھ بھی بنے گی۔

ڈسپے کے علاوہ اس کی بیوی سمیلی بھی اسے کچھ کر کے دکھانے پر اکساتی رہتی تھی۔

فیرو یہ بھی سوچ رہا تھا کہ ممکن ہے یہ تینوں قتل کسی ایک قتل کے محرک کو چھپانے کے لئے کئے گئے ہوں۔ ممکن ہے، قاتل کا اصل شکار ان میں سے صرف ایک ہو۔ دو قتل اصل قتل کی طرف سے توجہ ہٹانے کے لئے کئے گئے ہوں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر قتل کے محرک کو الگ الگ توجہ اور احتیاط سے چیک کیا جائے۔

ہیٹی اسٹار بے حد امیر و کبیر عورت تھی۔ نیڈ نکولس گزشتہ چند برسوں میں اس کے بہت قریب ہو گیا تھا۔ اس کے وکیل کی حیثیت سے اسے ہیٹی کی وصیت کا بھی علم ہوگا۔ کون جانے، ہیٹی نے نکولس کے لئے بھی کچھ چھوڑا ہو، کون جانے ہیٹی کی وصیت میں قتل کا محرک موجود ہو۔

○-----☆-----○

ساڑھے گیارہ بجے ”اس“ کے دفتر میں پرائیویٹ فون کی گھنٹی بجی۔ ریسیور اٹھانے سے پہلے اس نے اٹھ کر دروازہ بند کیا۔ اس نے اپنی سیکرٹری سے سختی سے کہہ رکھا تھا کہ اس کا پرائیویٹ فون نہ وہ استعمال کرے گی نہ کوئی اور۔ دفتر میں سب سمجھتے تھے کہ وہ پرائیویٹ فون اس کی ہاٹ لائن ہے۔ وہ مسکرایا۔ ہاٹ لائن اس فون کے لئے کس قدر مناسب لفظ ہے۔ اس کا یہ فون نمبر ڈائریکٹری میں بھی نہیں تھا۔ یہ نمبر صرف تین لڑکیوں کے پاس تھا، جین، یاربرا اور گائیلا۔

اس بار فون گائیلا کا تھا ”ہنی میں واپس آگئی ہوں۔ میں نے تمہیں بہت مس کیا۔ اب بتاؤ ٹائیگر، کب مل رہے ہو؟“

”اس وقت تو بہت مصروف ہوں۔ آج کے بعد کا کوئی وقت کیسا رہے گا؟“ اس نے ریسیور کندھے سے دہاتے ہوئے پارلیو سگار سلگایا۔

”ڈارلنگ، جب تم چاہو۔ میں بھی بہت تھکی ہوئی ہوں، اچھا ہے چند گھنٹے آرام کر لوں گی۔“

”ٹھیک ہے جان۔ میں موقع ملتے ہی آجاؤں گا۔“ اس نے ریسیور رکھ دیا۔ وہ چند منٹ گائیلا کے متعلق سوچتا رہا۔ وہ اتر ہو سٹس تھی۔ حسین ایسی کہ اسے دیکھ کر سانسیں اٹھل پھل ہونے لگیں۔ گائیلا کو محبت کی جستجو تھی لیکن ”اس“ نے اسے قائل کر لیا تھا کہ وہ ”اس“ سے بے غرض تعلق رکھے۔ شادی کا خیال بھی دل میں نہ لائے۔

تین سال پہلے ان کی ملاقات ہوئی تھی۔ گائیلا فریٹکفرٹ کی آل ٹائٹ فلائٹ کر کے آئی تھی اور اپنی کار میں اتر پورٹ سے اپنے مضافاتی کانج جا رہی تھی۔ جہاں وہ دو اور لڑکیوں کے ساتھ رہتی تھی۔ اچانک ایک کھڑی ہوئی کار کے نیچے سے ایک کتا نکل کر سڑک پر لپکا۔ اس نے اسٹیرنگ تھمایا اور ”اس“ کی نئی جیگوار سے ٹکرا گئی۔ وہ اس وقت سڑک پار کر کے ریسنورنٹ میں کافی پینے کے لئے جا رہا تھا۔ وہ بہت غصے میں پلٹ کر آیا اور خواتین کی ڈرائیونگ کو برا بھلا کہنے لگا ”چلو کتا تو بچ گیا۔“

”مجھے افسوس ہے۔“ گائیلا نے کہا تھا ”لیکن اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔“ اس

کی آنکھوں میں آنسو آگئے ”کیا زیادہ نقصان ہوا ہے؟“

اس پر وہ ہنس دیا ”بس سامنے والے بمپر کا بلیاں حصہ خراب ہوا ہے۔ لاؤ تمہاری کار چیک کروں۔“

گایلا نیچے اتر آئی۔ اس نے گاڑی کو بغور دیکھا ”تمہارے پچھلے بمپر پر ہلکا ڈینٹ لگا ہے۔“

گایلا نروس سی ہنسی ہنس دی ”بتائیں میں کیا کر سکتی ہوں۔ مجھے تجربہ نہیں کہ ان معاملات میں کیا ہوتا ہے۔ یہ میرا پہلا حادثہ ہے۔“

”اپنا لائسنس مجھے دکھائیں تاکہ میں آپ کا پتا نوٹ کر سکوں اور اب ہم مل ہی گئے ہیں تو کیوں نہ ایک کپ کافی پی لی جائے۔“

گایلا نے یہ دعوت قبول کر لی۔ وہ پہلا موقع تھا کہ گایلا نے اسے ٹائیکر کہہ کر پکارا تھا۔ اب ان کے تعلقات کو تین سال ہو گئے تھے۔ زندگی میں پہلی بار گایلا کو تعلقات کے حوالے سے خوشی ملی تھی۔

وہ ہنس دیا۔ سہ پہر گایلا کے لئے وقت نکالنا ہی پڑے گا!

○-----☆-----○

ڈپسے اپنے دفتر میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر تھکر کی لکیریں تھیں۔ وہ اس وقت بہت خراب موڈ میں تھا۔ تین دن میں تین قتل۔ نقشہ کیا بنتا تھا؟ یومیہ ایک قتل، جیسے قتل نہ ہوا، دنا من کی گولی ہو گئی۔ اور محرک؟ کسی جگہ سے کوئی قیمتی چیز چوری نہیں ہوئی۔ تو قاتل کو حاصل کیا ہوا؟ کیا یہ انتقام کا مسئلہ ہے؟ اگر ایسا ہے تو کس بات کا انتقام اور کس کے خلاف؟ ان وارداتوں میں کوئی قدر مشترک ہے؟ کوئی نہ کوئی تو ہوگی۔ عام طور پر قتل کا محرک دولت ہوتی ہے یا محبت۔ یا پھر قاتل دیوانہ ہے۔ دیوانوں کو قتل کرنے کے لئے کسی محرک کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی تو وہ تفریح کے لئے بھی قتل کر بیٹھتے ہیں لیکن زیادہ تر جنونی وقتی جو شرے کے تحت قتل کرتے ہیں۔ وہ منصوبے نہیں بناتے۔ تو یہ قاتل کیا ہے۔ کون ہے؟ کیا دھم یورپ میں رہتا ہے؟ کیا وہ اسے جانتا ہے؟ نہ جانے کیوں، اسے یقین تھا کہ وہ قاتل کو جانتا ہے۔ اس بات کا اسے شدت سے یقین تھا۔

اس نے دراز کھول کر پنسل نکالی اور اپنے نوٹ پیڈ پر لکھنے لگا۔

۱۔ سلیکیٹ مین۔ ڈائنامیٹ۔ حکم کا بادشاہ

۲۔ اداکارہ۔ کھڑکھڑیا سانپ۔ حکم کی بیگم

۳۔ رنج۔ ممکنہ طور پر زہر۔ حکم کا غلام

تاش کے پتے ہی ایک ایسی چیز تھے جو ہر موقع پر جائے واردات سے ملے تھے۔ قاتل لوگوں کو بتانا چاہتا تھا کہ ایک ہی شخص تینوں وارداتوں کا ذمے دار ہے۔ کیوں؟ اور کیا ہر روز ایک اہم شخصیت کو قتل کیا جائے گا۔ یہ یقیناً نفسیاتی مریض کا کام ہے۔ لیکن اب تک کے قاتلوں سے مختلف..... بہت مختلف۔ یہ تمام قتل منصوبہ بندی کے تحت کئے گئے تھے۔ یہ وقتی اشتعال اور جنون کے تحت نہیں کئے گئے تھے اور قاتل بے حد چالاک اور ذہین تھا۔

ہر قتل اور اس کا طریق کار مختلف تھا۔ نفسیاتی جنونی ایسا نہیں کرتے۔ وہ ہمیشہ ایک ہی طریقے، ایک ہی انداز سے قتل کرتے ہیں۔ یہ قاتل خود پر کوئی بات ثابت کرنا چاہ رہا ہے یا اوروں پر۔ شاید سب لوگوں پر۔ کیا وہ مزید قتل کرے گا؟ کیا وہ حکم کے پورے تیرہ پتے اسی طرح استعمال کرے گا؟ یا تاش کی پوری گڈی؟ باون قتل! یوں تو وہ پورے ملک کو ہلا کر رکھ دے گا۔

موسم نے اس کی سوچوں میں مداخلت کی۔ آسمان سیاہ ہو گیا تھا۔ طوفان کی آمد آمد تھی۔ اس نے روشنی کا سوچ آن کیا اور پلکیں جھپکانے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے طوفانی بارش شروع ہو گئی۔ سڑک پر راہ گیر کسی سائبان کی تلاش میں بھاگنے لگے۔ ایک لڑکا بے فکری سے اپنی سائیکل چلاتا نظر آیا۔

پھر بارش جیسے اچانک شروع ہوئی تھی ویسے ہی اچانک رک بھی گئی۔ سورج نے سیاہ بادلوں سے سر اُبھارا اور پوری آب و تاب سے چمکنے لگا۔ وہ اٹھا اور کھڑکی کی طرف چلا گیا۔ اسے امید تھی کہ دھنک دیکھنے کو ملے گی۔ شاید رنگوں کے اس منشور کو دیکھ کر اسے کوئی سراغ سوجھ جائے۔

بچپن ہی سے یہ حال تھا کہ دھنک اس پر جادو کر دیتی تھی۔ وہ سات سال کا تھا تو دادا اس سے دھنک کی باتیں کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ دھنک کے سرے پر سونے کا بڑا

برتن ہوتا ہے۔ بس اسی کمان کے تعاقب میں چلتے رہیں تو مل جائے گا۔ وہ منظر اس کے ذہن میں آج بھی تازہ تھا۔ برف سے سفید بالوں والے بڑھے دادا، جنہیں گھٹیا کے دروازے نے ستار کھا تھا مگر وہ پھر بھی فطرت کے حسن سے محفوظ ہونے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ پانی کے قطروں پر چمکنے والا سورج جو زندہ رنگوں کی ناقابل یقین کمان کو جنم دیتا تھا، فطرت کا معجزہ ہی تو ہے۔

لیکن دھنک نہیں نکلی۔ فطرت نے اس کی رہنمائی نہیں کی۔ کاش اس کا مسئلہ بھی موسم گرما کے اس طوفان کے طرح غائب ہو جائے اور سورج پھر سے چمکنے لگے۔ پھر اپنی جگہ آبیٹھا اور پٹنل سنبھال لی۔ اسے اور گہری کھدائی کرنی ہوگی۔ مگر نہیں۔ اس کے پاس کسی سوال کا جواب نہیں۔ اس کے پاس کوئی تھیوری بھی تو نہیں۔

ایک محترم فیڈرل جج کو ایک سادہ مگر پُرکار منصوبے کے مطابق قتل کر دیا گیا تھا۔ ڈپٹی کے یقین تھا کہ زہر استعمال ہوا ہے اور شاید وہ بھی کیوریئر زہر۔ ڈوک بروڈی چیک کر رہا تھا۔ اچانک وہ بری طرح چونکا۔ ایک نکتہ اسے سوچا۔ بادشاہ، بیگم اور غلام۔ سوال یہ تھا کہ حکم کا ایکا کہاں ہے۔ ہاں حکم کا ایکا غائب تھا۔

○-----☆-----○

ایک بختے بختے کلپر بار میں بہت رش ہو گیا تھا۔ سگریٹ کا دھواں بھر جانے کی وجہ سے چھوٹا سا بار اور زیادہ چھوٹا لگنے لگا تھا۔ پروپرائیٹرز نے فیرو کو دیکھا تو کونے کے ایک بوتھ کی طرف اشارہ کر دیا۔ دھوئیں کی دھند کے پار فیرو کو بیلی کے ساتھ ایک بھاری بھر کم شخص بیٹھا نظر آیا۔ وہ بوتھ میں چلا گیا۔

”یہ ہے ٹام فیرو۔ ٹام اس سے ملو۔ یہ ہے اوسیلو۔“ بیلی نے کہا۔ دونوں نے ہاتھ ملایا ”میرے لئے سوڈا لاؤ۔“ فیرو نے ویٹریس سے کہا۔ وہ ڈیوٹی کے دوران کبھی شراب نہیں پیتا تھا۔

”ایک نہیں دو لاتا۔“ بیلی نے کہا۔ فیرو مسکرا دیا۔ بیلی بیئر سے زیادہ کچھ پینے کا قائل نہیں تھا۔

”میرے لئے ڈرائی مارٹنی۔“ اوسیلو نے بھاری آواز میں کہا۔

ویٹریس آرڈر لے کر چلی گئی ”کو پول بزنس کیسا ہے؟“ فیرو نے پوچھا۔ ”پول نہیں، بلیرڈ“ اوسیلو نے تصحیح کی ”اچھا جا رہا ہے۔ زیادہ رش، زیادہ بزنس۔“ اگلے نصف گھنٹے میں زیادہ بات نہیں ہوئی۔ وہ سینڈوچ سے شغل کرتے رہے۔ وہ جانتے تھے کہ اوسیلو کا بلیرڈ پارلر فیر فیلڈ کاؤنٹی کی زیر زمین دنیا کا دروازہ تھا۔ اوسیلو کے مجرموں کی دنیا میں گہرے رابطے تھے۔ دو سال پہلے بیلی نے ایک حادثے میں زخمی ہونے والے اوسیلو کے بیٹے کی جان بچائی تھی۔ اوسیلو اس احسان کا بدلہ چکانے کے لئے بے تاب تھا۔

کافی کے دوران بیلی نے کام کی بات شروع کی ”تین قتل ہو چکے ہیں اوسیلو۔ تم نے کچھ سنا؟“

اوسیلو خاموش بیٹھا اپنے کیوبن سگار کے کش لیتا رہا۔ تیسرے قتل کے تذکرے پر اس نے کوئی حیرت نہیں ظاہر کی تھی۔ پھر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

فیرو اور بیلی نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔ فیرو نے پوچھا ”کچھ بھی نہیں؟“

”ہاں کچھ بھی نہیں سنا۔ حالانکہ..... یقین کرو، میں نے خود بھی پوچھ کچھ کی ہے۔“ اوسیلو نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر سرگوشی میں بولا ”قتل کے متعلق تو کچھ نہیں سنا لیکن تسمارے شہر کے متعلق اور کچھ سنا ہے۔“

”تاجائز دولت اور منشیات۔ آزاد لیکن بڑا کاروبار ہو رہا ہے۔ بس اتنا ہی سنا ہے میں نے۔“

اوسیلو کے جانے کے بعد بیلی نے مایوسی سے کہا ”تین قتل ہو گئے اور یہ شخص معمول میں باتیں کر رہا ہے۔“

”سوچو تو تاجائز دولت اور منشیات! ان مسائل سے تو ہمیں کبھی واسطہ ہی نہیں پڑا۔ ہمیں کوئی اور ذریعہ تلاش کرنا ہو گا۔“

فیرو نے پاریلو سگار سلگایا۔

○-----☆-----○

لنچ کے فوراً بعد رائس ڈسپے سے ملا اور اسے ٹائٹ ڈور مین فریڈ اسٹین سے حاصل ہونے والی معلومات کے متعلق بتایا ”وہ احمق خود قاتل کونج کے اپارٹمنٹ میں سے کر گیا اور اسے موقع فراہم کیا۔ وہ ایکمے کے ٹی وی مکینک کے روپ میں آیا تھا۔ میں نے چیک کیا ہے۔ ایکمے کمپنی میں اس حلقے کا کوئی آدمی نہیں۔ قاتل نے ڈور مین کو کارڈ بھی دیا تھا۔ کارڈ پر ایلون رائس کا نام ہے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ اس تین ماہ پہلے ملازم سے چھوڑ کر شکاگو جا چکا ہے۔ میں نے چیک کیا۔ ایلون رائس ڈور میں کے بتائے ہوئے حلقے سے بالکل مختلف ہے۔“

”بزنس کارڈ کا حصول تو کوئی مسئلہ نہیں۔“ سب کچھ سننے کے بعد ڈسپے نے تبصرہ کیا ”لہذا اسے بھول جاؤ۔ حلیہ البتہ اہم ہے یہ پہلا کلیو ملا ہے ہمیں۔“

”بڑے سیاہ بال، گھنی جھاڑیوں کی مونچھیں۔ سلیٹ گرے آنکھیں۔ مجھے تو لگتا ہے کہ وہ بھیس بدلے ہوئے تھا۔ بہر حال میں نے آرٹسٹ کو اسکیچ بنانے پر مامور کر دیا ہے۔“

”تمہاری بات ٹھیک ہے رائس لیکن حلیہ بدل کر آدمی مطمئن ہو جاتا ہے وہ اپنی باقی شخصیت تو نہیں بدلتا۔“ ڈسپے اٹھ کر کھڑا ہو گیا ”کچھ نہ معلوم ہونے پر بھی ہمیں خاصا کچھ معلوم ہو گیا ہے۔ ہمارا مطلوبہ آدمی سفید فام مرد ہے۔ اس کا قد چھ فٹ اور وزن ۲۰۰ پاؤنڈ کے قریب ہے۔ عمر کے بارے میں ڈور مین کی بات پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ ہال اور مونچھیں نقلی ہیں تو عمر چالیس سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ بہر حال ہم زیر و پوائنٹ سے تو آگے بڑھ گئے۔“

رائس نے سر کو تلبیسی جنبش دی ”آنکھوں کو مت بھولیں۔ فریڈ اسٹین ان پر بار بار زور دیتا رہا ہے۔ آنکھوں نے اس پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ وہ کہہ رہا تھا کہ ان آنکھوں کا رنگ.....“ وہ کہتے کہتے رک گیا ”لوح مزار جیسا ہے۔“

”وہ بھی نقلی ہی معلوم ہوتی ہیں۔“

دروازے پر دستک ہوئی اور بلی اور فیرو کمرے میں داخل ہوئے۔ ان کے درمیان کچھ دیر بات ہوئی۔ پھر ڈسپے نے جج والر کا کیس باضابطہ طور پر رائس کے سپرد کر دیا۔ اسے تین افراد کی ٹیم منتخب کرنے کا اختیار بھی دے دیا گیا۔ رائس رخصت ہو گیا۔

اس کے ذہن میں کچھ آئیڈیے تھیں۔ وہ ان پر غور کرنا چاہتا تھا۔

بلی نے بتایا کہ ڈونیلی کے شناساؤں سے پوچھ گچھ کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ ڈسپے نے کہا کہ پوچھ گچھ کا دائرہ بلی اور جیم والر کے شناساؤں تک پھیلا دیا جائے۔

”ہمیں کوئی پیٹرن تلاش کرنا ہے۔“ ڈسپے نے کہا۔

”مثلاً؟“

”تینوں فہرستوں میں کوئی مشترک نام۔ کوئی ایسا سفید فام مرد جس کا قد چھ فٹ اور وزن ۲۰۰ پاؤنڈ کے لگ بھگ ہو۔“

”چیف یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کسی ایک شخص کا کام نہ ہو۔ پوری تنظیم ہو۔“ بلی نے کہا ”تینوں مقتول ممتاز شہری تھے۔ ہو سکتا ہے یہ کوئی انتہا پسند گروپ ہو جو دولت مند لوگوں کو قتل کر رہا ہو۔“ اس نے پُر امید نظروں سے ڈسپے کو دیکھا۔

”ڈونیلی دولت مند نہیں تھا۔ بلکہ وہ تو قرضے میں گردن تک دھنسا ہوا تھا۔“ فیرو نے اعتراض کیا ”پھر بھی اس گروپ والے آئیڈیے کو مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ ممکن ہے یہ سیاسی سسٹم کو تباہ کرنے کی سازش ہو۔ ڈونیلی اور جج دائر دونوں سیاست میں سرگرم تھے اور اپنی دولت کے بل پر فیصلہ کرتی تھی کہ کون مناسب امیدوار ہے۔“

”ہاں یہ ممکن ہے۔“ ڈسپے نے کہا ”اس وقت تو کچھ بھی ممکن ہو سکتا ہے۔ لیکن سیاسی سسٹم کو تباہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تو اس کے لئے فیرو پورٹ جیسے چھوٹے قصبے کو کیوں منتخب کیا گیا؟ واشنگٹن ہدف کیوں نہیں بنا؟“

”وہاں اتنی آسانی سے دال نہیں نکلتی۔“ بلی نے کہا۔

”بہر حال ہم اس خیال کو رد نہیں کر سکتے۔“ فیرو نے کہا۔ ”اور یہ حکم کے پتے کچھ اہمیت رکھتے ہیں۔“

”مگر مجھے یقین ہے کہ یہ ایک فرد کا کام ہے۔“ ڈسپے نے کہا ”کوئی کج ذہن شخص جو کچھ ثابت کرنے کے لئے نکالا ہے۔“

”یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ مسلسل قتل کر سکتا ہے؟“

”ہاں یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ مسلسل قتل کر سکتا ہے۔ قانون کی گرفت میں آئے بغیر۔ وہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ وہ عظیم قاتل ہے۔“

وہ دونوں چلے گئے تو ڈیمپسے اٹھ کر کھڑکی کے پاس آگیا۔ سورج چمک رہا تھا۔ دور افق پر دھنک کا شائبہ سا نظر آرہا تھا۔

○-----☆-----○

”وہ“ تین بجے سے پہلے گایلا سے ملنے کے لئے نہیں نکل سکا۔ سوا تین بجے اس نے اپنی سیکریٹری کو بتایا کہ وہ ایک اہم میٹنگ کے لئے جا رہا ہے۔ چار ساڑھے چار بجے تک واپسی ہوگی۔ اس سے پہلے ہاربرا کا فون آیا تھا۔ وہ بیٹی کے ساتھ شہر سے باہر گئی ہوئی تھی۔ وہ کہہ رہی تھی کہ جمعے یا ہفتے کو واپس آئے گی۔

گایلا کے گھر جاتے ہوئے اس نے کار ریڈیو آن کر دیا۔ خبریں سنائی جا رہی تھیں ”آج فیرپورٹ میں ایک اور خوف ناک قتل ہوا۔ ہوریشیو والر جنہیں حال ہی میں سیکنڈ سرکٹ کورٹ آف ایپل کا فیڈرل جج مقرر کیا گیا تھا آج صبح قتل کر دیے گئے۔ ان کی لاش ان کے لکڑی پارٹمنٹ کے ہاتھ روم میں ملی۔ پولیس کو شک ہے کہ انہیں زہر دیا گیا ہے۔“ تفصیلی رپورٹ آج سہ پہر تک متوقع ہے۔ یہ فیرپورٹ میں تیسرا قتل ہے۔“

اس نے ریڈیو آف کیا اور سگار سلگایا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ خبریں ہر ریڈیو، ہر ٹی وی سے نشر ہوتی رہیں گی۔ اخبارات اور میگزین میں اسٹوریز شائع ہوں گی۔ پورے ملک کو پوری دنیا کو اس کے بارے میں معلوم ہو جائے گا۔ میڈیا پورے ملک میں خوف پھیلا رہا ہے۔ وہ اس کا کام کر رہے تھے۔

اس نے دھوئیں کا چھٹا بنانے کی کوشش کی۔ منصوبہ مکمل اور بے داغ تھا۔ اگلے چند روز میں ٹیلی ویژن کا عملہ فیرپورٹ کا رخ کرے گا۔ ٹی وی اسپیشل کے ذریعے قتل کی خبریں پورا امریکا دیکھے گا۔ یہ سب منصوبے کا حصہ تھا۔ وہ پبلک کو ایک غیر متوقع تھرم فراہم کر رہا تھا۔ قتل کا یہ سلسلہ وہ کبھی نہیں بھولیں گے۔ وہ مسکرا دیا۔

اچانک قتل کے خیال کی جگہ گایلا کے تصور نے لے لی۔ اس نے اس کے کانچ کی سڑک پر گاڑی موزی۔ اب گایلا کانچ میں اکیلی رہتی تھی۔ ان کے تعلقات شروع ہونے کے تھوڑا عرصہ بعد ہی اس کی روم میٹ نیویارک منتقل ہو گئی تھیں۔ اس نے کار کھڑی کی۔ اتر کر سگار نیچے گرا کر جوتے سے مسلا اور بیلوں سے ڈھکے ہوئے کانچ کی طرف بڑھ گیا۔

گایلا اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور آکر اس سے لپٹ گئی ”میں تمہارے لئے کچھ لائی ہوں۔“ اس نے اپنے بیگ سے کچھ نکالا۔

”میرے لئے؟ کیا لائی ہو؟“

”صرف تمہارے لئے نہیں مجھے ہمارے لئے کنا چاہئے۔“ وہ شرمیلے پن سے بولی۔

”بس سمجھ گیا۔“ وہ مسکرایا۔

”ٹائیگر، تم اتنے عقلمند اتنے اسماٹ ہو کہ میں تمہیں سربراہ نہیں دے سکتی۔“ گایلا اب بھی شرما رہی تھی ”یہ وائبرٹر بہت اچھا ہے۔“ وہ اسے آزمانے میں مصروف ہو گئے۔

○-----☆-----○

چار بج کر پانچ منٹ پر رائس ڈیمپسے کے آفس میں گھسا۔ اس کے ہاتھ میں ڈوک بروڈی کی لیب کی رپورٹ تھی۔ اس کی چہرے پر ستائشی تاثر تھا ”تمہارا اندازہ درست تھا۔ چیف برش میں گڑبڑ تھی۔ باریک باریک تار ڈالے گئے تھے۔ یہ ممکن نہیں تھا کہ برش کرتے ہوئے مسوڑھوں میں خراشیں نہ لگیں۔ برش پر زہر کی معمولی سی مقدار بھی ملی ہے اور نو تھ پیسٹ تو پورا ہی زہر آلود ہے۔ پیوولن زہر استعمال کیا گیا ہے۔“

”یہ تو مصنوعی طور پر بنایا ہوا کیوریہ ہے۔ ہے نا؟“

رائس کی نگاہوں کی ستائش اور گہری ہو گئی ”تمہیں اس کا بھی یقین تھا چیف؟“

”ہاں یہ اسپتالوں میں عام استعمال ہوتا ہے۔“

”میں نے اسپتالوں کی چیکنگ شروع کر دی ہے۔“ رائس کے لہجے میں فخر تھا۔

اسی وقت میری کمرے میں آئی۔ اس کا چہرہ سپید ہو رہا تھا۔ اس نے ڈیمپسے کو ایک خط دیا۔ ایسا ہی ایک لفافہ پہلے بھی آچکا تھا۔ وہی دھمکی والا خط۔ لفافے پر ٹائپ کیا ہوا تھا۔ ”سیریز کا دوسرا خط۔ خط دی بوائے اسکاوٹ چیف۔ فیرپورٹ پولیس۔“ خط پر گزشتہ روز کی مہر تھی اور اسے فیرپورٹ سے ہی پوسٹ کیا گیا تھا۔

لیٹر کھولنے سے پہلے ڈیمپسے نے بلی اور فیرو کو بھی بلوا لیا۔ وہ دونوں اور رائس اس کے پیچھے جمع ہو گئے۔ ڈیمپسے نے میری کو بھی روک لیا تھا۔

ڈسپے نے پتلے پلاسٹک کے دستانے پہنے اور خط نکالا پھر وہ با آواز بلند پڑھنے لگا۔

پان سرخ ہیں اور سیاہ ہیں حکام

تین تو تم کو مل گئے بادشاہ بیگم اور غلام

پھول سیاہ ہیں اور اینٹیں سرخ ہیں

حکم کا دبلا میں نے فریڈ کے لئے رکھا ہے

تم پوچھو گے 'یہ فریڈ کون ہے؟ کل دوپہر کا انتظار کرو

شیطان اسے لے جائے گا

تسمارے پاس مسات ہے اور ایک ٹھوس سراغ

مجھ سے پہلے فریڈ کو ڈھونڈ لو ورنہ.....

"پان، فنگر پرنٹس چیک کراؤ اس کے۔" ڈسپے نے کہا۔ وہ میری کی طرف مڑا

"یہ تم تک کیسے پہنچا؟"

"عام ڈاک کے ذریعے۔"

"خبیث کہیں کا۔ اس بار تو اس نے ہمیں شکار کا نام بھی دے دیا۔" ڈسپے غرایا

"میری، مجھے ایسے تمام لوگوں کی فہرست چاہئے جن کے نام فریڈ ہیں۔ فون ڈائریکٹری سے

مدد لو۔"

"لیکن چیف، ایسے فریڈ بھی ہوں گے جن کے نام کی جگہ ڈائریکٹری میں صرف

ایف ہوگا۔" فیرو کے لہجے میں چیلنج تھا۔

"ہاں، یہ ممکن ہے۔" ڈسپے سوچتا رہا پھر اس نے میری سے کہا۔ "ایسے لوگوں کی

لسٹ الگ سے بنانا پھر فون کمپنی سے چیک کرنا یا ان لوگوں کو براہ راست فون کر کے پوچھ

لینا۔ پھر ہم اس فہرست پر کام کریں گے۔"

"اور کچھ نمبر ڈائریکٹری میں بھی نہیں ہوتے۔" رائس نے کہا۔

"وہ میں فون کمپنی سے خود لے لوں گا۔"

"چیف، تمہارا خیال ہے کہ ہم مطلوبہ فریڈ تک پہنچ پائیں گے؟" بلی نے پوچھا۔

"دعا کرو۔ خوش قسمتی بھی ضروری ہے۔"

پال رائس کی نگرانی میں دونوں خطوں پر بڑے سائنٹفک انداز میں کام کیا جا رہا

تھا۔ سر توڑ کوشش کے باوجود انہیں کوئی اہم سراغ نہیں مل سکا۔ پہلے خط پر انہیں ڈسپے

کی انگلیوں کے نشان ملے۔ دوسرے خط پر کوئی نشان نہیں تھا۔

○-----☆-----○

میری خوش تھی۔ چیف نے اسے بہت اہم کام سونپا تھا۔ اب اسے مردوں پر

تابت کرنا تھا کہ وہ کسی بھی طرح ان سے کم نہیں۔ اس نے ڈسپے کی منظوری سے اپنی

ٹیم بنالی تھی۔ ان میں دو سیکریٹریاں تھیں اور دو ٹریفک ڈیپارٹمنٹ کی لڑکیاں۔ انہوں نے

ڈائریکٹری کو آپس میں تقسیم کر لیا اور تندہی سے کام میں مصروف ہو گئیں۔

میری یہ بھی سوچ رہی تھی کہ جج کا قتل رائس کو سونپ دیا گیا ہے۔ اب کوئی اور

قتل ہوا تو شاید چیف وہ کیس اسے سونپ دے۔ فیلڈ پروموشن اس کا خواب تھا لیکن پھر

وہ لرز کر رہ گئی۔ ایک اور قتل! یہ کیا سوچ رہی ہوں میں؟

○-----☆-----○

فیرپورٹ سیونگنز بینک کا صدر سام ٹلڈن، اپنے تین نائب صدور پر برس رہا تھا۔

اس کی آنکھیں شعلے اگل رہی تھیں "دو لاکھ ڈالر کی کمی! کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"یہ حقیقت ہے سر۔" فرسٹ وائس پریذیڈنٹ منمنایا۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔" ٹلڈن نے چیخ کر کہا۔

"لیکن سر، جعلی نوٹ ہر اعتبار سے پرفیکٹ تھے۔"

"دو لاکھ کے جعلی نوٹ؟ کیا اس بینک میں احمق کام کر رہے ہیں؟" ٹلڈن کی

آواز بلند ہو گئی۔

"میرا مطلب کرنسی سے نہیں ہے سر۔ ایک تو ایک لاکھ ڈالر کا ود ڈراول نوٹ

تھا۔ دوسرا ایک لاکھ ڈالر کا چیک تھا۔ وہ کسی طرح بھی جعلی نہیں لگتے تھے۔" تیسرے

نائب صدر میں اپنے دونوں ساتھیوں کے برعکس ٹلڈن کا سامنا کرنے کا حوصلہ نہیں تھا۔

"پولیس کو فون کرو۔"

"سر میں نہیں سمجھتا کہ پولیس اس سلسلے میں کچھ کر سکے گی۔ ہاں بات جسٹس

ڈیپارٹمنٹ بلکہ ٹریڈری تک پہنچ جائے گی۔ یہ کام جس کا بھی ہے....." وہ ہچکچایا۔

اسے شاید مناسب لفظوں کی تلاش تھی۔

”کیا مطلب ہے تمہارا؟ وضاحت کرو۔“ ٹلڈن نے کہا۔

وضاحت کے لئے ایک ایگزامپل آگے آیا ”آپ نے گزشتہ ماہ بینک میں زیرو کس ۶۵۰۰ رقمیں کا پیپر نصب کرایا ہے۔ اس کے سامنے جعل سازی بچوں کا کھیل ہو جاتی ہے۔ گزشتہ تین ماہ میں یہ پانچواں بینک فراڈ دیکھا ہے میں نے۔ یہ مشین ایسی کاپی کرتی ہے کہ اصل اور نقل میں تمیز ناممکن ہو جاتی ہے۔“

”تمہارا مطلب ہے کہ یہ اندر کے کسی آدمی کا کام ہے؟“ ٹلڈن نے استعجاب سے لہجے میں پوچھا۔

”جی ہاں۔ اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ پولیس کو درمیان میں نہ لایا جائے۔ البتہ مشین لاک رہنی چاہئے اور ایک چابی آپ کے پاس رہے۔“

”صرف اس سے میری تسلی نہیں ہوگی۔ مجھے تفتیش کرانی ہے۔ ذمے دار فرد کو پکڑنا ہے۔“ ٹلڈن ایگزامپل طرف مڑا ”اس کے لئے کون سی فرم مناسب رہے گی؟“

”سر میں نہیں سمجھتا کہ.....“

”اپنے خیال کو جنم میں ڈالو۔ میں حقیقت جاننا چاہتا ہوں۔“

”بونڈ اینڈ بونڈ پرانی فرم ہے۔ اس کی ساکھ بھی ہے لیکن منگی بہت ہے۔“

”اس کی فکر مت کرو۔ میں سڑے ہوئے پھل کو نکال کر پھینکنے کا قائل ہوں۔ بس مجھے معلوم ہونا چاہئے۔“

تمام لوگوں کے جانے کے بعد ٹلڈن نے انشورنس کمپنی کو مطلع کیا۔ کاپیئر مشین کے لئے حفاظتی بندوبست کیا، جسٹس ڈیپارٹمنٹ اور ٹریڈری کو دو لاکھ ڈالر کی کمی کے متعلق اطلاع دی اور بونڈ اینڈ بونڈ کو تفتیش پر مامور کیا۔ تب کہیں اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نظر آئی ”ٹھیک کہا جاتا ہے کہ آدمی جھوٹ بولتا ہے تو درحقیقت سچ کو چھپاتا ہے۔“ اس نے خود کلامی کی ”رقم محفوظ ہے اس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اور وہ ٹیکس فری ہے“ اچھا ہوا کہ زیرو کس ۶۵۰۰ کی صلاحیتوں کے بارے میں مجھے پہلے ہی پتا چل گیا۔ میرے ملازمین کو پتا چلتا تو وہ بینک کو لوٹ ہی لیتے۔“

جوڈی راجرز کی تعطیلات کا چوتھا دن تھا۔ وہ ہوائی کے ساحل پر سن ہاتھ لے رہی تھی۔ اب وہ خود کو پہلے جیسا محسوس کر رہی تھی۔ اس کے جسم کی گرہیں جیسے کھل گئی تھیں۔ جزیرہ بہت خوبصورت تھا۔ اسے اپارٹمنٹ بھی بہت اچھا مل گیا تھا۔ سکون حاصل کرنے کے لئے وہ بہت مناسب مقام تھا۔

جوڈی دو محبتوں کے درمیان پس رہی تھی۔ ایک طرف اس کا کیریئر تھا اور دوسری طرف رک ٹیلر۔ رک نے شادی کی درخواست کرتے ہوئے دو ٹوک لفظوں میں یہ بات کہی تھی۔ میں یا تمہارا کیریئر۔ انتخاب تمہیں کرنا ہے۔

جوڈی کے لئے یہ بہت اچانک تھا۔ اس نے شادی کی پیشکش مسترد کر دی تھی۔ شاید اس نے جد بازی سے کام لیا تھا لیکن ساؤتھ کیرولینا کے گرین دل میں ایک کسان کی بیوی کی حیثیت سے زندگی گزارنا اسے اچھا نہیں لگتا تھا۔ مگر مسئلہ یہ تھا کہ رک سے وہ محبت بہت کرتی تھی۔ دونوں کو ہی اس انکار سے تکلیف پہنچی تھی۔ پھر بات سے بات چلی اور دونوں کی زبان سے تکلیف دہ جملے ادا ہوئے۔ اور اب وہ رک کو مس کر رہی تھی۔ چھ ہفتے بڑی اذیت میں گزرے۔ جوڈی نے محسوس کیا کہ اسے چھٹی لے کر تفریح کے لئے جانا چاہئے۔ وہاں وہ سکون سے سوچ سکے گی اور فیصلہ کر سکے گی۔

وہ اپنی پوری توانائی مستقبل بنانے کے لئے اپنے کیریئر کو سوچنا چاہتی تھی۔ ایک تو بوسٹن اسے اچھا لگتا تھا۔ پھر بونڈ اینڈ بونڈ میں تفتیشی کام بھی اسے پسند تھا۔ اس کے پاس اس کام کے لئے فن بھی تھا۔ جزییات کا تجزیہ کر کے اہم اور غیر اہم کو جدا کرنے کا فن اسے خوب آتا تھا۔ شاید قسمت بھی اس کا ساتھ دیتی تھی۔

گزشتہ دو برس میں اس نے انشورنس کے تین مشکل کیس حل کئے تھے۔ اس کی طاقت اس میں تھی کہ وہ شکست تسلیم کرنے کی قائل نہیں تھی۔ وہ مہنتی بھی بہت تھی۔

چوتھے روز اس نے فیصلہ کر لیا۔ رک کے مقابلے میں اپنا کیریئر اسے زیادہ عزیز تھا۔

○-----☆-----○

پونے پانچ بجے رائس نے ڈیمپسے کو خوش خبری سنائی کہ نوٹھ پیسٹ کی ٹیوب پر بیج

○-----☆-----○

والر کے علاوہ کسی کے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور انگلیوں کے نشانات ملے ہیں۔ اس وقت وہ دونوں پرنس کا معائنہ کر رہے تھے۔ رائس بہت خوش نظر آ رہا تھا۔ ”میں نے ان کی کاپی واشٹن بھیج دی ہے۔ اب وہ پکڑا جائے گا۔ ایف بی آئی کے شناختی ڈویژن کے انچارج کا کہنا ہے کہ اس کام میں چند ہفتے بھی لگ سکتے ہیں۔

”چند ہفتے؟“ ڈیمپسے کو غصہ آگیا ”جبکہ پورا ریکارڈ ان کے پاس کمپوٹرائزڈ ہے۔“ ”یہی میں نے کہا تھا لیکن سلویسٹر کہتا ہے کہ کسی خاص آدمی پر شک نہ ہونے کی صورت میں کام بہت طویل ہو جاتا ہے اور کمپیوٹر سے مدد بھی نہیں ملتی۔“ رائس نے وضاحت کی ”پھر بھی میں نے اہمیت اس پر واضح کر دی ہے“ فیڈرل جج کا قتل کوئی معمولی بات نہیں۔“

”اب یہ علاقہ ایف بی آئی والوں سے بھر جائے گا۔ ابھی میری سام گریڈی سے فون پر بات ہوئی ہے۔ مجھے اس کے ساتھ ڈنر کرنا ہے اور سب کچھ بتانا ہے۔“ ”یہ گریڈی کون ہے؟“

”میرا پرانا دوست ہے۔ تم یقیناً اسے پسند کرو گے۔ ان دنوں وہ ہارٹ فورڈ میں ایف بی آئی کے ریجنل آفس کا انچارج ہے۔“ ڈیمپسے نے کہا۔

○-----☆-----○

پانچ بج کر بیس منٹ تک میری کی ٹیم فہرست مکمل کر چکی تھی۔ ڈیمپسے کو حیرت ہوئی۔ فیرپورٹ میں فریڈ نام کے صرف ۸۳ ہزار افراد تھے۔ فہرست پر کام شروع کیا گیا۔ صرف پانچ فریڈ ایسے تھے جنہیں اہمیت دی جا سکتی تھی۔ وہی ممکنہ شکار ہو سکتے تھے۔ ذورین فرید اسٹین کوئی اہم شخصیت نہیں تھا، لیکن وہ قاتل سے مل چکا اور اس سے بات کر چکا تھا۔ وہ بھی قاتل کا ہدف ہو سکتا تھا۔ اسے حفاظت کے خیال سے لاک اپ میں بند کر کے پہرہ لگا دیا گیا۔

اب اس پر بحث شروع ہوئی کہ قاتل کے خطوط کے بارے میں میڈیا کو بتایا جائے یا نہیں۔ ڈیمپسے اس کے خلاف تھا۔ اس کا خیال تھا کہ یوں خوف و ہراس پھیلے گا۔ فیرو بھی اس سے متفق تھا۔ بلی اور رائس بھی معمولی سی ہچکچاہٹ کے بعد متفق ہو گئے۔ مگر وہ اس پر بھی متفق تھے کہ کسی نہ کسی طور فریڈ کو وارننگ دی جائے۔

میری نے ایک پریس ریلیز لکھ کر ڈیمپسے کی طرف بڑھایا ”دیکھیں چیف، کیا اس سے کام چل سکتا ہے؟“

ڈیمپسے نے اسے پڑھا۔ اس میں صرف ایک لفظ تبدیل کیا اور میری کو ستائشی نظروں سے دیکھا ”بہت خوب“ اس نے کہا۔ پھر دو سروں کو پڑھ کر سنایا۔

”اپنی تفتیش کے دوران ہمیں معلوم ہوا ہے کہ قاتل کے ممکنہ اگلے شکار کا نام فریڈ ہے۔ اس نام کے ہر شخص سے محتاط رہنے کی اپیل کی جاتی ہے۔“ از طرف ڈیمپسے۔ چیف آف فیرپورٹ پولیس۔

”میری“ اسے فوراً ریلیز کرا دو۔ مقامی ریڈیو سے بھی یہ اعلان بار بار نشر ہونا چاہئے۔“ ڈیمپسے نے کہا۔ وہ اٹھ کر ٹھٹھنے لگا۔ میری کمرے سے چلی گئی اور دو منٹ بعد واپس بھی آگئی ”اب ہمارے پاس دو طرح کے فریڈ ہیں۔“ ڈیمپسے کہہ رہا تھا۔ ”ایک تو وہ پانچ جن کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ ان کے ہدف ہونے کا امکان بہت زیادہ ہے۔ نام‘ تھیں ان چاروں کو کور کرنا ہے۔ پانچواں فریڈ حوالات میں محفوظ ہے۔ یہ کام ذاتی طور پر کرو۔ انہیں متغیہ کر دو۔ وہ اگر قصبے سے کہیں چلے جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ اور اگر وہ یہاں رکنے پر مصر ہوں تو انہیں تحفظ فراہم کرو۔“ وہ میری کی طرف مڑا ”۹ فریڈ کا دوسرا گروپ تمہاری ذمہ داری ہے۔ تم اور تمہاری ٹیم ان میں سے ہر ایک کو فون کر کے یہ پریس ریلیز سنائے۔ کوئی بھی بے خبر نہ رہے۔“

ان سب کے جانے کے بعد ڈیمپسے کاؤچ پر بیٹھ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ کاش قاتل کے محرک کا کسی طرح پتا چل جائے۔ کاش..... اس فریڈ کا بھی پتا چل جائے۔

○-----☆-----○

ڈیمپسے گھر پہنچا تو اسے باہر اسپانک برگز کی جیگوار کھڑی دیکھ کر حیرت ہوئی۔ برینڈا اور وہ پورچ میں بیٹھے کاک ٹیل پی رہے تھے۔ برینڈا اسے دیکھ کر خوش ہوئی۔ اسپانک البتہ گڑبڑا گیا۔ اس کے چہرے پر ہلکا سا رنگ دوڑ گیا۔

”ڈارلنگ، مجھے امید نہیں تھی کہ تم جلدی آسکو گے۔“ برینڈا نے کہا ”یہ یہاں کیا ہو رہا ہے آخر؟ اب بے چارہ جج مارا گیا۔ پے در پے تین قتل۔“

ڈیمپسے نے اسپانک سے ہاتھ ملانے کے بعد کہا ”اچھا ہوا، تم خود ہی آگئے۔ میں

برینڈا برتن دھونے اندر چلی گئی۔ ڈیمپسے نے گریڈی اور برگز کو اب تک کی تفصیل بتائی۔

”تم ان فنگر پرنس کو ڈائنامیٹ کے ماہرین کے نشانات سے چیک کیوں نہیں کرتے؟“ سام نے تجویز پیش کی۔ ”یہ کام تو چند گھنٹوں میں ہو سکتا ہے اور بات بھی بن سکتی ہے۔“

ڈیمپسے اور برگز نے اثبات میں سر ہلائے ”اچھے آئیڈیے ہمیشہ سادہ ہوتے ہیں۔“ برگز نے داد دی۔

”کل سب سے پہلا کام یہی کریں گے۔“ گریڈی نے پُر اعتماد لہجے میں کہا۔ ”اگر یہ دشمن سیاست کے اہم لوگوں کو قتل کر رہا ہے تو مجھے سینٹیئر مینسن اور گورنر کے لئے تشویش لاحق ہونے لگی ہے۔ وہ اتوار کو یہاں آرہے ہیں۔“

”خدا یا! میں تو بھول ہی گیا تھا۔“ برگز نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا ”اس خبیث قاتل کے تو عیش ہو جائیں گے۔“

”اور ہینی اور جج کے جنازے میں بھی اہم لوگ شریک ہوں گے۔“ ڈیمپسے کو بھی خیال آیا ”اسپانک ہمیں تمہاری مدد کی ضرورت ہوگی۔ ہم سب تو قتل کے تین کیسوں کی تفتیش میں مصروف ہیں۔ میں سیکورٹی کا بندوبست نہیں کر سکتا۔“

”تم لوگ اپنی توجہ کیسوں پر رکھو۔ یہ کام ہم کر لیں گے۔“ برگز نے کہا۔ ”میں چاہتا ہوں کہ باہر سے بڑے لوگ جج کی تدفین میں شرکت کے لئے نہ آئیں۔“ سام تم اس سلسلے میں کچھ کر سکتے ہو؟“ ڈیمپسے نے گریڈی سے کہا۔

”سیاست دانوں کو کوئی نہیں سمجھا سکتا۔ انہیں ووٹ کمانے کے لئے عام لوگوں میں گھسنے ملنے اور ان سے ہاتھ ملانے کا بہت شوق ہوتا ہے۔“ سام گریڈی نے کہا ”لیکن یہ کام میڈیا کر دے گا۔ ابھی یہاں آتے ہوئے میں ریڈیو سن رہا تھا۔ تمہارے قصبے کی ساکھ بری طرح بگڑ رہی ہے۔“

”ہر روز ایک قتل ہو گا تو ساکھ اچھی تو ہونے سے رہی۔ ہمیں اس شخص کو روکنا ہے۔“ ڈیمپسے نے ان دونوں کے جام پھر برانڈی سے بھر دیے۔

”ہینی کی تدفین تو واقعی بڑا مسئلہ ہوگی۔“ برگز بولا۔

نے ڈنر پر بلانے کے لئے تمہیں تمہارے آفس فون بھی کیا تھا۔ مگر بات نہ ہو سکی۔ ایف بی آئی کا ہارٹ فورڈ کا ڈائریکٹر سام گریڈی ڈنر پر آرہا ہے۔ اچھا ہے کہ تم بھی شامل ہو۔ کے قتل نے واشنگٹن کو بھی ہلا دیا ہے۔“

”یہ تو واقعی اچھا ہوا۔ میں ایس کو فون کر کے بتا دوں۔“ برگز فون کرنے کے لئے اندر چلا گیا۔ اسے خوشی تھی کہ جم کو اپنے گھر میں اس کی موجودگی بری نہیں لگی۔ ویسے صرف برینڈا ہی کے لئے یہاں آیا تھا۔ اور بلا ارادہ بھی نہیں بس اچانک جی چاہا کہ برینڈا کو دیکھے۔ برینڈا اس کے حواس پر سوار ہو گئی تھی۔

واپس آکر برگز نے کہا ”اب تم مجھے اپ نوڈیٹ کر دو۔ سنا ہے تمہیں انگلیوں کے نشانات مل گئے ہیں۔ ایسا ہی ہے تو وہ پکڑ لیا جائے گا۔“

”خلاف توقع یہ کلیو ملا ہے۔“ ڈیمپسے نے کہا ”اتنے چالاک آدمی سے یہ امید نہیں تھی۔ تم بیٹھو میں ذرا اپنی بیٹی سے ہیلو ہیلو کر لوں۔“

ڈیمپسے اوپر گیا۔ سنڈی اپنے کمرے میں ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ ”کیسی ہے میری بیٹی؟“ اس نے سنڈی کی پیشانی چومتے ہوئے کہا۔ سنڈی مسکرائی اور اس سے لپٹ گئی۔

○-----○

سام گریڈی ٹھیک ساڑھے سات بجے پہنچ گیا۔ ہارٹ فورڈ سے یہاں تک پہنچنے میں اسے ایک گھنٹا لگا تھا۔ اسے لنگڑاتا دیکھ کر ڈیمپسے کو حیرت ہوئی۔ سام چھڑی کے سارے چل رہا تھا۔ بعد میں سام نے اس کی وجہ بتائی۔ تین سال پہلے وہ گھوڑے سے گر گیا تھا۔ اس کی بائیں ٹانگ کچلی گئی تھی۔ تین آپریشن ہوئے۔ اب وہ لنگڑا کر چلتا تھا اور اس کی جسمانی سرگرمیاں محدود ہو گئی تھیں۔

پہلے انہوں نے ڈرنک لئے۔ پھر ڈنر کیا، ڈنر تک کوئی سرکاری گفتگو نہیں ہوئی۔ ہاں ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ جم اور سام جدائی کے برسوں کی خانہ پری کرتے رہے۔ دونوں نے کولمبیا یونیورسٹی سے کرمناوجی میں ڈگری لی تھی۔ تین سال تک دونوں نے ایف بی آئی میں بھی ساتھ کام کیا تھا پھر ان کے راستے الگ ہو گئے تھے۔

سام گریڈی ذہین بھی تھا اور جسمانی طور پر مضبوط بھی۔ برینڈا کو حیرت ہوئی۔ سام اسے جم جیسا لگا۔ وہی چوڑے کندھے، وہی خوب روئی اور وہی کھردرا چہرہ۔

”اس میں یقیناً ہالی ووڈ کے بڑے لوگ بھی شرکت کریں گے۔“ سام نے کہا۔
”میں بیٹی کے رشتے داروں کو قائل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ اس کی
آخری رسومات نیویارک میں ادا کرائیں۔ یہاں صرف فیملی کے لئے مختصر سی سروس
جائے۔“ ڈیمپے نے کہا۔

”لیکن وہ یہاں دفن ہونا چاہتی تھی۔ یہ اس کا گھر ہے۔“

وہ تینوں آدھی رات تک باتیں کرتے رہے۔ اس دوران برینڈا انہیں گڈ ٹائمر
کہہ کر چلی گئی۔ تینوں اس بات پر متفق تھے کہ مشترکہ کوششوں کے باوجود تفتیش
کا انچارج ایک ہی شخص کو ہونا چاہئے اور اس کے لئے ڈیمپے مناسب ترین آدمی ہے۔ یہ
فیصلہ بھی ہوا کہ بوقت ضرورت وہ ملتے رہیں گے۔

ڈیمپے خوش تھا۔ اب اسے اسٹیٹ پولیس اور ایف بی آئی دونوں کا تعاون حاصل
تھا۔ انہوں نے ایک دوسرے کو گڈ ٹائمر کہا۔ ڈیمپے ان دونوں کو اپنی اپنی کار کی طرف
جاتا دیکھتا رہا۔ سام گریڈی لنگڑا رہا تھا۔ جبکہ برگز اس ٹائیگر کی سی روانی، تیزی اور چوکے
پن سے چل رہا تھا جو شکار کے لئے نکلا ہو۔

○-----☆-----○

گھر واپس آکر ”اس“ نے بچا ہوا پیولن زہر فلش میں بہا دیا تھا۔ یہ زہر اس نے
وارڈ بوائے کے بھیس میں ایک اسپتال کے ڈسپنسر سے حاصل کیا تھا۔ یہ چھ ہفتے پہلے کی
بات تھی۔ اسے یقین تھا کہ کسی کو اس بات کا پتا بھی نہیں چلا ہے کہ وہ پیولن اسپتال کے
کسی مریض پر استعمال نہیں ہوا ہے۔

جج کے قتل کو بھرپور کوریج مل رہی تھی۔ تینوں ٹی وی نیٹ ورکس کی وہ لیڈ
اسٹوری تھی۔ پریشر بلڈ اپ ہو رہا تھا۔ لوگ ندوس دکھائی دے رہے تھے۔ وہ چلتے چلتے
پلٹ کر پیچھے دیکھتے۔ گھر کے دروازے اور کھڑکیاں بند رکھتے۔ خوف جیسے ہوا میں گھل مل
گیا تھا۔ اسے واضح طور پر محسوس کیا جاسکتا تھا۔

اس خوف کو ہر روز بڑھتے ہی جانا تھا۔ یہاں تک کہ فیرپورٹ میں زندگی گھٹ کر
رہ جاتی۔ لوگ گھر چھوڑ کر بھاگنے لگتے۔

بستر پر جانے سے پہلے اس نے سیاہ پنسل سے جج کو کراس کر دیا۔ حکم

غلام..... اس کی فرست میں نمبر چار۔ نوٹ بک کو خفیہ دراز میں رکھتے ہوئے وہ
مسکرایا۔ دراز بند کر کے اس نے گہری سانس لیتے ہوئے اپنے گھٹنے پر ہاتھ مارا۔ منصوبہ
مکمل اور بے داغ تھا۔

اگلے روز کے قتل کے متعلق سوچتے ہوئے ایک لمحے کو وہ بے یقینی کا شکار ہو گیا۔
وہ ہچکچایا۔ کیا اب اسے وقفہ کرنا چاہئے۔ اگلا قتل قوم کو دہلا کر رکھ دے گا۔ نہیں دنیا اسے
عظیم ترین کی حیثیت سے یاد رکھے گی۔ ایک ایسا شخص جسے کوئی شناخت نہیں کر سکے گا۔
نہ وہ جنسی جنونی ہے نہ نفسیاتی مریض، وہ پوری طرح ایک ہوش مند انسان ہے، لیکن وہ
انسانی تاریخ کا عظیم ترین قاتل ہے اور اسے مسلسل قتل کرتے رہنا ہے۔ بات صرف اتنی
ہے کہ اس کے پاس دنیا کا عظیم ترین مجرمانہ دماغ ہے۔ اسے یہی بات ثابت کرنی ہے۔

”فریڈ اپنی موت کے لئے تیار رہو۔ تمہیں زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا ہے۔“ وہ
بڑبڑایا۔

○-----☆-----○

مین اسٹریٹ پر فریڈ گن کی شاپ آدھی رات کے وقت ایک قلعے کی طرح لگ
رہی تھی۔ پولیس کی وارننگ کے بعد فریڈ گن نے زبردست حفاظتی انتظامات کئے تھے۔
اس کے ساتھ اس کا باپ تھا۔ جسے وہ پیار سے پوپ کہتا تھا۔ اس کے علاوہ دو ماہر ناشپچی
زیک سنایڈر اور لیوک ہالڈون بھی تھے۔ وہ قاتل کے استقبال کے لئے تیار تھا۔

گن شاپ کے اندر میز پر پہلو کے بل لٹا دی گئی تھیں۔ ان میزوں سے نہ
صرف کھڑکیوں اور درازوں کو بلاک کر دیا گیا تھا بلکہ وہ مورچوں کا کام بھی دے رہی
تھیں۔ ان سمجھوں کے پاس مسلسل فائر کرنے والی M-16 رائفلیں تھیں۔ اس کے علاوہ ہر
ایک کے پاس ایک نوڈل 38 بھی تھا۔

فریڈ نے محافظوں کے لئے چار گھنٹے کی شفٹ مقرر کی تھی۔ فریڈ اور پوپ جاگے
ہوئے اور چوکے تھے۔ فریڈ مسلسل تمباکو نوشی کر رہا تھا۔ زیک اور لیوک بستر تیار کر رہے
تھے۔

اچانک دروازے کی طرف سے واضح آواز سنائی دی۔ آواز چاروں نے سنی۔

دونوں رائفلیں دروازے کی طرف اٹھ گئیں۔ زیک اور لیوک نے کھڑکیوں کے پاس

پوزیشنیں سنبھال لیں۔ زیک نے پردہ ذرا سا سرکا کر باہر جھانکا ”کوئی شرابی ہے۔“ اس نے سرگوشی میں کہا۔

”بے وقوف نہ بنو ہو سکتا ہے اس نے بھیس بدلا ہوا ہو۔“ فریڈ کے لہجے میں پریشانی تھی ”ہو سکتا ہے اس کے پاس گن ہو۔ اور یاد رکھو‘ فائر کی روشنی میں داہنی جانب نشانہ لینا۔“

”ٹھیک ہے لیکن ممکن ہے وہ کھبا ہو۔“ پوپ بولا۔

”وہ کانڈ کی تھیلی میں سے کچھ نکال رہا ہے۔“ زیک نے اعلان کیا۔

”ہو سکتا ہے نائٹرو بم ہو۔“ فریڈ نے گھبرا کر کہا۔

باہر بے گھر شرابی نے جو بسیرے کے لئے کسی مناسب جگہ کی تلاش میں تھا‘ بے پروائی سے دروازے پر دباؤ ڈالا اور پھسلتا ہوا بیٹھنے کی پوزیشن میں آگیا۔

اندروں وہ آواز ایسی لگی جیسے دروازے کو بہ زور کھولنے کی کوشش کی جا رہی ہو۔ دونوں رانٹلوں نے بیک وقت شعلے اگلے۔ گولیاں دروازے میں سوراخ کرتی ہوئے شرابی کے سر سے محض چند انچ اوپر سے گزریں۔ شرابی نے بے پروائی سے کندھے جھٹکے۔ اس نے اپنی بوتل سے ایک آخری گھونٹ لیا اور ہوش و حواس سے عاری ہو گیا۔

پولیس کی دو گاڑیاں فوراً ہی موقع پر پہنچ گئیں۔ شرابی کو حوالات لے جانے سے پہلے انہوں نے پندرہ منٹ تک فریڈ گن کو گن کے استعمال پر لیکچر پایا ”مسٹر گن‘ گنیں لوگوں کو قتل نہیں کرتیں۔“ ایک پولیس والے نے کہا ”لوگ لوگوں کو قتل کرتے ہیں۔ وہ گنوں کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ مسٹر گن‘ آپ کو تو معلوم ہونا چاہئے۔ آپ کا تو کاروبار یہی ہے۔“

○-----☆-----○

جوڑی راجرز بہت خوش تھی۔ ایک بہت دلچسپ شخص سے اس کی ملاقات ہوئی تھی۔ اب اس کے پاس رک کو یاد کرنے کے لئے فرصت ہی نہیں تھی۔

پورے دن وہ اپنے نئے دوست جیک ونجل کے ساتھ گھومتی پھری تھی۔ جوڑی جیک سے بہت متاثر ہوئی تھی۔ جیک آرکیٹیکٹ تھا۔ وہ اس بات کا قائل تھا کہ عورتوں کو بھی اپنے کیریر کو اہمیت دینی چاہئے۔ اس نے کہا تھا کہ خود پر اعتماد رکھنے والے مرد

عورتوں کی صلاحیتوں سے کبھی خائف نہیں ہوتے۔

انہوں نے اگلے روز ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر دور دراز کے ساحلوں کی سیر کا پروگرام بنایا لیکن رات گئے وہ اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوئے تو اسے اپنے فون پر سرخ لائٹ چمکتی نظر آئی۔ وہیں اس کے لئے دو پیغامات رکھے تھے۔ اس نے انہیں اٹھالیا۔ پہلا پیغام ایک بج کر بیس منٹ پر موصول ہوا تھا۔ مسٹر بونڈ نے کال کیا تھا۔ فوری طور پر بوسٹن میں اپنے دفتر سے رابطہ کریں۔ ایک اشد ضروری کام کے لئے آپ کی ضرورت ہے۔ دوسرا پیغام شام چار بج کر پچاس منٹ پر موصول ہوا تھا۔ مسٹر بونڈ نے پھر فون کیا تھا۔ انہوں نے ہوائین ایر کی صبح دس بجے کی فلائٹ سے آپ کی روانگی کا بندوبست کر دیا ہے۔ ہونالولو سے یونائیٹڈ ۹۶ فلائٹ کے ذریعے آپ کو بوسٹن پہنچنا ہے۔ ٹیک آف ٹائم ۱۲ بج کر ۴۵ منٹ۔ وہاں مسٹر بونڈ آپ کو کیس کے متعلق تفصیلات فراہم کریں گے اور پھر آپ کو فیر پورٹ جانا ہوگا۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ نیند فلائٹ کے دوران پوری کر لیں۔

جوڑی کا موڈ خراب ہو گیا۔ ابھی تو جیک سے شناسائی کا آغاز ہی ہوا تھا کہ کام نازل ہو گیا۔ یہ کیریر اس کی نجی زندگی کو تباہ کئے دے رہا ہے۔

چھ گھنٹے کے وقت کا فرق تھا۔ اس وقت بوسٹن میں صبح کے پانچ بجے ہوں گے۔ اس وقت بونڈ سے بات ہو بھی نہیں سکتی۔ ویسے اسے بونڈ کے گھر کا فون نمبر معلوم بھی نہیں تھا۔ یہ کیسا ضروری کام ہے؟ اور فیر پورٹ؟ وہ چھوٹا سا پرسکون قصبہ‘ جہاں اس کی بہن برینڈا رہتی ہے۔ کیسا اتفاق ہے۔

یہ طے تھا کہ کام اہم ہے۔ ورنہ اس طرح اس کی تعطیلات میں مداخلت نہ کی جاتی اور کام اہم ہے تو ترقی کے امکانات بھی ہیں۔ اس نے سوچا جیک کو فون کر کے کہے گی کہ اسے ایر پورٹ چھوڑ آئے۔ یقیناً وہ اس کی مجبوری سمجھ لے گا اور برا نہیں مانے گا۔ تعلقات کی آزمائش کا بھی یہ اچھا موقع ہے۔ کچھ کہنا آسان ہوتا ہے اور اس پر عمل کرنا دشوار۔

○-----☆-----○

”اس“ کی بیوی صبح سویرے بیدار ہوئی۔ چند منٹ وہ اپنے سوئے ہوئے شوہر کو محبت سے دیکھتی رہی۔ یہ ہے اس کا دوسرا حصہ۔ اپنی اس سوچ پر وہ مسکرائی۔ کیسا محبت

گاڑی کا حشر دیکھو۔“

سنڈی اور جم کو محفوظ دیکھ کر برینڈا مطمئن تھی لیکن اس سے اپنی سسکیوں پر قابو نہیں پایا جا رہا تھا۔ اس نے سنڈی کو لپٹا لیا اور چیخ کر جم سے پوچھا ”تم تو ٹھیک ہونا؟“

”ہاں ٹھیک ہوں۔ میری فکر نہ کرو۔ فائر ڈیپارٹمنٹ فون کرو۔ میں دیکھتا ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ ہمیں کہیں بھپا ہو۔“ ڈیمپے نے ہولسنر سے ریو اور نکالتے ہوئے کہا۔

”ارنگ..... خدا کے لئے محتاط رہنا۔“ برینڈا اب واضح طور پر خوف زدہ تھی۔

سنڈی کے چہرے پر دہشت تھی۔ اس کی آنکھوں میں بھرے ہوئے آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے۔ وہ ایک طرف گھورتے ہوئے اشارہ کر رہی تھی۔ ڈرائیو سے میں پڑی اس کی گڑیا جل رہی تھی۔ پلاسٹک پگھل رہا تھا اور گڑیا کے چہرے کے نقوش مسخ ہو رہے تھے۔ شعلوں کے درمیان سے سیاہ دھواں اٹھ رہا تھا۔

سنڈی اچانک پھٹ پڑی ”ڈیڈی..... ڈیڈی...“ وہ چلائی ”اس نے میری گڑیا کو مار ڈالا۔“

برینڈا نے اسے سینے سے بھینچ لیا۔ ”سوئٹ ہارٹ۔ سب ٹھیک ہے۔“ وہ بچی کو چمک رہی تھی۔ ”تمہارے ڈیڈی بھی ٹھیک ہیں اس برے آدمی نے تمہارے ڈیڈی کو مارنے کی کوشش کی تھی۔ گڑیا تو ہم تمہیں نئی دلا دیں گے۔“ وہ سنڈی کو گود میں لئے اندر کی طرف دوڑی۔ اسے فون کرنا تھا۔

ادھر ڈیمپے کو احساس ہوا کہ قاتل کو ڈھونڈنے سے زیادہ ضروری کام آگ بجھانا ہے۔ شعلے خطرناک حد تک مکان کے نزدیک پہنچ گئے تھے۔ وہ گیراج کی طرف لپکا اور وہاں سے آگ بجھانے والا آگ نکال کر لایا۔ آگ بجھنے میں تین منٹ لگے تھے۔

کار کا ڈھانچا ابھی سلگ رہا تھا کہ دو آگ بجھانے والی گاڑیاں اور تین پولیس کی گاڑیاں آپہنچیں۔ ڈیمپے نے پولیس والوں کو گردو پیش چیک کرنے کا حکم دیا لیکن قاتل وہاں موجود نہیں تھا۔ فیرو پولیس کی دوسری نفری کے ساتھ آیا۔ اس کے بال الجھے ہوئے تھے۔ ڈیمپے نے اسے بتایا کہ اس نے بھی قاتل کی بھٹک نہیں دیکھی۔ بس چھٹی حس نے اسے خود خبردار کیا تھا اور اس نے دھماکے سے صرف ایک ثانیہ پہلے سوئمنگ پول میں

کرنے والا، کیسا شاندار آدمی ہے۔ باصلاحیت اور مکمل آدمی۔ وہ بہت خوش قسمت تھی کہ وہ اسے ملا۔ گزشتہ کئی روز سے وہ فکر مند تھی کہ شاید اس کی زندگی میں کوئی اور عورت آگئی ہے۔ لیکن گزشتہ روز صبح کے محبت کے عملی مظاہرے نے اس کا شک و شبہ ڈالا تھا۔ یہ ممکن ہی نہیں تھا۔ وہ اس سے لپٹ گئی۔

○-----☆-----○

ناشتے کے دوران ڈیمپے نے نیویارک ٹائمز کے صفحہ اول پر جج کے قتل کی خبر پڑھی۔ خبر میں حقائق بیان کئے گئے تھے اور تفتیش کی پروگریس کو سراہا گیا تھا۔

اس نے گھڑی میں وقت دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ سنڈی کی پیشانی چوم کر اس نے اس کا سر تھپتھپایا۔ ”بیٹی، مئی کا خیال رکھنا۔“

سنڈی کی نظریں ٹی وی پر جمی رہیں۔ تاہم اس نے خوشی کے اظہار کے طور پر ہلکا سا ققمہ لگایا۔ برینڈا اسے چھوڑنے دروازے تک آئی ”محتاط رہنا ڈارلنگ“ اس نے کہا ”میرے لئے تو سب کچھ تمہی ہو اور وہ قاتل تمہیں مارنے کی کوشش بھی کر سکتا ہے۔“

”فکر مت کرو سوئٹ ہارٹ۔ میں بے وقوف نہیں ہوں۔ ویسے بھی آج تو اسے فریڈ کو شکار کرنا ہے۔“ ڈیمپے نے کہا ”اور ہاں دو بجے بل ڈونیلی کی تدفین میں پہنچ جانا۔ میں موجود ہوں گا۔“

دروازہ بند کر کے وہ ڈرائیو سے میں کھڑی اپنی کار کے طرف بڑھا۔ اچانک سنڈی اچھل کر کرسی سے اٹھی اور دروازہ کھول کر باہر آئی۔ تاکہ وین میں سے اپنی گڑیا نکال سکے۔ چند سیکنڈ کے بعد ایک زور دار دھماکے نے کچن کو ہلا کر رکھ دیا۔ کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ برینڈا چیختی ہوئی کچن سے نکلی۔

سنڈی دروازے پر بکھری ہوئی تھی۔ اس کا جسم لرز رہا تھا۔ لیکن وہ محفوظ تھی۔ البتہ کار شعلوں میں گھری ہوئی تھی۔ پھر ڈیمپے سوئمنگ پول سے برآمد ہوا۔ وہ بھیگا ہوا تھا لیکن لگتا تھا کہ وہ بھی خیریت سے ہے۔ جبلت نے اس کی رہنمائی کی تھی۔ دھماکا ہوتے ہی اس نے سوئمنگ پول میں چھلانگ لگا دی تھی۔

”خبیث نے مجھے ہم سے ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے۔“ ڈیمپے چلایا ”ذرا میری

چھلانگ لگا دی تھی۔

”نام‘ یہ ملایا اٹھواؤ۔“ اس نے کہا ”میں جانتا ہوں کہ یہ ہم تھا۔ اپنے آدمیوں سے کہو کہ ہم کے فکڑے تلاش کریں۔ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ یہ چرایا ہوا ہم تھا۔“

ڈسپے کو اچانک احساس ہوا کہ اسپانک برگز بھی موجود ہے۔ ”تم کہاں سے آگئے؟“ ڈسپے کے لہجے میں الجھن تھی۔

”اطلاع ملتے ہی چلا آیا۔ میں یہاں قریب ہی تھا۔ شکر ہے کہ تم محفوظ ہو۔“ برگز نے کہا۔

ڈسپے کو لگا کہ برگز نے اپنی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا ہے۔ یا یہ اس کا وہم تھا؟ ”شکریہ“ اس نے سلگتے لہجے میں کہا ”یہاں صورت حال قابو میں ہے، مجھے امید ہے کہ تمہارے آدمی سیکورٹی کا بندوبست کر لیں گے۔ میرے آدمی قتل کے کیسوں میں الجھے ہوئے ہیں۔“

”میرے خیال میں تو تمہاری حفاظت کا بندوبست بھی کرنا ہو گا۔“ برگز نے کہا اور ہنسنے لگا ”ویسے تمہیں سوئمنگ پول کی خوب سوجھی۔“

ڈسپے چڑ گیا لیکن کچھ کہنے بغیر اندر چلا گیا۔ برینڈا رو رہی تھی۔ دھماکے نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ موت سنڈی اور جم کو چھو کر گزر گئی تھی۔ یہ سوچ سوچ کر اس کے جسم میں سرد لہرس دوڑ جاتی تھیں۔ وہ یہ سوچ کر اور خوف زدہ تھی کہ قاتل جم پر دوبارہ حملہ کرے گا۔ وہ دل ہی دل میں جم کے لئے دعا کر رہی تھی۔

جم نے اسے تسلیاں دیں۔ اسے تو معلوم بھی نہیں تھا کہ سنڈی اس وقت باہر تھی۔ اس نے سنڈی کو لپٹا لیا۔ سنڈی اسے پرے دھکیلتی رہی۔ نہ جانے کیوں، وہ اسے گڑیا کی موت کا ذمے دار سمجھ رہی تھی۔ برینڈا نے جم کو سمجھایا کہ سنڈی نا سمجھ ہے۔ سنڈی بار بار پوچھ رہی تھی کہ اس کی گڑیا کو جلتے ہوئے تکلیف تو ہوئی ہوگی۔ برینڈا ہر بار جواب دیتی کہ گڑیوں میں کچھ محسوس کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ وہ بے جان ہوتی ہیں لیکن سنڈی کو یقین نہیں آیا۔ اسے اپنی جلی ہوئی انگلی کی تکلیف یاد آتی تھی۔ جبکہ وہ اس طرح آگ میں تو نہیں جلی تھی۔

جم برینڈا کو تسلیاں دے کر باہر چلا گیا۔ برینڈا قدرے مطمئن ہو گئی۔ واقعی یہ تو جم

کا کام ہے اور وہ اپنے کام میں ماہر ہے۔ رات سام گریڈی نے بھی یہی بات کی تھی۔ وہ مطمئن ہوئی تو سنڈی کو نئی گڑیا دلانے کے لئے بازار لے گئی۔

جم ڈسپے نے نام سے گاڑی لی اور دفتر چلا گیا۔ وہ بہت فکر مند تھا لیکن اپنے لئے نہیں۔ قاتل حد سے گزر گیا تھا۔ سنڈی بال بال بچی تھی اور اب یہ ڈسپے کی عزت اور آنا کا مسئلہ تھا۔

○-----☆-----○

”وہ“ بہت آہستہ ڈرائیو کر رہا تھا پھر اچانک ایک سرخ کار نے اوور ٹیک کیا اور سب کچھ بدل گیا۔ اس کا سر ہلکا ہو گیا۔ چند لمحوں کو اسے چکر آئے۔ پھر اس نے محسوس کیا کہ وہ دنیا کا عظیم ترین فارمولا ون ریس ڈرائیو رہے اور گراں پری ریس میں حصہ لے رہا ہے۔

سب کچھ بدل گیا۔ بھری پری سڑک ریس ٹریک میں تبدیل ہو گئی۔ دنیا کے عظیم ترین ریس ڈرائیو اس کے مقابل تھے اور اسے ان پر برتری ثابت کرنا تھی۔ اس نے پوری قوت سے ایکسیلیٹر دبایا۔ آگے گاڑیوں کا ہجوم تھا۔ اس نے بڑی مہارت سے گاڑی لہراتے ہوئے اپنے لئے جگہ بنائی۔ عقب سے بریک چلائے اور پھر کئی گاڑیوں کے ٹکرانے کی آواز۔ ارے یہ راہ گیر ٹریک پر کہاں سے آگئے ”اے یو قوفو“ مرو گئے کیا، ہٹو یہاں سے۔“ وہ چلایا۔ ساتھ ہی اس کے اندر وہ جانی پہچانی بڑھی آواز ابھری۔ قتل کر دو۔

دور سے آنے والی پولیس سائرن کی آواز نے اسے چونکا دیا۔ اس نے جلدی سے بریک لگائے اور اپنی گاڑی کو ٹریفک کے دھارے میں شامل کر لیا۔ خدایا! یہ کیا ہوتا ہے میرے دماغ کو؟ میں حقیقت کی دنیا سے تصور کی دنیا میں کیوں پہنچ جاتا ہوں۔ اگر میں نے احتیاط نہ برتی تو پورا منصوبہ برباد ہو جائے گا۔

○-----☆-----○

”اے“ اس پر مایوسی نہیں تھی کہ جم ڈسپے اب بھی زندہ ہے۔ اس ہم سے وہ ڈسپے کو ختم کرنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ ہم اس نے جان بوجھ کر اور درست طور پر ڈسپے کی کار کے نیچے پھینکا تھا۔ ڈسپے نے اگر چھلانگ نہ لگائی ہوتی تب بھی وہ زیادہ سے زیادہ زخمی ہو جاتا۔ اس دھماکے کا مقصد فیر پورٹ کو خوف زدہ کرنا اور چیف آف پولیس کو ہمیشہ کے

لئے شرمندہ کرنا تھا۔

اور جہاں تک اس لڑکی سنڈی کا تعلق تھا تو وہ اب مصیبت بنتی جا رہی تھی۔ اس نے اس کا منصوبہ تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

ڈسپے اس کی فرست میں بالکل آخری نمبر پر تھا۔ اس کے نام کا پتا پھول کی دگی تھا۔ اس کے لئے اس نے خاص قسم کی موت سوچی تھی۔ اس کا تو میں دماغ توڑ دوں گا؟ یہ سوچ کر وہ ہنس دیا۔ اس وقت تک ڈسپے کا زندہ رہنا ضروری ہے۔ وہ پھر ہنس دیا ”حکم کا دہلا تو فریڈ کے نام ہے۔“

○-----☆-----○

ہیڈ کوارٹرز جاتے ہوئے ڈسپے دو بار رکا۔ پہلے تو اس نے سینٹ وینسٹ کے پارکنگ لائٹ میں گاڑی روکی۔ یہاں مل ڈونیلی کی آخری رسومات ہونا تھیں۔ فادر اولیری نے اس کا گرم جوشی سے خیر مقدم کیا۔ عقیدے کے فرق کے باوجود وہ ڈسپے کی بہت عزت کرتا تھا۔ ڈسپے موسم گرما میں چرچ میں لڑکوں کو کشتی رانی کے متعلق لیکچر دیتا تھا۔ فادر اولیری خود بھی قصبے کا محترم آدمی تھا۔

”بہت خوف ناک قتل ہو رہے ہیں جم۔“ فادر اولیری نے کہا ”سب لوگ پریشان ہیں اور خوف تو تمہیں معلوم ہے کہ گھاس کی آگ کی طرح ہوتا ہے۔ ہر سمت میں پھیلتا ہے۔ لوگ خوف زدہ بھی ہیں اور برہم بھی۔ اب خود چوکیداری کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ یہ خطرناک بات ہے۔ لوگوں کے موڈ خطرناک اور تشددانہ ہیں۔ تشدد کا رد عمل تشدد ہی ہوتا ہے اور سناؤ تمہیں کوئی کام ہے؟“

”نہیں فادر۔ مجھے یقین ہے کہ ہم جلد ہی یہ کیس حل کر لیں گے۔“ ڈسپے نے کہا۔ پھر ہنسی بکپاتے ہوئے بولا ”آپ ہمارے لئے دعا کریں فادر۔“ ایک لمحے کی خاموشی کے بعد وہ پھر گویا ہوا ”ہمیں ایک اہم سراغ ملا ہے۔ جج کے کیس میں قاتل اپنی انگلیوں کے نشانات چھوڑ گیا ہے۔ شاید آج قاتل کا پتا چل جائے۔“

فادر نے سر کو تفسیمی جنبش دی۔ دونوں دیر تک خاموش رہے۔ پھر ڈسپے نے کہا ”میں تدفین کے انتظامات دیکھنے آیا ہوں۔“

فادر نے اسے تفصیلات سے آگاہ کیا۔ ڈسپے باہر نکل آیا۔ اسی وقت ڈونیلی کی بیوہ

اور بیٹی چرچ آئیں۔ ڈسپے نے انہیں دیکھ کر ہاتھ بلایا۔ لیکن بات کرنے کے لئے نہیں رکا۔

چوتھائی میل آگے اس نے ٹاؤن اسکوائر میں گاڑی پارک کی اور حجام ٹونی کی باربر شاپ میں چلا گیا۔ وہاں بھی قتل کی وارداتیں ہی موضوع بحث تھیں۔ ڈسپے نے گفتگو میں حصہ نہیں لیا۔ اس کا کسی سے بات کرنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔ وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ مکان میں موجود لوگ جانتے تھے کہ وہ کتنا پریشر جھیل رہا ہے۔ اس لئے انہوں نے اسے چھیڑا بھی نہیں لیکن ڈسپے کو احساس تھا کہ سب کی نظریں اسی پر مرکوز ہیں۔

بال کٹوا کر ڈسپے دوسرے چرچ میں گیا۔ بیٹی اشار اور ڈونیلی مختلف عقیدوں کے لوگ تھے۔ ڈسپے نے اس چرچ کے پادری سے بیٹی اشار کی تدفین کے انتظامات کے بارے میں پوچھا۔

پادری نے بریڈا اور سنڈی کی خیریت پوچھی۔ پھر بولا ”جئے کو ایک بجے سروس ہوگی۔ اور تدفین بھی۔ اس میں صرف فیملی کے افراد شریک ہوں گے۔ جنرل سروس نیویارک میں چار بجے ہوگی۔“

”اور جج والر کی تدفین؟“ ڈسپے نے پوچھا۔

”ابھی یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ امکان ہے کہ ہفتے کی دوپہر دو بجے تدفین ہوگی۔“ پادری اب ڈسپے کو ٹٹولنے والی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا ”کیا ابھی مزید قتل ہوں گے جم؟“

ڈسپے اس سوال کے لئے تیار نہیں تھا ”مجھے امید ہے کہ ایسا نہیں ہوگا۔“ اس نے جلدی سے کہا ”ہو سکتا ہے۔ آج ہم اسے گرفتار کر لیں۔ ویسے بھی ہم نے آخری رسومات کے سلسلے میں باقاعدہ حفاظتی منصوبہ تیار کیا ہے اگر کوئی گڑبڑ ہوگی۔“

مزید تشدد کا تصور کر کے پادری کے ہاتھ لرزنے لگے۔ اس نے دونوں ہاتھ جوڑے اور پلٹ کر صلیب کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ ڈسپے نے گڈ بائی کہا اور باہر نکل آیا۔ وہ اسکوائر میں پہنچا جہاں اس نے کار کھڑی کی تھی۔ اب اسے ہیڈ کوارٹرز جانا تھا۔

○-----☆-----○

”وہ“ ڈسپے کی ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ اسے یقین تھا کہ ڈسپے کبھی

اسے نہیں پکڑ سکے گا۔ اس نے ڈسپے کو پادری کو تسلی دیتے ہوئے دیکھا تو بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روکی۔ پولیس آج ہی اسے پکڑ لے گی! ہونہ۔ مسخرے لوگ! ارے ابھی تو اسے بہت کچھ کرنا ہے۔ اسے حرکت میں آنا تھا۔ ایک وعدہ پورا کرنا تھا جو اس نے ایک آواز سے کیا تھا۔ اس بوڑھے کی آواز سے جسے وہ جانتا بھی نہیں تھا۔ اب فریڈ کے قتل کا وقت آگیا تھا۔

جیسے ہی ڈسپے نے پادری کو گڈبائی کہا۔ وہ اوٹ سے نکل آیا۔ پادری ریورنڈ فریڈ ریس صلیب کے سامنے جھک گیا تھا ”اس شیطان کو معاف کر دیں خداوند کہ اسے معلوم نہیں“ وہ کیا کر رہا ہے۔ ”ریورنڈ دعا کر رہا تھا“ پولیس کو بصیرت اور دانش عطا فرمائیں کہ تاریک رات میں حرکت کرنے والے اس سیاہ ہاتھ کو روکا جاسکے جو معصوم مردوں اور عورتوں کی جان لے رہا ہے۔“

پادری ریورنڈ نے اس کی سرگوشی نہیں سنی ”خدا کے پاس جاؤ اور اس کے ہو رہو۔ وہ بھی تمہارے ساتھ جائے گا۔“ بلکہ ریورنڈ نے تو اس کی موجودگی بھی محسوس نہیں کی تھی اور جب محسوس کی تو بہت دیر ہو چکی تھی۔ اس کی طاقتور انگلیاں ریورنڈ کا گلا دبا رہی تھیں۔ دعا اندر ہی گھٹ کر رہ گئی تھی۔ ریورنڈ کی جان نکلنے میں دیر نہیں لگی۔ دستانے والے ہاتھ گردن سے بٹے تو ریورنڈ کا بے جان جسم فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ فریڈ مرجکا تھا!

وہ تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس نے ریورنڈ کی لاش کو بہت بڑے چوہی کر اس کے قدموں میں لٹایا پھر وہ اندر جا کر دس فٹ اونچی المونیم کی سیڑھی نکال لیا۔ اس نے پادری ریورنڈ فریڈ ریس کی استخوانی لاش کو یوں اٹھایا جیسے وہ کوئی ٹوٹی پھوٹی گڑیا ہو۔ اور وہ سیڑھی چڑھنے لگا۔ اوپر پہنچ کر اس نے لاش کی پشت صلیب سے لگائی اور لاش کے دونوں ہاتھ ایک ایک کر کے رسی کی مدد سے صلیب کے ساتھ باندھ دیے۔ پھر اس نے اپنی پیلٹ کی میان سے برف توڑنے والا سوا نکالا اور تاش کا ایک پتا ریورنڈ کے سینے پر رکھ کر پتے کے درمیان سوا اندر سینے میں اتار دیا۔ نیچے اتر کر اس نے لاش کی دونوں ٹانگیں بھی ہاتھوں کی طرح صلیب سے باندھ دیں۔ پھر وہ سیڑھی اندر پہنچا آیا۔

اس نے مصلوب ریورنڈ پر ایک آخری نگاہ ڈالی۔ جیب سے سگار نکال کر سلگایا

اور بغلی دروازے سے گزر کر چرچ سے باہر آگیا۔

○-----☆-----○

بیلی ڈسپے کو ہال میں ملا اور اس کے ساتھ ہی اس کے کمرے کی طرف چل دیا۔ ”چیف، تمہاری گاڑی کا سن کرافٹس ہوا۔ تم تو ٹھیک ہو؟“

ڈسپے نے جس طرح سر جھٹکا، بیلی کو اندازہ ہو گیا کہ چیف اس وقت بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے موضوع بدل دیا۔ ”ہم نے ڈائنامیٹ کے سلسلے میں مشتبہ لوگوں سے انٹرویو مکمل کر لئے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ ان میں سے ایک کو گزشتہ اتوار کی سہ پہر کے بعد سے اب تک نہیں دیکھا گیا ہے۔ یعنی پہلے قتل سے ایک دن پہلے۔“

”کون ہے وہ؟“

”ڈاکٹر ڈیوڈ اورٹن، سائیکائرسٹ۔“

”ڈیوڈ۔ وہ کہاں گیا؟ ارے واقعی وہ روزی کی میٹنگ میں بھی موجود نہیں تھا۔“

”اس کی نرس مس شیفرڈ نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر نے پیر کی صبح اسے فون کر کے کہا تھا کہ وہ اپنی بیوی کیتھرین کے ساتھ کشتی رانی کے لئے جا رہا ہے۔ اگلے ویک اینڈ تک واپسی ہوگی۔ اس کے تمام اپائنٹ منٹ کینسل کر دیئے جائیں۔“ بیلی نے ہاتھوں سے اشارہ کیا ”مس شیفرڈ کو بھی ایک ہفتے کی چھٹی مل گئی۔“

”یہ تو ڈیوڈ کا خاص اشارہ ہے۔“ ڈسپے دھیرے سے مسکرایا۔ ”وہ من موجی بھی ہے اور اپنی مرضی کرنے کا عادی بھی۔ کام بھی جب موڈ ہو تو کرتا ہے کاش مجھے بھی ایک ہفتے کی چھٹی ملے۔ میں کشتی لے کر دور نکل جاؤں۔“ ڈسپے کے لہجے میں رشک تھا اور آنکھوں میں خواب ناکی۔

”چیف، میں جانتا ہوں کہ اورٹن تمہارا دوست ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ فوج میں اسے ایکسپلوزیوز کے استعمال کی خصوصی اور سخت تربیت دی گئی تھی؟“ بیلی ڈسپے کو بغور دیکھ رہا تھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ لیکن اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں۔ ڈیوڈ باصلاحیت آدمی ہے۔ اس نے خود کو فٹ بھی رکھا ہے۔ تم کبھی اس سے شرط لگا کر کوئی کھیل نہ کھیل

بیٹھنا۔ ”ڈپسے نے تنہی انداز میں انگلی لہرائی ”وہ ہارنا پسند نہیں کرتا اور جیتنے کے لئے بڑے سے بڑا خطرہ مول لے سکتا ہے۔“ ڈپسے کہتے کہتے رکا۔ پھر اس نے بے تابی سے کہا ”کاش“ فنگر پرنٹس کے سلسلے میں ایف بی آئی کی رپورٹ جلدی سے آجائے۔ کاش نشانات میچ کر جائیں۔“

”یہ مت بھولو چیف کہ ہم دونوں بھی اس لسٹ میں موجود ہیں۔“ بیلی نے اپنا پیٹ تھپتھپاتے ہوئے کہا پھر وہ اٹھ گیا اور کمرے سے نکل آیا۔ پولیس ہیڈ کوارٹرز ڈپسے پر بم کے حملے کی خبر سے گونج رہا تھا۔ چیف کو پہنچنے پر مہار کباد دینے والوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔

○-----☆-----○

نیویارک میں آر سی اے بلڈنگ کی ۲۵ ویں منزل پر این پی سی نیٹ ورک ٹی وی کے دفاتر میں میٹنگ ہو رہی تھی۔ نیوز کاڈائریکٹر فلبرٹ فلیگ کہہ رہا تھا ”یہ اس سال کی سب سے بڑی اسٹوری ہے۔ ہمیں اس کو لائیو کور کرنا چاہئے۔ پہلے سلیکٹ مین“ پھر بیٹی اشارہ پھر جج والر..... اور اب چیف آف پولیس پر بم سے حملہ۔ میں اس کا لائیو انٹرویو چاہتا ہوں۔ کیا نام ہے اس کا؟ وہ اس وقت ہاٹ نیوز ہے۔“ وہ جواب کے لئے مس فیلڈز کی طرف مڑا۔

”ہم نے کوشش کی تھی۔ لیکن وہ بے حد مصروف ہے۔“ مس فیلڈز نے بتایا ”اس کا نام جم ڈپسے ہے۔“

”وہ انٹرویو ضرور دے گا۔ ذرا چالاکی سے اسے جتا دیا جائے کہ ہم اسٹوری کو ہمدردانہ رخ بھی دے سکتے ہیں اور اس کے چیتھڑے بھی اڑا سکتے ہیں۔ اس نے کبھی دونوں میں سے جو طریقہ پسند ہو“ ہمیں بتادیں۔ اسے بتانا کہ ہم ہر رات ڈیڑھ کروڑ گھروں میں دیکھے جاتے ہیں۔ قوم کو معلوم ہونا چاہئے کہ فی رپورٹ میں کیا ہو رہا ہے۔“

مس فیلڈز نے نفی میں سر ہلایا ”چیف“ ایسا نہیں کہ وہ فارغ بیٹھا ہو۔ وہ بے چارہ قتل کے تین کیس حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہی نہیں اسے اپنے تحفظ کی بھی فکر ہے۔“

فلیگ نے جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں ”بہتر ہو گا کہ کل رات کے لئے ایک

گروپ ڈسکشن کا بندوبست کرو۔ ممکن ہے ڈپسے سے کمرے کے سامنے بات نہ کی جاسکے۔ شو بور نہیں ہونا چاہئے۔ تم کنیکٹیو کٹ اسٹیٹ پولیس کے چیف اور ایف بی آئی کے سام گریڈی کو بھی تیار کرو۔ جان چرچ مین ان تینوں سے انٹرویو لے گا۔“

”لیکن چیف“ گریڈی تو کل صبح کے دی ٹوڈے شو کے لئے پہلے ہی ہامی بھر چکا ہے۔“ مس فیلڈز نے وضاحت کی۔

”اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ گریڈی کی پوزیشن ہی بنے گی اس سے۔“ فلیگ نے کہا۔ اپنی بات کے خلاف سننا اسے گوارا نہیں تھا۔

”لیکن چیف جان چرچ مین تو اس وقت صدر کے ساتھ چین گیا ہوا ہے۔“ مس فیلڈز نے کہا۔

”جب بھی ضرورت ہو“ یہ چرچ مین موجود نہیں ہوتا۔“ فلیگ تجھلا گیا ”چلو انٹرویو وارن پیٹی لے لے گا۔ وہ چرچ مین سے کچھ بہتر ہی ہے۔“

”زبردست چیف۔“ اسٹنٹ ڈائریکٹر نے اچھل کر اسے داد دی۔ وہ جانتا تھا کہ چیف کو یہی اچھا لگتا ہے۔ ”تم تو جینٹل ہو چیف۔“ اسے سب مسٹر یس کہتے تھے۔

مس فیلڈز دانتوں سے ہونٹ کاٹنے لگی۔ فلیگ نے اسے تسلی دی ”سوری مس فیلڈز۔ یاد رکھو نیوز کے معاملے میں جو این بی سی نمبر دن ہے تو اس لئے نہیں کہ ہم لوگوں کے محسوسات کا خیال رکھتے ہیں۔ ہمارا کام صرف اور صرف امریکیوں کو سنسنی خیز خبریں فراہم کرنا ہے۔ ہمیں لوگوں کے جذبات اور احساسات کی کوئی پرواہ نہیں۔ ہمیں نمبر دن رہنا ہے۔“

○-----☆-----○

”اس“ کے دفاتر میں پرائیویٹ فون کی گھنٹی بجی۔ ابھی نے اپنے دونوں ٹائپین سے کہا کہ کچھ دیر کے لئے ڈسکشن ملتوی کرنا پڑے گا۔ وہ باہر انتظار کریں۔ ان کے جانے کے بعد اس نے دروازہ بند کیا اور ریسیور اٹھایا۔ دوسری طرف جین تھی ”ڈارلنگ“ تم نے تو مجھے تڑپانا شروع کر دیا۔“

”ہنی میں بہت مصروف ہوں۔ ایسا وقت تم فیشن فوٹو گرافرز پر بھی تو آتا ہو گا۔“

اس نے دونوں ٹائپین ڈیسک پر پھیلاتے ہوئے کہا۔

”یہ تو ہے مگر میں پھر بھی تمہارے لئے وقت نکال لیتی ہوں۔“ وہ اتر کر بولی
”میں تو خواب بھی تمہارا ہی دیکھتی ہوں۔ اگر تم اپنی خاص کریم ساتھ لاؤ تو میں تمہیں ایسا
لنچ کراؤں گی کہ تم عمر بھر نہیں بھولو گے۔“

”یہ تو بہت بڑی ترغیب ہے۔ دیکھو میں پوری کوشش کروں گا۔ مصروفیت بہت
ہے لنچ پر نہ آسکا تو بعد میں تمہاری طرف ہوتا ہوا جاؤں گا۔“

”ٹھیک ہے میں انتظار کروں گی۔ اپنے لئے وٹامن ای کی گولیاں لیتے آنا۔ اب تم
جوان تو نہیں رہے ہوتا۔“

”شریر لڑکی گڈ بائی۔“ اس نے ہنستے ہوئے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

○-----☆-----○

ساڑھے گیارہ بجے میری نے چیف کو بزر دیا کہ لائن پر سام گریڈی موجود ہے۔
ڈیپے نے ریسیور اٹھایا ”چوالیس مشتبہ افراد کے فنگر پرٹس تمہارے بھیجے ہوئے پرٹس
سے ملائے جا چکے ہیں۔ نتیجہ نیگیٹو ہے۔“

”لغت ہو۔“ ڈیپے غرایا ”اور ۴۵ واں؟“

”اس کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا۔ اس کا کارڈ فائلوں سے غائب ہے۔
مائیکرو فلم ریکارڈ بھی موجود نہیں۔ یہ ایک غیر معمولی بات ہے، واشنگٹن بیورو اس سلسلے
میں کوئی وضاحت نہیں کر سکا۔“

”وہ ہے کون؟“

”ڈیوڈ اورٹن۔ کوئی سائیکائرسٹ ہے۔“

”اورٹن؟“ ڈیپے دہل کر رہ گیا ”اسے تو میں جانتا ہوں۔ صبح ہی اس کے متعلق
بات ہو رہی تھی۔ وہ تو پہلے قتل سے ایک دن پہلے سے غائب ہے۔“ ڈیپے نے ریسیور
کندھے پر دبایا اور میری کو بزر دیا۔ وہ آئی تو اس نے کہا ”گس سے کہو کہ کوئٹہ گارڈ
سے رابطہ کرے اور انہیں کہے کہ اورٹن کی بوٹ کو تلاش کریں۔“

دوسری طرف سام بڑے تحمل سے انتظار کرتا رہا۔ ڈیپے لائن پر آیا تو اس نے کہا
”اس کی ضرورت نہیں جم۔ شام تک اس کے پرنٹ مل جائیں گے۔ ہم نے آرمی بیورو
آف ریکارڈز سے رابطہ کیا ہے۔ وہ نشانات، دارے لیپ کو بھیجا رہے ہیں۔“

ڈیپے کو سام کا شکریہ ادا کرنے بلکہ جواب دینے تک کا موقع نہیں ملا۔ اسی لمحے
سارجنٹ پکولو ہانپتا کا پتا کمرے میں داخل ہوا۔ اس کا چہرہ سپید ہو رہا تھا ”چیف ابھی خبر ملی
ہے کہ پادری ریورنڈ فریڈرکس کو کسی نے اس کے چرچ میں مصلوب کر دیا ہے۔“

”گڈ لارڈ“ ڈیپے منمنایا۔ اس نے ریسیور کریڈل پر ڈالا اور باہر لپکا۔ وہ ٹام فیرو
سے مستعار لی ہوئی گاڑی میں بیٹھا۔ سارجنٹ پکولو اس کے ساتھ تھا۔

دوسری طرف سام گریڈی نے یہ سب کچھ سنا اور بیٹھے کا بیٹھا رہ گیا۔ اس نے یہ
خبر دینے کے لئے اسپانک برگز کا فون ملایا لیکن برگز لنچ کے لئے گیا ہوا تھا۔

○-----☆-----○

گاڑی چرچ کے سامنے رکی۔ ڈیپے اور پکولو دوڑتے ہوئے چرچ میں داخل
ہوئے۔ سامنے سے ایسبولینس آرہی تھی۔ ایسبولینس کے ڈرائیور نے آخری لمحے میں
بریک لگایا پھر بھی ایسبولینس مستعار لی ہوئی گاڑی سے ٹکرا گئی۔ لیکن ڈیپے نے پلٹ کر
بھی نہیں دیکھا۔

چرچ میں کچھ لوگ موجود تھے۔ وہ بہت دہشت زدہ نظر آرہے تھے۔ پولیس
والوں کے درشت چروں پر بھی غصہ اور بے یقینی تھی۔ قربان گاہ سے آگے چوبلی صلیب پر
ریورنڈ پال فریڈرکس کا بے جان جسم لٹک رہا تھا۔ اس کے ہاتھ اور پاؤں رسی کی مدد سے
صلیب پر باندھ دیے گئے تھے۔ اس کے سینے میں برف توڑنے والا سوا پیوست تھا۔ چھوٹا
ماسرخ دھبا بھی نظر آ رہا تھا۔ نبض دیکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ایسبولینس بھی بے کار
تھی۔ ریورنڈ دنیا کی ہر چیز سے بے نیاز ہو چکا تھی۔

ڈیپے نے پھر اپنے ماتحتوں کو وارننگ دی کہ وہ کسی چیز کو ہاتھ نہ لگائیں۔ عام
لوگوں کو چرچ سے نکال دیا گیا پھر بڑی آہستگی سے لاش کو صلیب سے اتارا گیا۔ تب انہیں
سوئے کے ساتھ پیوست حکم کا دہلا نظر آیا۔

ڈیپے بہت اپ سیٹ تھا۔ وہ خود سے خفا معلوم ہو رہا تھا۔ ”خبیث نے ہمیں بتا دیا
تھا کہ حکم کا دہلا فریڈ ہے۔ ہم سمجھ رہے تھے کہ فریڈ نام کا پہلا حصہ ہے۔ جبکہ وہ آخری
حصہ تھا۔ آج میں خود ریورنڈ سے بات کر کے گیا تھا۔ کاش..... کاش مجھے خیال
آجاتا۔“

ڈسپے سراغ تلاش کر رہا تھا۔ جبکہ پکولو گواہ ڈھونڈ رہا تھا۔ لاش چرچ کے سیکشن چارلس نے دریافت کی تھی۔ اسی نے پولیس کو فون بھی کیا تھا۔ پکولو اس سے پوچھ گچھ کر رہا تھا پھر اس نے بیجانی انداز میں اشارے کر کے ڈسپے کو بلایا۔ ڈسپے ان کی طرف لپکا۔

”چیف کو بتاؤ یہی بات۔“ پکولو نے سیکشن سے کہا۔

یڈھا سیکشن بے حد خوف زدہ تھا۔ ”میں سامنے والے دروازے سے اندر آیا تو..... تو میں نے ایک شخص کو دیکھا۔ وہ تیز قدموں سے بغلی دروازے سے نکل گیا۔“ اس نے لرزتی آواز میں کہا۔

”تم نے اسے پہچانا؟“ ڈسپے نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے پوچھا۔ اس کا چہرہ سیکشن کے چہرے کے بہت قریب تھا۔

”میرا خیال تھا کہ وہ وکیل نیڈ کولس ہے لیکن اب مجھے یقین نہیں۔ میں اس قہقہے میں پڑنا بھی نہیں چاہتا۔“ سیکشن نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا لیا۔

”پریشان نہ ہوں مسٹر چارلس۔ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔“ ڈسپے نے سیکشن کا کندھا تھپکا۔ پھر وہ پکولو کی طرف مڑا ”مسٹر چارلس کا بیان لکھو اور نیڈ کولس کو ہیڈ کوارٹر بلاؤ۔ میں اسے بات کرنا چاہتا ہوں۔“

○-----☆-----○

پادری کو مصلوب کر دیا۔ یہ خبر منٹوں میں پورے فیر پورٹ میں پھیل گئی۔ ایک گھنٹے میں پوری قوم کو معلوم ہو گیا۔ تینوں ٹی وی نیٹ ورکس اور تمام بڑے ریڈیو نیٹ ورکس نے اس سلسلے میں خصوصی بیٹن نشر کئے۔ ڈسپے بہت ناراض تھا۔ ”اسے مصلوب نہیں کیا گیا۔ اس کا گلا گھونٹا گیا۔ پھر اس کے سینے پر سوا گھونٹا گیا۔ اس کے بعد اسے صلیب سے باندھا گیا۔ یہ سنسنی پسند لوگ اسے مصلوب ہونا کہتے ہیں اس طرح کی رپورٹنگ سے ہمیں مدد نہیں مل سکتی۔“

لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ دنیا کو معلوم ہو گیا تھا کہ قاتل نے ایک مذہبی لیڈر کو مصلوب کیا ہے۔ لوگوں کے جذبات بھڑک گئے تھے۔

کانگریس میں کیلی فورنیا کے سینیٹر بارکر فارم بل کو مباحثے کے دوران اس واقعے کی اطلاع ملی اور اس نے کہا کہ وہ ایوان میں ایف بی آئی کا بجٹ دگنا کرنے کے لئے بل

پیش کرے گا۔ ”قوم کو ایسے دیوانوں سے تحفظ کی ضرورت ہے اور تحفظ ملنا چاہیے۔“ اس کے لہجے میں گھن گرج تھی ”اگر مقامی پولیس مین لوگوں کی حفاظت نہیں کر سکتے تو ہم ایک نیشنل پولیس فورس بنائیں گے۔“

اس کی تائید کے لئے سینٹرز کی بڑی تعداد نے کھڑے ہو کر تالیاں بجائیں۔

”اسے“ ہر بات کی خبر تھی۔ وہ جانتا تھا کہ فیر پورٹ ٹی وی اور اخبار کے نمائندوں کا مرکز بن گیا ہے۔ ہونٹوں میں جگہ نہیں تھی۔ ۴۵ میل تک کے علاقے میں کسی ہوٹل کا ایک کمرہ بھی خالی نہیں تھا۔ میڈیا والوں کو توقع تھی کہ ابھی اور قتل ہوں گے اور وہ اس توقع پر وہیں ٹھہرنا چاہتے تھے۔

سب کچھ اس کی توقع کے مطابق ہو رہا تھا۔

○-----☆-----○

ڈسپے اپنے آفس میں بیٹھا سوچ رہا تھا۔ وہ منتظر تھا کہ غیب سے کوئی مضمون خیال میں آئے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔

پھر وہ نیڈ کولس کے بارے میں سوچنے لگا۔ نیڈ معما بنتا جا رہا تھا۔ نیڈ تیز قدموں سے چرچ سے نکل رہا تھا اور وہ بھی بغلی دروازے سے کیوں؟ وہ نیڈ کو برسوں سے جانتا تھا۔ نیڈ اتنے بہت سے لوگوں کا قاتل نہیں ہو سکتا تھا۔ یا ہو سکتا تھا؟ کوئی قاتل جب قتل نہ کر رہا ہو تو اس وقت تو نارمل ہی ہوتا ہے۔

نیڈ بہت ذہین، عقل مند اور ڈسپلن والا آدمی تھا۔ اس کی خود اعتمادی کے سامنے اچھے اچھے مجھ کر رہ جاتے تھے۔ خود اعتمادی دوسروں کی بات سنتی ہے۔ جبکہ غرور کسی کی نہیں سنتا۔ نیڈ کی حالیہ گفتگو تند و تیز ہوئی تھی۔ نیڈ کا انداز معاندانہ تھا۔ ڈسپے نے محسوس کیا تھا کہ نیڈ کے اندر عناد موجود ہے لیکن وہ اس سے تخلیقی انداز میں فائدہ اٹھا رہا تھا۔ وہ اس سے دولت کما رہا تھا۔

ڈسپے اپنی انگلیوں سے گردن کو مسلتا رہا۔ کولس کا مسئلہ دولت نہیں تھا۔ وہ دولت مند آدمی تھا۔ ہاں کوئی شیطانی قوت اسے ہنکار رہی تھی۔ دولت کی طلب نہیں شاید دولت کی ہوس تھی اسے۔ ڈسپے، کچھ چکا تھا کہ ہوس آدمی سے وہ کچھ کرا دیتی ہے جو وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ ہوس دماغ کو دھندلا دیتی ہے، کبھی میں ہٹلا کر دیتی ہے اور آدمی کو

برے بھلے کی تمیز نہیں رہتی۔ کیا نکولس بھی اس حال کو پہنچ رہا ہے؟

لوگ دولت پر اتنا کیوں مرتے ہیں۔ وہ خود اور برینڈا دولت کے بغیر بھی بڑی خوش گوار زندگی گزار رہے تھے۔ وہ ایک دوسرے کے لئے بڑی دولت تھے اور سنڈی ان دونوں کے لئے بڑی دولت تھی۔ اس نے اپنی میز پر رکھی سنڈی کی تصویر کو اٹھایا اور محبت سے اسے چوم لیا۔

نکولس اور ہٹی کے درمیان کیا تعلق تھا؟ فیر پورٹ افواہوں کا شہر تھا۔ لیکن نکولس اور ہٹی پر کبھی کسی نے انگشت نمائی نہیں کی تھی۔ ان کے درمیان کاروباری تعلق تھا۔ اس نے سوچا کہ ہٹی کی وصیت کو چیک کرنا ہو گا۔ نکولس ہٹی کی جاگیر کا منتظم تھا۔ ہٹی کی وصیت بھی یقیناً اس کے پاس ہو گی۔

ڈسپے کو احساس ہوا کہ وہ نکولس کے بارے میں بہت سخت ہو کر سوچ رہا ہے۔ ایک بچ کر پندرہ منٹ پر پکولو نیڈ نکولس کو اس حال میں ہیڈ کوارٹر لایا کہ نکولس آگ بگولا ہو رہا تھا۔ اس کے ہونٹ بھیچے ہوئے تھے اور آنکھیں شعلے اگل رہی تھیں۔ ”جم“ یہ کیا بکواس ہے۔ ”وہ ڈسپے پر بگڑ گیا ”تمہارا یہ بلڈاگ مجھے میری کار سے گھسیٹ کر نکالتا ہوا لایا ہے۔ میں ایک گرل فرینڈ کے ساتھ لچ پر جا رہا تھا۔ میرا بازو اس کی گرفت سے دکھ رہا ہے۔ میں تم لوگوں پر کیس کروں گا۔“

”شٹ اپ نیڈ۔ سکون سے بیٹھ جاؤ۔“ ڈسپے نے سرد لہجے میں کہا ”ہم پہلے ہی پریشان ہیں ہم نہیں چاہتے کہ اس میں اضافہ ہو۔ تمہاری طرف سے بھی نہیں۔“ پکولو نے نیڈ کا بازو چھوڑا۔ نیڈ کاؤچ کی طرف بڑھا ”لیو“ شکریہ۔ اب ہمیں اکیلا چھوڑ دو۔“ ڈسپے نے پکولو سے کہا۔ پھر وہ نکولس کی طرف مڑا ”ہاں نیڈ“ اب بتاؤ تم چرچ میں کیا کر رہے تھے؟“

نکولس انکار کرنے والا تھا لیکن ڈسپے کے چہرے کا تاثر دیکھ کر ارادہ بدل دیا ”میں فریڈرکس سے ہٹی کی آخری رسومات کے سلسلے میں معلوم کرنے گیا تھا۔ میں ہٹی کی جاگیر کا منتظم تھا اور اس کی وصیت پر بھی مجھے عمل در آمد کرانا ہے۔ تم تو یہ بات جانتے ہو۔“

”تم اس سے ملے؟“ ڈسپے اب بھی اسے گھور رہا تھا۔

”نہیں۔ میں پہنچا تو وہ مرچکا تھا۔ صلیب پر لٹکا ہوا تھا۔ وہ بہت خوفناک منظر تھا۔ میں بہت تیزی سے وہاں سے نکلا۔“

”تم نے ہمیں فون کیوں نہیں کیا؟“

”میں نے سامنے سے سیکشن کو آتے دیکھا۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ پولیس کو مطلع کر دے گا۔ میں ملوث ہونا نہیں چاہتا تھا۔“

”کیا تم نے اسے قتل کیا تھا؟“ ڈسپے نے صاف لفظوں میں پوچھا۔

”گڈ گاڈ۔ نہیں بھئی۔“ نکولس نے بے ساختہ کہا ”میں تو خون دیکھ بھی نہیں سکتا۔ میری طبیعت بگڑنے لگتی ہے۔“

ڈسپے نے سوالات کا رخ بدل دیا۔ ”نیڈ“ ہٹی کی وصیت میں تمہارا تذکرہ ہے؟“ اس نے بے حد اچانک پوچھا۔

نکولس ہچکچایا۔ اس نے ایک گہری سانس لی۔ پھر بولا ”ہاں جم“ تمہیں یہ بات معلوم ہونی ہی ہے۔ ہٹی کی تقریباً آدھی جائیداد مجھے ملے گی۔“

”یہ تو زبردست محرک ہے قتل کا۔“ ڈسپے نے سیٹی بجانے والے انداز میں ہونٹ سکڑے۔

نکولس نے اثبات میں سر ہلایا ”میں تمہیں بتا دوں کہ جج والر کے معاملات بھی میں ہی سنبھالتا تھا۔ اس کی وصیت پر عمل در آمد بھی مجھے ہی کرانا ہے۔“

دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے۔ پھر ڈسپے نے کہا ”لگتا ہے تم بری طرح پھنس گئے ہو۔“

نکولس مسکرایا ”ایسا نہیں ہے۔ ضرورت پڑی تو میں جائے واردات سے اپنی عدم موجودگی کا گواہ فراہم کر دوں گا۔ ایک نہیں، تین گواہ تین جوان.....“

دروازے پر دستک ہوئی۔ پھر بیلی کمرے میں گھس آیا ”ڈسٹرب کرنے پر معافی چاہتا ہوں چیف“ اور ٹن کی کشتی، ڈوک پر موجود ہے اور ٹن کا کمپن پتا نہیں۔“

اس سے پہلے کہ ڈسپے کچھ کہتا، منیری نے بزر دیا ”چیف“ سام گریڈی کا فون ہے وہ کہتے ہیں بات بہت اہم ہے۔“

گریڈی کے فون نے آفتیش کا رنگ ہی بدل دیا ”جم“ ڈیوڈ اور ٹن ہی تمہارا مطلوبہ

آدی ہے۔“

”اور سن؟ یہ کیسے ممکن ہے؟“

”انگلیوں کے نشانات میچ کرتے ہیں۔ شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔“ سام نے

کہا۔ ”میں پرنس تمہیں بھجوا رہا ہوں۔ خود موازنہ کر لیتا۔“

”شکریہ سام۔ میں ابھی اس کا حلیہ نشر کرتا ہوں۔“ ڈیمپے نے کہا۔ پھر وہ اچھل

کر کرسی سے اٹھا۔ ”نیڈ‘ تمہارے تعاون کا شکریہ۔ میں بعد میں تمہیں فون کروں گا۔“

اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ ڈونیلی کی تدفین میں صرف چھتیس منٹ باقی تھے۔

نکلنے سے پہلے ڈیمپے نے بلی سے بات کی۔ ”گس‘ قاتل اور سن ہے۔ نشانات سے

ثابت ہو گیا ہے۔ اے پی بی نشر کرا دو۔ وارنٹ کی ضرورت نہیں۔ میں مکمل ذمے داری

قبول کر رہا ہوں۔“

ڈیمپے پارکنگ ایریے کی طرف دوڑا۔ چرچ سے واپسی پر اسے نئی کروڑ مل گئی

تھی۔

ایک بج کر چالیس منٹ پر نیڈ ٹکولس پولیس ہیڈ کوارٹرز سے نکلا۔ اس کے ہونٹوں

پر بے حد کشادہ مسکراہٹ تھی!

○-----☆-----○

سات منٹ بعد پولیس کروڑرز نے سن رائز لین کا روڈ بلاک کر دیا۔ چار گاڑیاں

مکان کے سامنے رکیں۔ ڈیمپے بارہ رکنی ٹیم کی قیادت کر رہا تھا۔ وہ سب پوری طرح مسلح

تھے۔ بلکہ بلٹ پروف بھی پہنے ہوئے تھے۔ مکان کے تین دروازے تھے۔ فرنٹ ڈور،

بکین سے اور آفس سے۔ فیروپورٹ کا قانون ڈاکٹروں کو ان کے گھروں میں پریکٹس کرنے

کی اجازت دیتا تھا۔

ڈیمپے نے مرکزی دروازے کے سامنے تین دن کے اخبار پڑے ہوئے دیکھے۔

اس نے اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبایا۔ کوئی جواب نہیں ملا اس نے دروازے پر زور دار دستک

دی۔ اب بھی کوئی جواب نہیں ملا۔

ڈیمپے نے پکولو کو اشارہ کیا۔ پکولو تالے کھولنے کا ماہر تھا۔ وہ آگے بڑھا۔ ایک

منٹ میں تالا کھل گیا۔ دروازہ کھلا تو ڈیمپے نے اندر جھانکا۔ فرنٹ ہال خالی نظر آ رہا تھا۔

اس نے پکولو کو آگے آنے کا اشارہ کیا۔ دونوں نے مل کر مکان اور آفس کی تلاشی لی۔

ایک ایک کمرہ چھان مارا لیکن گھر میں کوئی تھا ہی نہیں۔ گھر اور آفس دونوں خالی تھے۔

اب ڈیمپے نے سات پولیس والوں کی ٹیم کو اشارہ کیا۔ انہیں تلاشی لینی تھی۔

پانچ پولیس والے باہر پہرہ دے رہے تھے۔

سن رائز لین کو بلاک کرنے والی کروڑرز ہیڈ کوارٹرز واپس بھیج دی گئیں۔ ڈیمپے

نے تلاشی لینے والوں کو ہدایت دی ”ہر چیز بہت احتیاط سے چیک کرنا ہے۔ ہمیں ایک اسلحہ

خانے کی تلاش ہے۔ اس کے علاوہ ڈیوڈ اور سن کی تصویر یا ایسی اور چیزوں کی ضرورت ہے

جن سے اس کے متعلق معلومات ہو سکیں۔“

چند منٹ بعد عقبی بیڈ روم سے پال رائس کا فاتحانہ نعرہ سنائی دیا۔ وہاں سامان

رکھنے والی کونٹری کے ایک کونے میں کمبل کے نیچے ایک ایم ۱۶ آٹومٹک رائفل اور دو

بارودی سرنگیں پڑی تھیں۔ یہ وہی معلوم ہوتی تھیں جو سرکاری اسلحہ خانے سے چرائی

گئی تھیں۔

چند منٹ بعد، میسمنٹ کے گیم روم میں پول نیبل کے نیچے سے ڈائنامیٹ کا ایک

کیس برآمد ہوا۔ جس میں سات اسٹیکس کم تھیں۔ وی ایکس اعصابی گیس کا ایک کنسٹر،

ٹیلی اسکوپ لگی ایک ماؤزر ۲۳۳، رائفل اس کے علاوہ تھی۔ گیم روم کے برابر ایک لیب

تھی۔ وہاں انہیں ایک ڈسپلے کیس نظر آیا جس میں چار زندہ کھڑکھڑیے سانپ موجود تھے۔

مالی گاڈ، بلی نے سینے پر کراس کا نشان بنایا اور گھبرا کر لیب سے نکل آیا ”یہاں تو سانپ

ہیں۔“

ڈیمپے نے ڈیوڈ اور سن کے آفس میں اپنے آفیسرز کی کانفرنس کی۔ ”یہ طے ہے

کہ ڈیوڈ اور سن ہی ہمارا مطلوبہ آدمی ہے۔“ اس نے کہا۔ ”اس کے فنگر پرنٹس میچ کر

چکے ہیں۔ اس کی لیب میں ہمیں اسی طرح کے سانپ ملے ہیں جس کا شکار ہٹی اسٹار ہوئی

تھی۔ اس کے علاوہ آرمری سے چرایا ہوا اسلحہ بھی ملا ہے۔ وہ ڈائنامیٹ بھی، جس سے

ڈونیلی کو بلاک کیا گیا۔ وی ایکس اعصابی گیس کی چوری کی رپورٹ آرمری نے نہیں کی

لیکن گیس یہاں موجود ہے اور یہ خطرناک بات ہے۔ میرا خیال ہے اور سن کے پاس اسلحہ

بھی کم نہیں ہے۔ نام..... وہ نام فیرو کی طرف مڑا ”یہ معلوم کرو کہ اس کے پاس

چاہتے تھے کہ کوئی اجنبی اس تک پہنچے۔

برینڈا کی کمپنی کو کسی نے چھوا اور کہا ”کیسا شل کر دینے والا موقع ہوتا ہے یہ۔“

”وہ سپانک برگز تھا۔ برینڈا نے کچھ کہا نہیں۔ اثبات میں سر ہلا دیا۔“

”کتنا ہی دیکھ لے“ آدمی اس کا عادی نہیں ہوتا۔ ہر تدفین کی اپنی اذیت ہوتی

ہے۔“

”واقعی‘ میرا تو یہ پورا ہفتہ ہی خراب ہو گیا۔“ برینڈا کا جسم تھرتھرا گیا۔

اب تدفین ہو رہی تھی۔ برگز برینڈا کے ساتھ اس کی کار تک آیا۔ برینڈا حیران

تھی کہ برگز کا ہاتھ ابھی تک اس کی کمپنی پر نکا ہے ”مجھے موت بہت بری لگتی ہے۔“ وہ بولی ”موت کے خیال سے مجھ پر لرزہ چڑھنے لگتا ہے۔“

”یہ سچ ہے کہ ہر شخص جنت میں جانا چاہتا ہے لیکن مرنا کوئی نہیں چاہتا۔ حالانکہ

مرے بغیر جنت میں جانا ممکن نہیں۔“

○-----☆-----○

ڈیمپے ہیڈ کوارٹر واپس پہنچا تو لیب سے اطلاع ملی کہ برف کے سونے پر سیدھے

ہاتھ کے انگوٹھے کا..... ایک واضح نشان ملا ہے۔ اسے اورٹن کے پرنٹس سے ملایا گیا۔

نتیجہ مثبت تھا۔

”یہ تو چٹا چل گیا کہ وہ کون ہے اب اسے پکڑنا ہے۔“ ڈیمپے نے کہا۔ ”پھر بھی

میں صبح کے مقابلے میں بہت بہتر محسوس کر رہا ہوں۔“

اس نے گریڈی اور برگز کو فون کر کے اب تک کی پروگریس بتائی۔ ایف بی آئی

نے اورٹن کو اپنی مطلوبہ لسٹ پر پہلے نمبر پر رکھ لیا۔ یہ سن کر دونوں پریشان ہوئے کہ ہو

سکتا ہے اورٹن کے پاس زہریلی گیس بھی ہو۔ انہوں نے چار بجے ملنے کا فیصلہ کیا۔ گریڈی

نے کہا کہ وہ اپنے ساتھ دو اسٹینٹ بھی لائے گا۔ ڈیمپے کو اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔

وہ سب جانتے تھے کہ صورت حال کتنی سنگین ہے۔

○-----☆-----○

ڈھانی بجے ٹام فیرو نے ایک اچھی خبر سنائی۔ اس نے بہت سکون سے اپنی دریافت

اعصابی گیس کتنی ہے۔ سب کام چھوڑ کر صرف یہ کام کرو۔ یہ بہت خطرناک گیس ہے۔ گریڈی اور برگز سے فوری رابطہ کرو۔ ہمیں ان کی مدد کی ضرورت ہے جلدی کرو۔ مجھے ایک گھنٹے میں رپورٹ چاہئے۔ اور ہاں، میڈیا والوں کو گیس کی ہوا بھی نہیں لگے۔ انہیں مناسب وقت پر بتایا جائے گا۔ میں خوف و ہراس پھیلاتا نہیں چاہتا۔“

ٹام فیرو نے سر کو تھپسی جنبش دی اور خاموشی سے کمرے سے چلا گیا۔

ڈیمپے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب وہ بیل کو دیکھ رہا تھا ”گس“ اورٹن کا مکمل حلیہ وار

سروسز سے جاری کرا دو۔ اس کی کوئی تصویر بھی ملی؟“

بیلی نے اسے اورٹن کی دو تصویریں دکھائیں۔ ایک میں وہ اکیلا تھا اور دوسری

میں بیوی کے ساتھ تھا۔ ڈیمپے کو اکیلی والی تصویر اچھی لگی۔ ”یہ تصویر اور حلیہ بی بی آئی کی

ہر نیوز کے ساتھ دکھایا جائے اور اخبارات کے صفحہ اول پر شائع ہو۔ اس تصویر کے

انٹار جنت بنواؤ۔ اپنے آدمیوں کے لئے۔ بلکہ اسٹیٹ پولیس اور ایف بی آئی کے لئے

بھی۔“ وہ کہتے کہتے رکا۔ ”اپنے آدمیوں سے کہو کہ اورٹن کی بیوی کو بھی چیک کریں۔

اگر وہ اس کے ساتھ نہیں ہے تو ڈر ہے کہ قتل کا ایک اور کیس گلے پڑے گا۔ بس اب

چل دو مجھے ساڑھے تین بجے تک مکمل رپورٹ چاہئے۔“

بیلی بھی کمرے سے چلا گیا۔

”پال اور لیو“ تم چار آدمیوں کے ساتھ اس مکان کو چھان ڈالو۔ اگر اورٹن نے

کوئی پن بھی چھپائی ہے تو وہ بھی مل جانی چاہئے۔ کوئی کام کی چیز ملے تو مجھے کال کر دو۔

اب مصروف ہو جاؤ۔“

اورٹن کے کمرے میں ڈیمپے اکیلا رہ گیا۔ ایک احساس نے اسے فکر مند کر دیا

تھا۔ اسے رہ رہ کر خیال آ رہا تھا کہ اس معاملے میں کہیں کوئی گڑبڑ ہے۔ کوئی کڑی نہیں

مل رہی ہے لیکن کیا؟

○-----☆-----○

ڈونیلی کی تدفین کی دعا ہو گئی تھی۔ برینڈا شریک ہوئی تھی لیکن ڈیمپے نہیں آسکا

تھا۔ سروس کے بعد برینڈا پہلے نکل آئی۔ ڈونیلی کی بیوہ میڈیلین کو اس کے دونوں بھائی

سارا دے کر گاڑی تک لائے۔ دیگر رشتے داروں نے اس کے گرد گھیر ڈال دیا۔ وہ نہیں

کے متعلق بتایا لیکن اس کی آنکھوں میں فخر کی چمک تھی ”اور نن کے پاس اب وی ایگر گیس نہیں ہے۔“ اس نے کہا

ڈسپے اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا انداز فاتحانہ تھا۔ اس نے فیرو سے ہاتھ ملایا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا کندھا تھپتھپایا ”خدا کا شکر ہے۔“

”اس کے لئے میں نے کم از کم بیس فون کالز کی ہیں۔“ نام نے وضاحت کی ”آئز کار محکمہ جنگ میں کسی کو یاد آگیا کہ وی ایکس گیس کا ایک کنسٹر کسی ایجنسی کو تجربے کے لئے دیا گیا تھا۔ خیال ہے کہ سی آئی اے کو دیا گیا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ بس وہی ایک کنسٹر باہر گیا ہے۔ انہیں اندازہ نہیں کہ گیس اور نن تک کیسے پہنچی۔ بہر حال انہوں نے درخواست کی ہے کہ اس معاملے کو اچھالا نہ جائے۔“

ڈسپے مسکراتے لگا۔

”مجھے تو یہ عجیب سا لگا کہ اور نن گیس کو کیوں چھوڑ بھاگا۔“ فیرو نے کہا ”لیکن آپ کو حیرت نہیں ہوئی؟“

”مجھے حیرت نہیں ہوئی۔“ ڈسپے نے اعتراف کیا ”اس لئے کہ وہ ایک ایک کر کے قتل کر رہا ہے۔ بہت سے لوگوں کو بیک وقت ختم کرنے میں اسے دلچسپی نہیں پھرتی منتخب افراد کو قتل کر رہا ہے۔“

”وہ نفسیاتی مریض ہے۔“

”اور ماہر نفسیات بھی ہے۔“ ڈسپے نے زہریلے لہجے میں کہا ”کیسا عجیب کامی نیشن ہے۔ چلو اب فیرو پورٹ کو گیس سے تو خطرہ نہیں۔“

”کنسٹر میں نے برگز کو دے دیا ہے۔ وہ لوگ وار ڈیپارٹمنٹ کو واپس کر دیں گے۔“

ساڑھے تین بجے تک گس بلی اور نن پر فائل تیار کر چکا تھا۔ اس نے اس کی بیس کاپیاں بنوائیں۔ تصویر کے انٹارجنٹ بنوا کر وائر سروسز کو فراہم کر دیئے گئے تھے۔ اگلے چند گھنٹوں میں اسے نیلی دیرن کے نیوز پروگراموں میں پورے ملک کو دکھایا جا رہا ہوگا۔

پال رائس نے فون پر اطلاع دی کہ اور نن کے گھر سے زبانہ فوج کے

اعشاریہ 45 ریوالور اور براؤن کلر کی ہیرڈائی کی خاصی بڑی مقدار کے علاوہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں مل سکی ہے۔ اس کے علاوہ اور نن کا ٹائپ رائٹر بھی وہ ہیڈ کوارٹرز لا رہے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ دھمکی آمیز خطوط اسی پر ٹائپ کئے گئے ہوں۔ ”سانپوں کا کیا کریں ہم؟“ رائس نے پوچھا۔

”انہیں وہیں رہنے دو۔ کسی ایکسپلٹ کو انہیں غذا فراہم کرنے پر مامور کر دو۔“

اسپانک برگز اپنے چیف ڈسٹیکٹو سلیڈ کنسٹر کے ہمراہ آیا تھا۔ ان کی آمد کے چند منٹ بعد سام گریڈی اپنے دو ایجنٹوں باب ڈی لنکا اور وارن شسٹر کے ساتھ آگیا۔ ڈسپے کنسٹر کے ساتھ ایک نارکوٹکس کیس پر کام کر چکا تھا۔ وہ اس کی صلاحیتوں سے متاثر ہوا تھا۔ ادھر بلی اور فیرو بھی آگئے۔ سب کو ایک دوسرے سے متعارف کرایا گیا۔

مینگ شروع ہوئی۔ ڈسپے صدارت کر رہا تھا۔ ”پہلی بات تو یہ کہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ اور نن کے پاس زہریلی گیس نہیں ہے۔“

”شکر ہے“ سام گریڈی نے بلند آواز میں کہا۔ اس پر سب نے تائید میں سر ہلایا۔

”ہمیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ ڈیوڈ اور نن ہمارا مطلوب آدمی ہے۔“ ڈسپے نے کہا ”جج والر کے نوٹھ پیسٹ کی ٹوب پر اس کی انگلیوں کے نشانات ملے تھے۔ ان کا رزلٹ پازینو ہے۔ اس کے علاوہ برف توڑنے کے جس سوئے کو فادر فریڈرکس کے سینے میں اتارا گیا تھا اس کے سرے پر اور نن کے انگوٹھے کا نشان ملا ہے پھر اور نن کے گھر سے ڈائنامیٹ کا کیس ملا ہے جس میں سات اسٹیکس کم ہیں۔ پتا چلا ہے کہ اور نن نے چار خطرناک سانپ بھی پالے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ سرکاری اسلحہ خانے سے چرایا ہوا اسلحہ بھی اس کے گھر سے برآمد ہوا ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ وار نن ہر طرح کا اسلحہ استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یوں وہ اور خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ وہ جتنی جلدی گرفتار ہو جائے اتنا ہی بہتر ہے۔“ ڈسپے کہتے کہتے رکا ”میں ڈیوڈ اور نن کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ وہ بے حد ذہین آدمی اور بے پروا جواری ہے جو بڑے سے بڑا خطرہ مول لینے سے نہیں چوکتا لیکن ساتھ ہی میں یہ بھی کہوں گا کہ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اتنے لوگوں کا قاتل ہو سکتا ہے۔“

”اس کی شناخت کے بعد کام آسان ہو گیا ہے۔“ برگز نے اعتماد سے کہا۔

”ٹکس نے اورٹن کے متعلق معلومات یکجا کی ہیں۔ میں ایک ایک کاپی آپ لوگوں

کو دے رہا ہوں۔ میں پڑھوں گا جہاں کسی کو کچھ پوچھنا یا بتانا ہو مجھے ٹوک دے۔“

گس بلی نے ایک ایک کاپی سب کو دی۔ ڈسپے نے پڑھنا شروع کیا۔ وہ ڈیوڈ

اورٹن کی پوری زندگی کی کتاب تھی۔

”ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے وہ زہر کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہو گا۔“ برگز نے

تبصرہ کیا۔

”یہ شخص بہت خطرناک ہے۔ ایکسپلوزیوز کا ماہر، ماہر نشاخی اور کرائے میں

براؤن ٹیلٹ ہولڈر۔“ سام گریڈی بولا۔

”ہاں اس میں کوئی شک نہیں۔“ ڈسپے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا

”صرف محرک کی کمی ہے۔ ویسے اورٹن یہ چاروں قتل کرنے کی مکمل اہلیت رکھتا ہے۔

۶۹ء میں وہ زخمی ہوا تھا جس کے بعد وہ لنگڑا کر چلتا ہے۔ یہ بھی بتادوں کہ ۷۰ء میں اس

نے جنگ کے خلاف تحریک میں بھرپور حصہ لیا تھا۔ اس کا نام ایف بی آئی کے ریکارڈ میں

موجود ہے۔“

”جس شخص کو جنگ نے جسمانی طور پر نااہلی دی ہو وہ اور کیا کرے گا جیف۔“

گس بلی نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

”یہی اس کا محرک بھی ہو سکتا ہے۔“ سام گریڈی نے کہا ”ہو سکتا ہے اسے سسٹم

سے نفرت ہو۔ جنگ سے نفرت، سسٹم سے نفرت۔ اس لئے وہ بڑے لوگوں کو ٹھکانے لگا

رہا ہو۔“

”میری سمجھ میں نہیں آتا کہ چار معصوم انسانوں کو قتل کرنے کا کیا جواز ہو سکتا

ہے۔“ ڈسپے نے گریڈی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ”ابھی تک ہم چاروں مقتولوں کے

درمیان کوئی کنکشن نہیں تلاش کر سکے ہیں اور نہ ہی کوئی محرک ملا ہے۔ آج جو قتل ہوا

اس میں مصلوب کرنے کا تاثر دیا گیا۔ کیوں؟“

”لوگوں کو دہلانے کے لئے۔“ برگز نے رائے دی۔ ڈسپے نے تائید میں سر ہلایا۔

”میں سمجھتا ہوں اس کے دماغ میں کوئی گڑبڑ ہے۔“ بلی نے کہا۔

”مصلوب کرنا کوئی عام طریقہ نہیں۔ میرے خیال میں اس نے لوگوں کی بھرپور

توجہ حاصل کرنے کے لئے یہ طریقہ اپنایا۔“ برگز نے پُر خیال لہجے میں کہا۔

میننگ چھ بجے کے بعد تک چلی۔ طے پایا کہ تینوں فورسز اپنی تمام توانائیاں اورٹن

کو گرفتار کرنے کی کوشش میں صرف کریں گی۔ وہ اس پر بھی متفق تھے کہ اورٹن کی

گرفتاری کے لئے میڈیا کو بھرپور انداز میں استعمال کیا جائے ”میں تمہیں بتا دوں کہ وہ

بھیس بدلنے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے۔“ ڈسپے نے کہا ”اور میری سمجھ میں یہ ایک بات

بھی نہیں آتی کہ اتنا ہوشیار آدمی اپنی انگلیوں کے نشانات کیسے چھوڑ سکتا ہے۔ یہ تو ایسا

ہے جیسے وہ دانستہ اپنی شناخت کرانا چاہتا ہو۔“

”کوئی قاتل ایسا کیوں کرتا گا؟“ ڈی لٹکا کے لہجے میں انجمن تھی۔

”وہ اپنے کام کا کریڈٹ اپنے نام چاہتا ہے۔ اسے کوئی دولت تو حاصل نہیں کرنی

ہے۔ وہ نام کمانا چاہتا ہے۔“ گریڈی نے توجیہ پیش کی۔

”ٹھیک کہتے ہو۔ نفسیاتی مریض تو یہی چاہتے ہیں۔ اب سوچو کہ چرایا ہوا اسلحہ

بھی اس نے اچھی طرح چھپا کر نہیں رکھا۔ چند منٹ کی تلاشی میں ہر چیز مل گئی۔“ ڈسپے

نے کہا۔

”واقعی بات سمجھ میں نہیں آئی۔“ برگز نے کہا۔ پھر اس نے گھڑی دیکھی

”سوری مجھے کسی سے ملنا ہے۔ میں اب چلتا ہوں۔“

میننگ ختم ہونے سے پہلے فیصلہ کیا گیا کہ زیادہ سے زیادہ پبلیش کی خاطر سام

گریڈی ہفت ٹوڈے شو میں شریک ہو گا اور گریڈی برگز اور ڈسپے جمعے کو شام سات بجے

مشترکہ انٹرویو دیں گے جو لائیو نشر ہو گا۔

○-----☆-----○

قصبے میں روکو کیڈیلاک انجنسی کے خفیہ سوٹ میں ایک بھاری بھر کم آدمی ایک

کوٹے میں بیٹھا میں ڈالر کے نوٹوں کو گن کر ان کی گڈیاں بنا رہا تھا۔ نوٹی روکو ہمیشہ کارز

میں دیوار سے پیٹھ لگا کر بیٹھتا تھا۔ اس نے بہت پہلے سمجھ لیا تھا کہ اس کے بزنس میں

تاریک کوٹے ہی محفوظ ہوتے ہیں پھر راہدار یوں میں الیکٹرونک الارم سسٹم سے اور زیادہ

تحفظ کا احساس ہوتا تھا۔

گلاس بھر کر پی لیا۔ فون پر لائن چمکی تو اس نے ریسیور اٹھا لیا "ہیلو لوئس" انٹونیو بول رہا ہوں۔ تمہارا کیڈی کا کاروبار کیسا چل رہا ہے؟ اچھا سن کر خوشی ہوئی۔ ہاں آگے کی منصوبہ بندی کرو۔ چیک تمہیں مل گیا؟ نئے ماڈل کی سیل اچھی جاری ہے۔ بہت خوب، میں نے اسی لئے فون کیا ہے۔ یہاں ہمارے ہاں ایک قاتل نے بڑی تباہی مچا رکھی ہے۔ مذاق نہیں۔ اس سے ہماری سیل متاثر ہو سکتی ہے۔ ہمیں اسے روکنا ہو گا۔ نہیں میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے۔ ہمیں معلوم کرنا ہے۔ میں تو لیفٹی کو ترجیح دوں گا۔ اگر لیفٹی کسی کام میں مصروف ہے تو اسپائیڈر کو بھیج دو۔ اسے کل کی فلائٹ سے بھیج دو۔ اس طرف میں تمام بندوبست کر لوں گا۔ وہی پرانا سسٹم جو تم ادا کرو گے وہ میں ادا کر دوں گا۔ اوکے۔"

ٹونی روکو نے ریسیور رکھا اور دہائی کی طرف دیکھ کر انگلیوں سے وی کا نشان بنایا۔

○-----☆-----○

وہ جین کے ساتھ تھا اور جین بہت خوش تھی۔ انہوں نے ساتھ بہت اچھا وقت گزارا تھا۔ ہر لمحہ خوب صورت، ہر بل لذت انگیز۔ اچانک اس کے پرائیویٹ فون کی گھنٹی بجی، اس نے ریسیور اٹھا لیا۔ دوسری طرف جین تھی "میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں ڈارلنگ۔"

اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا "میں ابھی آرہا ہوں بنی۔" اس نے ریسیور رکھ دیا۔ مائی گاڈ! تو وہ جاگتی آنکھوں کا خواب تھا۔ محض اس کے زرخیز تخیل کا کرشمہ..... وہ کیا تھری ڈی فلم تھی۔ رنگین فلم۔ بیک گراؤنڈ سے آن دیکھے بڑھے آدمی کی آواز آرہی تھی۔ وہ ہنس رہا تھا۔

اس نے خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کی۔ یہ کیا مصیبت ہے۔ یہ خواب کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ ذہن اس طرح جواب دینے لگیں تو آدمی اپنی قسمت کا آپ مالک نہیں رہتا۔ اسے لگ رہا تھا کہ بڑھا شخص اس کے دماغ پر قابض ہو گیا ہے۔ بڑھے کی آواز اسے خوابوں کی دنیا میں لے جاتی تھی اور وہ اس بڑھے کو پہچانتا بھی نہیں تھا۔

اسے خود پر قابو رکھنا تھا۔ سب کچھ یاد رکھنا تھا۔ ان خوابوں سے خود فراموشی کی اس کیفیت سے لڑنا تھا۔ اگر اس کا دماغ ہی ناقابل اعتبار ہو گیا تو سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔ اور پریشانی کس بات کی۔ اسے بڑھے پر بھروسہ کرنا ہے اور کسی بات سے بھی ڈرنا

"دس ہزار اور لاؤ تو پانچوں پیکٹ پورے ہو جائیں گے۔" روکو نے کہا "دو لاکھ ڈالر فی بریف کیس۔" اس نے تین بریف کیس مکمل دیکھ کر بند کر دیے۔

اس کا ہڈی گاڑ دہائی ملحقہ کمرے میں چلا گیا۔ وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں مطلوبہ رقم تھی۔

"یہ ہوئی ثابت۔" روکو نے بریف کیس میں نوٹ جھاتے ہوئے کہا "اب ہم کل کی میننگ کے لئے تیار ہیں۔"

روکو کیڈیلاک ایجنسی اس کے باپ ایزیکو روکو نے قائم کی تھی۔ اپنی موت تک وہ اسے کامیابی سے چلاتا رہا۔ لیکن ٹونی روکو نے کاروبار کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔ چند ہی افراد جانتے تھے کہ روکو اتنا دولت مند کیسے ہو گیا۔ اس کے پاس اس وقت بیس ملین ڈالر نقد موجود تھے اور انیس ملین اس نے خود بنائے تھے اور وہ ٹیکس فری تھے۔

ٹونی آفسٹ پر ننگ سے فائدہ اٹھانے کا خیال سب سے پہلے ٹونی روکو ہی کو آیا تھا۔ ویگاس میں سینڈ کیٹ کے لوگوں سے اس کا رابطہ تھا۔ وہ اصل نوٹوں کی دس فیصد قیمت پر اسے سرکاری بانڈ پیپر فراہم کرتے تھے جو حکومت کرنسی نوٹ چھاپنے کے لئے استعمال کرتی ہے۔ روکو کے بنائے ہوئے بیس ڈالر کو اصلی نوٹوں سے جدا کرنا ناممکن تھا اور ابھی تک انہیں چیلنج بھی نہیں کیا گیا تھا۔

"مجھے جج دارل کے متعلق سن کر خوشی ہوئی۔" دہائی نے کہا "اس نے جوئے کو چھ سال کی سزا سنائی تھی۔"

"دہائی" یہ قتل مجھے اچھے نہیں لگے۔ ہمارا کام بہت اچھا چل رہا ہے۔ دو سال ہو گئے اور کسی کو اس کی ہوا بھی نہیں لگی۔ کسی کو شبہ تک نہیں ہوا۔ ایسا شان دار سیٹ آپ ہے ہمارا لیکن یہ قاتل سب کچھ برباد کر کے رکھ دے گا۔" وہ اٹھا اور ادھر ادھر ٹھٹھا رہا "میں نہیں چاہتا کہ یہ علاقہ اسٹیٹ پولیس یا ایف بی آئی کے ایجنٹوں سے بھر جائے اور وہ ادھر ادھر سوچتے پھریں۔ اگر پولیس اس شخص کو نہیں روک سکتی تو پھر ہمیں ہی یہ کام کرنا ہو گا۔ میں نروس ہو رہا ہوں۔ پرائیویٹ فون پر ویگاس میں لوئس سے میری بات کراؤ۔"

دہائی نمبر ملانے لگا۔ اتنی دیر میں روکو نے ریفریجریٹر سے بٹر ملک نکالا اور ایک

میں بیک گراؤنڈ کی تفتیش۔ کوئی بڑا فراڈ معلوم ہوتا تھا لیکن بونڈ نے کوئی وضاحت نہیں کی۔

اب جوڈی برینڈا سے ملنے کو بے تاب ہو رہی تھی۔ وہ بانٹی تھی کہ جم بہت مصروف ہو گا۔ اسے اپنے قصبے پر ہمیشہ سے فخر تھا۔ فیرپورٹ میں کبھی کوئی ایسا جرم نہیں ہوا تھا جو حل نہ کیا گیا ہو۔ وہ کیسا محسوس کریں گے۔ کیونکہ وہ وہاں دو کیس حل کرنے کے لئے جاری ہے۔ نہیں وہ خوش ہوں گے۔ یہ تو ایک ہی فیملی کی بات ہوئی اور کون جانے وہ قتل کے کیس بھی حل کر ڈالے۔ اس کے جسم میں سنسنی دوڑنے لگی۔

○-----☆-----○

دسپسے خوش تھا کہ پولیس والوں نے اس کی تباہ شدہ کار ہٹا دی ہے۔ صبح کے دھماکے کی کوئی نشانی موجود نہیں تھی۔

”واقعات کی رفتار اتنی تیز ہے کہ لگتا ہے کئی ہفتے گزر چکے ہیں۔“ ڈنر کے دوران اس نے برینڈا سے کہا ”مجھے اچھا تو نہیں لگتا لیکن ابھی مجھے باہر جانا ہے۔ ہم اور من کی تلاش میں ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ وہ ہمیں کہیں چھپا ہوا ہے۔“

برینڈا بعد میں بھی اس کی اسٹڈی میں بیٹھی رہی۔ ٹی وی آن تھا لیکن صرف کہانی دینے کے لئے۔ برینڈا اس وقت سنڈی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ گڑیا کے جلنے نے سنڈی پر گہرا اثر چھوڑا تھا۔ وہ اپنے خول میں اور سمٹ گئی تھی..... پورا دن وہ خاموش رہتی تھی۔ اس نے کھانا بھی اپنے کمرے میں کھایا تھا۔ ڈنر کے وقت جم اسے پیار کرنے گیا تو وہ رونے لگی اور آخر کار اپنی نئی گڑیا سے لپٹ کر سو گئی تھی۔

برینڈا اس تھی۔ سنڈی کو انہوں نے کتنا وقت دیا تھا۔ کتنی محنت کی تھی اس پر۔ کیسی کیسی مایوسی سے گزرے تھے اور ایک لمحے میں سب پر پانی پھر گیا تھا۔ سنڈی پھر پیچھے چلی گئی تھی۔ کتنا پیچھے وہ یہ نہیں جانتی تھی۔ اس نے سوچا کہ اگلے روز ڈاکٹر مارلم سے وقت لے گی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ یہ کیسی دنیا ہے۔ دکھوں اور اداسیوں کی دنیا اور بے چارہ جم اس پر کتنا دباؤ ہے، کوئی دیوانہ اسے قتل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسے احساس ہوا کہ اس کے سر میں شدید درد ہو رہا ہے۔

سوا دس بجے اس نے جم کو فون کر کے بتایا کہ ایڈوچم آیا تھا اور کہہ رہا تھا کہ

نہیں ہے۔ اس نے سکون کی گہری سانس لی۔

پریشانی یہ بھی تھی کہ یہ تین عورتیں مل کر اسے جسمانی طور پر تباہ کر دیں گی۔ وہ ان سے کچھ زیادہ ہی مل رہا تھا۔

اس نے اپنی کار جین کے ڈرائیور سے میں روکی۔ جین دروازے میں اس کی منتظر تھی۔ وہ اس سے لپٹ گئی اور.....

اف۔ فون کی وہ منحوس گھنٹی پھر بج رہی تھی!

○-----☆-----○

سینیٹر ولبرینسن کی بیوی ماری نینسن اپنے شوہر سے دو دن پہلے فیرپورٹ پہنچ گئی۔ اسے اپنے کالج کے زمانے کی دوست میوریل ونچسٹر سے ملنا تھا۔ سینیٹر کو بھی ونچسٹر کے گھر ہی قیام کرنا تھا۔

”ہائے ماری۔“

”ارے میوریل۔ تم تو ویسی کی ویسی ہو۔ ذرا جی نہیں بدلیں۔“

”تم بھی نہیں بدلیں۔ بلکہ تمہارے بال اور اچھے ہو گئے ہیں۔“

”شکریہ ڈارلنگ۔“ سینیٹر کی بیوی نے کہا۔

”نام تمہارا سامان لے آئے گا۔ باہر کار موجود ہے۔“

ایک گھنٹے کی ڈرائیو کے دوران ان کے درمیان مسلسل ہونے والی قتل کی وارداتوں کے بارے میں گفتگو ہوئی۔

○-----☆-----○

جیک جوڈی راجرز کو اپنی کار میں ائرپورٹ لے کر گیا۔ اس کا رویہ بہت اچھا تھا۔ اس نے ہونالولو تک ساتھ چلنے کی پیشکش کی تھی لیکن جوڈی نے اسے منع کر دیا۔ موسم کی وجہ سے فلائٹ ایک گھنٹا لیٹ ہو گئی۔

بوسٹن پہنچ کر اس نے فون پر پیٹر بونڈ سے بات کی۔ تب اسے پتا چلا کہ فیرپورٹ میں کیسی ہنگامی صورت حال ہے۔ تین دن میں تین قتل اور بیٹی اشار بھی گئی۔

بونڈ اس کے سپرد دو کام کر رہا تھا اور دونوں ہی چیلنج معلوم ہوتے تھے۔ فیرپورٹ سیونگ بینک میں دو لاکھ ڈالر کا ٹھکانہ اور بیٹی اشار کی وصیت اور انشورنس پالیسی کے سلسلے

آئندہ ایکشن تک وہ فرسٹ سیلیکٹ مین کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے تیار ہے۔ جم یہ سن کر خوش ہوا۔ اس کال کے بعد برینڈا سونے کے لئے لیٹ گئی۔

○-----☆-----○

آدھی رات تک وہ لوگ ہر ہوٹل اور ہر ہوٹل کے مرد مہمانوں کو چیک کر چکے تھے۔ انہوں نے تیس میل کا علاقہ کور کیا تھا۔ چودہ ایسے افراد کو پوچھ پیچھے کے بعد کلیئر کر دیا گیا تھا جن کا حلیہ اور ٹن سے ملتا جلتا تھا۔ ایک ایسا بھی تھا جو اپنی گرل فرینڈ کو شناخت سے بچانے کے چکر میں شوٹ ہوتے ہوتے بچا تھا۔ اس نے تین پولیس والوں پر دروازہ بند کرنے کی کوشش کی تھی اور اگلے ہی لمحے دو پولیس والے اس کے سینے پر چڑھے بیٹھے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں ریو اور تھے۔ اور بیک گراؤنڈ میں ایک ریسپشنسٹ اپنی برہنگی چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

○-----☆-----○

”اس کا کہیں نام و نشان نہیں چیف۔ اور اس کی بیوی کا بھی پتا نہیں چل رہا ہے۔“ لیو پکونو تھکے ہوئے لہجے میں کہہ رہا تھا ”کہیں وہ کسی دوست کے گھر میں تو نہیں چھپے ہوئے ہیں۔“

”یہ ناممکن ہے ہم سب کو چیک کر چکے ہیں۔ البتہ کچھ ہوٹل رہ گئے ہیں۔ کل تک وہ بھی چیک ہو جائیں گے۔“ فیرو نے کہا۔ اس نے رضاکارانہ رات کی ڈیوٹی قبول کی تھی۔

”نام‘ میں اور لیو اب گھر جا رہے ہیں۔“ ڈیمپے نے کہا ”کوئی خاص بات ہو تو مجھے رنگ کر دینا۔ مجھے لگتا ہے کہ اور ٹن ہماری بے بسی دیکھ کر خوش ہو رہا ہے۔“

○-----☆-----○

”وہ“ اپنی اسٹڈی میں ڈینک کے پیچھے تھا۔ اس نے اپنا سگار ایش ٹرے میں مسل دیا۔ وہ اس وقت بہت خوش تھا۔ اس کا منصوبہ اس کی توقع سے بڑھ کر کامیاب ثابت ہو رہا تھا اور یہ تو بہت شاندار دن تھا۔ اس نے ڈیمپے کی خاص کار کے چھتھرے اڑا دیے تھے۔ اس نے ہنستے ہوئے اس پورے منظر کو تصور میں دیکھا۔ بھیکے ہوئے چوہے جیسا چیف ریو اور ہاتھ میں لئے پانگلوں کی طرح اسے ڈھونڈ رہا تھا۔ وہ پھر ہنس دیا۔ نرم دل لوگوں کے

ہاتھ میں گن بہت بری لگتی ہے۔ ڈیمپے کبھی اسے نہیں ڈھونڈ سکے گا۔ اسے فادر فریڈرکس کا خیال آگیا۔ کیسے اس نے اس کا گلا گھونٹا، کیسے اسے صلیب پر لٹکایا۔ یہ بات تو اسے آج معلوم ہوئی تھی کہ اگر وہ فادر کو قتل نہ کرتا تب بھی وہ تین مہینے سے زیادہ نہیں جی سکتا تھا۔ وہ ہنسنے لگا۔ میں نے تو احسان کیا اس پر۔ میں نے اسے بڑی اذیت سے بچالیا۔ اس کی روح کو آزاد کر دیا۔

کیسی خوف ناک بات تھی کہ پادری ریورنڈ نے دعا کی تھی ”اسے معاف کر دو خداوند“ جبکہ اسے اس کی موجودگی کا احساس بھی نہیں تھا۔ اس نے پٹیل سے نوٹ بک پر فریڈرکس کے نام کو کراس کیا۔ وہ حکم کا دہلا تھا۔ اس کی فرسٹ میں نمبر پانچ، نوٹ بک دراز میں رکھ کر اس نے دراز مقفل کی اور ایک گلاس دودھ کے ساتھ وٹامن ای کی دو گولیاں لینے کے بعد سونے کے لئے چلا گیا۔

پولیس سائیوں کے پیچھے بھاگ رہی ہے۔ امریکا کا ہر گھر جان گیا ہے کہ میں دیکھنے میں کیسا ہوں۔ وہ ہر اس شخص کو تلاش کریں گے جو اور ٹن کی تصویر جیسا ہو۔ انہیں نہیں معلوم کہ ان کا واسطہ کیسے ماسٹرمانڈ سے پڑا ہے۔ میری تو مونچھ نہیں ہے، میں دیا نہیں ہوں جیسا وہ سمجھ رہے ہیں۔

اس نے اطمینان کی سانس لی اور کروٹ بدلتے ہوئے اپنی بیوی کو تھپتھپایا۔ یہ خواب نہیں تھا۔ وہ اب بھی فیر پورٹ ہی میں تھا۔

○-----☆-----○

۶ جون۔ جمعہ

ناشتے پر ایلس برگز نروس تھی اور چڑچڑی بھی ہو رہی تھی۔ برگز کی پیش قدمیوں سے اسے الجھن ہو رہی تھی ”میں بہت خوف زدہ ہوں۔“ وہ بولی ”یہ جو شخص اندھا دھند قتل کرتا پھر رہا ہے، جم کو قتل کرنے کی کوشش کر چکا ہے۔ وہ کہیں تمہیں بھی.....“ وہ سکنے لگی۔

”تم فکر مت کرو جان۔“ اسپانک نے اسے تسلی دی ”یہ کوشش پہلے بھی بہت لوگ کر چکے ہیں اور میں دو جنگیں بھی جھیل چکا ہوں۔“

”میں تمہارے لئے فکر مند ہوں۔ تم بہت بے پروا ہو۔“ ایلس نے اپنے آنسو

پونچھتے ہوئے کہا ”پچھلی رات تم بہت دیر سے آئے تھے جبکہ تم جانتے ہو کہ تم ساتھ رہو تو میں سو بھی نہیں سکتی۔“

اسپانک نے اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا ”ریلیکس ہنی۔ میں نے رات تمہیں تھپتھپا کر گڈ نائٹ کہا تھا مگر تم سوئی ہوئی تھیں۔ دیکھو ہم اور شن کو پکڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب تک یہ معاملہ نہیں ختم ہوتا۔ میں جلدی گھر نہیں آسکوں گا۔ یہ معاملہ ختم نہ ہو جائے تو پھر ہم کہیں چھٹی منانے چلیں گے۔“ وہ اس سے لپٹنے لگا ”رات بھی مجھے دیر ہو جائے گی۔ این بی سی سے میرا سام گریڈی اور ڈیمپے کالاسیو انٹرویو ٹیلی کاسٹ ہو گا۔ دیکھنا نہ بھولنا۔“

”ایسا کروں کہ برینڈا کو مدعو کر لوں؟“ ایلس نے ہچکچاتے ہوئے کہا ”ہم دونوں مل کر دیکھ لیں گی اور ہاں۔ کل میں ممی سے ملنے نیویارک جاؤں گی اتوار کو واپسی ہوگی۔“

”گڈ آئیڈیا۔ ممی تمہیں پھر سے خوش مزاج بنا دیں گی۔ ہاں ٹی وی دیکھنا نہ بھولنا۔ مجھے ہیرو کی حیثیت سے دیکھنا تمہیں اچھا لگے گا۔“ اسپانک نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

”تم کیسے آدمی ہو۔ میری سمجھ میں نہیں آتے۔“ ایلس نے سر جھٹکا ”ایک دیوانہ قاتل کھلا پھر رہا ہے اور تمہیں صرف چونچلے سوجھ رہے ہیں۔ سنو میرے پاس اپنی محبت کے اظہار کا ایک یہی طریقہ نہیں اور بھی بہت طریقے ہیں لیکن میں دیکھتی ہوں کہ خطرات کا سامنا ہو تو تم بہت جارحیت پسند ہو جاتے ہو۔ ہاتھ ہٹاؤ۔ میں تو اس وقت سوچ بھی نہیں سکتی ان باتوں کا۔“

اسپانک اب بھی اسے پرامید نظروں سے دیکھ رہا تھا ”یہ میری ضرورت ہے ہنی۔“ اس نے کہا ”چلو رات کو سہی۔ میں تمہیں جگالوں گا۔“

ایلس نے سرد آہ بھر کر آنکھیں موند لیں۔ اسپانک سیٹی بجاتے ہوئے گھر سے باہر چلا گیا۔

○-----☆-----○

ڈیمپے نے دروازہ کھول کر صبح کے اخبارات اٹھائے۔ ڈیلی نیوز اور ٹائمز کے صفحہ اول پر اور شن کی تصویر دیکھ کر اسے ڈھارس ہوئی۔ دروازے پر کھڑے کھڑے اس نے

لیڈ اسٹوری پڑھی۔ خبر میں تفصیل تھی کہ اور شن کو کیسے شناخت کیا گیا۔ دوسری طرف پادری ریورنڈ فریڈرکس کے قتل کو بے حد بیجانی انداز میں کور کیا گیا تھا۔

کچن میں اس نے چینل فور لگایا اور برینڈا کے ساتھ ناشتہ کرنے بیٹھ گیا۔ سنڈی ابھی سو رہی تھی۔ دی ٹوڈے شوسات بجے شروع ہوا۔ پہلے قتل کی وارداتوں کے متعلق بتایا گیا پھر سام گریڈی کو متعارف کرایا گیا۔ سام بے حد مطمئن اور پرسکون نظر آ رہا تھا۔ میزبان چین پائلوے کا رویہ سام کے ساتھ ہمدردانہ تھا۔ اس کے سوالوں کے جواب سام گریڈی نے بہت نپے تلے انداز میں دیئے۔

وہ ایک کھلے ذہن کے آدمی کی حیثیت سے بہت متاثر کن نظر آ رہا تھا۔ اس نے ڈیمپے کو بے حد سراہا ”چیف ڈیمپے ان کیسوں پر بے پناہ محنت کر رہا ہے۔ اب مشتبہ آدمی کا پتا چل گیا ہے۔ اب ہمیں بس ڈیوڈ اور شن کو گرفتار کرنا ہے۔ میں دیانت داری سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ ڈیمپے سے بہتر کوئی اور تفتیشی افسر ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ اہل ترین آدمی ہے۔“

برینڈا نے فخریہ نگاہوں سے جم کو دیکھا اور اس کے ہاتھ کو چھوا۔ جم ڈیمپے ہنس دیا ”سام مبالغے سے کام لے رہا ہے اترانے کی ضرورت نہیں۔“

”وہ“ کافی پیتے ہوئے اخبار میں اپنے کارناموں کی تفصیل پڑھ رہا تھا۔ اخبار میں اور شن کی کافی بڑی تصویر چھپی تھی۔ اس نے آخری نیپاریلو سگار سلگایا۔ اب اسے نیا پیکٹ خریدنا ہے۔

اوپر سے کسی جہاز کی آواز سنائی دی اور اسے خیالوں کی دنیا میں لے گئی۔ چار پانچ ہزار افراد جمع تھے اور وہ اپنے جہاز کی مدد سے فضا میں خطرناک ترین کرتب دکھا رہا تھا۔ ایسے کرتب جو کوئی اور ہوا باز دکھانے کی جرات بھی نہیں کر سکتا۔ اس نے غوطہ لگایا اور جہاز کو زمین سے صرف چار فٹ کی بلندی تک لے آیا پھر جہاز اٹھاتے ہوئے اس نے تین قلابازیاں دائیں جانب اور تین بائیں جانب لگائیں۔ اس کے بعد اس نے جہاز کو الٹا کر دیا۔ دیر تک وہ جہاز کو اسی پوزیشن میں اڑاتا رہا کوئی اور یہ جرات نہیں کر سکتا تھا۔

لیکن لوگ بس سانس روکے بیٹھے تھے۔ مجمع اسے داد نہیں دے رہا تھا۔ اسے غصہ آگیا۔ ہوا بازی کا یہ مظاہرہ انہیں حیران نہیں کر سکا تھا۔ کوئی بات نہیں۔ اگلی بار مظاہرہ کرتے ہوئے وہ انہیں یقینی طور پر حیران کر دے گا۔ وہ ان کے بچوں بیچ ایک نیپام بم گرا دے گا۔

وہ بہت زور سے ہنسا۔ اسے یہ احساس بھی نہیں تھا کہ وہ ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھا ہے۔ اسی وقت اسے بڑھے کی آواز سنائی دی۔ وہ تصورات کی دنیا سے نکل آیا۔ دیشریس کو اس کی ہنسی نے ڈرا دیا تھا۔ اس نے بل ادا کیا اور باہر نکل آیا۔

○-----☆-----○

ڈیمپے کافی کی خالی پیالی ہاتھ میں لئے بیٹھا تھا۔ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہر روز ایک قتل کا معمول اسے تھکائے ڈال رہا تھا۔ پیر کے روز پہلا قتل، مقتول سلیکٹ مین، منگل کو دوسرا قتل اداکارہ، بدھ تیسرا قتل جج، چوتھا قتل پادری۔ آج کس کی باری ہے؟

کیا اورٹن نے بم سے اسے قتل کرنے کی کوشش کی تھی؟ کیا پادری ریورنڈ فریڈرکس محض ایک متبادل تھا؟ لیکن نہیں فریڈ تو اورٹن کا اعلان کردہ ہدف تھا۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور خالی پیالی ڈیسک پر رکھ دی۔ اگر اس نے سوئمنگ پول میں چھلانگ نہ لگائی ہوتی تب بھی وہ اس بم سے نہ مرتا۔ زیادہ سے زیادہ زخمی ہو جاتا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اورٹن اسے خوف زدہ کرنا چاہتا تھا۔ وہ خوف زدہ تو نہیں ہوا تھا لیکن اس کے سر میں اتنا شدید درد ہوا تھا کہ وہ ٹھیک طرح سے سوچنے کے قابل بھی نہیں رہا تھا۔

اس نے پیڈ اور پنسل سامنے سرکائی اور کرسی سے ٹیک لگا کر سوچنے لگا۔ کیا اورٹن مزید قتل کرے گا؟ اگر ہاں تو اب ہدف کون ہوگا؟ اس نے سوچا کہ اورٹن کو پکڑنے کے لئے اسے اورٹن ہی کے انداز میں سوچنا ہوگا۔ خود کو اس کی جگہ رکھ کر۔ ہاں تو اب میں کسے قتل کروں؟ ہدف تو بے شمار ہیں۔ وہ پیڈ کو پنسل سے تھپکتا رہا لیکن پیڈ اب بھی سادہ تھا۔ نہیں یہ کام اس کے بس کا نہیں۔ وہ اورٹن بن کر نہیں سوچ سکتا تھا۔ ابھی تو محرک کا علم بھی نہیں اسے۔

اچانک ڈیمپے کے جسم میں تناؤ پیدا ہوا اور وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اورٹن

سائیکازسٹ تھا۔ ہر روز لوگوں کے ذہنی اور جذباتی مسائل اس کے سامنے آتے تھے۔ ہو سکتا ہے اس کے کیسوں میں کوئی سراغ ہو۔ محرک بھی ہو۔ مقتولین میں کوئی مشترک قدر بھی ہو۔

”میری، فیرو کو بلاؤ۔“ وہ چلایا۔ پھر اسے یاد آیا کہ ٹام فیرو نے صبح چار بجے تک ڈیوٹی دی ہے۔ وہ موجود نہیں ہوگا ”نہیں بلی کو بلاؤ۔“ اس نے تصحیح کی۔

دن چڑھنے لگا اورٹن اب بھی آزاد تھا مگر ۳۲ شہروں میں اس کی موجودگی کی اطلاعات ملی تھیں۔ ۳۲ شہر! نو ریاستوں میں اسے گرفتار بھی کیا جا چکا تھا۔ چھ مختلف موقعوں پر اورٹن کو فیروپورٹ کے علاقے میں دیکھا گیا تھا۔ اس معاملے نے لوگوں کے خیال کو سمیز کر دیا تھا۔ پتا جو کھڑکا تو بندہ بھڑکا والا معاملہ تھا۔

○-----☆-----○

جوڈی راجرز حیران تھی کہ پیٹریونڈ خود اسے ریسو کرنے اتر پورٹ آیا ہے۔ اس کی شخصیت بہت زبردست تھی۔ وہ اسے دبا کر رکھنے کی کوشش کرتا تھا مگر پھر بھی وہ ہزاروں لاکھوں میں نمایاں رہتا تھا۔ پیٹر، بونڈ اینڈ بونڈ کا دماغ تھا۔ انتظامی معاملات میں وہ جمنس تھا۔ فیلڈ ورک اس کا جڑواں بھائی، جمنز کرتا تھا اور وہی اخبار کی شہ سرخیوں میں نظر آتا تھا۔ جمنز ان دنوں کسی اہم سرکاری کام کے سلسلے میں مشرق بعید گیا ہوا تھا۔

پیٹر جوڈی کا ہاتھ تھام کر اسے اتر پورٹ سے باہر لے آیا۔ ”سوری جوڈی ڈارلنگ، میں نے تمہاری چھٹیاں خراب کیں لیکن مجبوری تھی۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس کی تلافی کروں گا۔“ اس کے لمبے میں لگاوت تھی یا وہ جوڈی کا وہم تھا۔ جوڈی کی نبضیں تیز ہونے لگیں۔

پیٹر نے جوڈی کے لئے اپنی مرسدیز کا دروازہ کھولا، ”آج تم آرام کرو۔ سات بجے میں تمہیں ڈنر کے لئے لے چلوں گا۔ وہیں کام کے بارے میں سمجھا دوں گا۔ فیرو پورٹ اپنی کار میں جاتا۔ ان میں تمہارے لئے کمرہ ایک ہے۔“

جوڈی کہنا چاہتی تھی کہ وہ اپنی بہن کے پاس ٹھہر سکتی ہے لیکن بونڈ نے جیسے اس کے خیالات پڑھ لئے ”میں نہیں چاہتا کہ تم ڈیمپے فیملی کے ساتھ ملوث ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ تم قتل کی ان وارداتوں میں ملوث ہو۔“ اس نے کن انکھیوں سے دیکھا اور اس

جیسے تم میں سے کسی نے جان بوجھ کر گڑیا کو ختم کیا ہے۔“

برینڈا متعجب رہ گئی۔ ڈاکٹر پر اسے ایسا یقین بھی نہیں تھا۔ ڈاکٹر سے انہیں کم ہی مدد ملی تھی۔ سنڈی کے لئے جو کچھ بھی کیا تھا اس نے اور جم نے ہی کیا تھا۔ اب بھی انہیں ہی کرنا تھا۔

مارلم اب بھی دھیمی آواز میں بول رہا تھا ”بسی تھراپی کی ضرورت ہے۔ سنڈی کو پیر کے دن میرے پاس دوبارہ لانا۔“ اس نے برینڈا کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

برینڈا نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ یوں چھوٹے والے لوگ اسے پسند نہیں تھے۔ جم کئی بار کہہ چکا تھا کہ ڈاکٹر اچھا آدمی نہیں۔ آج برینڈا اس سے متنق ہوئی تھی۔

اس نے ڈاکٹر کو میٹھی مسکراہٹ سے نوازا اور سنڈی کا ہاتھ پکڑ کر باہر آگئی۔ اس نے دوبارہ اپائنٹ منٹ لینے کی زحمت نہیں کی تھی۔

○-----☆-----○

سام گریڈی سوا بارہ بجے فیرپورٹ پہنچا۔ ڈیسپے اپنی کروزر میں اسے لینے گیا تھا۔ ان دونوں کو مینی کے اسٹیک ہاؤس میں لنچ پر برگز سے ملنا تھا۔ جم نے فی وی پر پرفارمنس پر سام کو داد دی۔ سام نے شکریہ ادا کیا۔ راستے میں ڈیسپے نے اسے اورٹن کے متعلق اب تک کی معلومات فراہم کیں ”میں جانتا ہوں کہ اورٹن آسانی سے ہاتھ آنے والا نہیں۔“ اس نے کہا۔ ”اب تک کا پیڑن یہ ہے کہ وہ روز ایک قتل کر رہا ہے اگر اسے یہ کام جاری رکھنا ہے تو پھر یا ہر بھی آنا پڑے گا۔“

وہ مینی کے اسٹیک ہاؤس پہنچے تو برگز کی گاڑی وہاں پہلے سے موجود تھی۔ ڈیسپے نے اپنی گاڑی پارک کی ”وہ ابھی بدل کر باہر آئے گا۔ وہ خود کو بھیس بدلنے کا ماہر ثابت کر چکا ہے اور اگر اسے فیرپورٹ میں قتل کرنے ہیں تو وہ یہاں سے جا بھی نہیں سکتا۔ اسی لئے مجھے یقین ہے کہ وہ یہیں کہیں موجود ہے۔“ اس نے گاڑی گیٹ سے قریب سے قریب ترین پوزیشن پر پارک کی۔

کارنر نیبل پر موجود برگز نے انہیں دیکھ کر ہاتھ ہلایا۔ وہ مشروب لے کر بیٹھ گئے اور تیار خیال شروع ہو گیا۔ انہیں یہ فکر بھی تھی کہ لائیوٹی وی اسٹیشن میں سوالات کا

کے ہاتھ کو نرمی سے چھو لیا ”تم بہت اہم ہو۔“ جوڈی بے تابی سے منتظر تھی۔ آخر کار ہارونڈ نے جملہ پورا کیا ”ہماری فرم کے لئے۔“

راستے میں پیٹر اسے دونوں کاموں کے بارے میں بتاتا رہا۔ بینک میں دو لاکھ نوے سو اور بیٹی اشار اور جج والر کی وصیتوں میں ممکنہ فراڈ۔ اس نے ایک بڑا لفظ جوڈی کی طرف بڑھایا۔ ”یہ کچھ بیک گراؤنڈ میٹریل ہے۔ آرام کر لو تو اسے دیکھ لیتا۔“ اس نے بتایا کہ اس کے خیال میں فیرپورٹ میں دولت کے بھوکے چوہے مسئلہ بنے ہوئے ہیں۔

جوڈی کو پادری کے قتل کا سن کر شاک لگا لیکن اس بات سے طمانیت ہوئی کہ قاتل کی شناخت ہو چکی ہے۔

پیٹر ہارونڈ نے جوڈی کا سامان اوپر پہنچایا اور رخصت ہوتے ہوئے عجیب انداز میں اس کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔ جوڈی حیران تھی لیکن اس کی ساری تھکن دھل گئی تھی۔

○-----☆-----○

اگلے قتل کے خیال نے ”اسے“ سنسنی سے دو چار کر دیا تھا اور خواہش بھی بڑھ گئی تھی۔ وہ اپنے آفس سے نکلا اور فون بوتھ سے اس نے گایلا کو فون کیا۔ ”ٹائیگر“ مجھے امید تھی کہ تم مجھے فون کرو گے۔“ دوسری طرف سے گایلا کی چمکی آواز سنائی دی ”اچھا..... دس منٹ میں آرہے ہو۔ میں منتظر ہوں۔“ اس نے ریسیور رکھ دیا۔ اگلے اپائنٹ منٹ سے پہلے اس کے پاس اتنی فرصت تھی کہ گایلا سے مل کر آسکتا تھا۔

○-----☆-----○

ڈاکٹر مارلم نے سنڈی کا تفصیلی معائنہ کیا۔ آدھا گھنٹا وہ سنڈی کے ساتھ اکیلا بھی رہا لیکن سنڈی بس کرسی پر بیٹھی آگے پیچھے جھولتی رہی۔

”اس شاک نے بچی کو پیچھے دھکیل دیا ہے۔“ اس نے برینڈا کو بتایا۔ برینڈا نے اثبات میں سر ہلایا۔ یہ بات گو وہ خود بھی سمجھ چکی تھی۔ ”سنڈی سمجھتی ہے کہ گڑیا وہ خود تھی۔“ ڈاکٹر نے وضاحت کی۔ ”گڑیا کی موت کا اسے صدمہ ہے اور نہ جانے کیوں وہ تمہیں یا جم کو گڑیا کی موت کا ذمے دار سمجھتی ہے۔“

سامنے کیسے کیا جانا چاہئے۔ برگز نے تجویز پیش کی کہ اورٹن کی بیوی کا حلیہ بھی جاری دیا جائے، ممکن ہے وہی انہیں اپنے شوہر تک پہنچا دے۔ ویسے بھی وہ تو بھیس نہیں بدستار گی۔

”مجھے تو ڈر ہے کہ وہ مرچکی ہے۔“ سام گریڈی نے کہا۔

لنچ ختم کرتے ہوئے برگز نے انہیں چونکا دیا۔ ”اپنے وینر کو دیکھو۔“ اس نے آگے بھٹکتے ہوئے سرگوشی میں کہا ”اس کا قد چھ فٹ ہے اور میرا اندازہ ہے کہ وزن ۱۵ پاؤنڈ ہوگا۔ اس کے بال بھی گر رہے ہیں، بالوں کا رنگ گرے ہے، مگر ممکن ہے ڈائی کے گئے ہوں۔ چال میں ہلکی سی لنگراہٹ بھی ہے اور چہرے کے اعتبار سے بھی یہ اورٹن سے مشابہ ہے۔“

گریڈی نے برگز کو پھر وینر کو دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔ کافی کی پیالی اس کے ہونٹوں سے کچھ دور رک گئی تھی۔

ڈیمپس نے نظریں نہیں اٹھائیں۔ وہ بل کا چیک سائن کر رہا تھا پھر اس نے کہا ”میں نے ہماری پریشانی بڑھا دی برگز۔ یہ وینر اورٹن بھی ہو سکتا ہے اور ہم تینوں کو زہر بھی دے سکتا ہے۔ خوش قسمتی سے ایسا ہے نہیں۔ یہ یہاں کا آٹھ سال پرانا وینر ہے۔ اس کا نام جولیم بارڈی ہے۔ میں اسے برسوں سے جانتا ہوں لیکن آج اسے دیکھ کر مجھے بھی یوں خیال آیا تھا۔“ وہ کہتے کہتے رکا ”تمہیں اب بھی شک ہے مگر میں بتا دوں کہ جو کی چھوٹی انگلی تین سال پہلے کٹ گئی تھی اور میں اسے پہلے ہی چیک کر چکا ہوں ویسے اورٹن کو اور شخص کا روپ دھارنے کی غلطی کبھی نہیں کرے گا۔“

برگز نے کافی کی پیالی اٹھالی۔ اس کا منہ بن گیا تھا۔

○-----☆-----○

ہیڈ کوارٹرز واپس جاتے ہوئے ڈیمپس کو پولیس ریڈیو پر کال موصول ہوئی ”چیف لگتا ہے اس نے پھر کام دکھا دیا۔ گرینڈ میئر نے ایسولینس منگوائی ہے۔ ان کا ایک مریض قتل کر دیا گیا۔“

”لعنت ہو۔“ ڈیمپس بڑا بڑایا۔ اس نے سائرن پوری آواز میں کھولا اور گاڑی کا پورٹن دیا۔ گرینڈ میئر ایک لکڑی صحت گھر تھا۔

دو منٹ میں وہ گرینڈ میئر پہنچ گئے ”تم جاؤ میں آرہا ہوں۔“ گریڈی نے اپنی ٹانگ کو چھوتے ہوئے کہا۔

ڈیمپس بھاگتا ہوا اندر گیا۔ وہاں اس کا سامنا میئر کے ڈائریکٹر رالف کوئین سے ہوا۔ کوئین کا چہرہ ستا ہوا تھا ”ادھر آئیں چیف۔ مسز آر بکل ابھی زندہ ہیں۔“

وہ تیزی سے کارنر کے ڈیلیکس سوئٹ کی طرف گئے۔ نیلی آر بکل دنیا کی امیر ترین بیوہ تھی۔ وہ ایک بڑی فیملی کی آخری فرد تھی۔

وہ کمرے میں داخل ہوئے تو ڈاکٹر ڈی فونے پلٹ کر دیکھا ”اب تو سانس بھی مشکل سے آرہی ہے۔ ایسولینس کہاں ہے؟“

”آ رہی ہے کسی بھی وقت پہنچ جائے گی۔“

ڈیمپس کو حیرت ہوئی کہ نیلی ابھی تک زندہ کیسے ہے۔ اسے تو ریڈیو پر قتل کی رپورٹ دی گئی تھی ”مجھے دیکھنے دو۔“ اس نے ڈاکٹر ڈی فونے کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے

کہا۔ بستر پر بڑی خاتون ہوش میں نہیں تھی۔ اس کا چہرہ اذیت سے مسخ تھا۔ نبض بہت ہی ست تھی۔ ڈیمپس اس پر جھکا ”کیا انہیں لسن دیا گیا ہے؟“ اس نے اچانک کہا۔

”نہیں جناب لسن تو ان کی ڈائیٹ پر ہی نہیں ہے۔“ ڈاکٹر ڈی فونے کہا۔

ڈیمپس سیدھا ہو گیا۔ وہ بولا تو اس کے لہجے میں ناراضی تھی۔ ”تو پھر یہ فاسفورس کا زہر ہے۔ ڈائیٹ میں تو ان کی یہ بھی نہیں ہوگا۔“ اس نے چہرے کی طرف اشارہ کیا۔

”یہ چہرے پر جلنے کے سے نشان تو دیکھیں۔ زرد فاسفورس خطرناک ترین زہر ہے۔ تم نے زہر خورانی کا علاج کیا؟“ وہ ڈاکٹر ڈی فونے سے مخاطب تھا۔

ڈاکٹر ٹونگ ہو کر رہ گیا ”نہیں مجھے تو پتا ہی نہیں تھا۔ صبح یہ ٹھیک ٹھاک تھیں پھر انہوں نے پیٹ میں مروڑ کی شکایت کی۔“

اسی وقت ایسولینس کا عملہ آگیا ”شاک کا علاج کرنا ہے۔ دل پر فاسفورس کے ٹوکس ایکشن پر نظر رکھنا۔ اس کا کوئی اینٹی ڈوٹ نہیں۔ بستر ہے کہ جلد از جلد معدے کی دھلائی کر دو۔“

ایسولینس والے نے ڈیمپس کو حیرت سے دیکھا ”اینٹی ڈوٹ نہیں ہے؟“ اس نے حیرت سے کہا۔

”ہاں دھلائی کرو اور دعا کرو۔“ ڈیمپے نے کہا۔

مسز آر بکل کو ایسوپلنس میں پہنچا دیا گیا تو ڈیمپے نے کمرے کی طرف توجہ دی۔ گریڈی دروازے میں کھڑا دیکھ رہا تھا۔ وہ ڈیمپے کے ذہن کی تیزی سے متاثر نظر آ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ مسز آر بکل اگر بچ گئی تو یہ صرف ڈیمپے کی وجہ سے ہوگا۔

ڈیمپے ہاتھ پیروں کے بل جھکا کمرے کے چاروں کونوں کا معائنہ کر رہا تھا پھر اس نے فاضل چیزوں کی کوٹھری کا بغور جائزہ لیا۔ بیڈ سائیڈ ٹیبل پر مسز آر بکل کا چشمہ اور پنیر اور ویفرز کی پلیٹ رکھی تھی۔ اس نے اسے بھی غور سے دیکھا۔ پھر اس نے گریڈی سے کہا ”پانچ دن کے بعد یہ مبارک موقع آیا ہے سام۔ میرا خیال ہے یہ حادثہ تھا۔“

”حادثہ؟“ سام نے حیرت سے کہا۔

ڈیمپے کو ٹین کی طرف بڑھا ”مسٹر کو ٹین“ مجھے سیدھا سا جواب چاہئے۔ کیا یہاں چوہے مسئلہ بنے ہوئے ہیں؟“

کو ٹین کو سوال کے اچانک پن نے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ ”ہاں“ چوہے تو ہیں لیکن اس کا اس بات سے کیا تعلق؟“

ڈیمپے کوٹھری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھول کر اندر اشارہ کیا ”یہ چوہے دان دیکھ رہے ہیں۔ چوہا مار زہر میں فاسفورس ہوتا ہے۔ یہ زہر ویفرز پر پھیلا دیا جاتا ہے۔ چارے کے طور پر۔“ وہ نیلی آر بکل کے ٹائٹ اسٹینڈ کی طرف واپس آیا ”اس ٹرے پر تین ویفرز رکھے ہیں۔ پنیر کے ساتھ۔“ اس نے کہا اور ایک ویفر اٹھا کر اسے سونگھا۔ ”یہ تو ٹھیک ٹھاک ہے لیکن اس آدھ کھائے ویفر کو چیک کرائیں۔ اس پر پنیر نہیں چوہا مار زہر لگا ہے۔ اس دوا میں کم از کم پانچ فیصد زرد فاسفورس ہوتا ہے۔“

گریڈی کے چہرے پر ستائشی تاثر نظر آیا ”لیکن اس سے کیا ہو گا ہے جم۔ قتل کا امکان تو اب بھی ہے۔ کیا قاتل یہ حرکت نہیں کر سکتا۔ ویفرز پر زہر لگانے کی؟“

”کر سکتا ہے لیکن نیلی کی نظر بہت کمزور تھی۔ یہ چشمہ دیکھو۔ اس کے شیشے کتنے دبیز ہیں۔ چشمے کے بغیر وہ چھ انچ دور کی چیز بھی نہیں دیکھ پاتی ہوگی۔ انہیں تو یہ زہریلا ویفر کھانا ہی تھا۔“

”لیکن انہوں نے پورا ویفر نہیں کھایا۔“ سام نے کہا۔

”فاسفورس کا تو ایک ذرہ ہی آدمی کو ختم کرنے کے لئے بہت کافی ہے۔“ ڈیمپے نے کہا ”کاش“ وہ بچ جائیں لیکن میرے خیال میں یہ حادثہ ہے۔ سب سے پہلے تو مجھے ان کی کرسی کے پاس یہ ٹوٹا ہوا ویفر نظر آیا۔ شاید ان کے ہاتھ سے گر گیا ہو گا۔ چشمے کے بغیر وہ اسے دیکھ نہیں سکتی تھیں۔ انہوں نے ٹول کو اٹھایا تو اصل ویفر کے بجائے ان کے ہاتھ میں زہریلا ویفر آیا۔ آؤ اب کچن کو چیک کرتے ہیں کہ میرا اندازہ درست ہے یا نہیں۔“

کو ٹین انہیں کچن کی طرف لے گیا۔ چند منٹوں میں انہیں چوہا مار زنک فاسفائیڈ کا براؤن مل گیا۔ اس میں پانچ فیصد زرد فاسفورس شامل تھا۔ کچن کے ایک ویلپر نے تصدیق کر دی کہ ملازمہ نے جن دو کمروں میں چوہوں کی موجودگی کی اطلاع دی تھی وہاں زہریلے ویفرز ڈالے گئے تھے ان میں ایک کمرانیلی آر بکل کا تھا۔

”مسٹر کو ٹین“ یہ زبردست غفلت اور غیر ذمے داری کا کیس ہے لیکن قتل کا معاملہ نہیں۔ میں اپنے ایک آدمی کو رپورٹ تیار کرنے کے لئے بھیج رہا ہوں۔ آؤ سام چلیں۔“

بیڈ کوارٹرز جاتے ہوئے سام سرپا ستائش تھا ”تمہیں ایکشن میں دیکھ کر خوشی ہوئی جم۔ بہت خوب۔ ہر محل عمدہ کارکردگی کا ایسا شاندار نمونہ میں نے پہلے نہیں دیکھا۔ تم تو شراک ہو مزہ بھائی۔“

”بات یہ ہے سام کہ وہاں مجھے تاش کا کوئی پتا نظر نہیں آیا۔“ ڈیمپے نے کہا۔ گریڈی پلکیں جھپکا کر رہ گیا۔ اسے اس بات کا بھی خیال نہیں آیا تھا ”شکر ہے کہ یہ ایک اور قتل نہیں۔“ اس نے گہری سانس لے کر کہا۔

○-----☆-----○

دوپہر کے بعد این بی سی ٹی وی کا کریو فیور پورٹ پہنچ گیا۔ وہ سیدھے ان کے گولڈن روم میں گئے اور کیمروں اور مائیکروفونز کی سیٹنگ میں مصروف ہو گئے۔ وہ پرفیشنل ٹیم تھی جو پچھلے پانچ سال سے باہم مل کر کام کر رہی تھی۔ یہ نیوز اسپیشل براہ راست پروڈیو سر فیلڈ میں کی ذمے داری تھے۔ اس کے ساتھ تین کیمرامن دو ساؤنڈ مین ایک اسٹاف اناؤنسر اور ایک لائٹنگ کی انچارج لڑکی تھی۔ الیکٹریشن اور تمام آلات ایک ٹریلر میں آئے تھے۔ ٹریلر کو ان کے عقبی حصے میں پارک کیا گیا تھا۔

انٹرویو سے پہلے پانچ منٹ قتل کے پس منظر کی رپورٹ دکھائی جانی تھی۔ ان کے بلیو روم میں این بی سی کے پہلے سے پہنچے ہوئے کریو کے ممبر بارن، جیکسن اور گرنت بیٹھے اب تک کی فلموں کا جائزہ لے رہے تھے۔ تاکہ پانچ منٹ کے لئے موثر ترین فلم کا انتخاب کر سکیں۔

ساڑھے تین بجے بارن، فیلڈ مین اور وارن پیٹی سے ملا اور انہیں اپنی ایڈٹ کی ہوئی تعارفی فلم دکھائی۔ دونوں کو وہ فلم بہت اچھی لگی۔

○-----☆-----○

ان کے سپروائزر سیل ڈی مار کو کے لئے وہ ایک بڑا دن تھا۔ ڈی مار کو بھی محنتی آدمی تھا۔ وہ ہر فن مولا تھا۔ ہر کام کر سکتا تھا۔

یہ فیر پورٹ سے براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونے والا پہلا پروگرام تھا۔ سیل ڈی مار کو کے ساتھ وارننگ میں مصروف رہا تھا۔ کام اتنا مشکل نہیں تھا جتنا وہ سمجھ رہا تھا۔ بیشتر مین کیبلز اور لائنیں این بی سی کے ریموٹ ہک اپ ٹریلر سے منسلک تھیں۔ پھر بھی اس نے اسٹیج کنکشنز کے سلسلے میں خاصا ہاتھ بٹایا۔

سوا چار بجے وہ ہسٹمنٹ میں موجود اپنے آفس میں چلا آیا تاکہ کافی پی سکے۔

○-----☆-----○

چار بجے کنیکٹیو کٹ اسٹیٹ پولیس کے ایک تنہا ٹروپر نے اپنی موٹر سائیکل ان کے پارکنگ لائٹ میں روکی۔ موٹر سائیکل کو سائیڈ اسٹینڈ پر کھڑا کر کے وہ لابی میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے کا بیشتر حصہ ہیٹ میں چھپا تھا۔ اس کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک بیگ تھا۔ دھوپ کے چشمے کے پیچھے سے جھانکتی ہوئی سلیٹ جیسے رنگ کی آنکھوں نے ایک سیکنڈ میں لابی کا تفصیلی جائزہ لیا۔ سب کچھ معمول کے مطابق تھا۔ ڈیسک کلرک اخبار پڑھ رہا تھا۔ ایک گوشے میں چار افراد بیٹھے کاک ٹیل سے شغل کر رہے تھے۔ ایک اکیلا شخص بار کے اسٹول پر بیٹھا پینے میں مصروف تھا۔

ٹروپر نے لفٹ کو نظر انداز کر دیا اور زینے کی طرف چل دیا۔ وہ بہت محتاط تھا اور بوقت ضرورت خطرناک ثابت ہونے کے لئے تیار بھی تھا۔

پندرہ منٹ بعد سیل ڈی مار کو اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ کافی پی کر رہے تھے۔

جانے کے لئے نکلا۔ وہ بے آواز قدموں سے سیل کے پیچھے چل دیا۔

دس منٹ بعد سیل دوبارہ اپنے کمرے میں آیا۔ اس نے کافی کا ایک اور کپ پیا اور چمڑے کا ایک چھوٹا بیگ لے کر گولڈن روم کی طرف چل دیا۔ ٹوائلٹ میں جو اس نے میک اپ کیا تھا وہ شاندار تھا۔ معمولی سا فرق تھا لیکن یقین تھا کہ کوئی اس فرق کو محسوس نہیں کر سکے گا۔

پروگرام کی وارننگ مکمل ہو چکی تھی۔ این بی سی کے الیکٹریشن ٹریلر کے پاس جمع تھے اور کافی پی رہے تھے۔ اب انہیں پروگرام شروع ہونے سے ایک گھنٹا پہلے اپنے سرکنوں کو دوبارہ چیک کرنا تھا۔

اس نے پورے اعتماد سے کام شروع کر دیا۔ اس نے اپنے بیگ سے پتے کیبل کا لچھا اور ایک ٹائمنگ ڈیوائس نکالی۔ سات منٹ سے کم وقت میں اس نے اپنا کام مکمل کر لیا۔ وہ جانتا تھا کہ جو کچھ اس نے کیا ہے اسے کوئی پکڑ نہیں سکتا۔ الیکٹریشن اپنے سرکٹ چیک کرتے ہوئے بھی کوئی فرق نہیں محسوس کر سکتے۔ اس نے نیوز اسٹیشن کو ۲۲۰ وولٹ کا وائر لگا دیا تھا۔ لائیو ایکشن! دیکھنے والے یہ پروگرام کبھی نہیں بھول سکیں گے۔ یہ سلگتا ہوا پروگرام ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

سیل ڈی مار کو زمین دوز منزل کے ٹوائلٹ میں گیا۔ دس منٹ بعد وہ باہر نکلا۔ چمڑے کا چھوٹا بیگ اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے موٹر سائیکل اشارت کی اور چل دیا۔

○-----☆-----○

فیر پورٹ ان کے ایک اور پرائیویٹ سوٹ کے ایک گوشے میں ٹوٹی رو کو اپنی پسندیدہ چرمی کرسی پر بیٹھا تھا اور ان سے الگ تھلگ رو کو کے دو باڈی گارڈ ہر وقت وہاں پہرا دیتے تھے۔

اس وقت رو کو کے سامنے کاؤچ پر دو بے حد حسین لڑکیاں بیٹھی تھیں لیکن رو کو کو ان کے حسن سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ دولت کے سوا وہ کسی چیز میں دلچسپی نہیں لیتا تھا۔ ایک اہم بات یہ تھی کہ رو کو کو کبھی کوئی چھو نہیں سکتا تھا۔ وہ انہی کہتا تھا یاں کسی پر اعتبار نہیں کرتا۔ جب وہ شیر خوار بچہ تھا تب بھی اپنی بیٹی خود ہی بدلتا تھا۔

”پچھلی بار کی طرح تمہیں پانچ فیصد ملے گا۔“ رو کو نے کہا ”یوں تمہیں دس ہزار

ڈالر ملیں گے۔ انہی پرانے ناموں سے رقم سرمایہ کاری میں لگاتا۔ اخراجات تمہارے اپنے ذمے۔ چین، نیویارک سے میامی تک تمہارا علاقہ ہے۔ اور گائیڈیورپ تمہارا ہے۔ شکاگو، ویگاس اور مغربی ساحل کو میں خود کور کروں گا۔

”نام ٹیبل کیا ہے؟“ جین نے پوچھا۔

”وہی پہلا والا۔“ روکو نے جواب دیا ”میں چاہتا ہوں کہ اس ماہ کے اختتام تک سرمایہ کاری مکمل ہو جائے۔ اب جاؤ اور یاد رکھنا۔ کچھ بھی ہو جائے مجھ سے رابطہ نہ کرنا اور آپس میں بھی بات نہ کرنا۔“ اتنا کہہ کر روکو اٹھ کھڑا ہوا۔ گائیڈ نے بے ساختہ اس سے ہاتھ ملانے کی غلطی کی تھی۔ وہ انٹی نے سانپ کی پھرتی سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

روکو مسکرا دیا ”وہ انٹی“ یہ سوٹ کیس ان کی گاڑیوں تک پہنچا دو۔ یہ بہت بھاری ہیں۔“

○-----☆-----○

ہیڈ کوارٹرز میں ملک بھر سے اورٹن کی موجودگی کی خبریں موصول ہو رہی تھیں۔ مختلف شہروں میں عجیب واقعات ہوئے تھے۔ نیویارک میں ایک فلائٹ لیٹ ہو گئی۔ صرف اس لئے کہ ایک خاتون کو شبہ تھا کہ اورٹن بھی اس جہاز میں سفر کر رہا ہے۔ ایک اطلاع پر بوٹن کے ایک مساج پارلر پر چھاپا پڑ گیا۔ ڈیور میں سائیکائرسٹ ایسوسی ایشن کے اجلاس میں قرار داد پاس کی گئی کہ ڈیوڈ اورٹن کا پریکٹس کا اجازت نامہ منسوخ ہونا چاہئے۔ سان فرانسکو میں ایک پیش گو نے اعلان کیا کہ ڈیوڈ اورٹن امریکا سے بھاگ کر کیوبا چلا گیا ہے۔ جہاں کاسٹرو نے اسے پناہ دے دی ہے۔

خود فیر پورٹ پولیس مختلف اطلاعات کی بنا پر سات چھاپے مار چکی تھی لیکن اورٹن نہیں ملا تھا۔ ڈیمپے کا حکم تھا کہ ایسی ہر اطلاع کو سنجیدگی سے لیا جائے۔

○-----☆-----○

جم ڈیمپے، اسپانک برگز اور سام گریڈی ساڑھے چھ بجے ان پہنچ گئے۔ نیوز اسپیشل سے آدھا گھنٹا پہلے بریڈا کے کہنے پر ڈیمپے نے پولیس یونیفارم پہنی تھی اور وہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔ برگز بھی یونیفارم میں تھا۔ گریڈی نے دھاریوں والا سوٹ پہنا تھا۔ اس روز ابھی تک کوئی قتل نہیں ہوا تھا۔ اس لئے فضا میں خوف اور کشیدگی اور

زیادہ تھی۔

”ہو سکتا ہے کہ آج وہ باہر نہ نکلے۔“ سام گریڈی نے کہا ”ایک دن کی چھٹی تو بھی کرتے ہیں۔“

ان تینوں کے درمیان نگاہوں کا تبادلہ ہوا۔ اس بات پر یقین کسی کو بھی نہیں تھا۔ کہنے والے کو بھی نہیں۔

”جب توقع نہ ہو تو اور زیادہ محتاط رہنا چاہئے۔“ ڈیمپے بولا۔

وہ گولڈن روم میں داخل ہوئے تو فیلڈ مین ان کی طرف بڑھا۔ وہ انہیں وارن پٹی کی طرف لے گیا، جو ایک آرام کرسی پر بیٹھا تھا۔ وہ سبھی پٹی کوٹی وی پر دیکھتے رہتے تھے۔ وہ ان کے لئے اجنبی ہرگز نہیں تھا لیکن ڈیمپے کو وہ آف دی اسکرین نسبتاً چھوٹا لگا۔ فیلڈ نے انہیں متعارف کرایا۔ ڈیمپے کو پٹی بہت اچھا لگا۔ وہ بہت پرسکون تھا اور چند منٹ میں اس نے ان تینوں کو بھی پرسکون کر دیا۔

”دیکھئے، موضوع بہت سخت ہے“ وارن پٹی نے کہا ”ہمیں اسے بڑی نزاکت سے ہینڈل کرنا ہے۔ ایسے کہ فیر پورٹ کے ساتھ بھی زیادتی نہ ہو۔ یہ قتل تو کہیں بھی ہو سکتے تھے۔ یہ بد قسمتی ہے کہ اورٹن نے آپ کے قصبے کو منتخب کیا۔“

”آن اتر جانے میں پانچ منٹ ہیں۔ حضرات اپنی نشستیں سنبھال لیں۔“ فیلڈ مین نے اعلان کیا۔

پٹی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا، جو ایک پلیٹ فارم پر رکھی تھی۔ اب وہ این بی سی کا بلیزر پہنے ہوئے تھا۔

پروڈیوسر نے اشارہ کیا۔ ڈیمپے نے دیکھا کہ ٹیلی ویژن کیمرے پر ایک سرخ جی روشن ہوئی۔ وہ کیمرہ پٹی اور تینوں مہمانوں پر مرکوز تھا۔

”گڈ ایوننگ امریکا۔ میں وارن پٹی آپ سے مخاطب ہوں۔ میں اس وقت فیر پورٹ، کینیڈی کٹ میں ہوں۔ یہ اسپیشل نیوز کاسٹ ہے جس میں پورے امریکا کو دلچسپی ہے۔ آپ واقف ہیں کہ نیویارک سے صرف ساٹھ میل دور اس خوب صورت قصبے میں چار قتل ہو چکے ہیں۔ یہاں جو ہمارے تین مہمان ہیں یہ اس بے رحم قاتل کو پکڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قاتل کا نام ڈیوڈ اورٹن ہے۔ وہ مقامی سائیکائرسٹ ہے۔“

پٹی نے ان تینوں کا الگ الگ تعارف کرایا۔ پھر پانچ منٹ کی ڈاکو میٹری دکھائی۔ اس میں چاروں وارداتوں کی تفصیل تھی اور عوام سے اپیل کی کہ وہ ڈیوڈ اورٹن کو تلاش کرنے میں پولیس سے تعاون کریں۔ اسکرین پر پندرہ سیکنڈ تک اورٹن کی تصویر دکھائی گئی۔ پھر کمرے پر دوبارہ ریڈ لائٹ نظر آئی اور انٹرویو شروع ہو گیا۔ پٹی نے ڈسپے سے پہلا سوال کیا ”چیف ڈسپے“ آپ امریکا کے چند بہترین ڈسٹیکٹوز میں شمار کئے جاتے ہیں۔ کیا آپ کے خیال میں ڈاکٹر اورٹن.....“

وارن پٹی کو اپنا پہلا سوال ہی مکمل کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔ ۲۲۰ دولت کی برقی رومائیکروفون کے راستے اس کے حلق سے گزر گئی۔ اس کا وجود موت کا خوف ناک برقی رقص کر رہا تھا۔ سام گریڈی بے ساختہ اس کی مدد کے لئے اچھلا۔ وہ پٹی سے محض انچوں کے فاصلے پر تھا کہ ڈسپے نے ناقابل یقین پھرتی دکھائی۔ اس نے ایک جھٹکے سے گریڈی کو دوسری طرف وارن پٹی سے دور اچھال دیا۔ ساتھ ہی اس نے مین سوئچ آف کر دیا۔ این بی سی نیٹ ورک کا پورے امریکا میں رابطہ نہیں رہا۔

بعد میں نیلسن نے رپورٹ دی کہ اُس وقت ایک کروڑ نوے لاکھ گھروں میں این بی سی کا وہ لائیو پروگرام دیکھا جا رہا تھا۔ پوری قوم نے ڈسپے کو حیرت انگیز پھرتی کا مظاہرہ کر کے سام گریڈی کی جان بچاتے دیکھا پھر اس نے سوئچ آف کر کے پٹی کو بچانے کی بے سود کوشش کی۔ اس کے ساتھ ہی لاکھوں ٹی وی اسکرین تاریک ہو گئے۔ دو منٹ بعد این بی سی کا نیویارک اسٹوڈیو آن ائر آیا اور کولمبو کی پرانی فلم دکھائی جانے لگی پھر اسے روک کر وارن پٹی کے قتل کا لیٹن پیش کیا گیا۔

گولڈن روم میں گوشت جلنے کی بو پھیلی ہوئی تھی۔ ایسبولینس آئی اور پٹی کی لاش لے گئی۔ سام گریڈی نے ڈسپے کا شکریہ ادا کیا ”تم نے میری جان بچالی جم۔ میں تو کچھ سوچنے کے قابل ہی نہیں تھا۔ میں اپنی دانست میں پٹی کو بچانے گیا تھا۔ ایک اور سیکنڈ کی تاخیر ہوتی تو میں بھی فرائی ہو گیا ہوتا۔“ اس کا جسم لرزنے لگا۔

برگز آلات چپک کر رہا تھا۔ تاش کا ایک پتا پٹی کی کرسی کے نچلے حصے سے ٹیپ کیا گیا تھا۔ حکم کا نسل! ”تو یہ اورٹن ہی کی حرکت ہے۔“ وہ بولا ”ہاں“ وہ الیکٹریشن بھی تو رہا ہے لیکن کم بخت یہاں پہنچا کیسے؟“

ڈسپے خاموش تھا۔ وہ کچھ سوچ رہا تھا۔ چلاک قاتل نے ۲۲۰ دولت کی پاور یا تو کچن سے لی تھی یا لائڈری سے اور اسے ٹائمر سے ایکٹیویٹ کیا تھا۔

○-----☆-----○

ایک کروڑ نوے لاکھ خاندانوں کو اس خوف ناک قتل نے دہلا دیا تھا۔ ان میں سے ۲۰ فیصد اس وقت کھانا کھاتے ہوئے وہ پروگرام دیکھ رہے تھے۔

”وہ کھ پتلی ٹی طرح ناچ رہا تھا۔ میں نے ایک لائیو مژر دیکھا۔ ممکن ہے کل وہ ایک اور نیوز اسٹیشن دکھائیں۔“ لڑکے نے کہا۔

”بس کرو بوبی۔“ ماں نے لڑکے کو ڈانٹا ”دیکھتے نہیں، بہن کی طبیعت بگڑ رہی ہے۔ کھانا کھاؤ اور کولمبو دیکھو۔“

”تو مئی، وہ اس اورٹن کی تلاش میں کولمبو سے مدد کیوں نہیں لیتے؟“ بوبی نے کہا۔

”آئیڈیا برا نہیں۔“ ماں نے کہا۔

یہ ایک گھر کی نہیں، لاکھوں گھروں کی کہانی تھی۔

○-----☆-----○

بفالو میں سینٹیئر مینسن نے ایک موٹیل کے کمرے میں اپنی سیکریٹری فلورنس ہارپر کے ساتھ نیوز اسٹیشن دیکھا تھا اور اب ایک گھنٹے بعد خوف سے اس کی طبیعت بگڑ رہی تھی ”کیسی خوف ناک بات ہے فلورنس۔“ اس نے اپنی سیکریٹری سے کہا ”مجھے لگ رہا ہے کہ مجھے فلو ہونے والا ہے۔ تم مجھے ایک اور اسکاچ بنا دو پلیز۔“

”لیکن تم پہلے ہی چار جام پی چکے ہو مئی۔“

”تم تو دن بدن ماری بیتی جا رہی ہو۔ میں خود ہی لے لوں گا۔“ سینٹیئر نے اپنے لئے جام بنایا اور اس میں برف کی دو ڈلیاں ڈالیں۔ پھر اس نے فون اپنی طرف کھینچا اور ایریا کوڈ ۲۰۳ ڈائل کرنے کے بعد ونچسٹر کا نمبر ملایا ”ٹام میں ولبرول رہا ہوں۔“ اس نے ماوتھ پیس میں کہا ”وہ ابھی کلب سے واپس نہیں آئیں؟ میں بفالو سے بول رہا ہوں۔ ہاں، بھئی، بہت خوف ناک منظر تھا۔ میں نے کبھی ایسا کچھ نہیں دیکھا۔ بات یہ ہے کہ مجھے فلو ہو رہا ہے۔ دو چار دن آرام کرنا پڑے گا۔ نہیں ماری سے کہو کہ وہ واپس نہ آئے۔ انجوائے

کرتی رہے۔ میرا اسٹاف میری دیکھ بھال کر لے گا۔ ماری سے کہو، اتوار کو میری جگہ کھڑی ہو جائے۔ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ میری تقریر پڑھو اور نقاب کشائی کر دے۔ اس سے کہنا میں رات کو فون کروں گا۔ اسے میرا پیار دینا۔ شکریہ دوست گڈ بائی۔“ سینٹیئر نے ریسیور رکھا اور اسکاچ کے جام پر حملہ کر دیا۔

بعد میں ٹام نے ماری کو وہ پیغام دیا تو اس نے کہا کہ یہ تو اسے اعزاز مل رہا ہے لیکن اندر ہی اندر وہ سلگ رہی تھی۔ بزدل آدمی۔ اس نے سوچا اور میں شرط لگا سکتی ہوں کہ اسے فلو نہیں ہوا بلکہ فلو لاحق ہو گئی ہے۔ اس کی سیکریٹری فلورنس۔

○-----☆-----○

اگر ”اس“ نے فون پر ہونے والی یہ گفتگو سنی ہوتی تو اسے بالکل حیرت نہ ہوتی۔ درحقیقت اسے توقع تھی کہ سینٹیئر نیشنل فیرپورٹ کے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔ اس نے اپنے شکاروں پر زبردست ریسرچ کی تھی۔ سینٹیئر نیشنل اس کی لسٹ میں تھا بھی نہیں۔ ہاں ماری نیشنل تھی۔

○-----☆-----○

ٹونی روکو نے کھانے کے دوران نیوز اسٹیشن دیکھا تھا۔ اس نے وارن پٹی کو لایا۔ برقی رو کا شکار ہوتے دیکھا تو اس کی حالت بگڑ گئی۔ کھانا اس کے کپڑوں پر گر گیا۔ اس کا بست برا حشر ہو گیا تھا۔ ایک گھنٹے بعد اس نے ایک ہفتے کے لئے ویگاس جانے کا فیصلہ کر لیا۔ ”ہم دونوں ایک ہفتے کی چھٹی بھی منالیں اور لیفٹی کو یہاں تنہا چھوڑ دیا جائے“ اس میں بھی عافیت ہے۔ یوں جب لیفٹی اور ٹن کو ہلاک کرے گا تو کوئی اس بات کا تعلق ہم سے نہیں جوڑ سکے گا۔“

○-----☆-----○

لیفٹی ا-نجلو ساڑھے نو بجے رات لاس ویگاس سے نیویارک پہنچا۔ چوڑے چھجے والے ہیٹ نے اس کے چہرے کا بیشتر حصہ چھپا لیا تھا۔ اس کی نگاہیں چوکنے پن سے گردو پیش کا جائزہ لے رہی تھیں۔ وہاٹی نے اسے ریسیو کیا۔ فیرپورٹ موٹیل میں پہلے ہی اس کے لئے کمرہ کرایا دیا گیا تھا۔ کمرالیری فلمنگ کے نام سے لیا گیا تھا۔ اگر وہ ایک ہفتے میں اور ٹن کو تلاش کر کے ہلاک کر دیتا تو اسے ایک لاکھ ڈالر ملتے۔ ناکام رہتا تو ویگاس

وہی کا کرایہ۔

لیفٹی کے نزدیک سودا برا نہیں تھا۔ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ جو ایک لاکھ ڈالر اسے ملیں گے وہ جعلی کرنسی ہوگی۔ معلوم ہو جاتا تب بھی کوئی بڑا فرق نہ پڑتا۔ لیفٹی کو قتل کرنے میں لطف بھی آتا تھا مگر یہاں مسئلہ اور ٹن کو تلاش کرنے کا تھا۔ کسی کو علم نہیں تھا کہ اور ٹن کہاں ہے؟

○-----☆-----○

رات ساڑھے نو بجے انہوں نے بندھے ہوئے سیل ڈی مار کو فاضل سامان کی کونفری میں سے برآمد کیا ”میں پیشاب کرنے گیا تھا کہ اسٹیٹ پولیس کا وہ ٹروپر آیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا۔ وہ سلیٹ جیسی گرے آنکھیں۔ میں سمجھ گیا کہ وہ ڈیوڈ اور ٹن ہے۔ میں نے سنہانے کی کوشش کی مگر اس نے میرے سر پر نہ جانے کیا مارا کہ حواس رخصت ہو گئے۔“ ڈی مار کو بتا رہا تھا۔

○-----☆-----○

جوڈی راجرز کو بھی وارن پٹی کے قتل نے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اسے خوشی تھی کہ جم نے گریڈی کی جان بچالی۔ جم تو قدرتی طور پر ہیرو تھا۔ جوڈی جب چھوٹی تھی تو اتنے اچھے انتخاب پر بہن سے حسد کرتی تھی۔ شاید اسی لئے اس نے شوہر کے انتخاب کو اپنی لئے بڑا مسئلہ بنا لیا تھا۔ رک کو اس نے مسترد کر دیا۔ جیک کے ساتھ محتاط تھی۔ وہ دلچسپ آدمی تھا لیکن ابھی اس سے ملے دو ہی دن تو ہوئے تھے۔ اور اب پیئر بونڈ..... شاید..... شاید..... ان دونوں کے درمیان بہت کچھ مشترک تھا۔ اب دیکھنا تھا کہ پیئر کس حد تک سیریس ہے۔

پیئر نے ساڑھے چار بجے فون کر کے ڈنر کا پروگرام کینسل کیا تھا۔ غیر متوقع طور پر واشنگٹن سے بلاوا آ گیا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اب بس یہ ہو سکتا ہے کہ وہ بدھ کو فیرپورٹ میں اس سے آئے۔ اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہر رات فون پر اس سے پروگریس معلوم کرے گا۔

جوڈی پورے دن سوتی رہی تھی لیکن تھکن پوری طرح نہیں اتری تھی۔ منہ ہاتھ دھونے کے بعد وہ پیئر کے دیے ہوئے کاغذات دیکھنے لگی۔ دلچسپ معاملہ تھا۔ تین

انشورنس کمپنیوں نے ان کی فرم کی خدمات حاصل کی تھیں۔ بیٹی اشار اور جج والر کی انشورنس پالیسیوں کا معاملہ تھا۔ مجموعی طور پر پالیسیاں چار ملین ڈالر سے زیادہ کی تھیں۔ عجیب بات یہ تھی کہ نیڈ نکولس نامی ایک وکیل کا نام تینوں پالیسیوں میں موجود تھا۔ تو کیا یہ نیڈ نکولس دولت کا بھوکا چوہا ہے؟

ایک معاملہ فیر پورٹ سیونگز بینک میں دو لاکھ ڈالر کی چوری کا تھا۔ گزشتہ چار برسوں میں اس بینک میں یہ تیسری کمی تھی۔ ہر بار بینک کے صدر سام ملڈن نے چھان بین کرائی تھی لیکن نتیجہ کچھ نہیں نکلا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ کیا سام ملڈن بھی دولت کا بھوکا چوہا ہے؟

قتل عام طور پر دولت کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اگر نیڈ نکولس اور سام ملڈن دولت کے بھوکے چوہے ہیں تو قاتل اور نین کیسے ہو سکتا ہے؟ کون جانے، تینوں ہی ملوث ہوں۔ اس نے سر جھٹکا۔ اگر وہ اسی طرح سوچتی رہی تو خواب میں صرف چوہے نظر آئیں گے۔

ہوائی میں اس وقت صبح کے پانچ بجے ہوں گے۔ جیک کیا کر رہا ہو گا اس وقت؟ اور واشنگٹن میں گیارہ بج رہے ہوں گے۔ پیٹر کیا کر رہا ہو گا؟ کیا وہ دونوں اس کے متعلق سوچ رہے ہوں گے؟

○-----☆-----○

رات ہو چکی تھی۔ لیکن ”وہ“ تھکا ہوا نہیں تھا۔ اس نے بہت اچھا دن گزارا تھا۔ وہ بہت خوش تھا۔ بس ایک بات ناگوار لگی تھی۔ اس بوئے اے کاؤٹ جم ڈیمپس نے ٹی وی پر ہیرو کی طرح پرفارم کیا تھا۔ وہ..... وہ اسے روک سکتا تھا۔ لیکن اس کی اتنی اہمیت نہیں تھی۔ آج کا ہیرو کل ولین بھی بن سکتا ہے۔ وہ اسے دوڑا دوڑا کر تھکا مارے گا۔ ڈیمپس کی چھٹی حس! ہونہ۔ جو کچھ ڈیمپس کو نظر نہیں آتا تھا، وہ دیکھ لیتا تھا۔ کچھ دیکھنے لئے ڈیمپس کو اپنی دونوں آنکھیں کھولنی ہوں گی۔

سیاہ پنسل سے اس نے این بی سی کے نیوز کاسٹر کو اس کیا۔ حکم کا منہ اس کی فہرست میں نمبر چھ۔ اسے یقینی طور پر معلوم نہیں تھا کہ سب سے پہلے کون سا ٹی وی میٹ ورک فیر پورٹ میں لائیو کو ریج کرے گا۔ یا یہ کہ کون نیوز کاسٹر یہاں آئے گا۔ چرچ میں

اس کے لئے زیادہ لائق ترجیح تھا۔ وہ زیادہ مشہور تھا لیکن وارن میٹی بھی برا نہیں تھا۔ نوٹ بک خفیہ دراز میں رکھنے سے پہلے اس نے اپنے اگلے روز کے پلان کا جائزہ لیا ”میں اسے لہجا کر باہر..... کھلے میں لاؤں گا۔ جیسے وہ اور نین کو باہر لانے کی کوشش کر رہے ہیں پھر میں اسے شکار کر لوں گا۔ ناکامی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔“ وہ بڑبڑایا۔

بستر پر دراز ہونے کے بعد اس نے بیوی کو بڑی محبت سے تھپتھپایا۔ بیوی نے ہنسی آواز میں کہا ”سوری ڈارلنگ“ آج نہیں۔ میں بہت تھکی ہوئی ہوں۔“

”لعنت ہے۔“ وہ بڑبڑایا۔

○-----☆-----○

۷ جون۔ ہفتہ

ڈیمپس اچھی نیند نہیں سویا۔ وہ قاتل کے پیچھے بھاگ رہا تھا اور کوئی طنزیہ آواز میں کہہ رہا تھا ”تم مجھے نہیں ڈھونڈ سکتے۔ تم کبھی نہیں ڈھونڈ سکو گے مجھے۔“

کافی کی مکہ نے اسے جگا دیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر بستر کو ٹٹولا لیکن برینڈا پہلے ہی اٹھ چکی تھی۔ ڈیمپس اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا سر دکھ رہا تھا اور تھکن بھی دور نہیں ہوئی تھی۔

اتنی دیر میں برینڈا ناشتے کی ٹرے لے آئی ”میں نے سوچا اتنا کچھ ہونے کے بعد تمہیں ناشتہ بیڈ پر ہی ملنا چاہئے۔“ وہ بولی۔

ڈیمپس نے بیڈ سائیڈ کلاک کو دیکھا۔ آٹھ بجنے میں دس منٹ تھے ”میں کچھ زیادہ ہی سویا۔“

”اچھا ہے تمہیں نیند کی ضرورت ہے۔ چلو ناشتہ کرلو۔“

ناشتے کے دوران برینڈا نے کہا ”ڈارلنگ تمہارے رات کے کارنامے پر مجھے فخر ہے لیکن میں ڈر رہی ہوں۔ میرا خیال ہے، اور نین تمہیں قتل کرنا چاہتا تھا۔“

”نہیں۔ میرے خیال میں ایسا نہیں۔ تم پریشان نہ ہو۔“ ڈیمپس نے اسے تسلی دی ”اب ہمیں معلوم ہے کہ مجرم کون ہے۔ میں بس نامعلوم سے گھبراتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اور نین جلد ہی پکڑ لیا جائے گا۔ اگر وہ مجھے قتل کرنا چاہتا تو سب سے پہلے مجھے نشانہ بناتا۔ اس وقت میں محتاط بھی نہیں تھا۔ بلکہ مجھے یقین ہے کہ اور نین مجھے زندہ دیکھنا

چاہتا ہے۔ تاکہ مجھے نچا دکھاسکے۔ یہ ہمارے درمیان مقابلہ ہے۔ وہ اس وقت مجھے قتل کرنے کی کوشش کرے گا جب میرے جیتنے کا امکان قوی ہو جائے گا مگر اس سے پہلے میں اسے پکڑ لوں گا۔“

برینڈا انھی اور کھڑکی کی طرف چلی گئی۔ اس نے پردے ہٹا دیے۔ کمرادھوپ سے بھر گیا پھر وہ ناشتے کی خالی ٹرے لے گئی۔

○-----☆-----○

”وہ“ کچن میں بیٹھا کافی پی رہا تھا۔ اس نے تمام چینل آزما لئے تھے۔ ہر جگہ سے کارٹون دکھانے جا رہے تھے۔ یہ ہفتے کا دن تھا۔ زیادہ لوگ بستر میں ہی ہوں گے۔ وہ چینل تلاش کرتا رہا۔ نیو ہون اسٹیشن سے مقامی خبریں آرہی تھیں۔ وہ مسکرا دیا۔ چینی کی موت کا منظر دکھایا جا رہا تھا۔ بیک گراؤنڈ میں تبصرہ ہو رہا تھا پھر ڈیسے کی پھرتی کو سلوموشن میں دکھایا گیا۔

اس کا منہ بن گیا۔ سلوموشن میں وہ ایکشن اور زیادہ متاثر کن تھا۔ ایک مبصر نے تجویز پیش کی کہ ڈیسے کو اس بہادری پر اسٹیشنل میڈل ملنا چاہئے۔ اس نے اٹھ کر ٹی وی آف کر دیا۔

پھر ڈیلی نیوز کی شہ سرفی نے اس کی توجہ کھینچ لی۔ ”پورے امریکا نے نیوز کاسٹر کو فرائی ہوتے دیکھا۔“ نیچے چھوٹی سرفی تھی۔ ”قاتل نے یہ کام کیسے کیا ہو گا؟“

اس نے اخبار کو پلٹا۔ پچھلے صفحے کی ہیڈ تھی۔ اورٹن نے پانچواں قتل نیٹ ورک ٹی وی پر پیش کیا۔ اس کی ہاتھیں کھل گئیں۔ یہ ہوئی ثابت۔ وہ بڑبڑایا۔

نیویارک ٹائمز کی خبر کچھ بھی نہیں تھی۔ وہ جھنجھلا گیا۔ یہ اخبار آخر بکتا کیوں ہے؟ اسے تو سنسنی پھیلائی بھی نہیں آتی۔

دفتر جاتے ہوئے وہ کئی جگہ رکا۔ جن لوگوں سے اس کی بات ہوئی۔ وہ سب دہشت زدہ تھے۔ چینی کی موت واحد موضوع گفتگو تھا۔ وہ بہت خوش ہوا۔ چینی کا قتل واقعی بڑا کارنامہ تھا۔ خاص طور پر اسٹاکل کے اعتبار سے۔ اس نے لوگوں کے گھروں میں گھس کر ان کے دلوں کو براہ راست چھوا تھا۔ وہ اسے کبھی بھول نہیں سکتے تھے۔ خوف تھا کہ لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہا تھا۔ گھروں کے دروازے اور کھڑکیاں بند تھیں۔ گنیں خرید کے لوڑ

کر کے ہاتھ کی پینچ کے قریب رکھی گئی تھیں۔ ملنے کے لئے آنے والوں کو سرد مہری سے دیکھا جا رہا تھا۔

اور آج کا دن اور زیادہ سنسنی خیز ہو گا۔

وہ ٹینس کورٹس کے سامنے سے گزرا۔ سب کورٹس بھرے ہوئے تھے۔ کورٹس کے نکلے نے یادوں کو جگا دیا۔ اس کا سر ہلکا ہو گیا۔ چکر آنے لگے۔ یہ ویمبلڈن کا سنٹر کورٹ تھا۔ فائنل کونرز کے خلاف تھا۔ اس نے بورگ کو ۶-۰، ۶-۰ سے شکست دی تھی۔ بورگ کوئی ٹیم نہیں جیت سکا تھا۔ کونرز یقیناً بورگ کے مقابلے میں لقمہ تر ثابت ہو گا۔ اسے یقین تھا کہ کونرز کو تو وہ ایک پوائنٹ بھی نہیں لینے دے گا۔ اس نے سروس کے لئے گیند اچھالی اور ریکٹ کو حرکت میں لاتے لاتے رک گیا۔ کیا فائدہ اب کھیلنے کا؟ اس نے ہر کھیل میں کامیلت حاصل کر لی ہے۔ وہ عظیم ترین ہے۔

گزشتہ ورلڈ سیریز میں اس نے بیس بال میں بھی کمال حاصل کر لیا تھا۔

”اسٹاپ اٹ۔“ اس کے اندر کوئی غرایا ”تم تو مجھے بیمار کر دو گے۔“

وہ بڑھے کے اس تبصرے پر ہنس دیا۔ یہی تو مسئلہ تھا۔ پرفیکشن حاصل ہو جائے تو ہر کھیل بورگ لئے لگتا ہے۔ البتہ قتل کرنے میں ناقابل بیان سنسنی تھی اور وہ دنیا کا عظیم ترین قاتل تھا۔ اس نے اسٹیمزنگ وہیل پر گھونسا مارا۔ یہ ہے حقیقی کھیل، قتل! اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔ وہ دیکھ تو نہیں سکتا تھا لیکن جانتا تھا۔ جانتا تھا کہ بڑھا مسکرا رہا ہے۔

اس نے اپنی گاڑی پارک کی۔ چہرے سے شیطانی مسکراہٹ پونچھی اور اپنے دفتر میں چلا گیا۔

○-----☆-----○

سلی فیرو کا دودھ والا اپنے خوف کا بڑی سادگی اور بے حد اثر انگیزی سے اظہار کر رہا تھا۔ وہ دونوں کچن کے دروازے کے باہر کھڑے تھے۔

”خاتون“ اگر اورٹن چیف آف پولیس، ہیڈ آف اسٹیٹ پولیس اور ایف بی آئی کے بڑے افسر کی موجودگی میں کروڑوں امریکیوں کے سامنے وارن چینی کو قتل کر سکتا ہے تو پھر کوئی محفوظ نہیں۔ میں نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میں یہ قصبہ چھوڑ

رہا ہوں، اس کی گرفتاری کے بعد واپس آجاؤں گا۔“

سلی دانتوں سے ہونٹ کاٹنے لگی ”میں تو خود زیادہ وقت خوف زدہ رہتی ہوں۔“ اس نے اعتراف کیا ”مجھے تو نام کی طرف سے بھی دھڑکا رہتا ہے کہ کسی رات وہ گھر واپس نہیں آئے گا۔“

”میں تو کہتا ہوں۔ آپ کے شوہر کو پولیس کی نوکری چھوڑ دینی چاہئے۔“ دودھ والے نے ہمدردانہ لہجے میں کہا ”یہ نوکری تو عورتوں کو بیوہ بنا دیتی ہے۔“

”خوب میری دلجوئی کر رہے ہو تم۔“ سلی نے تلخی سے کہا ”نام کبھی نوکری نہیں چھوڑے گا۔ وہ بزدل نہیں ہے۔“

”مرد کے مقابلے میں بزدل ہوتا کس بہتر ہے۔“ دودھ والے نے کہا ”میں چتا ہوں۔ اب آپ سے اورشن کی گرفتاری کے بعد ملاقات ہوگی۔“

ہر طرف یہی خوف تھا۔ یہی باتیں ہو رہی تھیں۔

ادھر ہیڈ کوارٹرز میں تینوں فورسز کی میٹنگ ہو رہی تھی۔ اورشن نے حکم کے نملے پر بھی اپنی انگلیوں کا نشان چھوڑا تھا۔ لیڈ والوں نے تصدیق کر دی تھی کہ ڈیپے کو موصول ہونے والے دھمکی آمیز خطوط اورشن ہی کے ٹائپ رائٹر پر ٹائپ کئے گئے تھے۔

یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ اورشن ان میں کیسے گھسا اور کیسے اس نے بیٹی کے مائیکروفون میں ۲۲۰ ولٹ کا کرنٹ دوڑانے کا سامان کیا۔ اس نے ٹائمر پر سات بجکر سات

منٹ کا وقت سیٹ کیا تھا۔ اس نے جو موٹر سائیکل استعمال کی وہ اسٹیٹ پولیس ہیڈ کوارٹرز سے چرائی گئی تھی اور اورشن کے گھر کے ڈرائیوے میں چھوڑ دی گئی تھی۔

”کم بخت کے اعصاب دیکھو۔“ ڈیپے مضطربانہ انداز میں نمل رہا تھا۔ ”میرا خیال تھا کہ اس کے مکان کی مستقل نگرانی ہو رہی ہے؟“ اس نے رائس کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

”چیف، ہمارا ایک آدمی ہر وقت مکان میں موجود ہوتا ہے۔“ رائس نے جواب دیا ”کل وہاں اسٹیٹ پولیس کے پال رابرٹس کی ڈیوٹی تھی۔“ اس کا لہجہ عذر خواہانہ تھا۔

”کل پانچ بج کر پچیس منٹ پر اس نے ایک ٹروپر کو موٹر سائیکل پر آتے دیکھا تو سمجھا کہ وہ اس کا ریلیور ہے۔ ٹروپر نے چیخ کر اس سے کہا کہ وہ ابھی ایک منٹ میں واپس آکر ڈیوٹی

شروع کرے گا۔ رابرٹس نے اپنی چیزیں سمیٹنی شروع کر دیں۔ دس منٹ وہ انتظار کرتا رہا پھر اس کا اصلی ریلیور آگیا۔ انہوں نے موٹر سائیکل گیراج میں کھڑی کر دی کہ ٹروپر آئے گا تو وہاں سے لے لے گا۔“

برگز نے اپنا پارلیو سگار بچھایا اور کھڑا ہو گیا ”حضرات اس حماقت پر میں معذرت خواہ ہوں۔ ہمیں اسے پکڑ لینا چاہئے تھا۔“ اس نے فرسٹریشن میں اپنی ہتھیلی پر گھونسا مارا

”اس میرا شک نہیں کہ یہ اورشن بہت مضبوط اعصاب کا آدمی ہے۔ وہ ہماری یونیفارم استعمال کر کے کہیں بھی جاسکتا ہے۔ یہ تو بڑا مسئلہ ہے۔“

”ہم پبلک کو نہیں بتا سکتے کہ وہ اسٹیٹ پولیس کے ٹروپر کے بھیس میں بھی ہو سکتا ہے۔ یوں خوف و ہراس پھیلے گا اور وہ پولیس پر بھی اعتبار نہیں کریں گے۔“ ڈیپے نے کہا۔

”اگر اس نے موٹر سائیکل اپنے گھر میں کھڑی کی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ وہیں چھپا ہوا ہے۔“ سام گریڈی نے رائے دی۔ ”ہو سکتا ہے وہاں کوئی خفیہ کمرہ ہو کیوں

نہیں؟“

ڈیپے چند لمحوں کے اندر گھورتا رہا۔ پھر اس نے سر کو تھیمی جنبش دی ”یہ ممکن ہے“

پکولو کی ٹیم اس وقت دو کھوجی کتوں کے ساتھ وہاں یہی چیک کر رہی ہے۔ اگر وہاں کوئی خفیہ پناہ گاہ نہیں ملی تو پکولو اس پورے علاقے کو چیک کرے گا۔“

بیلی نے آکر بتایا کہ اورشن کی نرس سے اورشن کے مریضوں کی فہرست حاصل کر لی گئی ہے۔ ان میں کوئی بھی کسی بھی طرح کسی مقتول سے متعلق نہیں ہے۔

متفقہ طور پر طے پایا کہ اتوار کو ہونے والی دو صد سالہ تقریب کو ملتوی کر دیا جائے۔ جشن اورشن کی گرفتاری پر زیادہ مناسب رہے گا۔ ”میں گورنر سے اس سلسلے میں بات کروں گا۔“ برگز نے کہا۔

○-----☆-----○

پون بجے فیرو، بیلی اور رائس پڑھوم کھیر بار میں بیٹھے سینڈویچ کھا رہے تھے، گنگو کا موضوع وہی تھا۔ قتل!

”آخر وہ یہ غیر انسانی حرکتیں کیوں کر رہا ہے؟ کوئی سبب تو ہو گا۔“ بیلی نے کہا۔

”میں نہیں مانتا۔ قتل انسانی خواہش ہے۔ پہلا قتل روئے زمین پر ماں کے پیڑ سے پیدا ہونے والے پہلے شخص نے کیا تھا اور مقتول اس کا بھائی تھا۔ وقت بدل جاتا ہے۔ انسان نہیں بدلتا۔“ فیرو نے تبصرہ کیا۔

”اور وہ سزا سے بچ نکلا تھا۔“ رائس نے کہا ”یہی بات مجھے پریشان کرتی ہے۔ یہ اور ٹن اس دور کا قاتل ہے۔“

ویٹریس کافی لے آئی۔ رائس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا ”ہم بہت فکر مند ہیں۔ لیکن سچ یہ ہے کہ موت بہت عام سی چیز ہے۔“

”یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟“ بلی نے غصے سے کہا۔

”دیکھو جلد یا بہ دیر‘ مرنا سبھی کو ہے۔“ رائس بولا۔

”لیکن اس سے موت عام چیز ثابت نہیں ہوتی۔ معمولی..... میں نہیں مانتا۔“ بلی نے فیرو کو دیکھا۔ فیرو کی نیلی آنکھوں میں سرد مری تھی۔ اس کا پورا تاثر بدل گیا تھا۔ وہ سگار کا پیکٹ کھول رہا تھا۔

”موت ہمارے کام کا حصہ ہے۔“ رائس نے کہا۔ ”ہم ہر وقت موت سے فیرو آزما رہتے ہیں لیکن ہمیں تنخواہ مرنے کی نہیں دی جاتی۔ مجھے وہ لوگ برے لگتے ہیں جو یہی سمجھتے ہیں کہ ہمیں مرنے کی تنخواہ مل رہی ہے۔“ وہ کہتے کہتے رکا۔ ”حقیقت یہ ہے کہ ہمیں زندگی کے تحفظ کے لئے تنخواہ دی جاتی ہے۔“

فیرو اٹھ کھڑا ہوا ”میں موت سے نہیں ڈرتا۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ جب میرا وقت آئے تو یہ کام جلدی سے نمٹ جائے۔“ یہ کہہ کر وہ باہر چلا گیا۔ بلی اور رائس نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ پھر بلی نے سر جھٹکتے ہوئے اداسی سے کہا ”جانے یہ سلسلہ کہاں ختم ہوگا۔“

○-----☆-----○

لیفٹی اسخلو پریشان تھا۔ اس نے اپنے تمام رابطے آزمائے تھے لیکن اور ٹن کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہیں تھا۔

لیفٹی قانون سے بھاگنے والوں کی نفسیات کے متعلق سب کچھ جانتا تھا۔ وہ خود ان تمام مرحلوں سے گزر چکا تھا۔ ایسے لوگ اس حال میں کسی سے بحث اور جھگڑا نہیں

کرتے۔ کسی سے نہیں الجھتے۔ ان کے سامنے ایک ہی مقصد ہوتا ہے۔ اپنی بقا! لیفٹی جرائم کی زیر زمین دنیا اور قانون سے آنکھ مچولی کے متعلق اتنا کچھ جانتا تھا کہ اگر اور ٹن کو کوئی پکڑ سکتا تھا تو وہ خود ہی تھا۔ معاملہ ایک لاکھ ڈالر کا بھی تھا۔ اس کی محبوبہ بیلز تو خوش ہو جاتی۔ خدایا! وہ عورت پیسہ ہاتھ کے میل کی طرح دھو کر پھینک دینے کی قائل تھی۔ لیفٹی نے فیصلہ کیا کہ اب اسے ڈاکٹر کی فائلوں کا جائزہ لینا ہوگا۔

○-----☆-----○

پکولو اور اس کی ٹیم نے مکان کو چھان مارا لیکن کوئی خفیہ کمرہ برآمد نہیں ہوا۔ پھر وہ پاس پڑوس کو چیک کرنے لگے۔

پکولو نے گھڑی دیکھی۔ سہ پہر کے تین بج کر ہیں منٹ ہوئے تھے۔ ہلکی ہلکی بارش شروع ہو گئی، اندر اسٹیٹ پولیس کے سارجنٹ بوتھ کی ڈیوٹی تھی۔ وہ اور ٹن کی اسٹری میں اس کی پسندیدہ چرمی کرسی پر بیٹھا کوکا کولا کے گھونٹ لے رہا تھا کہ اچانک ایک آواز نے اسے چونکا دیا۔ اس کی پشت پر چیونٹیاں سی سرسرا نے لگیں۔ اس نے اپنا ریوالور نکالا اور دبے قدموں ڈاکٹر کے آفس کی طرف بڑھا۔ اس نے بہت آہستگی سے دروازے کا لٹو ٹھمایا اور دروازے کو کھولا۔ اسی وقت اس کے کندھے میں درد کی لہر اتر گئی۔ سائیکلر لگے ماؤزر کی آواز اس نے پہچان لی تھی۔

اس نے اپنا ہپ پیک ریڈیو نکالا اور لرزتی آواز میں چیخا ”مے ڈے“ مجھے اور ٹن نے شوٹ کیا ہے۔“ پھر کمر اس کی چیخوں سے بھر گیا۔ وہ فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ اس نے لیفٹی کو ڈاکٹر کی ڈیسک کے پیچھے ابھرتے اور پھر باہر کی طرف بھاگتے نہیں دیکھا۔

لیفٹی کرائے کی کار تک پہنچا تو بڑبڑایا تھا ”فائدہ کیا ہوا۔ مجھے کچھ بھی تو نہیں ملا۔“ پکولو تین منٹ بعد پہنچا۔ بوتھ بے ہوش پڑا تھا۔ خون بہت ضائع ہو چکا تھا لیکن پکولو کو یقین تھا کہ وہ مرے گا نہیں۔ اس نے ایمبولینس کے کال کی اور پھر بڑبڑانے لگا ”ہم دھوکا کھا گئے؟ یہ اور ٹن آیا کہاں سے؟ اور کہاں چلا گیا؟“

○-----☆-----○

جوڈی نے عقب نما آئینے کو ایڈجسٹ کیا۔ مرئیز سڑک پر پانی کی طرح بہہ رہی تھی۔ اسے یہ کام مردوں کی طرح کرنا تھا اور اسے سابقہ بھی مردوں ہی سے پڑنا تھا۔ وہ

ڈون ڈیلون پر عزم اور سختی آدمی تھا۔ ہفتے میں سات دن وہ کام کرتا۔ اسے کامیابی کی بھوک تھی۔ عام طور پر اپنی اس خواہش اور بے چینی کو اپنے پُر سکون انداز کے پیچھے چھپا لیا کرتا تھا لیکن کچھ دنوں سے وہ اعصاب زدہ اور چڑچڑا ہوا رہا تھا۔

ڈیلون انشورنس کمپنی اسے ۲۶ سال کی عمر میں اپنے باپ سے ورثے میں ملی تھی۔ دوستوں کے خیال میں وہ اس کے مستقبل کی ضمانت تھی لیکن باپ کا کاروبار سنبھالتے ہی ڈون کو اندازہ ہو گیا کہ لوگوں کے خیال میں اگر اسے آبائی کاروبار نہ ملتا تو وہ ناکام آدمی ہوتا۔ جل مکڑے لوگ پیٹھ پیچھے کہتے۔ بس باپ کی مہربانی ہے جی۔ اس کے نتیجے میں وہ اپنی تمام توانائیاں یہ ثابت کرنے میں صرف کرنے لگا کہ وہ باپ سے بہتر ہے۔ درحقیقت وہ باپ سے بہتر ہی تھا۔ مسئلہ یہ تھا کہ وہ ابھی تک یہ بات ثابت نہیں کر سکا تھا۔

ڈون اور اس کی بیوی ڈیورا بڑی شان سے رہتے تھے۔ محل نما گھر تھا ان کا جہاں زندگی کی ہر آسائش موجود تھی۔ ڈیورا کی زندگی کا مقصد محض شاپنگ تھا۔ مہینے کے آخر میں بل جمع ہوتے تو ڈون پھٹ پڑتا لیکن ڈیورا اسے لہانا خوب جانتی تھی۔ وہ بہت خوب صورت تھی۔ ڈون کو کبھی معلوم نہیں ہو سکا کہ ڈیورائے زندگی میں کبھی کالج کی شکل نہیں دیکھی تھی۔ سولہ سال کی عمر سے ہی اس نے جسم کے ذریعے روزی کمانا شروع کر دیا تھا۔ تاہم اس نے مسز ڈیلون کی حیثیت میں خود کو بہت جلدی ایڈجسٹ کر لیا تھا۔

ڈون کو ہمیشہ خوف رہتا تھا کہ دولت کے بغیر اس کی کوئی حیثیت نہیں اور وہ ڈیورا کو بھی کھو بیٹھے گا۔ اسی لئے وہ دولت کمانے کے لئے بہت محنت کرتا تھا اور اس سے زیادہ محنت ڈیورا شاپنگ کے ذریعے دولت اڑانے کے لئے کرتی تھی۔

دولت کمانا ہمیشہ مشکل ہوتا ہے اور خرچ کرنا آسان۔ اسی لئے ڈیلون ہمیشہ مالی مشکلات سے دوچار رہتا تھا۔ وہ بہت زیادہ مقروض تھا اور تیزی سے دیوالیہ پن کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ڈیورا کو یہ بات معلوم نہیں تھی۔ ڈون کو اسے بتانے کی ہمت بھی نہیں تھی کہ اس کی سلطنت کاغذی محل کی طرح گرنے والی ہے۔

اس نے سوچا تھا کہ اس معاملے سے خود ہی نمٹ لے گا۔ اسے چار لاکھ ڈالر کی ضرورت تھی۔ اس کے ذہن میں ایک آئیڈیا تھا۔

○-----☆-----○

مسکرائی۔ وہ سختی میں مردوں سے کم نہیں تھی۔ کئی بار وہ اپنے ساتھیوں کو اپنی سخت جانی سے حیران کر چکی تھی۔

اس نے گاڑی کی رفتار کم کر دی۔ کنکٹیو کٹ والے اسپید کے معاملے میں بہت سخت تھے۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ آغاز ہی چالان سے ہو۔

○-----☆-----○

ڈیمپے اپنے آفس میں بیٹھا ان شواہد پر غور کر رہا تھا جو انہیں اب تک اورٹن کے خلاف ملے تھے۔ تمام کڑیاں آپس میں مل رہی تھیں۔ یقینی طور پر اورٹن ہی مجرم تھا۔ تو پھر اسے کیا چیز پریشان کر رہی ہے۔ اس نے پشیل اٹھائی اور پیڈ اپنے سامنے کھسکا لیا۔ اسی وقت بلی کمرے میں گھس آیا۔

گس بلی نے اسے بتایا کہ اورٹن کے مکان میں ڈیوٹی دینے والے اسٹیٹ پولیس کے سارجنٹ بوتھ پر اورٹن نے گولی چلائی ہے۔

ڈیمپے بلی کے ساتھ اورٹن کے مکان پہنچا۔ پکولو کے خیال میں گولی ماؤزر سے چلائی گئی تھی۔ وہ لوگ واپس آرہے تھے کہ لیب والے وہاں پہنچے۔

واپس جاتے ہوئے بلی نے کہا ”ڈاکٹر کو اپنے آفس میں سے کوئی بہت ضروری چیز نکالنی ہوگی۔ سارجنٹ بوتھ اس کی راہ میں حائل تھا۔“

ڈیمپے نے اسے بہت غور سے دیکھا ”تمہیں اتنا یقین کیوں ہے کہ گولی اورٹن نے چلائی ہے۔ بوتھ نے اسے دیکھا تو نہیں۔ یہ محض اس کا خیال ہے کہ اورٹن نے اسے

شوٹ کیا ہے۔ ہم یہ غلطی کیوں کریں۔“

بلی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کا ذہن الجھ گیا تھا۔

○-----☆-----○

”اس“ کو فائرنگ کے اس واقعے کا پتا چلا تو اسے کوئی خوشی نہیں ہوئی ”کوئی مسخرا میری مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔“ وہ بڑبڑایا ”حالانکہ مجھے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں۔ یہ میرا کھیل ہے۔ مکمل طور پر میرا۔ مجھے اس مسخرے کو تلاش کر کے اس رات سے ہٹانا ہوگا۔“ اس نے سگار کا کونا چبا کر تھوک دیا۔

○-----☆-----○

وہ باربرا کے گھر سے نکلا تو اس کے سر میں ہلکا پن نہیں تھا۔ وہ تازہ دم شکاری تھا۔ اس نے ایک گہری سانس لی۔

0 1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99

جوڑی راجرز شام پانچ بج کر بیس منٹ پر فیرپورٹ ان پہنچی۔ اس کا کمرابے حد آرام دہ تھا۔ کمرے میں بالکونی تھی جس کے سامنے سونمٹنگ پول تھا۔ اس نے اپنا سامان نکالا اور خالی سوٹ کیس کو ٹھہری میں پہنچا دیا۔

اُبل بیڈ پر بیٹھ کر وہ برینڈا کا نمبر ملانے کی کوشش کرتی رہی۔ گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے فون نہیں اٹھایا۔ شاید برینڈا کہیں گئی ہوئی تھی۔ اس نے سوچا کہ تھوڑی دیر بعد پھر رنگ کرے گی اور اگلے روز ملنے بھی چلی جائے گی۔

اس نے اپنا پیچ کھولا اور ڈیسک پر بیٹھ گئی۔ ہونڈ اینڈ ہونڈ سے جو اسے انسانی فائلیں دی گئی تھیں انہیں دیکھنے کے لئے بھی گھٹنے درکار تھے۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اگر پولیس نے اورٹن کو گرفتار کر لیا تو اس کا کام اور آسان ہو جائے گا۔ قتل کی سیریز نے سب کچھ الجھا کر رکھ دیا تھا۔

اپنے کیسوں میں اس کے ذہن میں بار بار ٹلڈن اور ٹکولس کے نام آتے تھے۔
 دروازے پر ہونے والی دستک نے اسے چونکا دیا پھر بیل ہوپ نے دروازہ کھولا
 اور اسے پھولوں کا چھوٹا باکس دیا ”یہ کسی نے آپ کے لئے استقبالیہ پر چھوڑے ہیں۔“
 اس نے بیل ہوپ کو پچاس سینٹ دیے۔ وہ شکریہ ادا کر کے چلا گیا۔ اسے پیٹر
 ہائڈ پر پیار آنے لگا۔ اتنی دور بینہ کر بھی اس کا خیال رکھتا ہے۔

اس نے ربن ہٹایا اور باکس کھولا۔ اندر ڈیزی کے پھولوں کے ایسے کئی چمکے تھے جن پر ابھی تک مٹی بھی لگی تھی۔ اس کی پیشانی پر تردد کی لکیریں ابھر آئیں۔ اس نے اندر موجود کارڈ نکالا۔ اس کی مسکراہٹ لبوں پر منجمد ہو گئی۔ دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔

و یلکم ٹو فیروپورٹ۔ ٹل مس پیٹ۔ و دلو فرام ڈیوڈ اورٹن
جوڈی نے جلدی۔ سے کمرے کا دروازہ مقفل کیا۔ بولٹ چڑھایا پھر بالکنی میں کھانے
الے دروازے کو بھی بند کر دیا۔ پھر وہ بیڈ پر ڈھے گئی۔ پھولوں کا باکس اب بھی اس کے

جم ڈسپے اور برینڈا نے حج والہ کی تدفین میں شرکت کی۔ وہاں ہر طرف ایسٹ پولیس کے ٹروپرز بکھرے ہوئے تھے۔ حفاظتی انتظامات ایئر ٹائٹ تھے۔ معذرت کے ساتھ بغیر شناخت اور تلاشی کے کسی کو بھی چرچ میں داخل نہیں ہونے دیا گیا تھا۔ سوگوار بھی بہت سہمے ہوئے تھے۔ باہر سے آنے والے اس چکر میں تھے کہ جلدی سے سروس مکمل ہو اور وہ فیر پورٹ سے بھاگیں۔

آنجمانی بیج کی بیٹی جنہیں نے خاص طور پر ڈسپے کا شکریہ ادا کیا اور قاتل کی گرفتاری کے سلسلے میں اس کی کاوشوں کو سراہا۔

اپنی کار کی طرف جاتے ہوئے ڈیمپے نے بریڈا سے کہا کہ وہ یاٹ کلب فون کر کے بتا دے کہ وہ اور اسپانک برگز اگلے روز ہونے والی بوٹ ریس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ ڈیمپے کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ گزشتہ اتوار ہی کو انہوں نے ریس جیتی تھی۔ اس وقت قصبہ پُرسکون تھا۔ یہ کیسا عجیب ہفتہ گزرا تھا۔۔۔۔۔ پاگل ہفتہ!

باربرا اپنی بیٹی کے کیمپ سے چار بجے شام واپس پہنچی۔ پورے دن کی ڈرائیو نے اسے تھکا دیا تھا پھر بھی وہ اس کے بارے میں سوچ رہی تھی اور اس کی طلب میں دیوانی ہو رہی تھی۔ وہ پاس نہیں تھا لیکن خیالوں میں پاس ہی تھا۔ تصور اور حقیقت میں کچھ زیادہ فرق نہیں تھا۔ وہ سوچ میں پڑ گئی۔ کیا وہ نفسیاتی مریض بن گئی ہے۔

وہ پانچ بجے سے بھی پہلے ہی آگیا۔ دونوں بھوکے تھے، ٹوٹ کر ملے۔ باربرا تو پانچ دن اس کے خواب دیکھتی رہی تھی۔ اس لئے اپنی شدت تو اس کی سمجھ میں آرہی تھی لیکن اس کی شدت کی وجہ وہ نہیں سمجھ سکتی تھی۔ ہاں وہ جانتا تھا، اسے معلوم تھا کہ وہ دد بنیادی انسانی خواہشوں کا اسیر ہو گیا ہے۔ قتل اور جنس!

وہ کمرے سے نکلا تو بار بار سوچتی تھی۔ وہ مسکرایا۔ بار بار پوری طرح مطمئن ہوئی تھی۔

اب رکنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ وضاحت نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن جانتا تھا کہ وہ ایک عجیب معنی جیسی تبدیلی سے گزر رہا ہے۔ اب وہ اپنے پارٹنرز سے توانائی حاصل کر رہا تھا۔ اسے اپنی جنسی سرگرمیوں سے طاقت اور اطمینان مل رہا تھا۔

”ہاں میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ اب میری لسٹ میں تمہارا نمبر ہے۔ میں تم سے

ملنے آ رہا ہوں۔“

ریسیور رکھ دیا گیا۔ روکو نے دونوں ہاتھوں سے اپنا پیٹ تھاما۔ اسی وقت اس کا پیشاب خطا ہو گیا۔ اس نے وہائی سے کہا ”کار گھما کر لاؤ۔ میں اتنی دیر میں اپنی پیٹ بدل لوں۔ خدا کے لئے..... لیفٹی سے رابطہ کرو۔ چلو ہم پندرہ منٹ میں اسے موٹیل سے ہی لے لیں گے۔ وہ ہمیں ائر پورٹ چھوڑنے چلے گا۔ ہم آج رات ہی ویگاس جا رہے ہیں۔“

○-----☆-----○

”اس“ کی ترکیب کارگر ثابت ہوئی تھی۔ ایک فون کال کے زور پر وہ ٹوٹی روکو کو اس کے بے حد محفوظ قلعے سے نکال لایا تھا۔ اب کھلے میدان میں وہ اسے آسانی سے شکار کر سکتا تھا۔ کار دروازے پر رکی۔ روکو دو سوٹ کیس لئے ہوئے اچھل کر باہر آیا۔ ایک سوٹ کیس بیس ڈالر کے نوٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ دوسرے سوٹ کیس میں اس کے کپڑے تھے۔

”اب موٹیل چلو۔ ہمیں لیفٹی کو پکڑنا ہے۔ اس کے پاس شاٹ گن ہے۔ وہ ہمیں ائر پورٹ پہنچائے گا۔ حفاظت سے۔“

”اوکے مسٹر روکو۔“ ڈرائیور مسکرایا۔ اس کی سلیٹ گرے آنکھیں عقب نما آئینے میں دیکھ رہی تھیں۔ وہی سرد آنکھیں جن سے اس وقت پورا امریکا خوف زدہ تھا۔

○-----☆-----○

شخصیت کی تبدیلی اتنی مکمل تھی اور بہروپ اتنا اچھا تھا کہ روکو کو آخر تک پتا نہیں چلا کہ اسے قتل کرنے والا وہائی نہیں ہے۔ مرتے دم تک وہ اس سے التجائیں کرتا..... گڑگڑاتا رہا ”وہائی..... پاگل ہو گئے ہو؟ میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہو؟ بھول گئے کہ میں نے تمہارے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ وہائی.....“

○-----☆-----○

پونے آٹھ بجے پولیس کی سشتی گاڑی نے وہائی کو روکی کیڈیلاک ایجنسی کے

ہاتھ میں تھا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اسکول کے زمانے میں اسے اس نام سے پکارا جاتا تھا۔ اور ٹی کو یہ نام کیسے معلوم ہوا؟ اس نے فیصلہ کیا کہ ڈنرا اپنے کمرے میں کرے گی۔

○-----☆-----○

اپنے محفوظ قلعے میں ٹوٹی روکو نروس انداز میں اپنی انگلیاں چٹکا رہا تھا۔ بارہ قیرا ہیرے کی انگلیوں میں دو دھیا روشنی میں جگمگا رہی تھی۔

وہائی ویگاس جانے کے لئے اس کے سامان کی پیکنگ میں مصروف تھا۔ انہوں نے یونائیٹڈ ایئر لائنز کی فلائٹ ۱۱ میں فرسٹ کلاس میں سیٹیں ریزرو کروائی تھیں۔ یہ اگلی صبح دس بجے کی فلائٹ تھی۔ روکو فوراً فیرپورٹ سے رخصت ہو جانا چاہتا تھا۔ وہ پوری رات ایک منٹ بھی نہیں سویا تھا اور اب بھی وہ آٹھ گھنٹے سے اسی گوشے میں دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ اسے یہ وہم ہو گیا تھا کہ وہ مرنے والا ہے اور وہ مرنے نہیں چاہتا تھا۔

وہائی نے روکو کو اس حال میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ یہ دیکھ کر اسے شاک لگا کہ روکو حد درجے کا بزدل اور تھڑولا ہے۔ اس نے لیفٹی سے رابطے کی کوشش کی تھی لیکن لیفٹی موٹیل میں موجود نہیں تھا۔ وہائی نے سوچا کہ کوئی بات نہیں۔ ویگاس پہنچ کر روکو پہلے جیسا ہو جائے گا۔

پرائیویٹ فون کی گھنٹی بجی۔ وہائی نے ریسیور اٹھایا۔ کوئی مسٹر روکو سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔ وہائی حیران رہ گیا۔ فون پر روکو ہی کی آواز تھی۔ جبکہ روکو کمرے میں اس کے ساتھ تھا۔

”تمہارے لیے ہے باس۔“ اس نے نروس انداز میں ریسیور روکو کی طرف بڑھایا۔

ٹوٹی روکو نے خوف زدہ انداز میں ریسیور لیا۔ دوسری طرف سے اسی کی آواز سنائی دی ”مسٹر روکو؟“

”ہاں“ روکو بول رہا ہوں۔“ روکو کی آواز ٹراہٹ سے مشابہ تھی ”تم کون ہو؟“

”تم ذاتی طور پر مجھے نہیں جانتے۔ میں ڈیوڈ اورٹن ہوں۔“ عظیم ترین قاتل۔“

”اورٹن؟ قاتل؟“ ٹوٹی روکو کا برا حال ہو گیا۔ اس کا منہ کھل گیا اور کف نکلا۔

پارکنگ لٹ میں ایک برانڈ نیو کار کی چھت پر پڑا پایا۔ کار کا ہارن مسلسل بج رہا تھا۔ پتا چلا کہ اس کے دائر ملا دیے گئے ہیں۔ وہاں کو نہیں معلوم تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اسے کسی ٹرک نے ہٹ کیا ہے۔ اس کا ایک بازو، دائیں ٹانگ اور چہرے کا بیشتر حصہ ٹوٹ پھوٹ کر رہ گیا تھا۔

وہ خون آلود ہونٹوں کے درمیان بڑبڑائے جا رہا تھا ”مسٹر روکو“ آپ فکر نہ کریں۔ لاس ویگاس پہنچیں گے تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ وہاں کوئی ہے تا آپ کے ساتھ۔“

آٹھ بج کر بارہ منٹ پر ایک اسکوڈ کار کو فیر پورٹ موٹیل طلب کیا گیا۔ انہوں نے موٹیل کے ایک گیٹ کو اسپتال بھجوا دیا تھا۔ گیٹ کا نام لیری فلمنگ تھا۔ ایک حادثے میں مسٹر فلمنگ کی دونوں کلاں ٹوٹ گئی تھیں۔ بائیں ہاتھ کی ٹریگر دبانے والی انگلی تو بالکل ہی تباہ ہو چکی تھی۔ مسٹر فلمنگ شاک کی حالت میں تھے اور حادثے کی تفصیل بتانے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔ اسکوڈ کار کے ڈرائیور نے بتایا کہ چہرے مرے سے مسٹر فلمنگ کوئی خطرناک بد معاش معلوم ہو رہے تھے۔

○-----☆-----○

آٹھ بج کر ستائیس منٹ پر ڈیوٹی آفیسر لیفٹیننٹ رائس کو پولیس ہیڈ کوارٹرز میں ایک کال موصول ہوئی۔ آٹو میٹک ریکارڈنگ سسٹم آن تھا۔ ”فیر پورٹ پولیس۔ لیفٹیننٹ رائس اسپیکنگ۔“

”لیفٹیننٹ“ میں مسٹر روکو ہوں۔“

”یس سر“ فرمائیے ہم کیا کر سکتے ہیں آپ کے لئے۔“ رائس نے کہا۔ اس نے ٹونی روکو کی آواز پہچان لی تھی۔ حال ہی میں اس نے روکو سے ۷۷۲ ماڈل کی کیڈی خریدی تھی۔

”کسی نے ابھی ابھی میرا چراغ گل کر دیا ہے۔“

”جی؟“

”ہاں لیفٹیننٹ“ میں مرچکا ہوں۔ تمہارے قاتل نے مجھے بھی شکار کر لیا۔ یہ میں نہیں، میرا ضمیر بول رہا ہے۔“

رائس حیران رہ گیا۔ اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ وہ بے یقینی سے

ریسیور کو گھورتا رہا۔

”اب سب کچھ بدل گیا ہے۔ اب میرے جسم کی نہیں، روح کی حکمرانی ہے۔“

رائس کچھ نہ کہہ سکا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔

”رائس، تمہیں خوش بختی کی ضرورت ہے؟“

رائس نے خود کار انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

”میرے آفس میں قالین کے نیچے ایک ٹریپ ڈور ہے۔ اس میں اتر کر دیکھو۔“

وہاں بوگس ڈالر بھی ہیں۔“

رائس نے ادھر ادھر دیکھا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ وہ اس سنسنی

خیز کال کو کسی کے ساتھ شیئر کرنا چاہتا تھا لیکن وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔

روکو غیر جذباتی انداز میں کہتا رہا ”اور تمہارے دروازے پر چمک دار کیڈی کھڑی

ہے۔ اس میں دو لاکھ ڈالر مدے ہیں۔“

رائس کرسی سے کھڑا ہو گیا۔ ریسیور اب بھی اس کے کانوں سے لگا تھا۔

”اور لیفٹیننٹ“ تدفین کے بعد میرے لئے کچھ پھول بھیج دینا۔“ پھر ایک قہقہہ

سنائی دیا..... اور لائن ڈیڈ ہو گئی۔

رائس کو چکر آرہے تھے۔ اس نے چیخ کر سارجنٹ بوب مارٹن کو آواز دی۔

دونوں ریوانور ہاتھ میں لئے مین گیٹ کی طرف لپکے۔ وہاں ایک سیاہ کیڈیلاک کھڑی

تھی۔ اس پر کینکٹی کٹ کا لائسنس نمبر تھا۔ روک! پچھلی سیٹ پر ٹونی روکو مردہ پڑا تھا۔ وہ

میں ڈالر کے نوٹوں کے انبار تلے دبا ہوا تھا۔ شاید انہی کی وجہ سے اس کا دم گھٹا تھا۔

انہیں بعد میں پتا چلا کہ وہ دو لاکھ ڈالر تھے۔ نوٹوں کے درمیان میڈیکل ایگزامنر کو

ایک تاش کا پتا ملا..... حکم کا اٹھا!

○-----☆-----○

آٹھ بج کر پینتیس منٹ پر رائس نے ہم ڈیمپسے کے گھر فون کر کے اسے ٹونی روکو

کے قتل کی اطلاع دی۔ ہم ڈیمپسے پونے نو بجے دفتر پہنچا۔ اس کے ذرا دیر بعد بلی، فیرو،

یکو نو اور دررک بھی پہنچ گئے۔ ہم ڈیمپسے نے ان میں سام گریڈی کو فون کیا لیکن اس

کے کمرے سے کوئی جواب نہیں ملا۔ اس نے برنگز کو فون کیا۔ وہ بھی گھر پر موجود نہیں

تھا۔

جم نے فیرو اور سارجنٹ اور درک کو وہائی اور فلمنگ سے پوچھ گچھ کے لئے ہسپتال بھیجا۔ اس بلی کو ایک بیک اپ کار کے ساتھ فیرو پورٹ موٹیل میں فلمنگ کے کمرے کو چیک کرنے کے لئے روانہ کیا گیا۔ جم خود پکولو کے ساتھ روکو کیڈیلاک ایجنسی چلا گیا۔ رائس ڈیوٹی انچارج کی حیثیت سے ہیڈ کوارٹرز میں رہ گیا۔

اگلے ایک گھنٹے میں بہت کچھ ہوا۔ جم اور پکولو نے کیڈیلاک ایجنسی کے نیچے ایک شاندار سوٹ دریافت کیا۔ اس سوٹ کے عقب میں دو کمرے تھے جن میں پرنگ پریس موجود تھا۔ اس کے علاوہ بیس ڈالر کے نوٹ چھاپنے والی پلٹیں اور بیس ڈالر کے نوٹوں کی شکل میں ساڑھے چار لاکھ ڈالر بھی ملے۔ ایک اور پریس بھی سیٹ کیا گیا تھا لیکن ابھی اس نے کام شروع نہیں کیا تھا۔

فیرو پورٹ موٹیل میں بلی نے بھی اچھی کارگزاری دکھائی۔ لیری فلمنگ کے کمرے میں سنگل بیڈ کے گدے کے نیچے سے سائینسٹر لگاؤ زر برآمد ہوا۔ میگزین میں دو گولیاں کم تھیں۔ ان میں سے ایک ٹی وی کے اوپر والی دیوار میں پیوست تھی۔ کرسی پر رکھے ہوئے فلمنگ کے کوٹ سے ایک خط برآمد ہوا۔ لفافے پر کسی لیفٹی کا نام تھا۔ اندر مختصر سا خط تھا۔ اورٹن کو تلاش کر کے قتل کرنے کی صورت میں تمہیں ایک لاکھ ڈالر ملیں گے۔ ایک ہفتے میں یہ کام نہ کر سکے گا تو ویگاس واپسی کا کرایہ ملے گا خط پر کسی کے دستخط نہیں تھے۔

”ویگاس کا لیفٹی۔ یہ تو یقیناً انجیلو ہے۔ ون آف دی ہسٹ ان دی بزنس“ بلی بڑبڑایا۔ وہ خوش خوش ہیڈ کوارٹرز پہنچا۔

”میرا خیال ہے“ لیب میں ثابت ہو جائے گا کہ سارجنٹ بوتھ پر گولی اس ماؤزر سے چلائی گئی ہے۔“ اس نے چیف جم کو بتایا ”یعنی بوتھ پر اورٹن نے نہیں“ انجیلو نے فائر کیا تھا۔ امکان یہی ہے کہ روکو نے اورٹن کو ٹھکانے لگانے کے لئے انجیلو کی خدمات حاصل کی تھیں۔ ایک لاکھ ڈالر چھوٹی رقم نہیں ہوتی اور روکو کے پاس بنڈل کے بنڈل موجود ہیں۔ روکو کو یہ پریشانی ہوگی کہ اورٹن کی وجہ سے علاقے میں پولیس ہی پولیس بھر جائے گی اور اس کا جعلی نوٹوں کا کاروبار خطرے میں پڑ جائے گا۔“

جم نے بلی کی بیٹھ تھپتھپائی ”واقعی..... سوچو تو۔ ایک جعلی نوٹ چھاپنے والے نے ہمارے مجرم کو ختم کرنے کے لئے ایک پیشہ ور قاتل کی خدمات حاصل کیں۔ دیکھو تو، کون ہماری مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔“ وہ مسکرایا۔ ”شاباش۔ تم نے شاندار کارکردگی دکھائی ہے۔ بس ایک بات تم بھول گئے۔ لیفٹی اب لیفٹی نہیں رہا۔“

بلی بھی مسکرایا۔ صورت حال بہتر ہوتی لگ رہی تھی۔

فیرو کامیاب نہیں رہا تھا۔ فلمنگ اور وہائی دونوں ابھی بات کرنے کے قابل نہیں تھے۔

○-----☆-----○

جم کے جانے کے بعد بلی نے اشارے سے فیرو کو بلایا اور اپنے کمرے میں لے گیا۔ دروازہ بند کرنے کے بعد اس نے کہا ”اوسیلو نے ہمیں بتایا تھا کہ یہاں منشیات اور ناجائز دولت کا کاروبار ہو رہا ہے۔ ناجائز دولت تو جعلی کرنسی کی صورت میں سامنے آگئی ہے۔“

فیرو نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا ”واقعی لیکن ہمیں یقین نہیں آیا تھا۔ تم نے چیف کو یا کسی اور کو اس سلسلے میں کچھ بتایا تو نہیں۔“ اس کا چہرہ پیلا پڑ گیا تھا۔

بلی نے نفی میں سر ہلایا ”اور اب تو بتاؤں گا بھی نہیں۔“

فیرو نے سکون کی سانس لی ”اب منشیات والے معاملے کو ہم اپنے طور پر دیکھیں گے۔ تم اور میں۔ یاد ہے، جم کہتا ہے، اگر ناک تک کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہو تو مت بھولو کہ منہ بند رکھنے میں ہی عافیت ہے۔ ملاؤ ہاتھ۔“ بلی نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا۔

○-----☆-----○

اس شام ماری سینسن کو معلوم ہوا کہ دو صد سالہ تقریبات منسوخ کر دی گئی ہیں۔ اس نے سکون کی سانس لی۔ وہ شوہر کی بلا اپنے سر لینے پر مجبور ہو گئی تھی لیکن اب اس سے نجات مل گئی تھی۔ یہی نہیں، اب وہ صبح کی فلائٹ پکڑ کر دوپہر سے پہلے بفالو پہنچ سکتی تھی۔ وہ شوہر کو فلو کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے ہوئے پکڑنا چاہتی تھی۔

رات کو اسے ونچسٹرز کے ساتھ ڈنر ڈانس میں جانا تھا۔ سلک کے سیاہ گاؤن میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔ وہ نگاہوں کا مرکز بن گئی۔ اس کی مجروح انا کو اس سے کچھ

تسکین ہوئی۔ وہ بے دریغ پی رہی تھی۔ نشے نے فلورنس کی رقابت کو مٹا دیا تھا۔

ذکر کے بعد اس کے اصرار پر میوریل اور ٹام رقص میں شامل ہو گئے۔ وہ انہیں دیکھتی رہی۔ میوریل اب بھی ویسی ہی تھی جیسی کالج میں ہوا کرتی تھی۔ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ٹام میں اس نے کیا دیکھا کہ اس سے شادی کر لی۔ وہ ہر شمع پر ناپچے والا پروانہ تھا۔ گھٹیا آدمی۔ اب اس نے مجھے چھو اتو بیت میں گھٹنا رسید کروں گی۔ ماری نے سوچا۔

اسی لمحے ایک خوش رو آدمی نے نرمی سے اس کے کندھے کو چھوا۔ وہ چوڑے کندھوں والا دراز قد آدمی تھا۔ مردانہ وجاحت کا نمونہ۔ اس نے بتایا کہ وہ کلب کا مینجر ہے۔ دفتر میں اس کا فون آیا ہے وہ اس کے ساتھ چلے۔

ماری انھی تو اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ مینجر نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

ذرا دیر بعد میوریل اور ٹام اپنی میز پر واپس آئے تو ماری موجود نہیں تھی ”وہ لیڈیز روم میں ہو گی۔“ میوریل نے کہا ”مجھے بھی جانا ہے۔“

میوریل واپس آگئی۔ ماری لیڈیز روم میں موجود نہیں تھی۔ انہوں نے دس منٹ انتظار کیا پھر ٹام نے ماری کو ادھر ادھر تلاش کیا۔ اب وہ دونوں پریشان تھے۔ انہوں نے برابر کی میز والوں سے پوچھ گچھ کی ”وہ ہیرالڈ کے ساتھ اس کے آفس کی طرف گئی ہے۔“ کسی نے بتایا۔ ٹام کو پانچ منٹ بعد یاد آیا کہ ہیرالڈ گرین تو ہرنیا کے آپریشن کے سلسلے میں اسپتال میں داخل ہے۔ تب انہوں نے پولیس کو فون کر دیا۔ اس وقت گیارہ بج کر سینتالیس منٹ ہوئے تھے۔

○-----☆-----○

گیارہ بج کر پچاس منٹ پر رائس نے جم کو فون کر کے ماری نینسن کی گم شدگی کے متعلق بتایا۔ جم نے کہا کہ وہ کنٹری کلب پہنچ رہا ہے۔ رائس گریڈی کو مطلع کر دے ”اگر وہ واقعی غائب ہو گئی ہے تو یہ فیڈرل کیس ہے۔ پھر وہ ایک سینٹیئر کی بیوی ہے۔ سام گریڈی کو اس میں ملوث ہونا ہے۔“

وہ تینوں سو بارہ بجے سے کچھ پہلے کلب پہنچے۔

ونچسٹرز بہت پریشان تھا۔ میوریل تو رو رہی تھی۔ ٹام پال رائس پر برس پڑا ”اسٹوپڈ پولیس۔ تم ٹیکس ادا کرنے والوں کی دولت پر پلتے ہو۔ معصوم لوگوں کو تحفظ نہیں

دے سکتے۔“

سام گریڈی زبردستی دھکیلتے ہوئے ٹام کو ایک طرف لے گیا ”ہم لوگوں کے لئے پہلے ہی کم مسائل نہیں کہ تمہاری بکواس بھی سنیں۔“ اس نے چھری سے ٹام کی ٹھوڑی چھوتے ہوئے کہا۔ ٹام کی سمجھ میں آگیا۔

جم کی نگرانی میں پولیس نے ماری نینسن کی تلاش شروع کر دی۔ وہ ونچسٹرز کے گھر واپس نہیں گئی تھی۔ فیر پورٹ ان اور موٹیل میں بھی وہ نہیں پہنچی تھی۔ کلب کے باہر چھ ٹیکسیاں موجود تھیں۔ ان کے ڈرائیوروں نے بھی اسے باہر نکلتے نہیں دیکھا تھا۔ پیٹرول کاریں ہر طرف دوڑا دی گئیں لیکن ماری نینسن کا کہیں سراغ نہ ملا۔

اسپانک برگز پانچ بجے کلب پہنچا۔ اس نے اپنے پولیس ریڈیو پر سینٹیئر کی بیوی کی گمشدگی کا لیٹن سنا تھا۔ وہ فلم دیکھ کر گھر واپس آ رہا تھا۔ اسے افسوس تھا کہ ٹونی روکو کی موت سے لے کر اس کے بعد تک کے سنسنی خیز واقعات سے وہ لاتعلق رہا تھا۔

سام گریڈی نے سینٹیئر نینسن کو اس کے بغالو کے موٹیل میں رنگ کیا لیکن کسی نے فون نہیں اٹھایا۔ سینٹیئر نشے میں دھست تھا۔

سوا بجے سام گریڈی نے جم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ”مجھے افسوس ہے لیکن میرے خیال میں ماری نینسن کو اور ٹن نے اغوا کر لیا ہے۔“

○-----☆-----○

ماری نینسن اس کے ساتھ مینجر کے کمرے میں داخل ہوئی۔ اس نے ٹیلی فون کی طرف اشارہ کیا۔ ماری فون کی طرف بڑھی۔ اس دوران اس نے دروازہ لاک ہونے کی آواز سنی۔ اس نے پلٹ کر اس سرد سلیٹ گرے آنکھوں میں دیکھا۔ اس نے چیخنا چاہا۔ اسی لمحے اس کے بازو میں سوئی چبھی۔ اسے موہوم سا احساس ہوا کہ مرد نے اسے اٹھا کر میز پر لٹایا ہے پھر اسے اپنے کپڑے پھیننے کی آواز آئی اور.....

بعد میں اسے کار کی ڈکی میں ڈالا گیا۔ وہاں مکمل تاریکی تھی۔ اسے سانس لینے میں بھی دشواری ہو رہی تھی پھر کار چل پڑی۔

○-----☆-----○

ماری نینسن کی قربت اس کے لئے بہت پر لطف ثابت ہوئی تھی۔ بعد میں.....

ہست بعد میں اس نے ماری کو اس جگہ پہنچا دیا، جہاں اس کی لاش کو دریافت ہونا تھا۔
اپنی ڈیسک پر بیٹھ کر اس نے جام سے ایک گھونٹ لیا اور خفیہ دراز کھول کر نور
بک نکالی۔ سیاہ پنسل سے اس نے انونیورو کو کے نام کو کراس کیا۔ وہ اس کی لسٹ میں
ساتواں نام تھا۔ حکم کا اٹھا۔ کچھ سوچ کر اس نے روکو کے نام کے آگے خنزیر کی تصویر بنا
دی۔

روکو غلیظ آدمی تھا۔ اسے دیکھ کر اس کو اپنا سوتلا باپ یاد آتا تھا۔ اس کا اپنا باپ
اس کی پیدائش سے ایک ماہ پہلے ہی مر گیا تھا۔ اس نے اس کے لئے باپ کی کوئی یاد نہیں
چھوڑی تھی۔ اس کی ماں رات نو بجے تک لائبریری میں کام کرتی تھی۔ اتنی محنت اور
محبت سے وہ اس کی پرورش کر رہی تھی۔ وہ اسے پڑھا رہی تھی ”محنت کرو سخت محنت“
وہ کہتی ”کامیابی کا یہی ایک راستہ ہے میرے بیٹے۔ اور میں تمہیں کامیاب انسان دیکھنا
چاہتی ہوں۔“

اس نے برائڈی کا ایک اور گھونٹ لیا۔ ماں..... پیاری ماں۔ ان کے درمیان
غیر معمولی محبت تھی۔ ایک ہیڈ روم کا وہ چھوٹا سا پارٹمنٹ محبت کا گہوارہ تھا۔ وہ آٹھ
سال کا تھا تو وہ منحوس سیلز مین آیا اور وہ دو ہیڈ روم کے پارٹمنٹ میں منتقل ہو گئے۔ اب
ماں کے ہیڈ روم سے عجیب غیر انسانی آوازیں آتی تھیں۔ اس کے دوسرے حصے نے ان
آوازوں کی طرف سے کان بند کر کے سو جانا سیکھ لیا۔ لیکن وہ سب کچھ سنتا تھا۔ چار سال
تک وہ سنتا اور نفرت کرتا رہا۔ تب اسے پتا چلا کہ نفرت کا آغاز دماغ سے ہوتا ہے۔

اس نے جام خالی کر کے رکھ دیا۔ یادوں میں کھو جانا کتنا آسان تھا۔ جبکہ وہ پلٹ کر
نہیں دیکھ سکتا تھا۔ دیکھتا تو وہ نمک کا بن جاتا۔ اس کا مستقبل تو اب شروع ہو رہا تھا۔
نوٹی روکو! وہ جم کی ناک کے عین نیچے جعلی کرنسی کا اتنا بڑا دھندا چلا رہا تھا۔ مسخرا
چیف آف پولیس! اسے فخر تھا کہ فیرپورٹ میں جرائم نہیں ہوتے۔ اب وہ انہیں دکھائے
گا کہ فیرپورٹ میں کیا کچھ ہوتا ہے۔ انہیں آئینہ دکھانا ضروری تھا۔ فیرپورٹ میں ایک
روکو ہی نہیں تھا۔ قصبہ گندے انڈوں سے بھرا ہوا تھا۔ اسے یقین تھا کہ آپن منشیات کا
دھندا کر رہا ہے۔ بڑھا سام ملڈن چور تھا۔ شاید وہ نیڈ کولس سے بھی آگے کی چیز تھا۔
وہ ہنس دیا۔ اسے روکو کی دہشت یاد آئی اور وہاٹی کی التجائیں۔ لیفٹی کے پاس

جانوروں والی چھٹی حس تھی۔ لیفٹی سے معرکے میں وہ بال بال بچا تھا۔ ماؤزر سے چلائی
ہوئی گولی تقریباً اس کے کان کو چھوتی ہوئی گزری تھی۔ اس نے اپنے کان کی لو کو چھوا۔
وہ سونے کے لئے لیٹا۔ آنے والی کل..... ایک بڑا دن ہو گا۔ ماری نینس کے
لئے وہ ایک سرخ سفید اور نیلا دن ہو گا۔ اس نے جمائی لی۔ اب سو جانا چاہئے۔

○-----☆-----○

۸ جون۔ اتوار

”خدا یا..... راتیں چھوٹی ہوتی جا رہی ہیں۔“ جم نے کراہتے ہوئے آنکھیں
کھولیں۔

”جم..... رات کو کیا ہوا؟“ برینڈا نے کسماتے ہوئے پوچھا ”میں تو رات کو
نیند کی دو گولیاں لے کر سو گئی تھی۔“

”بتاؤں گا تو تمہیں یقین نہیں آئے گا۔“ جم بولا ”رات تک انتظار نہیں کر
سکتیں؟“

”نہیں ڈارلنگ۔“

”ماری نینس کو اغوا کر لیا گیا۔ ہم بڑی مصیبت میں ہیں“ وہ لڑکھڑاتے ہوئے اٹھا۔
اٹھنا تو تھا۔

○-----☆-----○

”وہ“ اپنے میسمنٹ میں کھڑ پڑ کر رہا تھا۔ کچھ چیزیں واپس اسلحہ خانے میں رکھنا
تھیں۔ اس کام سے نمٹ کر اس نے دائن ریک کو بند کیا پھر اس نے جا کر ہاتھ دھوئے
اور روشنی کے نیچے ہاتھ رکھ کر اپنے ناخنوں کو غور سے دیکھا۔ وہ بے داغ تھے۔ ان پر
کوئی نشان نہیں تھا۔

اب اسے خیال آرہا تھا کہ اسے ماری نینس سے خط نہیں اٹھانا چاہئے تھا۔ اس
نے اپنا اصول توڑ کر بڑا خطرہ مول لیا تھا۔ اپنے منصوبے سے روگردانی کی تھی۔ اگر ماری
کی گمشدگی کو ذرا پہلے محسوس کر لیا جاتا۔ یا کوئی آفس کی طرف آجاتا تو؟ بس قسمت اس
کے ساتھ تھی لیکن ماری نینس نے اس کے جذبات بھڑکا دیے تھے۔ خیر اس بے چاری
نے شکایت بھی نہیں کی تھی۔

وہ دو سیڑھیاں چڑھتا اوپر کچن میں گیا۔ وہ ایک روشن اور چمک دار دن تھا۔ اس کے ذہن میں اور زیادہ جارحانہ منصوبہ پروان چڑھ رہا تھا۔ اب معاملات بہت تیزی سے آگے بڑھیں گے۔ وقت کی گرفت اور سخت کردی جائے گی۔

میز پر کافی کی پیالی کے ساتھ سنڈے ٹائمز کا نیوز سیکشن رکھا تھا۔ اس میں وارن پیٹی کی موت کا تذکرہ تھا۔ وہ کافی کے گھونٹ لیتے ہوئے انگلیوں سے میز پر طبلہ بجانے لگا۔ اخبارات اس کی رفتار کا ساتھ نہیں دے پا رہے تھے۔

سنڈے ایڈیشن جلدی چھپنے کے لئے جاتے ہیں۔ ٹونی روکو کی خبر لیتے تھی۔ اس وقت تو سنڈے ایڈیشن ٹرکوں پر لادے جا رہے ہوں گے۔ جب اس نے ماری نینسن کو اغوا کیا تھا۔ سارجنٹ بوتھ پر فائرنگ کی خبر الگ کالم میں چھپی تھی۔ خبر میں اس شوٹنگ کو بھی اس سے منسوب کیا گیا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ ریڈیو اور ٹی وی ٹونی روکو کی موت، فیرپورٹ میں جعلی نوٹوں کے دھندے اور ماری نینسن کے اغوا کی خبروں سے لدے ہوں گے اور وقت کے ساتھ ساتھ ماری نینسن کے اغوا کی خبر زیادہ اہمیت اختیار کرتی جائے گی۔ چھ قتل بیک گراؤنڈ میں چلے جائیں گے۔

اس نے سگار سلگایا اور بڑے سکون سے کش لیتا رہا۔ اتوار کی صبح..... اسے چرچ جانا چاہئے۔ اسے شکر ادا کرنا ہے۔ وہ ہنسنے لگا۔

○-----☆-----○

واشنگٹن کے ایک گولف کورٹ میں چار افراد قتل کے ان کیسوں اور اغوا پر گفتگو کر رہے تھے۔ ان میں جو سب سے سینئر لگتا تھا وہ بول رہا تھا ”بس بہت ہو چکی۔ وہ سینئر کی بیوی تھی۔ اب ہمیں منتخب آدمی وہاں بھیجنے ہوں گے۔ گریڈی کو مدد کی ضرورت ہے۔ بوب اپنے چار بہترین ڈسٹیکٹو رات تک وہاں بھیج دو۔“ اس نے پلٹ کر ایک دراز قد شخص کے کندھے پر ہاتھ رکھا ”بستر یہ ہو گا کہ تم خود بھی چلے جاؤ۔ ہم تینوں کو مل کر کام کرنا ہو گا۔ گڈ لک۔“

دوسرے شخص نے کہا ”بوب“ تم اور تمہاری ٹیم ہمارے جہاز میں جاسکتے ہیں۔ ہمارے تین آدمی جعلی کرنسی والے معاملے کی چھان بین کے لئے جا رہے ہیں۔ ہم تھپچر کو

تم جانتے ہی ہو گے۔“ وہ ٹریڈری ڈیپارٹمنٹ کا اسسٹنٹ سیکریٹری تھا۔

○-----☆-----○

گایلا نے صبح دس بجے کی خبروں میں روکو کی موت کی خبر سنی۔ وہ اس وقت ساحل پر جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ وہ بیڈ پر بیٹھی کی بیٹھی رہ گئی۔ اس کا ذہن بہت تیزی سے کام کر رہا تھا۔ اگر اورٹن نے روکو کو قتل کیا ہے تو ممکن ہے اگلی باری اس کی ہو۔ ہو سکتا ہے اورٹن کو جعلی کرنسی کا دھندا کرنے والوں سے نفرت ہو۔

اس نے اٹھ کر ریڈیو آف کر دیا۔ اب ٹریڈری والے آئیں گے اور روکو کے ہر ملنے والے کو چیک کریں گے۔ پوری طرح چھان بین ہوگی۔ ہو سکتا ہے کسی نے اسے روکو کے سوئٹ میں جاتے ہوئے یا باہر آتے ہوئے دیکھا ہو۔ اس نے سوچا اب فیرپورٹ سے نکل لینا چاہئے۔ اس کے پاس انٹر لائن کا پاس ہے اور دو لاکھ ڈالر ہیں۔ وہ کہیں بھی جا سکتی ہے۔ اب جبکہ روکو مر چکا ہے تو رقم کو انویسٹ کرنے کی ضرورت نہیں کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا۔ جین کو خبردار کیا جائے؟ نہیں روکو نے انہیں منع کیا تھا۔

اس نے اپنا سامان پیک کیا پھر ”اس“ کا پرائیویٹ فون نمبر ملایا۔ وہ اسے تحفظ فراہم کر سکتا تھا۔ ٹھنٹی بجتی رہی۔ اس نے فون ریسیو نہیں کیا۔ اچانک گایلا کو یاد آیا کہ یہ تو اتوار کا دن ہے۔ وہ دفتر میں کہاں ہو گا۔ اس نے انٹر لائن کا شیڈول نکالا۔ جو کچھ کرتا تھا جلدی کرتا تھا۔ ہر لمحہ اہم تھا۔

لباس تبدیل کر کے وہ باہر نکلی اور دروازہ لاک کیا۔ وہ نروس تھی اور اسے بری طرح پسینہ آ رہا تھا۔ اندیشے اب حقیقت لگنے لگے تھے۔ اس نے سوچا وہ جہاز میں بیٹھ کر اسے خط لکھ دے گی۔

ڈرائیو کرتے ہوئے وہ خط کا مضمون ترتیب دیتی رہی ”ڈارلنگ“ میرے ہاتھ کچھ دولت آگئی ہے۔ میں نے شاید تمہیں اپنی دولت مند آنٹی کے متعلق کبھی نہیں بتایا تھا۔ وہ گزشتہ رات فوت ہو گئیں۔ مجھے افراتفری میں اکا پلو جانا پڑا۔ ابھی مجھے یہاں وقت لگے گا۔ تم ایسا کرو کہ یہاں آ جاؤ۔ یہ بہت خوبصورت جگہ ہے مگر ٹائیگر میں تمہیں مس کروں گی۔ بس آ جاؤ۔“

وہ مینڈیکو آنے لگا۔ بیوی سے طلاق لے گا اور اس سے شادی کر لے گا۔

پولیس ہیڈ کوارٹرز کا کانفرنس روم کمانڈ پوسٹ میں تبدیل ہو چکا تھا۔ پورے ملک کے ڈیٹیکٹو نے تعاون اور مدد کی پیشکش کی تھی۔ وہ پتے درپے شکست کا ہفتہ تھا۔ ایک ایک کر کے مایوسیاں ڈھیر کی صورت میں جمع ہوتی رہی تھیں۔ شاک لگتا رہا تھا۔ تنہا اور مایوسی نے انہیں بے ہوش کر دیا تھا۔ نیند کی کمی سے آنکھیں متورم تھیں اور ان میں بار بار پانی آ رہا تھا۔ چہروں پر تنگی تھی۔ زندگی اور موت کے اس کھیل میں ڈیوڈ اور شن کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل سکا تھا لیکن وہ جس تیزی سے حرکت میں آتا تھا۔ وہ پولیس کے لئے حیران کن تھی۔ وہ اپنے شیڈول کے مطابق نمودار ہوتا وعدے کے مطابق قتل کرتا اور غائب ہو جاتا اور اب وہ ماری نینسن کو اغوا کر کے لے گیا تھا۔

وہ سب جانتے تھے کہ پریشر بڑھ رہا ہے۔ اخبارات ریڈیو اور ٹی وی اب پورا وقت اور توجہ ان کیسوں کو دے رہے تھے۔ عوام کو ڈیوڈ اور شن پر غصہ نہیں تھا۔ وہ پولیس سے خفا تھے جو انہیں تحفظ فراہم نہیں کر پا رہی تھی۔ پولیس اور شن کو گرفتار نہیں کر سکی تھی۔ پولیس سینٹر کی بیوی کو بازیاب نہیں کر سکی تھی اور کیونکہ انچارج جم تھا۔ لہذا پبلک کے فرسٹریشن کا رخ اس کی طرف تھا۔

کلب کے ممبرز سے پوچھ گچھ بے سود ثابت ہوئی۔ دیکھنے والوں کا کہنا تھا کہ ماری نینسن ایک ایسے شخص کے ساتھ اپنی مرضی سے گئی تھی جو کلب کے مینجر ہیرالڈ گرین سے بڑی حد تک مشابہ تھا۔ وہ مینجر کے آفس کی طرف گئے تھے جو عمارت کے عقبی حصے میں تھا۔ آفس میں کچھ ایسی علامات تھیں جن سے لگتا تھا کہ وہاں ماری پر مجرمانہ حملہ کیا گیا ہو گا۔ وہاں سے ماری کے پھٹے ہوئے کپڑے ملے تھے۔

مینجر کے آفس یا بلڈنگ سے انہیں نکلتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا۔ اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں تھی۔ دفتر کا پرائیویٹ دروازہ عقبی پارکنگ لاٹ کی طرف کھلتا تھا۔ اس پارکنگ لاٹ کو صرف کلب کے ملازمین استعمال کرتے تھے۔

ہیرالڈ کی کار بھی کسی نے نہیں دیکھی تھی۔ وہ اب بھی اسپتال میں تھا اور چلنے پھرنے کے قابل نہیں تھا۔ آفس میں میز پر ایک ماچس ملی تھی جس پر ڈیوڈ اور شن کی انگلیوں کے نشانات تھے۔ اس کے سوا انگلیوں کے نشانات کہیں نہیں ملے تھے۔ ہر چیز کو

جم سام گریڈی اور اسپانک برگز سے باتیں کر رہا تھا "اس شخص نے ہر قدم پر ہمیں شکست دی ہے۔ میں اس کی ذہانت کا معترف ہو گیا ہوں۔ وہی نہیں، ہمیں اس کی پوی بھی نہیں ملی۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمیں اس کی ہوا بھی نہیں لگی ہے اور وہ ہر جگہ اپنے نشان چھوڑ کر جاتا ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔"

"وہ زیادہ سے زیادہ کریڈٹ لینے کے لئے ہمیں ذلیل کر رہا ہے۔" سام گریڈی نے کہا۔

"اس کے لئے تاش کے پتے ہی کافی ہیں۔ فنگر پرنٹس کی تک میری سمجھ میں نہیں آتی۔"

"جم، تم کہنا کیا چاہتے ہو؟" سام گریڈی آگے کی طرف جھک آیا۔
"میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ایک ہفتے سے میں دن رات اسی شخص کے بارے میں سوچے جا رہا ہوں۔ مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ وہ کس انداز میں سوچتا اور کیسے آپریٹ کرتا ہے۔ وہ اسرار اور مستعد ہے۔ بہت اچھا منصوبہ ساز ہے۔ وہ بہت حوصلہ مند ہے۔ جزیات کا خیال رکھتا..... اور اہتمام کرتا ہے۔ اس کے باوجود وہ ہر موقع پر کم از کم ایک جگہ انگلیوں کے نشان چھوڑ جاتا ہے۔ اگر ایک بار ایسا ہوا ہوتا تو ہم اسے غلطی سمجھ لیتے۔ لیکن اب تک چار مرتبہ ایسا ہو چکا ہے۔"

"بھئی میرا تو دماغ گھوم گیا ہے۔" برگز نے کہا "سر میں درد ہو گیا۔" اس نے جب سے اسپرین کا پیکٹ نکالا۔

"میرا بھی یہی حال ہے۔" سام گریڈی نے کہا۔

"میرا بھی" جم بولا۔ برگز نے اسپرین کی ٹکیاں ان دونوں کو بھی دے دیں۔

چودہ کشتیوں کے پورمیان بہت سخت مقابلہ ہو رہا تھا۔ اگلی آٹھ کشتیوں کے درمیان بمشکل بارہ گز کا فاصلہ تھا۔ جم اور برگز کی غیر موجودگی میں ریس بہت کلوز ہو گئی تھی۔

آخر کار چار نمبر کشتی صرف ایک فٹ کے فاصلے سے جیت گئی۔ دوسری کشتیوں

سے تالیاں بجانے کی آوازیں آنے لگیں۔ جون فراڈگ نے اس سے پہلے کبھی کوئی ریس نہیں جیتی تھی۔ وہ اچھا کشتی راں تھا لیکن چیمپئن شپ کے قابل نہیں تھا۔ جم 'یرگز' اور نکولس کی موجودگی میں اس کی دال نہیں گلتی تھی لیکن اسے پسند کیا جاتا تھا۔ احترام اور جاتا تھا۔ اس لئے کہ وہ ہر ریس میں شریک ہوتا تھا اور جیتنے کی سر توڑ کوشش کرتا تھا۔ اسے مستقل مزاجی کی وجہ سے وہ کلب کا کوڈور بنا دیا گیا تھا۔

ڈوک پر ریس کے دوسرے شرکاء فراڈگ کے گرد جمع ہو گئے۔ انہوں نے اسے پکڑ کر ہاتھوں پر اٹھایا۔ چند لمحے آگے پیچھے بھلاتے رہے پھر اسے پانی میں پھینک دیا۔ کلب کی روایت تھی۔ پہلی بار ریس جیتنے والے کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا تھا پھر سب چیخنے لگے۔ "فراگ اے وز۔ تھری چیمپز فار فراگ۔ فراگ۔ فراگ۔" آوازیں بلند ہوتی گئیں۔

○-----☆-----○

ماریہ فراڈگ اندر ہی اندر کھولتی رہی۔ وہ دانتوں سے ہونٹ کاٹنے لگی۔ وہ اپنے جذبات چھپانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن یہ آسان کام نہیں تھا۔ جون کالج کے زمانے میں چیمپئن پیراک تھا۔ اس لئے اس کے دوست اسے فراڈگ کے بجائے فراگ کہہ کر پکارتے تھے۔ ماریہ کو یہ تک نیم بہت برا لگتا تھا۔ فراگ سن کر اس کے تصور میں مینڈک کی شبیہ ابھر آتی تھی لیکن اب وہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔ اسے شوہر کے اس تک نیم کے ساتھ زندگی گزارنا تھی۔ اسے شوہر کی جیت پر افسوس ہونے لگا۔ اس جیت کی دم سے یہ فراگ کا چکر پھر شروع ہو رہا تھا۔

○-----☆-----○

جین ہوور دوپہر کو سو کر اٹھی۔ وہ نہانے کی تیاری کر رہی تھی کہ اس نے ریڈیو پر خبر سنی۔ روک کو قتل کر دیا گیا! اس کا دماغ سنسنے لگا۔ اس نے سگریٹ سلگائی اور اپنے بکھرے ہوئے خیالات کو مجتمع کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

روک کو قتل ہو گیا۔ اس کا جعلی کرنسی کا بزنس بے نقاب ہو گیا۔ اس کا پرنٹنگ پریس دریافت کر لیا گیا۔ وہ ابھی گرفتار نہیں ہوئی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ پولیس کو ابھی اس کے متعلق معلوم نہیں ہوا اور شاید ہو گا بھی نہیں۔ روک اپنے رابٹوں کے نام اور پتے لکھ

کر رکھنے کا قائل نہیں تھا۔

اب کیا ہو گا۔ وہاٹھی؟ نہیں، وہ زبان نہیں کھولے گا۔ ویسے بھی وہ اس کے نام سے واقف نہیں۔ گایلا؟ وہ دونوں ایک جیسی مشکل میں تھیں۔ گایلا پکڑی گئی تو وہ زبان فرد کھول دے گی لیکن گایلا بہت تیز ہے۔ وہ پہلی فرصت میں فرار ہو جائے گی۔ وہ اتر ہاٹ میں ہے اس کے لئے فرار ہونا کوئی مسئلہ نہیں۔ البتہ جین کا معاملہ اور ہے۔ وہ ہائے گی تو شکوک جنم لیں گے۔ تو بھاگنے کی ضرورت کیا ہے؟ خاموش بیٹھ کر انتظار نہ کیا جائے۔

اس نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسل دیا۔

دولاکھ ڈالر! اب وہ رقم اس کی تھی۔ روک کو آپ اپنا پاس تھا۔ اس سے اوپر کوئی نہیں تھا۔ وہاٹھی کے سوا کوئی اس کے قریب نہیں تھا۔ وہاٹھی ہی واحد خطرہ تھا لیکن وہ جیل میں طویل عرصہ گزارے گا اور زبان نہیں کھولے گا۔ وہ پرانے زمانے کا وفادار غلام تھا جو اپنے آقا روک کے کہنے پر کچھ بھی کر سکتا تھا۔ اس سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ یعنی دولاکھ کی رقم اب اس کی تھی۔

○-----☆-----○

اس نے وقتی طور پر سوٹ کیس وہیں چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ وہ اٹھی اور باتھ روم میں چلی گئی۔ نہاتے ہوئے اس نے سوچا کہ اس کی بااثر لوگوں سے بھی تو دوستی ہے۔ وہ بھی کام آئیں گے۔

○-----☆-----○

لاس ویگاس میں صبح کا وقت تھا جب لوئی نے یہ خبر سنی۔ اسے ایڈی نے فون پر بتایا۔ ایڈی جانتا تھا کہ لوئی کا روک سے کس طرح کا تعلق ہے۔ اب تو وہ تعلق کی نوعیت بھی سمجھ سکتا تھا لیکن انجان بنے رہنے میں بہتری تھی۔ لہذا اس نے اس کا اظہار نہیں کیا۔ لوئی نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

دو گھنٹے بعد لوئی کو تفصیلات معلوم ہوئیں تو وہ پریشان ہو گیا۔ لیفٹی اسٹنلو اسپتال میں؟ نہیں چلے گا۔ لیفٹی اس کے متعلق بہت کچھ جانتا تھا اور یہ اورٹن بھی یقیناً کوئی بڑی شخصیت ہے۔ اس لئے کہ لیفٹی کوئی معمولی آدمی نہیں تھا۔ اپنی فیلڈ میں وہ ماہر ترین آدمی تھا۔

پولیس کو جیکسن کی تصویر والی پلیٹیں مل گئی تھیں لیکن گرانٹ کی تصویر والی پلیٹوں کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا تھا۔ لوئی نے جعلی نوٹ چھاپنے والی وہ پلیٹیں دیکھیں تھیں۔ وہ بہت عمدہ تھیں اور اب تک انہیں استعمال بھی نہیں کیا گیا تھا۔ لوئی جانتا تھا کہ روکو نے انہیں کہاں چھپایا ہوگا۔ وہ انہیں حاصل کر کے ویگاس میں اپنا دھندا شروع کر سکتا تھا۔ وہ کروڑوں کی چیز تھی۔ اسے تیزی سے حرکت میں آنا تھا۔ آج ہی!

وہ اسپائیڈر کو اپنے ساتھ لے کر جائے گا۔ اسپائیڈر اسے تحفظ فراہم کرے گا اور لیفٹی کو بھی ٹھکانے لگا دے گا۔

○-----☆-----○

ماری نینسن ابھی تک نہیں ملی تھی۔ کسی تادان کا مطالبہ بھی سامنے نہیں آیا تھا۔ پولیس جانتی تھی کہ اسے اورٹن نے اغوا کیا ہے اور وہ فیرپورٹ ہی میں کہیں موجود ہے۔ ”یہ اغوا کرنا اورٹن کا اسٹائل تو نہیں ہے۔“ جم نے کہا۔ وہ گریڈی، برگز، بلی اور فیرو کے ساتھ بیٹھا تھا ”اسے دولت سے دلچسپی نہیں ہے۔ وہ دو لاکھ ڈالر روکو کی لاش ڈال کر چلا گیا تھا۔ اسے صرف ایک چیز میں دلچسپی معلوم ہوتی ہے۔ قتل میں۔“

”آپ کو توقع ہے کہ وہ ماری نینسن کو قتل کر دے گا؟“ فیرو نے پوچھا۔

جم نے اثبات میں سر ہلایا ”ہو سکتا ہے قتل ہو چکا ہو۔ لاش آج ہمیں مل جائے گی۔ تاکہ یومیہ ایک قتل کا تسلسل قائم رہے۔ لعنت ہو اس پر۔“ جم غرایا ”وہ چلتا پھرتا سانس لیتا زندہ ٹائم بم ہے۔“

”ایسا لگتا ہے کہ تم اس کے دماغ میں بیٹھے اس کے لئے اسکرپٹ لکھ رہے ہو۔ برگز نے کہا ”میں تم سے متفق ہوں لاش ہمیں نہ ملی تو شاید وہ خود ہمیں بتا دے گا کہ کہاں تلاش کریں۔“

”میں نے سینٹیئر نینسن کو فون کیا تھا۔ اس نے خلاف توقع سکون سے یہ خبر سنی۔ سام گریڈی نے بتایا ”میں نے کہا کہ ہم ماری کو ڈھونڈ نکالیں گے۔ اور کیا کہتا۔“

بلی نے سر جھٹکتے ہوئے کہا ”کم بخت ہمیں بری طرح دوڑا رہا ہے۔ ہمیں تفتیش تک کی مہلت نہیں۔ سوچنے کی بھی مہلت نہیں۔ کاش وہ کسی طرح میرے ہاتھ آجائے۔“

”ہکام کی بات کرو۔“ فیرو نے اس کی بات کاٹ دی ”ہم نے فرض کیا ہے کہ اورٹن طے شدہ لاکھ عمل کے تحت کام کر رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ماری کا اغوا بھی منصوبے کا حصہ ہے۔“

”ممکن ہے اس کے منصوبے میں ماری کی جگہ سینٹیئر نینسن ہو۔“ برگز نے کہا ”مت بھولو کہ ماری یہاں سینٹیئر کی نمائندگی کر رہی تھی۔“

”میں اسی طرف آ رہا تھا۔ ماری کو تقریر کرنی تھی اور مجھے کی نقاب کشائی بھی۔ فرض کر لیں کہ تقریب کینسل نہیں ہوئی اس صورت میں.....“

”جسمہ“ برگز اچانک چلایا ”مالی گاڈ جسمہ!“

”جم اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا ”ہمیں کوشش تو کرنی ہوگی۔ سام اور اسپانک میرے ساتھ آؤ۔ گس اور ٹام، ہم تمہیں وہیں ملیں گے۔“

وہ وہاں پہنچے۔ انہوں نے مجھے کی نقاب ہٹائی تو ماری نینسن وہاں موجود تھی۔ وہ برہنہ تھی۔ اس کے پورے جسم کو عمودی پیوں کی شکل میں تین رنگوں سے پینٹ کیا گیا تھا۔ سرخ، سفید اور نیلا۔ وہیں ایک ٹائپ شدہ نوٹ پڑا تھا۔ فیرپورٹ کی دو صد سالہ گزیا۔ نوٹ کے ساتھ حکم کا سٹامپیل کیا گیا تھا

بعد میں ڈوک بروڈی نے بتایا کہ ماری کی موت کاربن مونو آکسائیڈ کی زیادتی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ پینٹ نے مسامات بند کر کے آکسیجن کا راستہ بند کر دیا تھا لیکن ماری اس سے پہلے ہی مر چکی تھی۔ رپورٹ میں مجرمانہ حملے کا بھی تذکرہ کیا تھا۔

اورٹن قاتل ہی نہیں تھا۔ رپسٹ بھی تھا!

انہوں نے علاقے کو کھنگالا۔ ایک جھاڑی پر گہرے سرخ رنگ کا دھبا نظر آیا۔ دور سے وہ خون لگ رہا تھا لیکن قریب سے دیکھنے پر سرخ پینٹ ثابت ہوا۔ ماری کی لاش کو مجھے کے قریب ہی لٹا کر اس پر پینٹ کیا گیا تھا۔ اس دھبے سے چالیس فٹ دور جنگل میں گس بلی کو پاریلو کے دو ٹوٹے پڑے نظر آئے۔ وہ تازہ لگ رہے تھے۔ وہ غیر اہم بھی ہو سکتے تھے لیکن یہ امکان بھی تھا کہ وہ اورٹن کے پھینکے ہوئے ہوں۔

گس بلی نے ایک موہوم احساس کے زیر اثر دوسروں کی طرف دیکھا۔ وہ سب لاش کو دیکھ رہے تھے۔ بلی وہ ٹوٹے صرف چیف کو دکھانا چاہتا تھا لیکن چیف اس وقت

برگز سے باتیں کر رہا تھا۔

بیلی نے بڑی احتیاط سے ان ٹوٹوں کو اٹھا کر ٹشو پیپر پر رکھا اور ٹشو پیپر میں پھیٹ کر جیب میں رکھ لیا۔ اسے چیک کرنا تھا کہ کیا اور ٹن ٹیارلو پیتا ہے۔ ویسے تو ارد گرد موجود لوگوں میں بھی بہت سے ٹیارلو سگار پینے والے تھے۔

اس نے سوچا کہ چیک کرنے کے بعد وہ انہیں فلش میں بہا دے گا۔ دھوپ نکلی ہوئی تھی اور خاصی گرمی ہو رہی تھی مگر بلی کے جسم میں سرد لہریں دوڑ گئی۔ اگر جم کو پتا چل گیا کہ اس نے ایک ممکنہ شہادت کو ڈسٹرب کیا ہے تو شاید اس کے اپنے ٹوٹے بھی فلش میں بہا دیے جائیں۔

○-----☆-----○

ایلیس برگز گرینڈ سینٹرل سے ۱۲-۳ وائی ٹرین میں بیٹھی تھی۔ ٹرین کو ۵۰-۴ پر فیر پورٹ پہنچ جانا تھا۔ ٹرین میں بیٹھ کر ایلیس نے اپنے تئیں ہوائے اعصاب کو پرسکون کرنے کی کوشش کی۔ اس کی ماں نے بھی اس کی اعصاب زدگی کو محسوس کر لیا تھا اور اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ کیا کرتی۔ اعصاب اس کے اختیار میں تو نہیں تھے۔ اس نے آنکھیں موند لیں اور اسپانک کے بارے میں سوچنے لگی۔ پچھلے چند ہفتوں میں اسپانک عجیب سا ہو گیا تھا۔ وہ کھویا کھویا رہتا تھا۔ غائب دماغ۔ اور یہ قتل کا سلسلہ شروع ہونے سے پہلے سے تھا۔ کیا اس کی زندگی میں کوئی اور عورت آگئی تھی۔ یا عورتیں آگئی تھیں؟ اس کی شرٹ سے اکثر اس نے نامانوس خوشبو اٹھتی محسوس کی تھی۔ اس لئے وہ اور اپنے خول میں سمٹ گئی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسپانک اس سے کچھ اور دور ہو گیا۔ وہ ایک دوسرے سے بات بھی کم ہی کرتے تھے۔ ان کے درمیان رابطہ ختم ہوا جا رہا تھا۔ یہ ان کی ازدواجی زندگی کو کیا ہو رہا ہے؟ وہ خوشیاں کہاں لگیں؟

ایلیس کو احساس ہوا کہ وہ بے وقوف ہے۔ شک کرنے والی عورتیں بے وقوف ہی تو ہوتی ہیں۔ وہ جانتی تھی کہ اسپانک اس کے لئے اہم ہے۔ وہ اس کے بغیر نہیں جی سکتی۔ تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ اسے بے باکی کا وہ مظاہرہ کرنا چاہئے جو اسپانک اس سے طلب کرتا ہے۔ بستر میں اسپانک ایک نارمل آدمی نہیں تو خود اسے بھی اِنارمل ہو جانا چاہئے۔ اسے محبت کے والمانہ، سمانی اظہار کی ٹیکنیک اپنانا ہوگی۔ اسے اپنے حسن کے

جادو کو کام میں لانا ہوگا۔ ابھی کچھ نہیں بگڑا ہے۔

اس کے جسم میں سنسنی دوڑنے لگی۔ اس کا جی چاہا کہ اڑ کر فیر پورٹ پہنچ جائے اور اسپانک سے مل جائے۔

ٹرین پانچ بجے فیر پورٹ پہنچی دس منٹ لیٹ۔ وہ اسپانک کی تلاش میں پلیٹ فارم پر نظریں دوڑاتی رہی لیکن وہ اسے لینے نہیں آیا تھا۔ مایوس ہو کر وہ ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھ گیا۔

○-----☆-----○

جوڈی نے سہ پہر کا بیشتر حصہ بہن کے گھر گزارا۔ برینڈا اس کی آمد پر حیران بھی تھی اور خوش بھی۔ چھ سال کی بڑائی چھوٹائی کے باوجود وہ ایک دوسرے سے بہت قریب تھیں۔

جوڈی اب پرسکون تھی۔ اس نے ڈیزی کے پھولوں اور ڈیوڈ اور ٹن کے کارڈ کے متعلق کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا۔ اسے ڈر تھا کہ پنیربونڈ کو معلوم ہو گیا تو وہ فوراً اسے ہوسٹن واپس بلا لے گا۔ اور یہ راز کار آمد بھی ثابت ہو سکتا تھا۔ اور ٹن کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ فیر پورٹ آرہی ہے؟

”میرا پرانا ٹک نیم یاد ہے۔ ٹل مس پیٹ؟“ اس نے برینڈا سے پوچھا۔ برینڈا حیران ہوئی۔ اسے یاد نہیں تھا۔ جوڈی نے برینڈا کو اپنی آمد کا سبب بتایا۔ برینڈا اسے قتل کے ہر کیس کے بارے میں جستہ جستہ بتاتی رہی۔ جم کے تذکرے پر اس کی آنکھیں چمکنے لگتی تھیں۔

دونوں دیر تک باتیں کرتی رہیں پھر برینڈا چائے لے آئی۔ چائے کے دوران گفتگو کا رخ سنڈی کی طرف مڑ گیا ”جوڈی“ میں سنڈی کا اس صبح کا چہرہ بھول سکتی ہوں نہ اس کے کہے ہوئے لفظ۔ ”ڈیڈی“ ”ڈیڈی“ اس نے میری گڑیا کو مار ڈالا۔“ یہ یاد کر کے برینڈا کے جسم میں تھر تھری درج ہو گئی۔ جوڈی اس کی حالت دیکھ کر افسردہ ہو گئی ”بس اس مسئلے کا ایک ہی حل ہے۔ توجہ اور محبت۔“ برینڈا نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

”اتنا آسان حل؟“

”آسان نہیں، بہت مشکل ہے۔“ برینڈا نے کہا۔

جوڑی نے اسے پنا لیا۔ دونوں دیر تک اسی طرح بیٹھی رہیں۔ برینڈا چاہتی تھی کہ جوڑی اس کے گھر قیام کرے لیکن جوڑی نے بتا دیا کہ اس کے دفتر والے یہ نہیں چاہتے۔ اس نے ڈنر کے لئے رکھنے سے بھی معذرت کر لی۔ کیونکہ اسے پیئربونڈ کے فون کی توقع تھی۔ وہ جم سے ملنا چاہتی تھی لیکن جلدی کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ ابھی اسے خاصے دن یہاں قیام کرنا تھا۔ وہ جم کو ایسے وقت میں ڈسٹرب بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

جوڑی رخصت ہو رہی تھی کہ سنڈی جاگ گئی۔ اس کا زرد چہرہ دیکھ کر جوڑی دھک سے رہ گئی۔ سنڈی خالی خالی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

برینڈا نے نرمی سے سنڈی کا ہاتھ تھام لیا ”سنڈی“ تمہیں اپنی جوڑی آنٹی یاد نہیں؟

سنڈی بدستور خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔

جوڑی اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی ”دیکھو میں تمہارے لئے ہوائی سے کیسی زبردست گزیا لائی ہوں۔“

سنڈی کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ایک لمحے کو ایسا لگا کہ وہ پلٹ کر کمرے سے بھاگ جائے گی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے پھر اس نے گزیا کو سینے سے لگا لیا ”شکریہ جوڑی آنٹی۔“ اس نے دھیرے سے کہا۔

برینڈا بے ساختہ مسکرا دی ”یہ تو معجزہ ہو گیا جوڑی۔“

○-----☆-----○

فیڈرل ایجنٹس سے بھرا ہوا طیارہ شام ساڑھے پانچ بجے برج ٹاؤن ائر پورٹ پہنچا۔ جم تھپھر کی قیادت میں ٹرینڈری ایجنٹس کو ایک مقامی ایجنٹ اسٹام فورڈ میں شیرٹن موٹر ان لے گیا جہاں انہوں نے فوری طور پر روکو کے جعلی فونوں کے آپریشن کی چھان بین شروع کر دی۔

بوب ڈلنگر کی قیادت میں ایف بی آئی کے ایجنٹ کرائے کی کار میں برج ٹاؤن کے ہائیڈے ان میں پہنچے جہاں وہ سام گریڈی سے ملے۔ گریڈی نے انہیں اب تک ہونے والے سات قتل کے کیسوں پر بریفنگ دی۔ گریڈی نے تجویز پیش کی کہ ایف بی آئی والوں کو حج والہ اور سینٹر مینسن کی بیوی کے قتل کی آزادانہ تفتیش کرنی چاہئے۔ اس لئے

سردوئوں کیس ان کے دائرہ عمل میں آتے ہیں۔ گریڈی خود فیرپورٹ پولیس اور اسٹیٹ پولیس کے درمیان رابطے کا کام کرے گا۔ اس کی مقامی فورس بدستور جم کے ساتھ کام کرتی رہے گی۔

سام گریڈی اور بوب ڈلنگر پرانے دوست تھے۔ بوب ڈلنگر کی ایف بی آئی میں زبردست ساکھ تھی۔ وہ غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک تھا اور ایف بی آئی کا اہل ترین ڈیکٹو مانا جاتا تھا۔ عام صلاحیتوں کے علاوہ اس کے پاس ایک اضافی اہلیت بھی تھی۔ اس کا ذہن وجدانی اور ادراکی تھا۔ قتل کے معاملے میں اس کی قوت شامہ بہت طاقت ور تھی۔

○-----☆-----○

ماری مینسن کے قتل نے پوری قوم کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ فیرپورٹ میں یومیہ ایک قتل کے حساب سے اب تک سات قتل ہو چکے تھے۔ قاتل کو ڈیوڈ اورٹن کی حیثیت سے شناخت کر لیا گیا تھا لیکن ڈیوڈ اورٹن کی پرچھائیں بھی کوئی نہیں دیکھ سکا تھا۔ تمام فورسز کی مشترکہ جدوجہد کے باوجود وہ ابھی تک آزاد تھا۔ نہ صرف آزاد تھا۔ بلکہ قتل پر قتل کئے جا رہا تھا۔

آج ۸ جون کو فیرپورٹ کے لئے ایک تاریخی دن ہونا تھا۔ قصبے کے قیام کا دوسرا سالہ جشن شروع ہونا تھا لیکن ایک ہفتے میں سات قتل نے سب کچھ بدل کر رکھ دیا تھا۔ خوف زدہ لوگ جشن نہیں منا سکتے۔ قصبے کے رہنے والوں کی نفسیات بہت تیزی سے بدل رہی تھی۔ بدھ تک لوگوں کی پریشانی خوف میں تبدیل ہو چکی تھی۔ جمعرات تک خوف ہسٹریا میں بدل گیا پھر ڈیوڈ اورٹن کی شناخت سامنے آئی۔ ہسٹریا دہشت میں تبدیل ہوا اور اب نفرت میں۔ لوگوں کو پولیس فورس سے نفرت ہو گئی تھی۔ اورٹن کا گرفتار نہ ہونا ان کے لئے ناقابل فہم تھا۔

ادھر پورا ملک ذہنی دیوانگی کی ایک لہر کی لپیٹ میں آ گیا تھا۔ ایک ایسا گروپ وجود میں آیا تھا جس کا ہیرو ڈیوڈ اورٹن تھا۔ بے شمار انڈر گراؤنڈ اورٹن کلب بن گئے تھے۔ شرمیں لگائی جا رہی تھیں کہ اورٹن کتنے قتل اور کمرے گا۔ تیرہ کامیاب وارداتوں پر ۲۰۱ کا بھاؤ چل رہا تھا۔ اور ۵۲ مسلسل وارداتوں پر ۱۰۰۰ کا بھاؤ چل رہا تھا۔

عام لوگوں کو اطمینان تھا کہ اورٹن بڑے اور نمایاں پوزیشن والے لوگوں کو قتل کر رہا ہے۔ وہ محض تماشائی تھے۔ اورٹن ان کا اشارہ پر فار مرتھا۔ وہ انہیں سنسنی خیزی فراہم کر رہا تھا۔ عام لوگوں کو جب یہ اطمینان ہو گیا تو ان کی نقل مکانی کا سلسلہ کم ہوتا گیا پھر رک ہی گیا۔ بہت سے لوگ اپنے گھروں کو واپس آ گئے۔ البتہ بڑے لوگ اب بھی فیروپورٹ چھوڑ رہے تھے۔ اورٹن کے سوا کسی کو نہیں معلوم تھا کہ اگلا قتل کس کا ہو گا۔ لیکن پچھلے ایک ہفتے کا پرفارمنس چارٹ سامنے رکھ کر اندازے قائم کئے جا رہے تھے۔ اس پر بھی شرمیں لگ رہی تھیں۔

○-----☆-----○

جم اپنی ڈیسک پر فکر مند بیٹھا تھا۔ اسے پریشانی اپنی طرف سے نہیں تھی۔ وہ کسی بھی وقت اورٹن سے مقابلہ کر سکتا تھا۔ ہتھیاروں کا انتخاب بھی اورٹن ہی کر لیتا۔ لیکن فکر اسے فیروپورٹ کے لوگوں کی تھی۔ لوگ پولیس پر انحصار کرتے تھے اور اس نے لوگوں کو مایوس کیا تھا۔ اب تک سات افراد قتل ہو چکے تھے۔ فریڈ کے معاملے میں جو اس سے کوتاہی ہوئی تھی اس پر وہ خود کو کبھی معاف نہیں کر سکتا تھا۔ سوال یہ تھا کہ اب کس کی باری ہے۔

اس نے اسپرین کی تین ٹکیاں پانی سے لیں، سر کا درد بھی ہر روز بڑھتا جا رہا تھا۔ اسے سوچنے کے معاملے میں اورٹن کو شکست دینی تھی۔ ہر قتل اسے ایک قدم پیچھے اور اورٹن کو ایک قدم آگے لے جا رہا تھا۔ اسے اپنی رفتار بڑھانی تھی۔ تبھی وہ اسے پکڑ سکتا تھا۔ ضرورت انفارمرز کی تھی۔ ساٹھ فیصد جرائم صرف مجبوروں کی وجہ سے حل ہو پاتے ہیں۔ پچھلے ایک ہفتے میں انہیں کوئی ایک ٹھوس کلیو بھی نہیں ملا تھا۔ کوئی گواہ سامنے نہیں آیا تھا۔ یہ کوئی نارمل بات نہیں تھی۔ اورٹن روز ایک قتل کر رہا تھا اور کسی نے اسے قتل کرتے نہیں دیکھا تھا۔ سیکڑوں نے اسے دیکھنے کا دعویٰ کیا تھا لیکن کوئی دعویٰ درست ثابت نہیں ہوا تھا۔ یہ بات شکوک ابھارنے والی تھی۔

لیکن نہیں ڈی مار کو نے اورٹن کو دیکھا تھا۔ ایک دو سیکنڈ کے لئے ہی سہی، لیکن وہ حلفیہ بیان دے سکتا تھا کہ اس نے اورٹن کو دیکھا ہے۔ اس کا بھی یہی کہنا تھا کہ سلیٹ گرے کلر کی وہ سرد آنکھیں وہ کبھی نہیں بھول سکے گا لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

اورٹن بھیس بدلنے کا ماہر ثابت ہو رہا تھا۔ وہ آنکھیں لینس کی مرہون منت بھی ہو سکتی تھیں۔ ایسی آنکھیں تو دو سیکنڈ میں نکال کر جیب میں رکھی جاسکتی ہیں۔

جم اورٹن کے پیٹرن کو سمجھنے لگا تھا۔ اسے خود کو اسی حساب سے آرگنائز کرنا تھا۔ اسے کوئی سراغ تلاش کرنا تھا۔ اس نے پنسل اٹھائی اور جمعے کے دن جم کے ایکشن کی لسٹ بنانے لگا۔ وہ بہتر سے بہتر اندازہ قائم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس نے اپنی لسٹ چیک کی۔ وہ ستائش انداز میں سرہلانے لگا۔ صرف ڈیڑھ گھنٹے میں اورٹن نے اتنا کچھ کر ڈالا۔ باقی دن میں وہ کیا کرتا رہا۔ اتنی دیر میں تو وہ آدھے قصبے کو ٹھکانے لگا سکتا تھا۔ سب سے بڑی بات یہ کہ اس نے اسے دیکھا نہیں؟ ہفتے کے دن وہ جمعے سے زیادہ سرگرم رہا تھا۔ جم نے ہفتے کی بھی لسٹ بنا ڈالی۔ اس وقت سے جب اورٹن نے روکو کو فون کیا تھا۔ اس وقت تک جب اس نے ماری نینسن کو پینٹ کر کے مجسمے کے قدموں میں ڈالا تھا۔

جم نے اس لسٹ کو بھی تنقیدی نظروں سے چیک کیا۔ رائس کو جو کال موصول ہوئی تھی۔ اس کا حتمی طور پر درست وقت موجود تھا۔ اس سے اندازہ ہوتا تھا کہ اورٹن بہت ٹائٹ شیڈول پر عمل کر رہا ہے۔ اس نے ٹیپ سنا۔ روکو کی اور اس کی آواز میں سرمو فرق نہیں تھا۔ وہ تو روکو ہی کی آواز تھی۔ روکو کی روح؟ روکو کے ضمیر کی؟ حالانکہ روکو کے پاس تو شاید ضمیر نام کی کوئی چیز موجود ہی نہیں تھی۔

اورٹن نے دو لاکھ ڈالر روکو کی لاش پر چھوڑ دیے تھے۔ کیوں؟ کیا وہ ایک دیانت دار قاتل ہے؟ حالانکہ زیادہ تر قتل دولت کے لئے ہی ہوتے ہیں۔

انجیلو کے ساتھ اس نے جو سلوک کیا وہ کوئی مذاق نہیں تھا۔ اس کے متعلق سوچ کر ہی جم جھرجھری کر رہ گیا۔ لیفٹی اپنے کام کا ماہر پیشہ ور قاتل تھا۔ ایسے خطرناک آدمی کا یہ حشر۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ اورٹن خطرناکی میں پیشہ ور مجرموں سے بہت زیادہ آگے ہے۔

اور وہ بہت پھرتیلا تھا۔ روکو کی گاڑی ہیڈ کوارٹرز پہنچانے کے بعد بھی وہ حرکت میں رہا تھا۔ جبکہ اس کی اپنی گاڑی گھر کے گیراج میں کھڑی تھی۔ بس ایک بات منصوبے سے باہر معلوم ہوتی تھی۔ ماری نینسن پر مجرمانہ حملہ۔ اور یہ حملہ مینجر کی ذمہ داری پر کیا گیا

تھا۔ وہ حماقت تھی۔ اس نے بہت بڑا خطرہ مول لیا تھا۔ کیوں؟

اورٹن نے ماری کو مجھنے کے قریب لٹا کر اس کے جسم پر پینٹ کیا تھا۔

جم نے سر جھٹکا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دانت پر دانت جمائے وہ اپنے آفس میں ٹھلنے لگا۔ بات آگے بڑھ رہی تھی لیکن کچھ جالے صاف کرنے تھے اور وہ جالے اس کے ذہن میں تھے۔ اورٹن کی شناخت کے بعد تفتیش رک گئی تھی۔ اس لئے کہ اور کوئی مشہور آدمی سامنے نہیں تھا۔ لیکن فرض کرو کہ اورٹن قاتل نہیں۔ اصل قاتل نے انہیں الجھانے کے لئے اورٹن کو آگے کر دیا ہو۔ شاندار۔ چار دن سے کسی نے کسی اور امکان پر غور ہی نہیں کیا تھا۔ ہر کلیو اورٹن کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ لیکن جم کے دماغ میں ابتدا سے ہی شک کا کاٹنا چھ رہا تھا۔ فرض کر لو کہ قاتل اورٹن نہیں ہے۔ تو پھر؟ تفتیش کی گاڑی پھر اسٹارٹنگ پوائنٹ پر..... اودہ شیت!

یہ وہ کیا سوچ رہا ہے؟ شواہد ٹھوس ہیں۔ چار موقعوں پر اس کے فنگر پرنٹس ملے تھے۔ ایک منٹ..... چار ان میں چار صاف ستھرے فنگر پرنٹ! ممکن ہے وہ پرنٹ دانستہ چھوڑے گئے ہوں کیونکہ باقی کہیں کوئی نشان نہیں تھا۔ بلکہ ہر نشان مٹا دیا گیا تھا۔ فرض کرو، کسی اور نے اورٹن کے وہ فنگر پرنٹ اسے پھسانے کے لئے چھوڑے ہوں۔ فنگر پرنٹس کا کوئی توڑ نہیں۔ فنگر پرنٹس جائے واردات پر مل جائیں تو اچھے سے اچھا وکیل اپنے ملزم منوکل کو پاگل ثابت کرنے پر تل جاتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں بچت کی کوئی صورت ہی نہیں رہتی۔

شام سر پر آگئی تھی۔ یہ وقت کہاں اڑ جاتا ہے؟ وہ جھنجھلا گیا۔ وہ وقت کا حساب ہی نہیں رکھ پاتا تھا۔ شام سے پہلے وہ خود سے یہ مناظرہ مکمل کر لینا چاہتا تھا۔

وہ ٹواٹلٹ چلا گیا۔ ٹام فیرو بھی وہاں موجود تھا۔ جم واپس آتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لے آیا "اگر تم کسی کی لاعلمی میں کسی چیز پر اس کی انگلیوں کے نشانات چھوڑنا چاہو تو کیا کرو گے؟"

فیرو نے اس کے چہرے کی سنجیدگی کو دیکھا اور ہنسنے کا ارادہ ملتوی کر دیا "وہ چیزیں چپکے چپکے جمع کروں گا" جنہیں اس نے چھوا ہو۔

"تمہیں یاد ہے کہ کیلی فورنیا میں ایک بے قصور شخص کو صرف نشانات انگشت کی

بنیاد پر ڈاکا زنی کا مجرم قرار دیا گیا تھا۔ اس کیس کی بڑی پبلسٹی ہوئی تھی۔" جم نے کہا۔

"ہاں" یاہ ہے چیف۔ ڈی پارا کی انگلیوں کے نشانات اس کیشینر کی کھڑکی پر ملے تھے جسے لوٹا گیا تھا۔ ڈی پارا کا کہنا تھا کہ جب واردات ہوئی تو وہ بینک سے ۷۱ میل دور تھا۔ اس بات کی گواہی تیرہ افراد نے دی تھی۔ ڈی پارا کا کہنا تھا کہ اس نے کبھی اس بینک میں قدم نہیں رکھا۔ پھر بھی اسے مجرم قرار دے دیا گیا۔ اس نے سزا کاٹی۔

"وہ بے قصور تھا؟"

"نہیں چیف۔"

"اور صرف فنگر پرنٹس کی وجہ سے اسے سزا ہوئی؟"

"ہاں چیف۔ حالانکہ اس کی برات کا کیس بہت مضبوط تھا۔"

"ٹام" مجھے یاد آتا ہے کہ کسی نے اس کی انگلیوں کے نشانات وہاں ثبت کئے تھے۔

اسے پھنسیا تھا۔" جم نے کہا۔

"جی ہاں چیف۔ ایکسپرت نے اسے پھنسیا تھا۔ طریقہ بہت سادہ تھا۔ اس نے ڈی

کا کے فنگر پرنٹس کارڈ کی زیر و کس کاپی بنائی۔ پھر اس کا امپریشن اٹھایا....."

"اس کا مطلب ہے فنگر پرنٹس کو ٹرانسفر کیا جاسکتا ہے؟"

"لیکن اس صورت میں زیر و کس مشین میں استعمال ہونے والے پاؤڈر کے

ذرات پکڑ لئے جاتے ہیں۔ یہ پاؤڈر نشانات اٹھانے والے پاؤڈر سے مختلف ہوتا ہے۔"

"میں جانتا ہوں۔" جم نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا "لیب میں اس وقت اورٹن

کے نشانات کو دوبارہ چیک کیا جا رہا ہے۔"

اسی وقت لیب سے فون آگیا۔ جم خاموشی سے سنتا رہا۔ پھر اس نے فیرو کو بتایا "وہ

اصلی فنگر پرنٹس ہیں۔ نہ وہ منتقل کئے گئے ہیں نہ ان پر پاؤڈر کا کوئی ذرہ ہے۔ اور اورٹن

کے ہاتھوں سے براہ راست پڑنے والے نشانات ہیں۔" اس کا انداز ایسا تھا جیسے پورا ہیڈ

کو ارٹر اس کے سر پر آگرا ہو۔

○-----☆-----○

ہیٹی اشار کی جاگیر سے تھوڑے فاصلے پر ایک اور بڑی جاگیر تھی۔ درحقیقت وہ

امریکا میں کے جی بی کے ہیڈ کوارٹر کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس روز وہاں غیر معمولی سرگرمی

دکھائی دے رہی تھی۔ اندر روسی فرسٹ سیکریٹری کے جی بی کے چھ خطرناک ایجنٹوں کو صورت حال سے متعارف کرا رہا تھا۔ ”یہ جگہ پاگل خانہ بن کر رہ گئی ہے۔“ فرسٹ سیکریٹری اونگ کمانوف کہہ رہا تھا ”سات دن میں سات قتل ہو چکے ہیں۔ روس میں ایسا مسئلہ کبھی نہ ہوتا۔ کیونکہ وہاں نفسیات دانوں پر نظر رکھی جاتی ہے۔ خیر اہم بات یہ ہے کہ پولٹ بیورو کا تھرڈ سیکریٹری آج شام چار روزہ قیام کے لئے یہاں پہنچ رہا ہے۔ اسے جمعے کو اقوام متحدہ میں تقریر کرنی ہے۔ تم لوگوں کو اسے مکمل تحفظ فراہم کرنا ہے۔ سمجھ لو کہ اسے کچھ نہیں ہونا چاہئے۔ کچھ بھی نہیں۔ ورنہ تمہاری زندگیاں..... میرا مطلب سمجھ رہے ہو نا؟“

ان سبھوں نے سر ہلا دیے۔ وہ خوف زدہ نظر آرہے تھے۔

کمانوف نے اپنے سر کے بالوں پر ہاتھ پھیرا ”تھرڈ سیکریٹری کو کشتی رانی کا بڑا شوق ہے۔ وہ یہاں سیلنگ ضرور کریں گے۔ ان کے لئے حفاظتی پلان تمہیں بنانا ہے۔ ویسے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے بھی اس سلسلے میں بات کی گئی ہے مگر میری تسلی نہیں ہوئی۔ وہ کہتے ہیں کہ پولیس ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ لیکن ابھی تک انہوں نے کسی کو بھی گرفتار نہیں کیا ہے۔ روس میں یہ ہوتا تو اب تک جیل بھر گئی ہوتی۔ یہ احمق سرمایہ دار شخص آزادی کی خاطر ایسی حماقتیں کرتے پھرتے ہیں۔“

چھ کرنلوں میں سے ایک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا ”آپ نے ٹھیک کہا کامریڈ۔ یہ حماقتیں صرف امریکا میں ہی ہوتی ہیں۔“

○-----☆-----○

اب جھٹ پنے کا سماں تھا۔ اندھیرا تیزی سے اترتا چلا آ رہا تھا۔ ”وہ“ کچھ دیر سایوں کے گہرے ہونے کا انتظار کرتا رہا۔ پھر وہ ٹیلی فون لائن مین کے لباس میں ایک چھوٹا سا بیگ تھامے سیمنٹ کے چبوترے میں گڑے ہوئے اس فلیگ پول کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اہم موقعوں پر جھنڈا لہرایا جاتا تھا۔ فیر پورٹ یاٹ کلب میں اس وقت کچھ لوگ بونگ کر رہے تھے۔ لیکن وہ سب کلب کے عقبی ڈوک کی طرف تھے۔

فلیگ پول پر کسی کی نظر نہیں تھی۔ وہ ایک نظارے سے محروم رہ گئے۔

اپنے بیگ کو بیلٹ کے ساتھ کلب کر کے وہ تیزی سے فلیگ پول پر چڑھتا گیا۔

فلیگ پول ۵۲ فٹ اونچا تھا۔ اوپر پہنچ کر اس نے حساب کتاب سے تمام انتظامات کئے۔ بیگ سے..... ٹائیلوں کی ڈوری برآمد ہوئی۔ ڈوری اس نے چرخی سے گزار کر نیچے لٹکا دی۔ دونوں سرے نیچے پہنچ گئے تھے۔ اس کے بعد اس نے بیگ سے گرلیں کا ڈبہ نکالا۔ گرلیں پول پر اچھی طرح ملتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ نیچے اترتا رہا۔ نیچے پہنچتے پہنچتے اس کے دستانے گرلیں سے لٹھڑ چکے تھے۔

وہ اپنی تیاریوں سے پوری طرح مطمئن تھا۔ اس نے پول پر آخری نظر ڈالی پھر اپنا بیگ ہاتھ میں لئے رات کی گود میں اتر گیا۔

وہ باربرا کے گھر پہنچا تو وہ بستر پر لیٹی ایک ناول پڑھ رہی تھی۔ ”ہیلو جان..... آج جلدی سونے کے لئے لیٹ گئیں؟“ اس نے کہا۔

”ہاں، بہت تھکی ہوئی ہوں۔ لگتا ہے توانائی سے محروم ہو گئی ہوں۔ ٹائلیں بے جان ہو رہی ہیں۔ شاید سفر کی تھکن ہے۔“ باربرا نے ناول ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔

”سوٹ ہارٹ میں ابھی تمہیں تازہ دم کر دیتا ہوں۔“ باربرا کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اس نے مالش شروع کر دی۔ چند ہی لمحوں میں باربرا بے سدھ ہونے لگی۔ وہ خوش تھی لیکن فکر مند بھی تھی۔ یہ بات اس نے گزشتہ روز ہی محسوس کر لی تھی کہ وہ اب اس کی توانائیاں نچوڑنے لگا ہے۔ وہ زندگی کے عزم سے محروم ہو کر محبت کی..... بستر کی قیدی بنتی جا رہی ہے۔ یہ سب کچھ اب رک جانا چاہئے تھا لیکن وہ بے بس تھی۔ احتجاج بھی نہیں کر سکتی تھی۔

”وہ“ رخصت ہوا تو باربرا سو چکی تھی۔ اس نے جانے سے پہلے اس کے سرہانے دودھ کا گلاس رکھ دیا۔

○-----☆-----○

بیلی نروس ہو رہا تھا۔ اس نے زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا۔ کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی۔ گزشتہ رات اس نے ٹائیلوں سے وعدہ کر لیا تھا کہ وہ جعلی کرنسی کے سلسلے میں اوسیلو کی دی ہوئی ٹپ کے متعلق کسی کو کچھ نہیں بتائے گا۔ یہ جھوٹ بولنا تو نہیں تھا لیکن ایک طرح سے جھوٹ ہی تھا۔

اور اب اس نے ایک شہادت چھپائی تھی۔ اس کی جیب میں ٹائیلو کے دو نوٹے

تھے۔ ممکن ہے وہ شہادت نہ ہوں۔ دو عام سے ٹوٹے ہوں مگر وہ ان کا کیا کرے۔ وہ تو اس کے ضمیر کے لئے بوجھ بن گئے تھے۔

سہ پہر کے وقت ٹوائٹ میں اس کا رائس سے سامنا ہو گیا۔ وہ رائس پر بھروسہ کر سکتا تھا۔ رائس اسکو کبھی نہیں تھا۔ اس نے رائس سے پوچھا ”کیا اور ٹن اسکو کر ہے؟“ ”ہاں وہ ٹیاریلو پیتا ہے۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو؟“

”یونہی کوئی خاص بات نہیں۔“ بلی نے کہا۔ لیکن ٹیاریلو کا سنتے ہی اس کے پیٹ میں گرہیں سی پڑنے لگی تھیں۔

رائس اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ تولیے سے خشک کرتے ہوئے کہا ”اور ٹن کے ہاتھ روم میں ایٹش ٹرے سے جو ٹوٹے نکلے تھے، انہیں دیکھنا چاہتے ہو؟“

بلی نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے پیچھے چل دیا۔ راستے میں رائس نے وضاحت کی ”کبھی دانتوں کے نشانات کا موازنہ فنگر پرنٹس کی نسبت آسان اور موثر ہوتا ہے۔ اور کسی کا مکمل ڈینٹل ریکارڈ حاصل کرنا مشکل نہیں۔ دندان ساز پورا ریکارڈ رکھتے ہیں۔“

اپنے کمرے میں پہنچ کر رائس نے اپنی کیبنٹ کھولی اور ایک چھوٹا سا لفافہ نکالا۔ لفافے کو اس نے شیشے کی ٹرے میں بھٹکا۔ سگار کے دو ٹوٹ ٹرے میں گرے۔ رائس نے مائیکرو اسکوپ نکال کر اس کے ذریعے ٹوٹوں کے کنارے بلی کو دکھائے ”غور سے دیکھو۔ اسموگنگ کرنے والا کنارے چباتا ہے نا۔ یہ کنارے زیادہ ہی چبائے گئے ہیں۔“

بلی غور سے دیکھ رہا تھا ”ہاں لگتا ہے“ یہ سگار چبنے والا جذباتی خلفشار میں مبتلا تھا۔ ”اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور نشو پیپر میں لپٹے ہوئے دونوں ٹوٹے رائس کو تھما دیے ”ذرا ان کا اپنے والے ٹوٹوں سے موازنہ کرو۔“

رائس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ پوچھتے پوچھتے رک گیا کہ بلی کو یہ ٹوٹے کہاں سے ملے۔ اس نے خاموشی سے ان دونوں ٹوٹوں کو بھی مائیکرو اسکوپ کے آگے رکھ دیا ”ارے ان پر بالکل ایسے ہی نشان ہیں۔“ اس نے حیرت سے کہا ”میں انہیں ایٹش پولیس کی یب بھجوانا چاہتا ہوں۔ وہ حتمی فیصلہ دے سکتے ہیں۔“

بلی نے اثبات میں سر ہلایا۔ ضمیر کا بوجھ کم ہو رہا تھا۔ سچائی بڑی شے ہوتی ہے ”مجھے کے پاس جہاں یہ ٹوٹے مجھے ملے تھے میں نے نشانی لگا دی ہے۔“ اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا ”میرے کتنے ہی دوست یہ سگار پیتے ہیں۔ یہاں بیشتر لوگ ٹیاریلو کے اسکو کر ہیں۔ میں ایک خیال کے تحت کام کر رہا تھا۔“

”دوست“ یہ ایک اہم شہادت ہے۔ ”رائس نے کہا اور چنگی کی مدد سے ان ٹوٹوں کو ایک لفافے میں رکھ دیا پھر اس نے بلی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ”گس“ مجھے وہ جگہ دکھاؤ جہاں سے یہ تمہیں ملے تھے۔ یہ بات میرے اور تمہارے درمیان رہے گی۔ کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں۔“

بلی نے اسے شکر گزاری سے دیکھا ”جب تمہیں فرصت ہو چلے چلتا۔“ یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکل آیا۔

رائس مسکرا دیا۔ بلی کے اندر بھی آزادی پسند روح تھی۔ گس بلی بھی اتنا صاف ستھرا نہیں تھا۔ جتنا وہ سمجھتا تھا۔

○-----☆-----○

جم اور برینڈا خاموشی سے ڈنر کر رہے تھے۔ جم کو مایوسی ہوئی تھی کہ وہ جوڑی سے نہیں مل سکا۔ اسے یہ جان کر خوشی ہوئی تھی کہ وہ انشورنس فراڈ اور غبن کے کیسوں کی تفتیش کی غرض سے آئی ہے کاش وہ اس کی مدد کر سکتا ہوتا۔

گیارہ بجے وہ سونے کے لئے لیٹ گئے۔ جم لیٹتے ہی سو گیا۔ برینڈا جانتی تھی کہ وہ تھکا ہوا ہے۔

○-----☆-----○

ایلس اپنی نئی حکمت عملی کو آزمانے کے لئے بے تاب تھی۔ اس نے بہترین اور بھڑک دار لباس پہنا اپنے جسم کو خوشبوؤں میں بسایا اور اسپانک کا انتظار کرنے لگی لیکن انتظار کی طویل ساعتوں نے جیسے اس کے سر پر پانی کی بالٹی انڈیل دی۔ سات..... آٹھ..... نو..... دس..... گیارہ بج گئے۔ اسپانک نہیں آیا۔

ساڑھے گیارہ بجے وہ آیا تو وہ غصے سے بھر چکی تھی۔ اگر وہ پہلے والی ایلس ہوتی تو اس پر برس پڑتی لیکن نئی ایلس تو مختلف عورت تھی۔

”سوری ہنی بہت دیر ہو گئی۔“ اسپانک نے کہا ”یہ بڑا سخت ہفتہ ثابت ہوا ہے۔“

”کھانا لگا دوں؟ میں نے تمہارے لئے اسٹیک تیار کی تھی۔“ ایلیس نے نرم لہجے میں کہا۔

”شکریہ۔ کھانا تو میں نے اپنے ماتحتوں کے ساتھ کھا لیا تھا۔ سناؤ، می کیسی ہیں؟ ارے واہ..... بڑی خوشبودار ہو رہی ہو۔“

اسپانک کو صورت حال سمجھنے میں صرف تین سیکنڈ لگے۔ وہ بھوکوں کی طرح اس پر ٹوٹ پڑا۔ وہ دسترخوان سمیٹنے ہی نہیں دے رہا تھا۔ ایلیس نڈھال ہو گئی۔ اس کا تو برا حشر ہو گیا تھا اور اسپانک بالکل تازہ دم لگ رہا تھا۔ اس نے بڑی نرمی سے اسے پرے دھکیلا ”بس ڈارلنگ۔“

”چلو، ٹھیک ہے۔ صبح ناشتہ بھی کروں گا۔“ اسپانک نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ وہ ہاتھ روم میں چلا گیا تو ایلیس نے سوچا کہ اسپانک اس کے بس کا نہیں۔ اسے دوسری عورتوں کے ساتھ شیر کرنے ہی میں عافیت ہے۔

○-----☆-----○

”وہ“ اپنی اسٹڈی میں بیٹھا تھا۔ اس کی بیوی اوپر بیڈ روم میں سو چکی تھی۔ وہ اس کے لئے بہت سمنی خیز بہت طویل دن ثابت ہوا تھا۔ اس نے اپنی نوٹ بک نکالی اور ماری نینسن کے نام پر کراس کر دیا۔ اس کی لسٹ کا آٹھواں نام۔ حکم کا ستا!

ماری نینسن صبح چار بجے تک کار کی ڈکی میں رہی تھی۔ چار بجے وہ چپکے سے بستر سے نکلا اور کار لے کر ہائی اسکول گراؤنڈ پہنچا۔ وہاں مجتھے کے پاس اس نے ایک کپڑا بچھا کر ماری کو اس پر لٹایا۔ پھر اس نے اسپرے گن کی مدد سے اس کے جسم پر پینٹ کیا۔ وہ جلدی سوکھنے والا پینٹ تھا۔ اسے مجتھے تک پہنچانے میں اس کے کپڑے پینٹ میں لتھڑ گئے تھے۔ وہ کپڑے اور وہ کپڑا جس پر اس نے ماری کو لٹایا تھا۔ اب بھی بیگ میں رکھے تھے۔ اب اسے ان سے چھٹکارا حاصل کرنا تھا۔

گھر کی طرف جاتے ہوئے اسے ڈر تھا کہ کسی اخبار گھروں میں ڈالنے والے سے ٹکراؤ نہ ہو جائے لیکن خوش قسمتی سے ایسا نہیں ہوا۔ اس لئے کہ وہ اتوار کی صبح تھی۔ وہ

گھر آتے ہی سو گیا تھا۔

سات قتل دریافت ہو چکے تھے۔ چوالیس ابھی باقی تھے۔ منصوبہ پر فیکٹ تھا۔ کبھی معمولی سی کسی ایڈجسٹمنٹ کی ضرورت پڑ سکتی تھی، لیکن کوئی بڑی دشواری پیش آنے کا امکان نہ تھا۔ پولیس ابھی تک دائرے میں چکراتی پھر رہی تھی۔ پولیس والوں کو دیکھ کر اسے سرکس کے ہاتھیوں کا خیال آتا تھا اور وہ خود جیسے رنگ ماسٹر تھا۔ ہاتھی بے چارے ایک دائرے میں گھومتے گھومتے چکرا گئے ہوں گے۔ وقت آگیا ہے کہ اب انہیں ایک اور دائرے میں دھکیلا جائے۔ ورنہ تماشائی بور ہو جائیں گے۔

اور کل وہ انہیں گریس سے لتھڑے ہوئے پول پر چڑھتے نظر آئیں گے۔ ابھی دو گھنٹے پہلے اس نے اپنے اگلے شکار کے گھر کا نمبر ڈائل کیا تھا۔ وہ اس میں الجھتا رہا تھا کہ جم کی آواز میں بات کرے یا برگز کی آواز میں پھر اس نے چیف جم کے حق میں فیصلہ کیا۔ اسے یقین تھا کہ شکار چار اگلے بغیر نہیں رہے گا۔ وہ اسے آفر ہی ایسی کرے گا کہ وہ انکار نہیں کر سکے گا۔

”اوہ..... ماریہ؟ کیسی ہو؟ میں جم..... بول رہا ہوں۔ جون موجود ہے؟“ فون پر اس نے ماریہ کو چیختے سنا ”جون..... جم تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔“ وہ مسکرایا۔

چند لمحے بعد جون فون پر آگیا ”ہیلو جون“ ریس میں کامیابی مبارک ہو۔“ اس نے جم کی آواز میں کہا ”افسوس کہ میں نہ دیکھ سکا۔ تم نے نیڈ کو شکست دی۔ زبردست! تم مسلسل امپروو کر رہے ہو۔ میں بہت متاثر ہوں۔ نہیں فون اس لئے تو نہیں کیا۔ بات یہ ہے کہ اگلے ماہ قوی چیمپئن شپ ہو رہی ہے۔ میں اپنے اور برگز کے ساتھی کی حیثیت سے تمہیں مدعو کر رہا ہوں۔ ایسا ہے کہ تم صبح مجھ سے مل لو۔ کچھ باتیں طے کرنی ہیں۔ ساڑھے سات بجے آجاؤ۔ واپسی میں آٹھ والی ٹرین پکڑ لینا۔ یاٹ کلب میں۔ وہاں اسٹیشن بھی قریب پڑے گا۔ بات سنو کسی کو بتانا نہیں ہم سب کو سرپرائز دینا چاہتے ہیں۔ ہاں اپنا کموڈور والا بیٹ ضرور لانا۔ اوکے۔ ساڑھے سات بجے ملیں گے۔“

وہ مسکرایا۔ کل وہ سب کو ہلا کر رکھ دے گا۔ وہ ایک قتل کرے گا اور دو لاشیں فراہم کرے گا۔ کل وہ اپنا ٹاپ ٹرمپ کارڈ کھیلے گا۔ اب اے کے کو بھی سامنے آجانا چاہئے۔“

○-----☆-----○

”وہ“ چونک کر اٹھا۔ سر میں وہی پرانا والا ہلکا پن تھا۔ وہی موہوم سا احساس لیکن اس وقت اس میں خوشگواریت تھی۔ بیوی بستر پر بیٹھی انگلی سے اس کے سینے پر دائرے بنا رہی تھی۔ وہ اسے بڑی محبت سے دیکھ رہی تھی۔ وہ اس کا تھا۔ صرف اس کا۔ وہ خیالوں میں اسے تھنڈر بولٹ کہتی تھی۔ کیسی عجیب بات ہے۔

”ارے صبح پانچ بجے تم نے مجھے جگا دیا۔ اور اب اس طرح ہنس رہی ہو۔ کیا بات ہے؟“

بیوی محبت سے اس سے لپٹ گئی۔ پندرہ منٹ بعد بیوی سو گئی لیکن وہ جاگتا رہا۔

○-----☆-----○

وقت آنے پر وہ حرکت میں آگیا۔

اس نے کار کے عقب نما میں خود کو دیکھا۔ وہ ہو ہو چیف جم کی طرح لگ رہا تھا۔ بھیس پر فیکٹ تھا۔ اس نے ٹاریلو سلگا کر ایک کش لیا۔ وہ فیر پورٹ یاٹ کلب جا رہا تھا۔ دریا پر دھند پھیلی ہوئی تھی۔

ادھر جون فراڈگ بہت خوش تھا۔ جم نے اسے رازداری برتنے کو کہا تھا لیکن اس سے رہا نہیں گیا۔ ناشتے پر اس نے سب کچھ اگل دیا ”ماریہ“ میں جم اور برگز کے ساتھ قومی چیمپئن شپ میں شرکت کر رہا ہوں۔ ہم فیر پورٹ یاٹ کلب کی نمائندگی کریں گے۔“

ماریہ بے یقینی اور تعجب سے اسے دیکھتی رہی ”لیکن سویٹ ہارٹ تم نے زندگی میں صرف ایک ریس جیتی ہے اور وہ بھی ایک فٹ کے مارجن سے۔ وہ بھی اس لئے کہ نکولس کا بادبان پھٹ گیا تھا۔“

”تم جانتی ہو۔ میں محنت بھی بھرپور کرتا ہوں اور کوشش بھی۔ میں ان کے اعتماد پر پورا اترنے کی کوشش کروں گا۔“

”مجھے تمہاری یہی ادا تو اچھی لگتی ہے۔“ ماریہ نے اٹھلا کر کہا ”آج گھر جلدی آجانا۔“

جون فراڈگ اس فرمائش کا مطلب سمجھتا تھا۔ اس کا چہرہ تھمتا اٹھا۔ وہ اس معاملے

میں بھی بھرپور کوشش کرتا تھا۔ ماریہ کا ساتھ دینے کی لیکن ماریہ تو بھری ہوئی ندی تھی۔ وہ اپنا کموڈور والا ہیٹ ہاتھ میں لئے گھر سے نکلا۔ ساڑھے سات بجے سے پانچ منٹ پہلے وہ یاٹ کلب پہنچ گیا۔ دھند کو دیکھ کر لگتا تھا کہ دوپہر سے پہلے نہیں ہٹے گی۔ دھند کے پار فلیگ پول کے پاس کھڑا جم اسے نظر آیا۔ یہ وہاں کیا کر رہا ہے؟ اس نے سوچا اور جم کی طرف چل دیا۔

وہ بے چینی سے اس کا منتظر تھا۔

”مارٹنک جم“ جون نے بڑے احترام سے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ وہ جم کا بہت احترام کرتا تھا ”یہ قتل کا چکر کب ختم ہو گا دوست؟ اور کوئی نئی خبر اس سلسلے میں؟“

”اورٹن آج پکڑا جائے گا۔“ جم نے اعتماد سے کہا ”چاہو تو اس پر اپنی زندگی کی شرط لگاؤ۔“

جون فراڈگ اس کے اعتماد سے متاثر ہوا۔

”جون“ ہمیں آج ہی انٹری بھیجنی ہے۔ مجھے تمہاری تصویر چاہئے۔“ جم نے کہا ”میں اپنا پورا لائسنس کیمرہ لایا ہوں۔ یہاں فلیگ پول کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ ہاں ایسے۔“

اس نے اس جگہ کی صرف اشارہ کیا۔ جہاں وہ فراڈگ کو کھڑا کرنا چاہتا تھا۔

”اس دھند میں؟ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ میں گھر سے تصویر لے آتا۔“

فراڈگ کے لہجے میں الجھن تھی۔

”نہیں“ تصویر اسی جگہ کھینچی جائے گی۔ اپنا کموڈور والا ہیٹ پہن لو۔“

فراڈگ کو وہ سب کچھ احمقانہ لگا لیکن اس نے خاموشی سے تعمیل کی۔ آخر جم کلب چیمپئن تھا۔

”ایسے نہیں ایک منٹ“ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ ہلنا مت۔“ جم اس کے پیچھے آکھڑا ہوا۔

اس سے پہلے جون کو کبھی احساس نہیں ہوا تھا کہ جم کی آنکھیں سلیٹ گرے کلر کی سرد آنکھیں ہیں مگر اب وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ پھندا اس کے گلے میں سخت ہوتا جا رہا تھا۔ سانس لینا بھی دشوار ہو رہا تھا۔ اس کی ٹانگیں زمین سے اٹھ گئی تھیں۔ اس نے نیچے کی کوشش کی لیکن نہ چب سکا۔

وہ تمام انتظامات پہلے ہی مکمل کر چکا تھا۔ دو منٹ میں جون فراڈگ زمین سے ۲۵ فٹ اوپر جھنڈے کی طرح لٹک رہا تھا۔ اس نے رسی اور دیگر چیزیں سمیٹ کر گاڑی کی ڈکی میں رکھیں۔ گاڑی میں اس نے عقب نما میں خود کو دیکھا اور مسکرایا۔ کیسا زبردست پولیس چیف لگ رہا ہوں۔ وہ بڑبڑایا۔

یاں کلب سے اپنی کار میں رخصت ہوتے ہوئے اسے فکر تھی کہ دھنڈ کب چلے گی۔ وہ ہاتھوں کو گریس سے لتھڑے پول پر چڑھتے دیکھنا چاہتا تھا۔

○-----☆-----○

جم چہرے پر سنجینی لئے صبح کے اخبارات دیکھ رہا تھا۔ ماری سینسن کی تصویریں بہت خوف ناک لگ رہی تھیں۔ اس نے خبر پڑھی۔ پبلک کا غم و غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔ دانشمندان بھی برہم تھا۔ ایک سینٹر کی بیوی کو ریپ اور قتل کیا گیا تھا۔ فیڈرل مداخلت کے لئے بھی دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔ ٹائمز کی شدہ سرخی تھی سات دن میں سات قتل! یہ سلسلہ کب تک چلے گا؟

جم کے پیٹ میں گرہیں پڑنے لگیں۔ فیر پورٹ پر دباؤ بڑھ رہا تھا۔ قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں پر دباؤ بڑھ رہا تھا۔ خود اس پر دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ کسی بھی شکل میں ہو آج وہ اورٹن کو ضرور پکڑ لے گا۔ زندہ یا مردہ!

○-----☆-----○

لوئی اور اسپائیڈر صبح نو بجے فیر پورٹ پہنچے۔ وہ کرائے کی کار میں سفر کر رہے تھے۔ ویگاس سے انہوں نے رات کی فلائٹ میں سفر کیا تھا۔ لوئی کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں جبکہ اسپائیڈر کی آنکھیں محض جھریوں کی طرح تھیں۔ ان کی رنگت بھی کوئی نہیں بتا سکتا تھا۔ اسپائیڈر بدل بدل کر مختلف رنگوں کے کونٹیک لینس استعمال کرتا تھا۔ وہ اسم باسمی تھا۔ بڑا بال دار، پھرتیلا اور خطرناک۔ بالکل مکڑی کی طرح۔ اس لئے اسے اسپائیڈر کہا جاتا تھا۔

فیر پورٹ چنگی کے آپریٹر نے ہاتھ بڑھا کر ٹول ٹیکس لیا اور بے یقینی سے سر جھٹکا۔ کون یقین کرے گا کہ ایک بہت موٹا عفریت یہ کنور ٹیبل چلا رہا ہے اور اس کے برابر

ایک بہت موٹی مکڑی بیٹھی ہے۔ اس نے سوچا۔

○-----☆-----○

گریڈی 'برگز' بلی اور فیرو جم کی میز کے گرد جمع تھے۔ ان کے درمیان تند و تیز مباحثہ ہو رہا تھا۔ جم پریشر کے باوجود پُرسکون نظر آ رہا تھا۔

"ٹام، پیٹ کے متعلق کچھ معلوم ہوا؟" اس نے مباحثے میں مداخلت کی۔ "لیٹیکس۔ واش ایبل پیٹ۔ کسی بھی دکان سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔" ٹام فیرو

نے کہا۔

"کار تلاش کرو۔ کار مل گئی تو اورٹن بھی مل جائے گا۔" میری پوٹرنے کہا۔ وہ ان کے لئے کافی لے کر آئی تھی۔

گریڈی کو احساس ہوا کہ میری نے پتے کی بات کہی ہے "تم ٹھیک کہتی ہو میری۔ اورٹن پورے قصبے میں ڈرائیو کرتا پھر رہا ہے۔ اور اس کی کار کے بارے میں ہمیں کچھ پتا نہیں۔"

"وہ اپنی کار تو استعمال نہیں کر رہا ہے۔" بلی نے کہا "پکولو نے اس کے پلگ نکال لئے تھے۔"

"واقعی یہ تو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کس میک کی کون سی کار استعمال کر رہا ہے۔" جم نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا "ٹام، تم پچاس میل کے علاقے میں کار کرائے پر دینے والی ہر کمپنی کو چیک کرو۔"

"اور ہمیں چرائی ہوئی کاروں پر بھی توجہ دینی چاہئے۔" اسپانک برگز نے کہا "پھر نئی پرانی کاروں کی سیل چیک کریں گے۔"

"چیف، ہم اورٹن کا اکاؤنٹ فریز کر چکے ہیں۔ ۳۰ مئی سے اب تک اس نے کوئی چیک کیش نہیں کرایا ہے۔ پچھلے دو مہینوں میں بھی اس نے کوئی بڑی رقم نہیں نکوائی تھی۔" ٹام فیرو نے بتایا۔

"اور وہ کوئی بھی بھیس بدل کر کار کرائے پر لے سکتا ہے۔" بلی نے بے بسی سے کہا "ہمیں کیسے پتا چلے گا۔"

"اپنی سوچ مثبت رکھو۔" جم نے اسے ٹوک دیا "یہ غیر معمولی کیس ہے۔ کوئی غیر

معمولی بات نظر آئے تو اسے نوٹ کر لو۔“

میری نے پھر مداخلت کی ”چیف“ اسپتال سے فون آیا ہے۔ لیفٹی انجیلو کو قتل کر دیا گیا ہے۔ قتل نمبر آٹھ..... حکم کا چھکا۔“

○-----☆-----○

اسپتال میں لیفٹی کا کمر الٹ پلٹ کر دیا گیا تھا۔ ۳۸ ریوالور کی نال اس کے درمیان میں ٹھونس کر فائر کیا گیا تھا۔ لیفٹی کے سر کا پچھلا حصہ غائب تھا۔

جم بستر کی پانچویں طرف دیکھ رہا تھا۔ دوسرے بھی اسی طرف متوجہ ہو گئے ”سائینسز کی ضرورت نہیں تھی۔“ جم نے کہا ”اورٹن نے آواز دبانے کے لئے اضافی تکیہ استعمال کیا ہے۔“

گریڈی مسکرایا ”چلو اس قتل پر کسی کو افسوس نہیں ہوگا۔ ایک پیشہ ور قاتل سے جان چھوٹ گئی۔“

”انجیلو کو اورٹن نے قتل نہیں کیا ہے۔“ جم نے سرد لہجے میں کہا۔ وہ کمرے کا جائزہ لے رہا تھا۔

”کیا کہہ رہے ہو؟“ کئی آوازیں بے ساختہ ابھریں۔

”میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ اس کی تین بے حد سادہ وجوہات ہیں۔ پہلی، وہ اسے گزشتہ رات ہی قتل کر سکتا تھا لیکن اسے صرف سزا دے کر چھوڑ دیا۔ دوسری، یہ بد معاشوں کا خاص اسٹائل ہے۔ اورٹن کے تخلیقی اسٹائل سے مختلف۔ تیسری..... اس حکم کے چھکے کو دیکھو۔ یہ مختلف گڈی کا پتا ہے۔ اورٹن کی گڈی کا نہیں۔“

گریڈی پھر حیران تھا۔ سراغ رسانی کی جم کی صلاحیتیں حیران کن تھیں ”ٹھیک کہہ رہے ہو جم۔ واقعی تمہارا جواب نہیں۔“

”میرا خیال ہے، یہ لیفٹی کے دوستوں کا کارنامہ ہے۔ لیفٹی شاید بہت زیادہ جانتا تھا۔“

اسی وقت نرس کمرے میں آئی۔ وہ بہت اپ سیٹ لگ رہی تھی ”میں نے ایک بہت بڑے بالوں والے آدمی کو کارڈور میں دیکھا تھا۔“ اس نے بتایا ”وہ بن مانس تو نہیں۔ البتہ بہت بڑی مکڑی جیسا لگ رہا تھا۔ دھوپ کا چشمہ لگائے ہوئے تھا۔“

”اوہ اسپائیڈر“ جم نے بے ساختہ کہا ”ویگاس کا بد معاش۔ ٹام، پکولو کو ریڈیو پر کال کرو۔ اس سے کہو کہ روکو کے آفس اور سوئٹ کو گھیرے میں لے لے۔ باہر کے مہمان آئے ہوئے ہیں۔ ممکن ہے وہ صرف لیفٹی کو ختم کرنے آئے ہوں مگر میرے خیال میں انہیں روکو کے سوئٹ میں چھپی ہوئی کسی چیز کی تلاش ہے۔“

وہ اسپتال سے نکل رہے تھے کہ نیڈ کولس سے سامنا ہو گیا۔ جم نے گریڈی سے اس کا تعارف کرایا ”میں نیلی آر بیکل سے ملنے آیا تھا۔ وہ بھی میری منوکھ ہے۔“ نیڈ نے بتایا۔

”اس کا کیا حال ہے؟“ جم نے پوچھا۔

”مرتا نہیں چاہتی۔ بس اسی لئے جی رہی ہے۔“ نیڈ نے جواب دیا۔

○-----☆-----○

ہیڈ کوارٹرز واپس جاتے ہوئے جم نے دیکھا کہ دھند چھٹ گئی ہے۔ اب ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔ کشتی رانی کے لئے وہ بہت اچھا دن تھا۔

پولیس ریڈیو کی کھر کھراہٹ نے ان کی توجہ مبذول کرائی۔ ”چیف..... ایک اور قتل۔“ اطلاع فراہم کی گئی ”لاش فیر پورٹ یاٹ کلب کے فلیگ پول سے لٹکی ہوئی ہے۔“

کوئی کچھ نہ بولا۔ جم نے ایکسیلیمر پر دباؤ بڑھا دیا۔ بارہ منٹ میں وہ یاٹ کلب پہنچ گئے۔ دو کروڑرز پہلے ہی سے موجود تھیں۔ فلیگ پول کے پاس مجمع لگا ہوا تھا۔ وہ ایک خوف ناک اور ادا اس کن منظر تھا۔ دو پولیس والے جن کی وردیاں گریس میں لتھڑی ہوئی تھیں پول پر چڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ کچھ اوپر جاتے اور پھر نیچے پھسل آتے۔

”چیف، لاش اوپر اٹکا دی گئی ہے۔ ہم اسے اتار بھی نہیں سکتے اوپر کیسے چڑھیں؟“

”پول کو کاٹ دو۔“ ایک بارہ سالہ لڑکے نے مشورہ دیا ”میں گھر سے کلہاڑی لے کر آتا ہوں۔“

”گوئی چلا کر رسی کو کاٹ دو۔“ ایک لڑکی بولی ”میں نے ٹی وی پر خود دیکھا ہے۔“

”یہ لوگ گولیاں چلائیں گے۔ آہا اب خوب گولیاں چلیں گی۔“ بچے شور مچانے

”خاموش رہو اور پیچھے ہٹو۔“ برگزائیں دھکیلتا ہوا دور لے گیا۔

جم پوری توجہ سے جائے واردات کا جائزہ لے رہا تھا۔ یہ قتل خالص اور ثن کے اسٹائل کا تھا۔ وہ ایک نظر میں سمجھ گیا کہ یہ کیسے کیا گیا ہے۔ بعد میں اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی سمجھایا۔ قسمت بھی پوری طرح اور ثن کا ساتھ دے رہی تھی۔ صبح کی دھند نے اسے زبردست آڑ فراہم کی تھی۔ اب سوال یہ تھا کہ لاش کو کیسے اتارا جائے؟

مجمع بڑھتا جا رہا تھا۔ اب کسی بھی وقت فوٹو گرافر نازل ہو جاتے ”ٹی وی کے فوٹو گرافرز کے آنے سے پہلے لاش اتارنی ہے۔“ جم نے چیخ کر کہا۔ وہ اپنے معاونین کی طرف متوجہ ہوا ”کوہ پیما کی میں استعمال ہونے والی کیلیں فراہم کرو۔ بلکہ ریڈیو پر آگ بجھانے والوں کو طلب کر لو۔ ان سے سیڑھی مل جائے گی۔“

دس منٹ بعد فائر انجن آگیا۔ اسی وقت جم نے دیکھا کہ کئی مووی کیمرے سب کچھ شوٹ کر رہے ہیں۔ اے بی سی ٹیلی ویژن کی موبائل دین بھی آگئی تھی۔ برگز چند رپورٹرز سے بات کر رہا تھا۔

پانچ منٹ بعد لاش نیچے اتار لی گئی ”ارے..... یہ تو جان فراڈگ ہے۔“ ایک عورت نے چیخ کر کہا ”کئی عورتیں چلانے لگیں۔ ایک بے ہوش بھی ہو گئی۔

”ماریہ فراڈگ کلب ہاؤس میں ہے۔ میں اسے بلاتی ہوں۔ ایک عورت کلب ہاؤس کی طرف دوڑ گئی۔

فیرو کو لاش کے کموڈور ہیٹ میں اڑسا ہوا حکم کا چھکا نظر آگیا۔ یہ بھی اور ثن ہی کا کام تھا۔ جان فراڈگ مرچکا تھا۔ اسے پھانسی دی گئی تھی۔

ڈوک بروڈی نے جھک کر لاش کا سرسری سامعہ کیا پھر اسی سے سرہلانے لگا۔ فراڈگ کی موت دم گھٹنے کا نتیجہ تھی۔ اس نے ایسبولینس والوں کو لاش اٹھانے کا اشارہ کیا۔

کلب ہاؤس کی طرف سے شور سا اٹھا اور ماریہ فراڈگ نمودار ہوئی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ پورا جسم لرز رہا تھا۔ وہ سیدھی جم کی طرف بڑھی ”جم“ یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ جون کو کچھ ہو گیا ہے۔ کیا ہوا؟ وہ تو تم سے ملنے کے لئے یہاں

”مجھ سے ملنے؟“ جم حیران رہ گیا۔

”ہاں۔ تم نے کل رات فون کیا تھا اور ملاقات کے لئے یہاں بلایا تھا۔ قومی

بینک چیمپئن شپ کے سلسلے میں۔“

”ماریہ ایسی تو کوئی بات.....“

”ہاں تم نے فون کیا تھا۔ فون تو میں نے ہی ریسیو کیا تھا۔“ ماریہ اب ہسٹریائی انداز

میں چلا رہی تھی ”تم نے اسے لہجا کریساں بلایا۔ تم نے کیوں کیا ایسا؟“

تمنا شانی آگے کھسکنے لگے لیکن مزید کچھ سننے کا موقع نہیں ملا۔

جم کا منہ کھلا ہوا تھا۔ اپنا دل اسے حلق میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا۔ اسی لمحے

ماریہ نے شوہر کی لاش کو پولیس دین میں ڈالے جاتے ہوئے دیکھا۔ اس اسٹریچر پر اس کی

پوری زندگی لے جاتی جا رہی تھی۔ وہ چیخ کر اس طرف جھپنی اور اسٹریچر پر جا گری۔ وہ بری

طرح رو رہی تھی۔

جم نے چیخ کر کہا ”یہ شاک میں ہے۔ اسے بھی ساتھ لے جاؤ۔“ پھر وہ سام

گریڈی کی طرف پلٹا ”تمہارا کیا خیال ہے اس بارے میں؟“

”اگر اور ثن روکو کی آواز کی نقل کر سکتا ہے۔ اگر وہ ڈی مار کو کا بھیس بدل کر

دھوکا دے سکتا ہے۔ ٹی وی کمینک اور اسٹیٹ پولیس کا ٹروپر بن سکتا ہے۔ ہیرالڈ گرین کا

روپ دھار سکتا ہے تو چیف جم کیوں نہیں بن سکتا؟“

”میرے مسائل پہلے ہی کیا کم ہیں کہ ایک اور مسئلہ بھگتوں۔ فی الوقت ایک میں

ہی اپنے لئے کافی ہوں۔“ جم نے کہا اور اپنے اندر کچھ محسوس کرنے کی کوشش کی لیکن

وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ خوف بھی نہیں۔ وہ خود کو بہت خالی خالی محسوس کر رہا تھا۔

سام گریڈی نے اس کی پیٹھ تھپتھپتے ہوئے دلاسا دیا ”فتح کا صحیح لطف اسے آتا ہے جو

شکست کا ذائقہ چکھ چکا ہو۔“

وہ اپنی کاروں کی طرف بڑھنے لگے۔ عقب میں بچے آپس میں باتیں کر رہے تھے

”کیا تمہارے خیال میں یہ واقعی چیف کی حرکت ہے؟“ ایک بچے نے پوچھا۔

”نہیں یہ اور ثن کا کام ہے۔ وہ عظیم قاتل ہے۔ پولیس اسے گرفتار نہیں کر

سکتی۔

یاٹ کلب سے نکلتے ہوئے لوگوں کے ہجوم میں جم کو نیڈ نکولس کا چہرہ نظر آیا۔ یہ
یہاں کیا کر رہا ہے؟ وہ بڑبڑایا۔

○-----☆-----○

نیویارک میں فلبرٹ فلیگ، این بی سی کے صدر اور جارج چرچ مین سے ملاقات
کر رہا تھا۔ جو حال ہی میں چین سے واپس آیا تھا۔ وہ انہیں فیرپورٹ سے براہ راست جم
گریڈی اور برگز کا انٹرویو دکھانے پر قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا ”جان“ ذرا سوچو تو۔
یہ انٹرویو پہلے سے زیا۔ دیکھا جائے گا۔ کم از کم چار کروڑ گھروں میں ہمارا پروگرام دیکھا جا
رہا ہوگا۔“

”سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔“

”اور ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے اورٹن سامنے آنے پر مجبور ہو جائے۔“
فلیگ جانتا تھا کہ اس نے چرچ مین کو کم از کم سوچنے پر آمادہ کر لیا ہے۔ وہ دلچسپی لیتا دکھائی
دے رہا تھا۔

”یہ بہت خطرناک ہے۔ وہ تو دیوانہ ہے۔ قتل اس کے لئے مذاق سے زیادہ اہمیت
نہیں رکھتا۔“ چرچ مین کے جسم میں لرزش تھی۔

”ہم سیکورٹی کا بندوبست کریں گے۔ تمہیں کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔“

”میں مرنے سے نہیں ڈرتا۔ بس میں فیرپورٹ میں نہیں مرنے چاہتا۔“

”جان“ تمہیں نیٹ ورک کی خاطر یہ خطرہ مول لینا ہوگا۔“ فلیگ نے تند لہجے میں
کہا۔

”تم خود نیٹ ورک کی خاطر یہ قربانی کیوں نہیں دیتے۔“ چرچ مین نے کہا اور
پاؤں پٹختے ہوئے دفتر سے نکل گیا۔ فلیگ اور صدر ایک دوسرے کو تکتے رہ گئے۔

○-----☆-----○

”اس“ کے آفس میں پرائیویٹ فون کی گھنٹی بجی ”مائی سویٹ ہارٹ“ اس نے
ماؤتھ پیس میں کہا۔ دوسری طرف جین تھی ”اچھا ہوا کہ تم نے کال کر لیا۔ میں آنے کی
سوچ رہا تھا۔“

”میں نے اسی لئے تو فون کیا ہے۔ میں ایک ضروری کام کی وجہ سے اس وقت

نیویارک میں ہوں۔ تم سے کل ملاقات ہو سکے گی۔“

”مجھے بڑی مایوسی ہوئی ہے۔“

”کوئی بات نہیں ڈارلنگ۔ کل سہی۔“

ریسیور رکھنے کے بعد وہ انگلیوں سے میز پر طبلہ بجانے لگا۔ کوئی بات نہیں۔ اس
نے سوچا۔ گائیڈ سہی۔ اس نے گائیڈ کا نمبر ملایا۔ دو منٹ گھنٹی بجتی رہی لیکن دوسری طرف
سے فون ریسیو نہیں کیا گیا۔ اسے تشویش ہونے لگی۔ گائیڈ فلائٹ پر جاتی ہے تو پہلے بتا دیتی
ہے۔

باربرا پچھلے چند دنوں سے بہت مضہمل اور پڑمردہ لگ رہی تھی مگر پھر بھی اس نے
سوچا کہ وہ بعد میں باربرا کو فون کرے گا اور اس کے گھر چلا جائے گا۔

○-----☆-----○

آخر کار کیتھرن اورٹن کا سراغ مل گیا۔ کیلی فورنیا اسٹیٹ پولیس کو اطلاع ملی تھی
کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ چار ہفتے کے مشرق بعید کے ٹرپ پر نکلی ہے۔ انہوں نے ریڈیو
فون پر کوالا پور رابطہ قائم کیا۔ اسے بتایا گیا کہ اس کا شوہر سات قتل کر چکا ہے تو اس نے
بے ساختہ کہا ”ناممکن۔ ڈیوڈ ایسا نہیں کر سکتا۔ اسے تو تشدد سے نفرت ہے۔“

اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ ڈیوڈ اورٹن کہاں چلا گیا ہے۔ ”ڈیوڈ کوئی لابیالی آدمی
نہیں۔ وہ بہت ذمے دار ہے۔“ اس نے بڑے وثوق سے کہا ”وہ مجھے بتائے بغیر کہیں
نہیں جاسکتا۔ وہ اپنے مریضوں کو اس طرح نہیں چھوڑ سکتا اور اسے کہیں جانا ہو تو پہلے وہ
اخبار والے کو اخبار ڈالنے سے منع کرتا ہے۔ میں اور می فوراً واپس آرہے ہیں۔“

لیکن اس خوفناک خبر کو سن کر کیتھرن کی ماں کو ہارٹ انیک ہوا۔ کیتھرن اسے
اس حال میں پردیس میں چھوڑ کر نہیں آسکتی تھی۔

○-----☆-----○

المیڈا کیلی فورنیا میں ڈیوڈ اورٹن کی اے سالہ ماں نے ایف بی آئی سے تحفظ طلب
کیا تھا۔ اسے دھمکی آمیز کالیں موصول ہو رہی تھیں۔ دھمکی دینے والے اس سے پوچھتے
تھے کہ اس کا بیٹا کہاں چھپا ہوا ہے ”مجھے اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ ایک سال

سے میں نے اسے دیکھا تک نہیں۔ اور میں جانتی ہوں کہ میرا ڈیوڈ کسی کو قتل نہیں کر سکتا۔ رات میں نے اس کے لئے بہت دعائیں کیں۔ خداوند نے مجھے یقین دلا دیا کہ میرا بیٹا قاتل نہیں ہے۔“

○-----☆-----○

پکولو، تین پولیس مین اور چار اسٹیٹ ٹروپر روکو کی ایجنسی کی نگرانی کر رہے تھے ہر کار پر ایک آدمی موجود تھا۔ ایجنسی روکو کی موت کے بعد سے بند پڑی تھی۔ صبح دس بج کر ۳۵ منٹ پر ایک کار رکی۔ اس میں سے بزنس سوٹ پہنے ہوئے تین آدمی اترے۔ وہ بغلی دروازے کی طرف گئے اور اسے کھولنے کی کوشش کرنے لگے۔

”جہاں ہو، وہیں رک جاؤ۔“ پکولو نے چیخ کر کہا۔

وہ تینوں اچھل پڑے۔ ان کے لیڈر کا ہاتھ اپنے کوٹ کی اندرونی جیب کی طرف گیا پھر انہوں نے دیکھا کہ شاٹ گنوں کا رخ ان کی طرف ہے۔ وہ جم تھپے اور اس کے ٹریڈری ایجنٹس کی ٹیم تھی۔ تھپے نے چیخ کر کہا ”ہم فیڈرل ایجنٹس ہیں۔“ اس نے اپنی شناخت کرائی۔

”ویلم ٹوفیرپورٹ“ پکولو نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ پھر اس نے اپنی وہاں موجودگی کا سبب بتایا۔ تھپے اور اس کی ٹیم بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئی۔

ساڑھے گیارہ بجے ایک پرانی کنور ٹیبل آکر رکی۔ اس میں دو آدمی بیٹھے تھے۔ وہ کار میں پانچ منٹ تک بیٹھے سڑک کے پار دیکھتے رہے۔ آخر کار وہ کار سے اترے۔ پکولو نے انہیں دیکھا تو زبان سے ہونٹوں کو تر کرنے لگا۔ اسے یقین تھا کہ یہی وہ دونوں ہیں جن کا انتظار ہو رہا ہے۔

”انہیں اندر جانے دو۔“ تھپے نے سرگوشی میں اس سے کہا ”اگر یہ ویگاس سے آئے ہیں تو انہیں کسی چیز کی تلاش ہے۔ وہ انہیں ملے چاہئے۔“

پکولو نے رضامندی میں سر ہلایا۔

لوئی اور اسپائیڈر بغلی دروازے کے پاس پہنچے۔ موٹے نے جیب سے چابی نکالی اور دروازہ کھول دیا۔ اسپائیڈر نے دھوپ کا چشمہ اتار کر جیب سے ریوالتور نکال لیا۔

”میں نے زندگی میں ایسا ہال دار آدمی نہیں دیکھا۔“ پکولو نے سرگوشی میں کہا ”اس پر نظر رکھنا۔ یہ بہت پھرتیلا اور خطرناک معلوم ہوتا ہے۔“

بیس منٹ بعد وہ دونوں باہر نکلے۔ لوئی کے ہاتھوں میں کوئی بھاری پیکیج تھی۔ ”خبردار..... اپنی جگہ سے نہ ہلنا۔“ پکولو نے گرج کر کہا۔ اسپائیڈر نے جبلی طور پر آواز کے رخ پر فائر کر دیا۔ لوئی کا ہاتھ بغلی ہولسٹر کی طرف گیا۔ سات شاٹ گنیں بیک وقت گر جیں۔ وہ دونوں دھیر ہو گئے۔ تھپے نے پیکیج کو چیک کیا اور خوش ہو گیا۔ وہ پچاس ڈالرز کے کرنسی نوٹ کی پلیٹیں تھیں ”کمال ہے کیا فنکاری ہے۔“ نقل بمطابق اصل۔“ وہ بار بار کہے جا رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں پروموشن کے خواب تھے۔ ایک ہی دن میں اس نے اتنا بڑا کام کر دکھایا تھا۔ ان پلیٹوں کی موجودگی کا تو حکومت کو علم ہی نہیں تھا۔

ٹریڈری والے پلیٹیں لے کر چل دیے۔ وہ جشن منانے کے موڈ میں تھے۔ گند سہینٹا پکولو اور اس کے ساتھیوں کی ذمے داری تھی۔

○-----☆-----○

باربرا ایک بجے کے قریب بیدار ہوئی۔ وہ اب بھی مضحل تھی۔ ہاتھ روم میں اس نے اپنے دھندلائے ہوئے ذہن کی مدد سے سوچنے کی کوشش کی۔ جسمانی طور پر وہ بالکل نڈھال تھی۔ وہ جانتی تھی کہ ”وہ“ اس سے محبت کرتا ہے اور کسی بھی وقت اس کے جذبات بھڑکا سکتا ہے۔ لیکن یہ بھی طے تھا کہ وہ اسے زندگی اور توانائی سے محروم کر رہا تھا۔ اسے نچوڑ رہا تھا۔

اور یہ بھی طے تھا کہ وہ کسی بھی وقت اسے لہھا سکتا ہے۔ وہ آئے گا اور وہ انکار نہیں کر سکے گی اور پھر ایک طویل گہری نیند..... اور جاگے گی تو وہ پہلے سے زیادہ کمزور ہوگی۔ یہ سلسلہ آخر کہاں تک جائے گا۔ بہتر ہے کہ وہ ویوین کو بلا لے۔ ویوین اس کی غی پڑوسن تھی۔ وہ مطلقہ تھی اور اس سے بڑی محبت سے پیش آتی تھی۔ ویوین کی موجودگی کی وجہ سے وہ نہیں آئے گا۔ وہ اپنی اس منحوس بیوی کی وجہ سے اسکیئنڈل سے بچتا ہے۔ یوں اسے ایک دن کا آرام مل جائے گا اور وہ تازہ دم ہو جائے گی اور پھر وہی معمول.....

اس نے سوچا 'ناشتے کے بعد وہ دیوین کو فون کرے گی۔'

○-----☆-----○

آٹھ دن میں آٹھ قتل! آٹھویں قتل..... فراڈگ کے قتل کی خبر نے باقی خبروں کو پس منظر میں دھکیل دیا۔ ہر آدمی گھسنے کے بعد اے بی سی نیٹ ورک کلب کے فلیگ پول پر لٹکتے ہوئے جان فراڈگ کی فلم دکھا رہا تھا۔ اسکرین پر پولیس والے پول پر چڑھنے کی کوشش میں بار بار پھسل رہے تھے۔ وہ پولیس کی نااہلی کی تصویر تھی۔

"اس" نے پہلی بار ٹی وی پر یہ منظر دیکھا تو ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گیا۔ کاش یہ فلم تیز چلائی جائے۔ کیسی کامیڈی ہوگی!

پھر ماریہ فراڈگ کا وہ کلوز اپ تھا۔ اس نے چیف جم کی طرف انگلی اٹھائی ہوئی تھی۔ اور وہ چلا رہی تھی "تم نے اسے یہاں بلایا تھا۔ میں جانتی ہوں۔ تم نے اسے لہا کر یہاں بلایا۔ تم نے کیوں کیا ایسا؟"

وہ بہت خوش تھا۔ اس نے چیف جم پر فیرپورٹ کے اعتماد کو متزلزل کر دیا تھا۔ اب وہ اسے تباہ کر دے گا۔

○-----☆-----○

پکولو نے روکو ایجنسی والے معاملے کی جم کو رپورٹ کی۔ جم نے اسے بے حد سراہا "میں تمہاری تنخواہ میں اضافے کی سفارش کروں گا۔"

پکولو جانتا تھا کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ فیرپورٹ کے پاس اتنی زیادہ رقم نہیں تھی۔ پھر بھی چیف کی ستائش اس کے لئے کم نہیں تھی۔

ایک بج کر بیس منٹ پر جم کو اطلاع ملی کی نیلی آریکل مرگئی ہے۔ نیڈ کولس کے رخصت ہونے کے فوراً بعد نیلی نے اچانک سینے میں شدید درد کی شکایت کی تھی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ نیڈ نے اسے جیلائن کی ٹیبلٹ دی ہو۔ اس نے فیصلہ کیا کہ نیلی اور نیڈ کے تعلق کے بارے میں چھان بین کرے گا لیکن پہلا مسئلہ اورٹن کو تلاش کرنے کا ہے۔

○-----☆-----○

"اس" کے پرائیویٹ فون کی گھنٹی بجی۔ اس وقت ڈیڑھ بج رہا تھا "پچھلی شام کا تجربہ بہت خوشگوار تھا ہنی۔ میں ہادلوں میں پرواز کر رہی تھی۔" باربرائے کہا۔

"میں آج بھی تمہاری طرف ہوتا ہوا جاؤں گا۔"

"میں نے تمہیں یہی بتانے کے لئے فون کیا ہے کہ آج یہ ممکن نہیں۔ میری

پندوں دیوین یہاں آئی ہوئی ہے۔"

"اس سے کسی طرح پیچھا چھڑالو۔ میں تم سے لازمی طور پر پر ملنا چاہتا ہوں۔"

"کل آجانا سویٹ ہارٹ۔ ویسے بھی میں آج بہت تھکی ہوئی ہوں۔"

"اس" نے فرسٹریشن میں اپنی میز کو لات رسید کی۔ اب وہ کیا کرے۔ قتل کے

بعد اسے جو خواہش ہوتی ہے وہ بہت شدید ہوتی ہے۔ خواہش پوری ہو جائے تو اعصابی کشیدگی دھل جاتی ہے۔ اب کیا کیا جائے؟ گائیلا کو وہ مسلسل فون کرتا رہا تھا لیکن وہ موجود نہیں تھی۔ جین نیویارک گئی ہوئی تھی۔ اور اب باربرائے کی مہمان داری میں مصروف تھی۔ دیوین! یہ وہی لڑکی تو نہیں جو کل نظر آئی تھی۔ واہ..... وہ بھی بڑی زبردست چیز تھی۔ کیوں نہ باربرائے کے ہاں چلا جائے۔ ونوں ہی کو نمٹا لیا جائے۔

یہ میں کیا سوچ رہا ہوں؟ وہ چونکا۔ اس نے میز کو پھر لات رسید کی۔

○-----☆-----○

جم برگز اور گریڈی سے سپر کو ہیڈ کو آٹر پہنچے۔ میری پوٹران کی منتظر تھی۔ وہ خوف زدہ نظر آرہی تھی۔ اس نے جم کی طرف ایک لفافہ بڑھایا "ایک اور خط چیف۔" اس نے کہا "لیب والوں نے چیک کر لیا ہے۔ اس پر کوئی نشان نہیں۔ رائس کا کہنا ہے کہ یہ بھی اورٹن کے ٹائپ رائٹر پر ٹائپ کیا گیا ہے۔"

لفافے پر لکھا تھا..... نمبر تھری ان اے سیریز۔ اور وہ جم کے نام تھا۔ اس پر ے جون ساڑھے گیارہ بجے کی صبح کی مر تھی۔

جم کو غصہ آنے لگا۔ خط ہفتے کی صبح پوسٹ کیا گیا تھا اور پیر کی سہ پہر مل رہا تھا۔ پوسٹ آفس ہفتے کو آدھا دن اور اتوار کو مکمل چھٹی کرتا تھا۔

اس نے ہاتھوں میں پتلے دستانے پہنے اور خط کو لفافے سے نکالا۔ برگز اور گریڈی بڑی توجہ سے اسے دیکھ رہے تھے۔ اندر دو رقعے تھے۔ ایک دوسرے کے اندر تھا۔ پہلے رقعے میں لکھا تھا۔

یہ خط تمہیں دیر سے ملے گا

تم دوست کی مدد نہ کر سکو گے

مینڈک تو مرچکا ہو گا

ٹراہٹ بھی ختم ہو چکی ہوگی

”شٹ“ جم غرایا ”یہ خط دو دن پہلے پوسٹ کیا گیا تھا۔ اگر ہم نے پوسٹ آفس

والوں کو ہدایت کر دی ہوتی کہ میرا خط خواہ اتوار کو پوسٹ کیا جائے، مجھے فوراً پہنچانا ہے تو ہم فراڈنگ کو بچا سکتے تھے۔“

برگز نے کہا ”جو ہو گیا سو ہو گیا۔ یہ بات کون سوچ سکتا تھا۔ دو سرائوٹ پڑھو۔“

جم نے دو سرائوٹ با آواز بلند پڑھا۔

تمہاری آنکھیں سرخ ہیں۔ اور چہرہ زرد

تمہارے جسموں کی طرح میرا اکا سرد ہے

ڈوری لٹکاؤ اور کاشا ڈالو

اور نو مردہ مچھلیاں گن لو۔

دیر تک خاموشی رہی۔ وہ سب سناٹے میں بیٹھے ایک دوسرے کی صورت دیکھ

رہے تھے۔ تینوں جانتے تھے کہ آٹھ لاشیں ملی ہیں لیکن اورٹن نو قتل کرنے کا دعویٰ کر رہا

ہے۔ بادشاہ سے چھکے تک آٹھ ہی بنتے تھے۔ اورٹن انہیں اکے کے متعلق بتا رہا تھا۔

”اگر اکے والا آٹھ دن سے مرا ہوا ہے تو اس سے زیادہ سرد کون ہو گا۔“ گریڈی

نے کہا۔

”آٹھ دن“ جم کی آنکھیں انگارہ ہو رہی تھیں ”آٹھ دن میں تو پورا قصبہ مڑ

جائے یا تو اس نے اسے دفن کیا ہو گا یا پھر برف.....“

”یقیناً“ برگز نے کہا ”اس نے یہی تو لکھا ہے۔ میرا اکا سرد ہے۔ پھر مچھلیوں کا

حوالہ۔ یہ تو بیکر کے آکس ہاؤس کی طرف اشارہ ہے۔“

جم کی آنتیں قرقر کرنے لگیں۔ برگز ٹھیک کہہ رہا تھا ”حوصلہ تو دیکھو بد بخت کا۔

آؤ چلیں۔“

وہ اٹھا۔ اس نے بزر کر کے بلی اور فیرو کو بلایا اور انٹرکام پر چیخ کر ہدایات دینا

رہا۔

راستے میں جم نے گریڈی کو بتایا کہ کس طرح بیکر نے اپنے اسٹور کے عقبی شیڈ

میں ایک بست بڑا فروزن فوڈ لاکر نصب کرایا۔ وہاں مچھلی کے شکاری اپنی پکڑی ہوئی

مچھلیاں رکھتے تھے۔ اورٹن مستقل اس لاکر سے استفادہ کرتا تھا۔

کچھ دیر خاموشی رہی پھر گریڈی نے کہا ”یہ کیسے ممکن ہے کہ تازہ رقعہ بھی اس

مشین پر ٹاپ کیا گیا ہو۔“ اس کے لمبے میں الجھن تھی۔

عقبی سیٹ سے برگز نے سگار کا دھواں اگلا ”یہ بست اہم سوال ہے کیونکہ اورٹن

کا ٹاپ رائٹر گزشتہ جمعرات سے لاکڈ ہے۔“

”اس کا مطلب ہے کہ اورٹن کسی طرح ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتا رہا ہے۔“ سام

گریڈی نے کہا۔

”میں نہیں سمجھتا کہ یہ ممکن ہے۔“ جم نے کہا۔ ”ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اس نے

یہ تمام خط جمعرات سے پہلے ہی ٹاپ کر کے رکھ لئے ہوں۔“ وہ کہتے کہتے رکا ”یہ اس

لئے بھی ناممکن نہیں کہ وہ ایک سیٹ پلان کے تحت کام کر رہا ہے۔ اپنا ہر روز کا شکار وہ

پہلے ہی منتخب کر چکا ہے۔“

”اور کیسا منصوبہ ہے کہ اسے کبھی آخری لمحوں میں تبدیلی کی ضرورت بھی نہیں

پڑی۔“ برگز نے کہا۔

کروزر کو بیکرز اسٹور کے عقبی پارکنگ لاث میں روک دیا گیا۔ بلی، فیرو اور دو

اسکواڈ کاروں میں بھر کر پولیس والے ذرا دیر بعد پہنچے۔

برگز نے اپنی چابی سے شیڈ کا تالا کھولا۔ گریڈی نے جم کو شوکا دیا۔ جم نے بتایا کہ

مچھلی کا شکار کھیلنے والے بیشتر لوگوں کے پاس اپنی اپنی چابی ہے ”ہم باب سے ایسے لوگوں کی

فہرست لے لیں گے۔“

وہ فوڈ لاکر میں داخل ہوئے۔ گریڈی پہلی بار آیا تھا۔ اس لئے اس کے سائز پر

متعجب تھا۔ فریزر ایریا میں کم از کم ساٹھ بڑے اسٹارڈ فوم لاکرز تھے۔ وہ سب ایک جیسے

تھے۔ آدھے سے زیادہ لاکرز پر بیکر کا نام لکھا تھا۔ باقی لاکرز پر مختلف لوگوں کے نام تھے۔

ایک ملحقہ کمرے میں تیس لاکر اور تھے وہ خالی تھے۔

جم نے بلی سے کہا ”اپنے آدمیوں سے کہو کہ ہر کنٹینر کو کھول کر دیکھیں۔ اگر

یہاں بہت زیادہ ٹھنڈک محسوس ہو تو کنٹینرز باہر لے آئیں۔“

گریڈی نے کہا ”جم“ پہلے ڈیٹیکٹر سے چیک کرا لو۔ یہاں کوئی ٹریپ بھی ہو سکتا ہے۔“

دو پولیس والوں نے یہ بات سنی تو ان کے چہرے زرد ہو گئے۔ وہ ڈیٹیکٹر لینے چلے گئے۔ پانچ منٹ بعد کام شروع ہو گیا۔ ڈیٹیکٹر کی متقی ریڈنگ کے بعد کنٹینرز کھول کر دیکھا جاتا۔ اب تک ہر کنٹینر میں سے کانڈوں میں..... لپٹی ہوئی مچھلیاں نکلی تھیں۔

چوبیسویں کنٹینر کو کھولتے ہی بلی کے حلق سے چیخ نکلی ”ارے..... حکم کا اکا۔“ حکم کا اکا اوپر کی ہینک ہٹانے کے بعد برآمد ہوا تھا۔ بلی وہ ہینک ہاتھ میں لئے کھڑا تھا۔ ”چیف یہ ہینک مختلف ہے۔ یہ مچھلی نہیں معلوم ہوتی۔ میرے خیال میں یہ انسانی جسم کے ٹکڑے ہیں۔“ بلی کی آواز لرز رہی تھی۔

”اخبار پر ذرا تاریخ دیکھو۔ کب کا اخبار ہے؟“ جم نے کہا

”اتوار یکم جون۔“ بلی نے بتایا۔

”بات سمجھ میں آتی ہے۔ یہ اورٹن کا پہلا شکار ہے۔“ برگز نے کہا۔

اس کنٹینر کے باہر نڈکولس کا نام تھا۔ جم جانتا تھا کہ سب کے ذہنوں میں ایک ہی بات گردش کر رہی تھی ”ضروری نہیں کہ اس بات کی کوئی اہمیت ہو۔“ اس نے بلند آواز میں کہا ”سٹوگس“ یہ پوری ہینک ایک کروڑ میں ہیڈ کوارٹرز لے جاؤ اور ڈوک بروڈی سے معائنہ کراؤ۔ اس کی شناخت بھی تو ہو۔ باقی لوگوں کو یہیں چھوڑ دو۔ تمام کنٹینرز چیک کرنا ضروری ہے۔“

واپس جاتے ہوئے گریڈی نے جم سے پوچھا ”تمہارے خیال میں یہ لاش کس کی ہے؟“

جم سامنے کی طرف دیکھتا رہا۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کچھ دیر بعد اس نے کہا ”میں نے گزشتہ روز ایک اندازہ قائم کیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ ہمیں حکم کا اکا ملنے والا ہے۔ میں نے لکھ کر ایک لفافے میں رکھ دیا تھا۔ دفتر پہنچ کر وہ میں تمہیں دوں گا۔ لیب سے شناختی رپورٹ آجائے تو اسے کھول کر دیکھ لینا۔ ہو سکتا ہے میرا خیال درست ہو۔“

”تم زبان سے کیوں نہیں کہنا چاہتے۔“ برگز نے اپنے سگار کا کونا چباتے ہوئے

پوچھا۔ اس کے انداز میں وحشت تھی۔

”ڈرتا ہوں اگر میرا اندازہ درست ہے تو میڈیا ہمیں کچا چبا جائے گا۔“

”تمہارا مطلب ہے کہ یہ وہ ہے؟“ گریڈی نے کہا۔ اس کا رنگ اڑ گیا تھا۔

جم نے اثبات میں سر ہلایا۔

برگز اور گریڈی نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔ وہ بھی سمجھ گئے تھے۔

○-----☆-----○

پانچ بج کر پانچ منٹ پر لیب سے رپورٹ آگئی۔ یہ رپورٹ ڈوک بروڈی خود لے کر آیا تھا۔ وہ اپنی عمر سے برسوں بڑا لگ رہا تھا۔ ”یہ لاش ڈاکٹر ڈیوڈ اورٹن کی ہے۔“ اس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ ”اسے آٹھ دن پہلے قتل کیا گیا تھا۔“

وہ سب سکتے کی سی کیفیت میں بیٹھے رہے۔ سام گریڈی نے جم کا دیا ہوا لفافہ کھولا۔ پڑھنے کے بعد اس نے کانڈ برگز کی طرف بڑھایا۔ اس پر لکھا تھا ”حکم کا اکا ڈیوڈ اورٹن ہو گا۔ قاتل ہمیں بہت کامیابی سے بے وقوف بنا رہا ہے۔“

اب وہ پھر وہیں کھڑے تھے جہاں سے چلے تھے۔ اب تک وہ ایک مردے کا تعاقب کر رہے تھے۔ وہ اورٹن کو تلاش کر رہے تھے اور اورٹن انہیں نہیں مل سکتا تھا۔ اب ان کے سامنے قتل کے نوکیس تھے۔ جم اٹھ کر کانفرنس روم کے بلیک بورڈ کے سامنے جا کھڑا ہوا ”اس نے ہمیں پوری طرح بے وقوف بنایا۔ ہم پھر پہلی میڑھی پر کھڑے ہیں۔“ اس نے بلیک بورڈ پر ترتیب سے نو مقتولین کے نام اور دیگر کوائف لکھے۔ پہلے نمبر پر حکم کا اکا ڈیوڈ اورٹن تھا جسے یکم جون کو قتل کیا گیا تھا۔

فیرو نے اچانک کہا ”چیف میں اورٹن کی کار کی تلاش کینسل کرا دوں۔“

برگز نے گھڑی میں وقت دیکھا اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ”مائی گاڈ، مجھے گورنر کو کال کرنا تھا۔“

گریڈی بھی اٹھ کھڑا ہوا ”جم مجھے تمہارے آفس کا فون استعمال کرنا ہے۔“

دافٹن رپورٹ دینی ہے۔“

جم نے بلی کو اورٹن کی لاش کے متعلق پریس ریلیز تیار کرنے کو کہا ”انہیں

صرف حقائق فراہم کرو۔ کڑوی گولی پر شکر چڑھانے کی کوشش مت کرو۔ دیانت داری بڑی چیز ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ہمیں ادھیڑ ڈالیں گے لیکن ہم اس سلوک کے مستحق بھی ہیں۔“

جم کمرے میں اکیلا رہ گیا۔ زندگی میں اس نے خود کو اتنا بے بس کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ وہ اپنا سردنوں ہاتھوں میں تھامے، آنکھیں موندے سوچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ اس کی ایک آنکھ سے آنسو نیچے پھسل آیا ہے۔ وہ سوچنے کی کوشش کرتا رہا۔ قاتل بہت تیزی سے حرکت میں آتا تھا۔ حیرت کو اپنے جلو میں لئے ہوئے۔ انہیں نہیں معلوم ہوتا تھا کہ کب اور کہاں وہ وار کرے گا لیکن وہ پولیس کی ہر مود سے واقف ہوتا تھا۔ لگتا تھا وہ ان کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ وہ اب یہی کر سکتے تھے کہ از سر نو کام شروع کریں اور تمام وارداتوں کا کوئی مشترکہ محرک تلاش کریں۔ کوئی محرک تو ہوگا ہی۔

اپنی جلتی ہوئی آنکھوں کو ملتا وہ کھڑکی کی طرف بڑھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید وہ اپنے جذبات..... ذہانت کو ننگے کا موقع فراہم کر رہا ہے۔ اسے اپنی پوری دماغی قوت کو استعمال کرنا ہے۔ اسے اپنا رویہ مثبت رکھنا ہے۔ خود کو ایک مثبت فورس ثابت کرنا ہوگا۔ فیرپورٹ سے اسے محبت تھی اور فیرپورٹ اس وقت آفت زدہ تھا۔ فیرپورٹ کو لیڈر شپ کی ضرورت تھی اور اس کے سوا کوئی اس کا اہل نہیں تھا۔ ویسے بھی کوئی ذہانت میں اسے شکست نہیں دے سکتا۔ یہ سوچ کر وہ خود کو خاصا بہتر محسوس کرنے لگا۔

گریڈی اور برگز کے بعد دیگرے واپس آگئے۔ دونوں شکست خوردہ لگ رہے تھے ”گورنر بہت خفا ہے۔ اس نے مجھے الٹی میٹم دے دیا ہے۔“ برگز نے افسردگی سے کہا۔ ”تم اکیلے نہیں ہو اسپانک۔ ہم سبھی لٹاڑے گئے ہیں۔“ گریڈی بولا۔

”گورنر نے مجھ سے کہا ہے کہ اگر قاتل نے حکم کے پورے تیرہ پتے بانٹ دیے تو وہ مجھے ٹرمپ کر دے گا۔“ برگز نے کہا ”اف میرا سردرد سے پھٹا جا رہا ہے۔“

”میرا بھی یہی خیال ہے۔“ گریڈی نے کہا ”مجھے لگتا ہے کہ اسپرین کا بزنس خوب پھل پھول رہا ہے۔ ہماری فینڈ تک پوری نہیں ہو رہی ہے۔ وہ پکڑا جائے تو میں ریٹائر ہو جاؤں گا۔ یا پھر طویل چھٹیاں لوں گا۔“ گریڈی نے ایک اہم بات ان دونوں کو نہیں بتائی۔

اس کی فون پر بوب ڈلنگر سے بات ہوئی تھی۔ یہ سن کر ڈلنگر کو کوئی حیرت نہیں ہوئی کہ اورٹن مرچکا ہے اور وہ قاتل نہیں تھا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اس کی چھٹی حس کچھ اشارے کر رہی ہے اور اس کے ایجنٹ چھ آدمیوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں ان چھ میں سے ایک یقیناً مجرم ہے۔

گریڈی نے ڈلنگر سے ان چھ آدمیوں کے متعلق کچھ نہیں پوچھا۔ وہ اسے آزادانہ کام کرنے کا موقع دینا چاہتا تھا۔

”جم“ یہ بتاؤ تمہیں یہ خیال کیسے آیا کہ اورٹن قاتل نہیں ہے؟“ گریڈی نے جم سے پوچھا۔

”فنگر پرنس اس کے خلاف واحد ثبوت تھے۔ صاف ستھرے فنگر پرنس جو بیش چھوٹی چیزوں پر مل رہے تھے۔ ایسی چیزوں پر جو با آسانی ادھر سے ادھر لے جالی جا سکتی ہیں۔ ایسے فنگر پرنس کا اہتمام کرنا مشکل نہیں ہوتا۔“

”تمہارے خیال میں وہ کیسے حاصل کئے گئے ہوں گے؟“ برگز نے پوچھا۔ اب وہ نروس انداز میں شل رہا تھا۔

”بہت آسانی ہے۔ اورٹن کا جسم اس کے قبضے میں تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی داکے زیر اثر اس نے پہلے ہی سے اورٹن کی انگلیوں کے یہ نشانات حاصل کر رکھے ہوں۔“

”واقعی یہ تو کوئی مشکل کام نہیں تھا۔“ گریڈی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اب ہمیں پیچھے جا کر ان میں سے ہر قتل کے بارے میں الگ الگ سوچنا ہوگا۔“ جم نے میٹنگ ختم کرتے ہوئے کہا ”ہمیں کوئی سراغ درکار ہے۔ کوئی دھاگا جو ہمیں اس تک پہنچا دے۔“

”تدفین کرنے والے کو بھی چیک کرو۔“ برگز نے کہا ”آج کل سب سے زیادہ دولت وہی کما رہا ہے۔“

○-----☆-----○

اورٹن کی موت کی خبر اخباروں تک تو نہیں پہنچ سکی تھی لیکن ریڈیو اور ٹی وی سے ہر پندرہ منٹ بعد اس سلسلے میں بیٹن نشر کیا جا رہا تھا۔ فیرپورٹ پوری طرح خوف و

ہراس کی لپیٹ میں آگیا تھا۔ لوگ گروپس کی شکل میں باتیں کر رہے تھے۔ لہجوں میں خوف تھا اور آوازوں میں لرزش۔ رات آٹھ بجے تحفظ کمیٹی کی مینٹنگ تھی۔ اس میں محلوں میں خود پہرا دینے کی تجویز پر غور کر کے ذیلی کمیٹیاں بنائی جانی تھیں۔

مین اسٹریٹ پر فریڈ گن کی گن شاپ پر اسلحہ خریدنے والوں کی قطار لگی تھی۔ کھڑکی میں بینر لگا تھا جس پر لکھا تھا..... نیا شپمنٹ ابھی آیا ہے۔ ری منٹن ۲۰ گینچ کی شاٹ گن قیمت ۱۹۹.۹۵ ڈالر۔ خریدنے کے لئے پر مٹ کی ضرورت نہیں۔

فریڈ گن شپ منٹ سے آئی ہو شاٹ گنیں کھولے بغیر فروخت کر رہا تھا ”میں گارنٹی دے رہا ہوں۔“ وہ گا کہوں سے کتا۔ ”خرابی ہو تو واپس لے آتا۔ میں دوسری دے دوں گا۔“

پوپ خود ہی فاتحانہ انداز میں مسکرائے جا رہا تھا۔ قتل کی ان وارداتوں نے ان کا بزنس چکا دیا تھا۔

ٹام ونچسٹر نے شاٹ گن کے کارتوسوں کی چار پینیاں خریدیں ”اگر پولیس ہمیں تحفظ فراہم نہیں کر سکتی تو ہم اپنی مدد آپ کریں گے۔“ اس نے کہا۔

○-----☆-----○

ایک بار پھر فیئر پورٹ سے آنے والی خبروں نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ نی وی پر تفصیلی خبر آئی تھی۔ اورٹن مرچکا تھا۔ وہ قاتل نہیں تھا۔ بلکہ قاتل کا پہلا شکار تھا۔ عیار قاتل نے پولیس کو الجھانے کے لئے شبہات کا رخ اس کی طرف کیا تھا۔

خبر نا قابل یقین تھی۔ سننے والوں نے بے یقینی سے سر ہلائے۔ کچھ سنا تم نے؟ گ۔ ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے۔ پانچ دن سے میڈیا دن میں ہزاروں بار انہیں باور کرا رہا تھا کہ قاتل اورٹن ہے۔ اس کی تلاش میں پولیس کی مدد کریں۔ وہ پکڑا جائے گا تو قتل کا سلسلہ موقوف ہو جائے گا۔ اور اب کہا جا رہا تھا کہ اورٹن قاتل نہیں، مقتول ہے۔ اب آدمی کس پر اعتبار کرے۔ اب ذہنوں پر وہی سوال تھا۔ تو پھر قاتل کون ہے؟ قوم جواب مانگ رہی تھی۔

○-----☆-----○

اسپورٹس شرف اور نیلی جینز پہنے بلی اور فیرو لوگی کے بار میں داخل ہوئے۔

اندر نیم تاریکی تھی۔ وہ عقبی بوتھ میں گئے جہاں اسیلو پہلے سے موجود تھا۔ بوتھ میں کیوبن گار کے دھوئیں کے بادل اٹھ رہے تھے۔ اسیلو نے ان کا خیر مقدم کیا۔ ”میں نے تمہیں بتایا تھا نا؟“ اس نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

بلی نے سر کو تھیمی جنبش دی ”ہاں ہمیں تمہاری بات کو اہمیت دینا چاہئے تھی۔ پولیس والوں سے بھی غلطیاں ہوتی ہیں ہم بھی انسان ہیں۔“

اسیلو نے بیئر کے گلاس ان دونوں کی طرف بڑھائے ”میں نے پہلے ہی تمہارے لئے بھی آرڈر دے دیا تھا۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں۔“ اس نے نروس انداز میں ادھر ادھر دیکھا۔ بیشر میزیں اب بھی خالی تھیں۔

فیرو نے دیکھا کہ اسیلو پسینے میں شرابور ہو رہا ہے۔ بلی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے اسیلو سے کہا۔ ”تم ہمیں اور کیا بتا سکتے ہو.....؟“

اسیلو نے بھویں اچکائیں۔ وہ بھی بات کاٹنے کا ایک انداز تھا پھر اس نے بلی کو قریب آنے کا اشارہ کیا اور سرگوشی میں بولا ”مجھے منشیات سے نفرت ہے۔ اس کی وجہ سے میں تین دوست کھو چکا ہوں۔ اور میری بہن بھی مر گئی۔ یہ سب منشیات کے بڑے لوگوں کا کیا دھرا ہے۔“ اس نے جھرجھری سی لی اور آنکھیں بند کر لیں۔

بلی اور فیرو بڑے تحمل سے اس کے سنبھلنے کا انتظار کرتے رہے۔

”کچھ دوست میرے ایسے ہیں کہ انہیں میرے زبان کھولنے کا علم ہو جائے تو میری کٹی ہوئی زبان کوڑے کے ڈھیر پر پڑی ملے گی۔“

فیرو اور بلی کے درمیان نگاہوں کا تبادلہ ہوا۔ اسیلو رومال سے اپنی آنکھیں خشک کر رہا تھا۔ بلی ایک منٹ چپ رہا پھر اس نے بات خود ہی آگے بڑھائی ”جعلی کرنسی تو سامنے آگئی لیکن یہ دوسرا چکر یہاں کبھی سامنے نہیں آیا۔“

”تم اس قصبے کو کیا سمجھتے ہو؟ یہاں آگ لگی ہو تو اسے بجھانے کے لئے میں پیشاب بھی نہ کروں۔“ اسیلو نے نفرت سے کہا۔ ”تمہارے ارد گرد ہر طرف گندے لوگ ہیں۔ تمہارا گھونٹا صاف ستھرا ہے لیکن گندہ جہاں سوتے ہیں وہاں گندگی نہیں

کرتے۔“ اس نے پھر ادھر ادھر دیکھا۔

”کون؟ کیسے؟“

اوسیلو نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیری ”میں نے تمہیں بتایا تھا کہ ڈرگز کا بڑا کاروبار ہے۔ اور فیرپورٹ اس کا ڈیڈ سینٹر ہے۔ بس اتنا ہی معلوم ہے مجھے۔“ اس نے پھر ادھر ادھر دیکھا۔ ”میری زندگی کی تمہارے نزدیک کوئی وقعت نہیں لیکن مجھے اپنی زندگی پیاری ہے۔ میں نے تمہارا قرض چکا دیا ہے۔ اب تم مجھے پانچ منٹ دو۔ یہاں سے ہٹا مت۔“

فیرو احتجاج کرنا چاہتا تھا لیکن اس نے خود کو روک لیا۔ اوسیلو بوتھ سے نکلا اور تاریکی میں گم ہو گیا۔

”ہمیں کوئی نئی بات معلوم نہیں ہوئی۔“ فیرو نے جھنجھلا کر کہا۔

بیلی نے نفی میں سر ہلایا ”میں نہیں سمجھتا کہ یہ بات ہے۔ تم جانتے ہو کہ وہ معمول میں باتیں کرتا ہے۔ دو بار اس نے منشیات کا تذکرہ کیا ہے اور دونوں بار اس کے لئے ڈرگ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ وہ ہمیں کچھ بتانے کی کوشش کر رہا ہے۔“

فیرو کے چہرے سے ہجان جھلکنے لگا ”ڈرگ آپریشن ڈیڈ سینٹر..... ڈرگ سینٹر تو فیرپورٹ میں ایک ہی ہے۔“

بیلی نے اثبات میں سر ہلایا ”آہن۔ لیکن بڑھا آہن میرے خیال میں صاف ستھرا آدمی ہے۔“

”پچھلے ایک ہفتے میں جو کچھ ہوا ہے۔ اس کے بعد مجھے کسی پر اعتماد نہیں رہا۔ آہن کی تو بساط ہی کیا ہے۔ ہمیں چیک کرنا ہو گا۔“

وہ بار سے نکلے تو بیلی نے کہا ”کبھی کبھی اسماٹ ہونے کے مقابلے میں خوش قسمت ہونا بہتر ہوتا ہے۔“

فیرو نے اس کا کندھا تھپتھپایا ”ہاں اس میں آدمی خوش تو رہتا ہے۔“

○-----☆-----○

دیوین اور باربرا کے درمیان گاڑھی چھن رہی تھی۔ دیوین کا فیرپورٹ میں کوئی جاننے والا نہیں تھا۔ وہ بہت تنہائی محسوس کر رہی تھی۔ ایسے میں باربرا کی دعوت اس کے لئے بڑی نعمت تھی۔ چھ بجے انہوں نے ڈنر کیا۔ باربرا نے بہت اچھی اسٹیک تیار کی تھی۔ ساڑھے چھ بجے فون کی گھنٹی بجی۔ دیوین کو یقین تھا کہ فون باربرا کے محبوب کا ہے۔ وہ شاید شادی شدہ تھا۔ ورنہ باربرا کے ساتھ کیوں نہ رہتا۔ اسے یہ اندازہ بھی ہو گیا

کہ باربرا اسے ٹال رہی ہے۔ اس نے کہا بھی کہ وہ مغل نہیں ہونا چاہتی لیکن باربرا نے اسے پھر بھی روک لیا۔ ڈرائیو دے میں کھڑی دیوین کی کار باربرا کے لئے نشان عافیت تھی۔ اسے دیکھنے کے بعد وہ نہیں رک سکتا تھا۔

باربرا نے پوری کمائی اسے سنا ڈالی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ دیوین نے اسے تسلی دی اور رات وہیں گزارنے کا وعدہ کر لیا۔ اس رات باربرا کو ایک اور تجربہ ہوا۔ پہلی بار اسے اندازہ ہوا کہ وہ اپنی تسکین کے لئے اس کی محتاج نہیں۔ بلکہ اس نئے طریقے میں اسے تھکن بھی نہیں ہوئی تھی۔ اس کی توانائی کم نہیں ہوئی تھی۔ ادھر توانائی گواڈ اور ادھر سے حاصل کر لو۔ اب وہ اس کا سامنا کر سکتی تھی۔

○-----☆-----○

جوڈی راجرز نے پڑھنے کا چشمہ اتارا اور اپنے خالی کپ میں دوبارہ چائے انڈلی۔ اس نے تین دن کا ریسرچ ورک ایک دن میں مکمل کیا تھا لیکن اس کی آنکھیں دکھ گئی تھیں۔ وہ آنکھیں ملتے ہوئے ہاتھ روم میں گئی اور چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھپکے مارے۔

پیر سے دوبارہ فون پر بات ہوئی تھی۔ اس کے بعد اس نے دفتر طویل گفتگو کی تھی۔ اور ٹن کی لاش ملنا سب کے لئے شاک کا باعث ثابت ہوا تھا لیکن جوڈی کو محسوس ہو رہا تھا کہ نیلی آرکبل کی موت زیادہ اہم ہے۔ نیلی کے پاس بہت بھاری رقموں کی پالیسیاں تھیں۔ آفس نے پالیسیوں کی کاپیاں جوڈی کو فیرپورٹ بھجوا دی تھیں۔ نیلی کی موت کو حادثہ قرار دیا گیا تھا لیکن جوڈی کے خیال میں نیلی کی موت ہر معنے کا حل تھی۔

پیر بدھ کو اس سے ملنے کے لئے آنے والا تھا۔ صرف دو دن بعد! یہ سوچ کر جوڈی کی نبضیں تیز ہو گئیں۔

اچانک اسے پھر اور ٹن کا خیال آگیا۔ ڈیزی کے پھول اور ٹن نے نہیں بھیجے تھے تو وہ کون تھا؟ اس نے اس سوال کو ذہن کے تہہ خانے میں دھکیل دیا۔

جوڈی میز پر جا بیٹھی۔ اس نے پیڈ پر کچھ نکات نوٹ کئے۔ اس کے وجود میں سنسنی مچنے لگی۔ اسے کسی اہم بات کا احساس ہو رہا تھا۔ اسے یقین تو نہیں تھا۔ ابھی کچھ حل بھی نہیں ہوا تھا لیکن صورت حال کا ایک خاکہ سا ابھر رہا تھا۔

انشورنس فراڈ کے معاملے میں قتل دولت کی خاطر ہوتے ہیں۔ باقی سب کچھ اتفاقی ہوتا ہے۔ اب تک فیرپورٹ میں دس اموات ہوئی تھیں۔ نو قتل اور ایک حادثہ! بیٹی اشار، جج والر اور نیلی آربکل ایسے افراد تھے جن کے معاملے میں دولت کا بڑا دخل تھا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ قاتل اصل محرک چھپانے کے لئے معصوم لوگوں کو بھی قتل کر دیتا ہے لیکن نو قتل! نو قتل بہت ہوتے ہیں۔ لگتا تھا کہ یہاں دولت قتل کا محرک ہے تو سہی لیکن واحد محرک نہیں ہے۔ یہاں بڑے اہم لوگ قتل کئے گئے تھے۔ بیٹی اشار، جج والر، وارن پیٹی اور ماری نیشن۔ ان میں سے کسی ایک کا قتل بھی قومی سطح پر پبلسٹی کا سبب بن سکتا تھا۔ ریورنڈ پال فریڈرکس کا قتل صرف مقامی اہمیت رکھتا تھا لیکن مصلوب کرنے کی وجہ سے اسے بہت زیادہ پبلسٹی ملی۔ کیوں؟ اس کیوں کا جواب فی الحال اس کے پاس نہیں تھا۔ نیلی آربکل، روکو، فراڈگ اور اورٹن۔ ان میں اورٹن کی لاش جن حالات میں برآمد ہوئی، وہ قومی اہمیت حاصل کر گئی۔ صرف اس لئے کہ اسے پورے امریکا میں قاتل کی حیثیت سے تلاش کیا جا رہا تھا۔

جوڈی کا جسم سنسنا رہا تھا۔ چھوٹی چھوٹی کڑیاں آپس میں درست طور پر ملتی جا رہی تھیں۔ جوڈی کے جسم میں چیونٹیاں سی ریگنے لگیں۔ کم اہمیت والے چاروں افراد روٹری کلب کے ممبر تھے۔ یہ دلچسپ بات تھی۔ اس کمیٹی کے آٹھ ممبر تھے۔ بیکر، برگز، ڈیلون، جم، ہوائل، آلپن، نکولس اور ٹلڈن۔ ان آٹھ میں سے تین کو اس نے چھان بین کے لئے الگ کر لیا۔ ڈیلون، ٹلڈن اور نکولس۔

ڈون ڈیلون نے بیٹی اشار، جج والر اور نیلی آربکل کی بیمہ پالیسیاں لکھی تھیں۔ ٹلڈن بینک غبن کے سلسلے میں مشتبہ تھا۔ جوڈی کو یقین تھا کہ وہی غبن کا ذمے دار ہے۔ لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ یہ بات ثابت نہیں کر سکتی۔ بڑھالو مڑ بہت عیار تھا۔ ٹلڈن نیلی آربکل کا مالی مشیر بھی تھا۔ جوڈی کو ان کے تعلقات کے بارے میں بھی کرید کرنی تھی۔ نیکولس کا بظاہر سب سے زیادہ فائدہ ہوا تھا۔ بیٹی اشار اور والر کی موت سے اسے لاکھوں ڈالر ملے تھے۔ جبکہ نیلی کے اس کے ساتھ معاملات کا اسے علم ہی نہیں تھا۔

سگریٹ سلگا کر اس نے ایک گہرا کش لیا۔ روٹری کلب کمیٹی کے باقی پانچ ممبر؟ ان میں سے جم پر قاتلانہ حملہ ہو چکا تھا۔ اس کا اندازہ تھا کہ ان سب کو شکار ہونا ہے۔ صرف

وہی بیچ سکے گا جو فٹ ہو گا۔ اس نے سوچا۔ اسے ان لوگوں سے بات کرنی ہے۔ یہ قانون نافذ کرنے والے لوگ..... ذہین لوگ تھے۔ کیا وہ نہیں سمجھتے ہوں گے کہ کمیٹی کے باقی لوگ خطرے میں ہیں۔ یہ تو سادہ اور واضح بات ہے۔

○-----☆-----○

”اس“ نے بیوی کے ساتھ ڈنر کیا لیکن اس کی بیوی نے قربت سے انکار کر دیا۔ ”تمہیں اس کے سوا کچھ بھائی نہیں دیتا۔“ اس نے سخت لہجے میں کہا ”میں چاہتی ہوں کہ اب تم نارل ہو جاؤ۔ یہ روز روز کا چکر ٹھیک نہیں۔ میں مشین نہیں ہوں کہ ایک بٹن دبایا اور آن ہو گئی۔ گھر کی مصروفیات ہیں۔ میں سارے کام کرتی ہوں۔ تمہیں خوش رکھنے کی کوشش کرتی ہوں لیکن روز کی یہ مصیبت مجھ سے برداشت نہیں ہوتی، میں کوئی کال گرل نہیں ہوں۔“

”ادشٹ“ پھر وہی لیکچر..... ”اس نے کہا اور پاؤں پیختے ہوئے اوپر چلا گیا۔ اب اس بات کو کئی گھنٹے ہو گئے تھے۔ اس کی بیوی سوچتی تھی اور وہ اپنی اسٹڈی میں بیٹھا دن بھر کی کارگزاری کا جائزہ لے رہا تھا۔ وہ بہت خوش تھا۔ اس کا منصوبہ پرفیکٹ تھا۔ فراڈگ اور اورٹن کی خبروں نے پورے فیرپورٹ کو اور جم کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ میڈیا اب اسے عظیم ترین قاتل قرار دے رہا تھا۔ ابھی تو انہوں نے کچھ بھی نہیں دیکھا تھا۔ آگے آگے دیکھئے.....

فراڈگ کی لاش اتارنے میں پولیس والوں کے پھسلنے کا منظر اسے بڑا دلچسپ لگا تھا۔ اس نے چیف آف پولیس کو بھی مشتبہ کر دیا تھا بلکہ اب اسے جم سے ہمدردی ہونے لگتی۔ وہ بے چارہ بھرپور کوشش کر رہا تھا، لیکن اب وہ پہلے کے سے انداز میں وضاحت، صراحت کے ساتھ سوچنے کا اہل بھی تو نہیں رہا تھا۔

اب اورٹن کی نقاب موجود نہیں تھی۔ دوسرا مرحلہ شروع کرنے کا وقت آگیا تھا۔ اس نے بیجانی انداز میں اپنے دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملا۔ اب ہاتھی بیک وقت تین سمتوں سے جھپٹیں گے اور زمین روند ڈالیں گے۔

سہ پہر کو اسے احساس ہوا کہ کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہے۔ یا تو وہ کوئی فیڈرل ایجنٹ تھا یا کوئی باہر کا سراغ رساں۔ بہر حال کوئی مقامی نہیں تھا۔ خیر..... انہیں حاصل

کچھ بھی نہیں ہو گا۔ اور کل..... کل کے لئے تو جال بچھنے والا تھا۔

اسٹریو کلک کی آواز کے ساتھ آف ہو گیا۔ یہ لعنتی روک میوزک۔ بد ذوقوں کی موسیقی، موسیقی کے جملہ کے لئے۔ اس نے سر جھٹکا اور اپنے چار اگلے پروگراموں کی جزئیات اور تفصیل چیک کیں۔ وہ جانتا تھا کہ ہر کام بغیر کسی دشواری کے ہو گا۔ کسی تبدیلی کی کوئی ضرورت نہیں۔

اس نے اپنی نوٹ بک لی اور اگلے روز کی ضروری چیزیں نکالنے کی غرض سے مسمنٹ میں چلا گیا۔ وہاں سب سیٹ تھا لیکن اگلے روز کا ہروپ بہت مشکل تھا۔ اس کے لئے بھی! مگر وہ پرفیکٹ ثابت ہو گا۔ ربر کی ٹاک، مچھلی کی جھلی، جو پکوں کو بدل دے گی، ربر کی ٹوپی، جو پیشانی سے چپکی ہوئی ہوگی اور بالوں کی وگ! ہر چیز موجود تھی۔ اس نے خفیہ الماری کو بند کر دیا۔ جب یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا تو وائٹن کی یہ تینوں بوتلیں کتنا لطف دیں گی۔ ہر گھونٹ لذت!

وہ ایک وقت میں دو دو سیڑھیاں چڑھتا اپنی اسٹڈی میں پہنچا۔ سیاہ پنسل سے اس نے فراڈگ کے نام کو کراس کیا۔ کموڈور، حکم کا چھکا، فہرست میں نمبر نو۔ کچھ لوگ پیدا ہی قتل ہونے کے لئے ہوتے ہیں۔ جون فراڈگ بھی ایسے ہی لوگوں میں سے تھا۔

کچھ سوچ کر اس نے ڈیوڈ اورٹن کے نام کے آگے ٹک کر دیا۔ ایسے چار کی مرڈرز اس نے سوچے تھے۔ اورٹن..... حکم کے ایک نے زیرست کام دکھایا تھا۔ اس کے منصوبے کے عین مطابق! اب ایسا دوسرا قتل ۱۴ جون کو ہونا تھا۔ پان کا اکا! اس نے نوٹ بک خفیہ دراز میں رکھی دی۔

ٹسٹڈی بنگ بیئر کا گلاس لے کر وہ اپنی پسندیدہ کرسی پر آ بیٹھا۔ اس نے سوچا، بیوی اپنی جگہ درست ہے وہ حد سے گزر گیا ہے اسے خود پر قابو پانا ہو گا۔ یہ کمزوری اسے بے نقاب بھی کر سکتی ہے۔ اس خیال پر وہ ہنس دیا۔ اس کی خواہش بھی معما تھی۔ پہلے کے مقابلے میں چار گنا بڑھ گئی تھی۔ پہلے باربرا، جین، گائلا اور وہ..... کیا نام ہے اس کا۔ اس کی دل بستگی کا سامان کرتی تھیں مگر اب اسے اپنی فتوحات کا دائرہ پھیلاتا ہو گا۔

اس ویوین کو بھی دیکھنا چاہئے۔ لیکن نہیں، اس وقت یہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اپنے منصوبے سے چپکے رہو۔ اپنے پیئرن کے مطابق عمل کرتے رہو۔ ممکن ہے

ویوین جا چکی ہو۔ چل کر باربرا کو دیکھیں۔ مگر نہیں تعاقب کرنے والے کا بھی خیال رکھنا ہو گا۔ اس سے پیچھا چھڑانا ضروری ہے۔

اسے اپنی سوچ اور عمل کو ڈسپلن کا پابند رکھنا ہے۔ یہ تفریح بعد کی چیز ہے۔ اس نے سرد آہ بھری۔ چلو ٹھنڈے پانی سے نہا کر سو جاؤ۔

○-----☆-----○

۱۰ جون۔ منگل

سوزی نکولس بے چین نیند سو رہی تھی۔ یہ خواب..... ڈراؤ نے خواب! ان میں ایک دیو قامت آدمی اس کے لئے بانہیں کھولے کھڑا نظر آتا تھا۔ ایک اور خواب تھا۔ وہ گندا بھی تھا۔

وہ کھٹک کر نیڈ کے قریب ہوئی اور اس کی آنکھ کھل گئی۔ نیڈ موجود نہیں تھا۔ اس نے کلاک میں وقت دیکھا۔ صبح کے چھ بجے تھے۔ یہ نیڈ صبح سویرے کیا کر رہا ہے؟ اس کی اسٹڈی سے میوزک کی آواز آرہی تھی۔ پھر وہی سناترا کا ٹیپ۔ نیڈ کچھ عجیب سا ہو گیا تھا۔ وہ محسوس کرتی تھی کہ وہ دولت کے پیچھے پاگل ہو رہا ہے۔ اسے ڈر تھا کہ کسی دن اسی اندھی ہوس میں وہ بہت دور نکل جائے گا۔ جہاں سے واپسی آسان نہیں ہوگی۔ اس نے کروٹ بدلی اور دوبارہ سونے کی کوشش کی۔ اسے ڈاکٹر مار سے ملاقات کا وقت لینا تھا۔ شاید وہ اس خواب کی کوئی توجیہ کر سکے۔

○-----☆-----○

نکولس جانتا تھا کہ وہ مستعدی کی انتہا پر جا کر کام کر رہا ہے۔ آٹو جینک ٹریننگ نے انتشار لانے والے نفسیاتی عوامل کو ہلاک کر دیا تھا۔ آدمی تشویش اور عصبی کشیدگی سے نجات پالے تو اس کی کارکردگی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ اسے کوئی تشویش نہیں تھی..... کوئی خوف نہیں تھا۔

کان لے زمانے میں اس نے آپ اپنا نفسیاتی علاج کرنے کا کورس کیا تھا۔ بعد کے برسوں میں اس نے اپنی اس صلاحیت کو خوب ڈیولپ کر لیا تھا۔ اس کے نتیجے میں اس کی ذہنی اور جسمانی کارکردگی میں زبردست اضافہ ہوا تھا۔ اپنی مشقوں کے ذریعے وہ خود کا ذہنی اور جسمانی طور پر فٹ رکھتا تھا۔

کھڑکیوں سے دھوپ کمرے میں در آئی تھی۔ وہ یوگا کا آسن جمائے بیٹھا تھا۔ اسٹریو سے نشر ہونے والی موسیقی کا اسے ہوش نہیں تھا۔

آج اس کی پرفارمنس غیر معمولی ہوگی۔ جسم کا فیڈ بیک سسٹم زیادہ سے زیادہ طاقت فراہم کرے گا۔ آج وہ جو کچھ بھی کرے، وہ سپر پرفارمنس ہوگی۔ ضروری ہوا تو جسم اضافی طاقت اور توانائی بھی فراہم کرے گا۔ اب تک اس کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔

برگز اور جم؟ یہ دونوں چیز کیا ہیں؟ انہوں نے اب تک کیا کیا ہے؟ وہ کبھی بزنس کی دنیا میں آکر دیکھیں کچھ کر کے دکھائیں۔ وہ تو انہیں کچا چبا ڈالے گا اور ہڈیاں چوس کر تھوک دے گا۔ جسمانی طور پر وہ بہت مضبوط، ٹھوس اور سخت جان ہیں۔ خاص طور پر جم۔ لیکن کسی کے پاس توانائی کا ایسا خزانہ نہیں۔ خیر چھوڑو۔ ان کے بارے میں سوچنے کی ضرورت ہی کیا ہے اس نے انہیں ذہن سے جھٹک دیا۔

وہ اور پُرکشش چیزوں کے بارے میں سوچنے لگا۔ وہ تینوں کتنی دلکش ہیں ایک سے بڑھ کر ایک۔ اس کے تصور میں ایک اور دلکش خاکہ ابھر آیا۔ اس کے منہ میں پانی آگیا۔ خیر..... جلد یا بدیر وہ بھی فتح ہو ہی جائے گی۔ وہ اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگا۔ آسن توڑ کر اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ اسٹریو آف کیا اور اٹھ کھڑا ہوا ”یہ ایک اہم دن ہے۔“ وہ بڑبڑایا ”آج مجھے بہت کچھ کرنا ہے۔“

○-----☆-----○

”وہ“ پھر حرکت میں تھا۔ سوا سات بجے وہ گھر سے نکلا۔ سامنے اسے ڈارک بلو گرین ڈاکھڑی نظر آئی۔ چند لمحوں بعد وہ آدھے ہلاک کا فاصلہ رک کر اس کی گاڑی کے پیچھے آتی نظر آئی۔

اس کا اندازہ درست تھا۔ اس کا پیچھا کیا جا رہا تھا لیکن تعاقب کو جھٹکنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ کم از کم فی الوقت نہیں۔ بلکہ یہ ظاہر کیا جائے جیسے اسے معلوم ہی نہیں۔ بے چارہ پوری رات اس کے گھر کے باہر خوار ہوتا رہا ہوگا۔

اس نے اپنے پلان میں معمولی سی تبدیلی کی تھی۔ آج صبح اور بارہا تک پہنچنا مشکل تھا۔ یہ پیچھا کرنے والی مصیبت اور گلے پڑی۔ اسے گائیڈ کا خیال آیا۔ وہ نہ جانے کہاں ہے۔

اس نے فیصلہ کیا کہ زیادہ سے زیادہ وقت معمولات کے مطابق گزارے گا۔ کسی لڑکی سے ملنا کوئی جرم نہیں۔ اس طرح وہ اس پر قتل کا جرم تو ثابت نہیں کر سکیں گے بلکہ اسی طرح تو وہ شبے سے بالاتر ٹھہرے گا۔ کون یقین کرے گا کہ دنیا کا عظیم ترین قاتل روزانہ ایک قتل کی مصروفیت کے باوجود لڑکیوں کے لئے بھی وقت نکالتا ہے..... اور لڑکیاں بھی تین تین۔

لڑکیوں کو کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ ضرورت پڑنے پر وہ اس کی جائے واردات سے عدم موجودگی کی گواہ ہوں گی۔ جنونی قاتلوں کی تاریخ گوہ ہے کہ وہ جنسی گھٹن کی وجہ سے قتل کرتے ہیں۔ پولیس کے خیال میں جنسی نااہلی کے شکار ایسا کرتے ہیں لیکن وہ پولیس کے تصور سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔ اس نے اسٹیرنگ وہیل پر گھونسا مارا اور پھر عقب نما کو چیک کیا۔

یہ پیچھا کرنے والا کون ہے؟ اور کیوں پیچھا کر رہا ہے یقیناً ایف بی آئی والے ہیں۔ مقامی تو ایسا نہیں کر سکتے پھر ان کے پاس اتنی نفری بھی نہیں ہے۔ یہ گریڈی کے آدمی بھی نہیں ہو سکتے۔ ہاں فیڈرل والوں کا کوئی آزادانہ کام کرنے والا گروپ ہے۔ اگر وہ اس کا پیچھا کر رہے ہیں تو کم از کم پانچ اور افراد کا پیچھا بھی کر رہے ہوں گے اور چھ افراد پر تین شفٹوں پر نظر رکھنے کے لئے اٹھارہ افراد کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیوں نہ وہ اس متعاقب کو ٹھکانے لگا دے لیکن نہیں۔ یوں وہ اس پر شبہ کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ یہ معلوم کرنا چاہئے کہ اور کن لوگوں کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ اور باقی میں سے کسی ایک کے متعاقب کا صفایا کر دیا جائے۔ آئیڈیا زبردست تھا۔ پھر وہ اپنے متعاقب کو زخمی کر کے یہ تاثر دے کہ یہ کسی اور کی حرکت ہے۔ کیوں نہ اٹھارہ کے اٹھارہ کو اڑا دیا جائے لیکن نہیں..... آج کم از کم اسے ایک گھنٹے کے لئے تو متعاقب سے چھٹکارا پانا ہوگا۔ اپنے اگلے شکار کو ٹھکانے لگانے کے لئے لیکن کیسے؟ وہ یہ نہ سوچیں کہ قتل کے وقت مشتبہ افراد میں سے ایک وہی تھا جو نظروں سے اوجھل تھا۔ یہ نگرانی تو اس کے کام کو مشکل تر بنا رہی ہے۔ اب اسے اور محتاط رہنا ہوگا۔

اس نے کار پارکنگ لاث میں کھڑی کی اور اس بلڈنگ میں چلا گیا جہاں وہ کام کرتا

تھا۔ اس نے بلو گرین ڈاکھڑی کو نظر انداز کر دیا۔

جیسے ہی موقع ملا رائس بلی کو ایک طرف لے گیا ”مجھے مستحانی کی لیب سے رپورٹ موصول ہو گئی ہے۔“ اس نے سرگوشی میں کہا ”دونوں ٹپاریلوں کے ٹوٹوں پر رائس کے نشان ایک جیسے ہیں۔“

بلی کا منہ کھل گیا ”لیکن اورٹن تو مرچکا تھا۔“

رائس نے ہاتھ اٹھا کر اسے کچھ کہنے سے روکا۔ وہ دونوں رائس کے کمرے میں داخل ہوئے۔ رائس نے دروازہ بند کر دیا ”اس کا ایک ہی مطلب ہے۔“ اس نے سنسنی آمیز لہجے میں کہا ”یہ ٹوٹے قاتل کے ہی ہو سکتے ہیں۔ اس نے اورٹن کو قتل کیا تو دو ٹوٹے اس کے گھر چھوڑے۔ دو وہاں جنگل میں ملے جہاں اس نے سینٹیئر کی بیوی کو پینٹ کیا تھا۔ ان ٹوٹوں پر پینٹ کے ذرات پائے گئے ہیں۔“

”چین اسموکر معلوم ہوتا ہے۔“ بلی نے کہا۔

”ہمارے جاننے والوں میں ایسے لوگ موجود ہیں۔“ رائس نے کہا پھر سنجیدگی سے ہلا ”میری بات غور سے سنو۔ یہ ایک ٹھوس کلیو ہے۔ ہمیں بس اس سے میچ کرنے والے دانٹوں کے نشان تلاش کرنے ہیں۔“

بلی اسے دیکھتا رہا۔ آئیڈیا اس کے ذہن میں دھیرے دھیرے شکل بنا رہا تھا پھر اس نے رضا مندی میں سر ہلایا۔

”میچ نہیں ہو سکتا تو اتنا ضرور ہو گا کہ مشکوک افراد کی فہرست میں سے کچھ نام کم لا جائیں گے۔“ رائس نے کہا ”ان پر احتیاط سے لیبل لگانے ہوں گے۔ یہ نہ بھولنا کہ ہمارا واسطہ ایک دیوانے قاتل سے ہے۔ کسی سے..... کسی سے بھی کچھ نہیں کہنا۔“

بلی کے چہرے پر پہلی بار سنسنی دکھائی دی۔ وہ جانے کے لئے مڑا۔ پھر پلٹا۔ ”برگز برا فورٹ ہے۔ وہ ٹپاریلوں کو بری طرح چباتا ہے۔ سنو، اگر کسی نے یہ بات محسوس کر لی؟“

”تو اسے بھٹکانے والا کوئی جواب دے دیتا۔“ رائس مسکرایا۔

○-----☆-----○

گریڈی، برگز اور ان کے آدمی نو بجے ہیڈ کوارٹرز پہنچے۔ سب کے چہروں پر سنگینی تھی۔ رائس نے بڑی احتیاط سے ہر ایک کے سامنے صاف ستھری ایش ٹرے رکھی اور

○-----☆-----○

جم کا اسٹاف خاموش بیٹھا پونے آٹھ بجے والی میٹنگ شروع ہونے کا منتظر تھا۔ جم فون پر برگز سے بات کر رہا تھا۔ گفتگو ایک طرفہ معلوم ہو رہی تھی۔

جم نے ریسیور رکھا اور اپنی کرسی ان کی طرف گھمائی۔ اس کے چہرے پر سنگینی تھی اور ہونٹ بھنچے ہوئے تھے ’دباؤ سرچڑھ کر بول رہا تھا۔ وہ اپنی عمر سے بڑا لگ رہا تھا۔ فیرو اور بلی نے فکر مندی سے سوچا۔ اسے اور پھر ایک دوسرے کو دیکھا۔ جم نے دھیمی آواز میں کہنا شروع کیا ”یہ شخص نو دن میں نو قتل کر چکا ہے۔ اب تک ہم ٹھیک ٹھاک چلتے رہے ہیں۔ صرف اس لئے کہ اورٹن مشکوک قرار پایا تھا اور اسے ملک بھر میں ڈھونڈا جا رہا تھا۔“ وہ اٹھا اور اپنی میز کے پیچھے جا کھڑا ہوا ”لیکن اب صورت حال مختلف ہے۔ قاتل اب پھر نامعلوم ہے۔ ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ وہ سفید قام مرد ہے۔ اس کا قد چھ فٹ اور وزن ۱۹۰ پاؤنڈز کے لگ بھگ ہے۔ باقی کچھ نہیں۔ ہمارے پاس اتنی معلومات بھی نہیں کہ اسکیج بنوا سکیں۔ اب ہم پبلک سے مدد طلب کر رہے ہیں۔ پبلک ہمیشہ مدد کے لئے تیار ہوتی ہے۔“

”آج شاید ہمیں سیکڑوں..... بلکہ ہزاروں کالیں موصول ہوں۔ ڈیپارٹمنٹ نے ایک خصوصی فون نمبر ۹۹۹-۲۵۹-۸۰۰ سیٹ کیا ہے۔ میں اس سیٹ اپ کی ذمہ داری سارجنٹ مارٹن کو سونپ رہا ہوں۔ سارجنٹ لیو، مارکس اور چھ ٹروپر اس کا ساتھ دیں گے۔“ جم اب مارٹن کی طرف موجہ ہوا ”باب، ہمیں ارد گرد کے تمام قصبوں سے افرادی قوت کی پیشکش کی جا رہی ہے۔ تمہیں جتنے آدمیوں کی ضرورت ہو، لے سکتے ہو۔ اسپیشل ٹاسک فورس ہیڈ کوارٹرز ہائی اسکول میں قائم کیا گیا ہے۔ نامعلوم قاتل کے متعلق ہر کال تمہیں منتقل کی جائے گی۔ ٹیلی فون کمپنی جمنائیم میں ساٹھ لائینیں لگا رہی ہیں۔ خواتین کی انجمن نے اس کام میں ہاتھ بٹانے کی پیش کش کی ہے۔ وہ ہر کال کی تفصیل نوٹ کریں گی۔ خواہ وہ مہمل ہی کیوں نہ ہو۔ تمہیں تمام کالوں کی اسکریننگ کرنا ہوگی اور کوئی صحیح معنوں میں مشکوک آدمی سامنے آئے تو ہمیں مطلع کرو۔ ہیرو ہم بنیں گے۔“ وہ مسکرایا ”یہ حلیہ اتنا کامن اور نامکمل ہے کہ کالیں بہت آئیں گی۔ ہر کال کو چیک کرنا ہو گا۔“

○-----☆-----○

نپاریو کے دو پکٹ بھی میز پر رکھ دیے۔ ”یہ چارہ ہے۔“ اس نے سرگوشی میں بلی سے کہا۔

جم بلیک بورڈ کے سامنے کھڑا تھا۔ بلیک بورڈ پر وہ تمام معلومات لکھی تھیں جو قاتل کے بارے میں ان کے پاس تھیں ”اور کچھ؟“ اس نے پوچھا۔

بلی نے نظریں فرش پر جمادیں۔ وہ ایک اضافہ کر سکتا تھا۔ قاتل نپاریو سگار پینا ہے لیکن وہ معلومات چھپانے کے جرم کا مرتکب ہو چکا تھا۔

گریڈی نے کہا ”ہمارا واسطہ کسی عام مجرم سے نہیں۔ وہ بہت ذہین آدمی ہے۔ بیشنس کہہ لو۔ ہمیں بدلنے کا ماہر۔ پھریتلا“ ہر طرح کا اسلحہ استعمال کرنا جانتا ہے۔ ڈائنامیٹ استعمال کر سکتا ہے۔ بجلی کا بھی ماہر ہے۔ سانپوں کے بارے میں بھی جانتا ہے۔ ہر طرح کی گرہیں لگا سکتا ہے۔ زہر کی تمیز رکھتا ہے۔ سرجری بھی آتی ہے۔ ٹائپ بھی کرتا ہے۔ اتنی صفات ایک آدمی میں..... ذرا سوچو۔“

جم نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ وہ ان تمام باتوں کو نیڈ کولس پر چیک کر رہا تھا۔ نتیجہ حیرت انگیز طور پر مثبت تھا۔ اور نیڈ کے پاس جرم کا محرک بھی تھا۔

برگز نے نپاریو کا پکٹ کھول کر پتلا سگار نکالا اور اسے سلگاتے ہوئے گریڈی کو دیکھتا رہا۔ ”یہ ایک غیر معمولی قصبہ ہے۔“ اس نے کہا ”میں ایسے کئی افراد کو جانتا ہوں۔ مثلاً جم کو لے لو۔ سانپوں کے اور اداکاری کے بارے میں تو میں یقین سے نہیں کہہ سکتا لیکن باقی تمام صلاحیتیں جم کے اندر ہیں۔ کولس، بیکر، ڈیلون اور ہوائنل کے بارے میں بھی یہی کہا جاسکتا ہے۔ یہ بہت متحرک اور سرگرم ہیں۔ سب کا جسم بھی ایک سا کرتی ہے۔ وہی قد، وہی وزن۔“

جم برگز کو بری طرح گھور رہا تھا ”اپنے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟“ اس نے کڑے لہجے میں پوچھا۔

”میں سانپوں کو برداشت ہی نہیں کر سکتا۔“ برگز نے دانت نکال دیے۔ فیرو نے فیصلہ کیا کہ ان تمام افراد کے متعلق چھان بین ہونی چاہئے کہ ہر قتل کے وقت وہ کہاں تھے۔ چیف کا البتہ اسے علم تھا۔

”چیف، فنگر پرنٹس ملنے سے پہلے میں ڈائنامیٹ کے ماہرین کی فہرست پر کام کر

رہا تھا۔ ۲۲ افراد کلیئر ہو چکے تھے۔ ۲۳ اس لئے کلیئر ہو گئے تھے کہ ان کے فنگر پرنٹس میچ نہیں ہوتے تھے۔ اب میں اس پر کام کرنا چاہتا ہوں۔ خاص طور پر وہ لوگ جو قاتل سے جسمانی مطابقت رکھتے ہیں۔“

جم نے سر کو اقراری جنبش دی اور دوسروں کو دیکھا۔ فیرو نے اپنا سگار ایش ٹرے میں بچھایا اور بلیک بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ بلی نے سگار کا ٹوٹا چپکے سے اٹھا لیا ”چیف اہم بات پیٹرن کی ہے۔ نو میں سے چار مقتولین کروڑ پتی تھے۔ تین خوش حال اور دو متوسط طبقے کے۔ دوسرا پیٹرن یہ ہے کہ آپ کی روٹری کمیٹی کے چار اراکین ہیں۔ چیف پر بھی حملہ ہوا۔ یہ تعداد پانچ ہو سکتی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اہم بات ہے۔ وہ روٹری کمیٹی کے اراکین کو قتل کر رہا ہے۔ کیوں؟ یہ معلوم ہو جائے تو کیس حل ہو جائے گا۔“

”آپن اور ٹلڈن اس پیٹرن میں فٹ نہیں ہوتے۔“ برگز نے سر دلبے میں کہا ”وہ دونوں بہت بڑھے ہیں۔ اب بچے چھ۔ جب ان میں ایک بچ جائے تو سمجھ لو کہ وہی قاتل ہے۔ اسے دیکھتے ہی شوٹ کر دینا۔“ اس کا لہجہ زہریلا ہو گیا۔

”ہم چھ افراد مشکوک ہیں۔“ جم نے فیرو سے کہا ”ٹھیک ہے۔ ہر ایک کے متعلق خوب چھان بین کرو۔ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں اسپانک!“ وہ برگز کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔

”نہیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔“ اسپانک نے تند لہجے میں کہا ”لیکن ذاتی معاملات کو مت چھیڑنا۔ قتل کی تفتیش کرو مگر اسکیئنڈل مت کھڑے کرنا۔“ اس کا چہرہ تھمتا رہا تھا۔

جم نے سوچا ”یہ کچھ چھپانا چاہتا ہے۔ اسے کسی بات کے کھلنے کا ڈر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ افواہیں درست ہیں اور برگز نہیں چاہتا کہ ایلس کو کچھ معلوم ہو۔“

”ٹھک ہے ٹام۔ ذاتی معاملات اپنے تک محدود رکھنا۔“ اس نے کہا ”ہاں قتل کے سلسلے میں کوئی اہم بات ہو تو صرف مجھے بتانا۔“

اسپانک قدرے مطمئن نظر آنے لگا۔ ”اس پورے گروپ کی نگرانی نہ کرائی جائے؟“ ڈی لوکا نے کہا۔

”مجھے پہلے ہی خدشہ تھا۔“ اس کا ساتھی شسٹر بڑبڑایا ”اس کے دماغ میں موج

آگئی ہے۔“

”یہ کوئی احمقانہ بات نہیں۔“ جم نے کہا ”برگز“ میں چاہتا ہوں، تم اپنے آدمیوں سے سب کی نگرانی کراؤ۔ اگلے قتل کے وقت پتا تو چلے کہ کون کہاں تھا۔ اس سے پوزیشن کچھ کلیئر ہوگی۔“

برگز ہچکچایا اور اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

”ہاں“ یہ ٹھیک ہے۔“ گریڈی نے کہا ”لوگ کلیئر ہوتے جائیں گے اور آخر میں قاتل الگ کھڑا نظر آئے گا۔“

”یہی شاید اس کا پلان ہے۔“ جم بولا ”جتنا رسک زیادہ ہوگا اتنا ہی تھریل زیادہ ہوگا۔ ہر قتل اس کے پکڑے جانے کے خطرے کو بڑھا دیتا ہے۔ مشکوک افراد کی فہرست میں سے ہر فرد کی کلیئرنس ”اس“ کی سنسنی اور ہیجان کو بڑھاتی ہے۔“

برگز اٹھ کھڑا ہوا ”میں دیکھوں گا۔ آدمی ہوئے تو نگرانی شروع کرا دوں گا۔“ یہ کہہ کر وہ میٹنگ سے رخصت ہو گیا۔ پھر چند منٹ بعد میٹنگ بھی درخواست ہو گئی۔

جم باہر نکلتے ہوئے برگز کے غیر معمولی رویے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اسے چیک کرنا پڑے گا لیکن پہلے نکولس۔ کسی کو یاد نہیں کہ ریورنڈ فریڈرکس کی موت کے وقت وہ چرچ میں موجود تھا۔ اس نے اس سے انکار بھی نہیں کیا۔ اور وہ نکولس سے پوچھ گچھ کر رہی رہا تھا کہ گریڈی نے فون کر کے بتایا کہ انگلیوں کے نشانات اور نین کے ہیں۔ یہ بھی ہے کہ بیٹی اور جج والر کی موت نیڈ نکولس کے لئے بے حد منفعت بخش ثابت ہوئی ہے اور نیلی آر بکل کی موت کے سلسلے میں بھی نیڈ مشتبہ ہے۔

اسی وقت گریڈی ٹوائلٹ سے نکل آیا ”جم کر تیل کے رویے نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ وہ کیا چھپا رہا ہے؟“ اس نے کہا۔

”کیا کہہ سکتا ہوں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اسے غصہ جلدی آجاتا ہے۔“

”یہ تو ٹھیک ہے کہ انڈر پریشر وہ چڑھا ہو جاتا ہے لیکن آج وہ بہت سرد تھا۔ تمہارے دوست نیڈ نکولس کی طرح۔“

”تم بھی میری طرح سوچ رہے ہو۔“ جم نے کہا ”ٹھیک ہے۔ میں اور تم ان دونوں کو چیک کریں گے۔ نکولس سے اشارت لیں گے۔ وہ ہر طرح سے موزوں ترین

امیدوار ہے۔ میں یہ جانتا چاہتا ہوں کہ گزشتہ ہفتے نیڈ نکولس کی کیا مصروفیات ہریں۔“

○-----☆-----○

رائس کے آفس میں رائس اور بلی پارلیو کے ٹوٹے الگ الگ تھیلیوں میں رکھ رہے تھے ”میں انہیں پہلی فرصت میں چیک کروں گا۔“ رائس نے کہا ”یہ چار ٹوٹے برگز کے ہیں۔ انہیں خوب اچھی طرح چبایا گیا ہے۔ ایک ٹوٹا فیرو کا ہے۔ اس پر دانٹوں کے برائے نام نشان ہیں۔ ایک چیف کا ہے اس پر کوئی نشان نہیں۔ وہ چباتے نہیں، کنارے کو ہستے ہیں۔“

بلی سوچتا رہا کہ نکولس، بیکر، ڈیلون اور ہوائس کے ٹوٹے کیسے حاصل کئے جائیں ”میں جانتا تھا کہ آخر میں، میں سگریٹ کے ٹوٹے ہی جمع کرتا نظر آؤں گا۔“ اس نے منہ پر ہاتھ رکھا۔

○-----☆-----○

صبح دس بجے چار ممتاز سائیکائرسٹ اور پانچ سائیکالوجسٹ فیرپورٹ ان کے ایک کمرے میں جمع ہوئے۔ انہیں جم کی درخواست پر سام گریڈی نے اسپتالوں سے پکڑا تھا۔ کچھ یونیورسٹی سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں قاتل کا سائیکالوجیکل پورٹریٹ تیار کرنا تھا۔

پکولو ڈوک بروڈی اور سلیڈ کشر کو اس میٹنگ میں موجود رہنا تھا۔ وہ بیک گراؤنڈ انفارمیشن فراہم کر رہے تھے اور انہیں وارداتوں کے بارے میں ماہرین نفسیات کے سوالوں کے جواب دینا تھے۔ لیو کو اندازہ ہو گیا کہ وہ پورا دن کھا جائیں گے۔ نو نفسیات انوں کے پاس نو مختلف تھیوریز تھیں ”قاتل کی نو زندگیاں ہیں۔“ اس نے ڈوک سے سرگوشی میں کہا ”ہر قتل کے لئے ایک۔“

”کیا بکواس ہے۔ خواہ مخواہ ان پر رقم ضائع کی جا رہی ہے۔ ۱۲۰ ڈالر فی گھنٹہ فی کس۔“ ڈوک نے کہا۔

”کہتے ہیں کہ پاگل پن موروثی مرض ہے۔“ پکولو بولا۔

ڈوک بروڈی نے دانت نکال دیے ”یقیناً ہوگا۔ مجھے یہ مرض اپنے بچوں سے ملا ہے۔“

○-----☆-----○

باربرادس بجے اٹھی۔ ویوین ابھی سو رہی تھی۔ باربرادست خوش تھی۔ یہ نیا تجربہ اسے بہت خوش گوار لگا تھا اور اس کی توانائی بھی بحال ہو گئی تھی۔ اب وہ ”اس“ کی خاطر تھی۔

○-----☆-----○

فیرو اور بلی نے فیصلہ کیا کہ جم کو آپہن کے ڈرگ بزنس کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔ جم بے تاثر چہرہ لئے ان کی بات سنتا رہا۔ اس اطلاع نے اس کے کندھے جھکا دیے۔ آپہن؟ ناقابل یقین بات تھی۔ فیرپورٹ تو اب شیطانوں کی بہستی ثابت ہو رہا تھا۔ ایک ایک کر کے اس کے معزز دوست بے نقاب ہو رہے تھے۔ لگتا تھا سبھی کسی نہ کسی گھناؤنے کاروبار میں ملوث ہیں۔ دس دن پہلے وہ ایسی کوئی خبر سنتا تو اسے ہنسی میں اڑا دیتا ”تمہیں یقین ہے؟“

بلی اور فیرو نے ایک دوسرے کو دیکھا اور اثبات میں سر ہلائے۔ بلی نے کہا ”پورا یقین ہے چیف۔“

”تو نگرانی کراؤ۔ ایک کار سامنے اور ایک کار عقبی دروازے کی طرف۔ ہر شفٹ میں کار تبدیل ہونی چاہئے۔ گس تم تینوں شفٹوں کے ڈیوٹی چارٹ تیار کرو۔ تلاش کس چیز کی ہے؟“

”منشیات کے شپ منٹ کی۔“ فیرو نے جواب دیا۔ ”وہ اندر جا رہا ہو۔ خواہ باہر آ رہا ہو۔“

”بس؟“ جم نے باری باری دونوں کو دیکھا۔ انہوں نے اثبات میں سر ہلائے ”تم ایک بات بھول رہے ہو۔“ جم نے آہ بھر کے کہا ”قاتل خود کو راہن ہڈ سمجھتا ہے۔ اگر تمہارے مخبر کو آپہن کے بارے میں معلوم ہے تو وہ بھی یقیناً جانتا ہو گا۔ اور ایسا ہے تو وہ آپہن کو قتل کرنے کی کوشش بھی کر سکتا ہے“ یہ کہتے کہتے جم کا چہرہ تھمتانے لگا۔ وہ تن کر بیٹھ گیا۔ ”یہ ہمارے لئے اچھا موقع ہے۔“ اس نے پرجوش لہجے میں کہا ”منشیات کی اہمیت ثانوی ہے۔ تمہارے آدمیوں کو ہر غیر معمولی بات چیک کرنی ہے۔ لیکن اولیت بڑے مجرم کو دینی ہے۔“

وہ دونوں آفس سے نکل رہے تھے کہ جم نے انہیں پکارا ”ہاں دوستو“ مجھے امید

ہے کہ تم نے اوسیلو کا شکریہ ضرور ادا کیا ہو گا۔“

دونوں سراغرسانوں کے چہرے فق ہو گئے۔ فیرو کے کمرے میں پہنچ کر بلی نے کہا۔

”اچھا ہوا چیف کو آپہن کے بارے میں بتا دیا۔ چیف کو ہر بات کی خبر ہوتی ہے۔“

”گھبراؤ نہیں۔ سب ٹھیک ہے۔“ فیرو نے اس کے کندھے پر تھپکی دی۔

○-----☆-----○

لیب میں پال رائس گزشتہ ہفتے کی قاتل کی کال کا ٹیپ سن رہا تھا۔ وہ حیران تھا۔ آواز ٹوٹی روکوہی کی تھی لیکن یہ ممکن نہیں تھا۔ جس وقت یہ گفتگو ہو رہی تھی روکوہی لاش ہیڈ کو آرٹرز کے گیٹ کے سامنے گاڑی میں پڑی تھی۔ یہ قاتل کی آواز تھی..... ۵۵ سیکنڈ کا ٹیپ۔

رائس جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اس نے گزشتہ روز ایک کمپنی کو ساؤنڈ اپلیکٹرو گراف کا آرڈر دیا تھا۔ مشین ابھی بیس منٹ پہلے ڈیلیور کی گئی تھی۔ رائس زور سے تھا۔ اسے یہ مشین خریدنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ اسے مشین کی قیمت کا بھی اندازہ نہیں تھا۔ اور وہ جانتا بھی نہیں چاہتا تھا۔ پولیس کا بجٹ پہلے ہی ختم ہو چکا تھا۔ جنم میں جائے بجٹ۔ اس نے دس دن کی آزمائش کی بنیاد پر آرڈر دیا تھا۔ کمپنی نے گارنٹی دی تھی کہ مشین اسے پسند نہیں آئی تو وہ واپس لے لیں گے۔ تنصیب کی بارہ ڈالر کی فیس اس نے جیب سے ادا کی تھی۔ اس کے پاس دس دن کی مہلت تھی۔

اس نے روکوہی کی آواز کا ٹیپ اس بار ساؤنڈ اپلیکٹرو گراف پر چلایا۔ یہ مشین آواز کو الیکٹرانک تصویروں میں تبدیل کر دیتی تھی۔ جنہیں اپلیکٹرو گراف کہا جاتا تھا۔ اسے رائس پرنٹ بھی کہا جاسکتا تھا۔ ایک منٹ بعد قاتل کی آواز کا پرنٹ اس کے ہاتھ میں تھا۔ اب صرف اس سے بچ کر تے ہوئے پرنٹ کی ضرورت تھی۔ اس نے سوچا، کسی بہانے سے باری باری تمام مشکوک افراد کو فون کرے گا اور ان کے رائس پرنٹ بھی حاصل کرے گا۔ جہاں رائس پرنٹ قاتل کے رائس پرنٹ سے میچ کر گیا، وہیں قاتل بے نقاب ہو جائے گا۔

اس نے قاتل کا رائس پرنٹ لفافے میں رکھا، اس پر قاتل کا رائس پرنٹ لکھا اور لفافے کو دراز میں رکھ دیا۔

○-----☆-----○

مشین کے لڑیچر میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ وائس پرنٹ بھی فنگر پرنٹ کی طرح سو فیصد درست ہوتا ہے۔ وائس کو یقین نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کینکٹی کٹ اسٹیٹ میں وائس پرنٹ کو شہادت کے طور پر قبول نہیں کیا جاتا لیکن وہ تو بعد کی بات ہے اہمیت اس بات کی تھی کہ اس کی مدد سے قاتل بے نقاب ہو سکتا تھا۔ پھر اس پر نظر رکھی جاتی اور اس کے خلاف ثبوت حاصل کر لئے جاتے۔ اصل مسئلہ شناخت کا تھا۔

چیف کو اس مشین کے بارے میں بتانا تھا لیکن اس کے لئے بڑا حوصلہ درکار تھا۔ وائس نے ادھر ادھر دیکھا اور ٹائپ رائٹرز کے دو کور مشین پر ڈال دیے۔ فی الوقت تو مشین کو چھپانا تھا۔

○-----☆-----○

ابھی دوپہر نہیں ہوئی تھی۔ ”وہ“ اپنے دفتر کی کھڑکی کی طرف بڑھا۔ اس نے پارکنگ لائٹ میں کھڑی ہوئی نیلی گرینڈا کو دیکھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا ایجنٹ بظاہر اخبار پڑھ رہا تھا لیکن اصل میں ”اس“ کی کار پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ وہ مسکرایا اور اس نے ٹیبلٹ سلگا لیا۔

فیڈرل والوں کو اس کے پیچھے لگانے کے لئے کوئی پروفیشنل آدمی نہیں ملا تھا۔ یہ بے چارہ تو بس کار پر نظر رکھنے والا معلوم ہوتا تھا۔ مبتدی سراغ رساں۔ آج تو اسے دھوکا دینا کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا۔ اسے اپنے کسی ماتحت کی کار استعمال کرنا ہوگی۔ ان میں سے ایک ہفتہ بھر کے لئے کہیں باہر گیا ہوا تھا۔ اس کی کار بلڈنگ کے دوسری طرف کھڑی تھی۔

اسے یقین تھا کہ تعاقب کرنے والا اس کی غیر موجودگی محسوس نہیں کر سکے گا۔ وہ اس وقت رپورٹ دے رہا ہوگا۔ جی ہاں سر۔ وہ اس وقت اپنے آفس میں موجود ہیں۔ کار سامنے ہی کھڑی ہے۔ میں اس پر نظر رکھے ہوئے ہوں۔ وہ میری نظروں سے بچ کر نہیں نکل سکے گا۔

یہ اتاری عوام کی کمائی اسی طرح ضائع کر رہے ہیں۔ خیر۔ اگر یہ تعاقب کرنے والا اسارٹ بھی ثابت ہوا تو اس کا بھی علاج ہے۔ وہ اپنی سیکرٹری سے تمام کالز ہولڈ کرنے کو

کہہ دے گا۔ اس لئے کہ وہ ایک اہم کانفرنس میں ہے اور ڈسٹرب نہیں ہونا چاہتا۔

○-----☆-----○

کھنکارنے کی نرم آواز نے جم کو چونکا دیا۔ اس نے سر اٹھایا۔ میری پوٹری ایک فائل ہاتھ میں لئے کھڑی تھی ”سر.....“ اگر آپ کے پاس ایک منٹ ہو تو میں آپ کو اپنے اور لڑکیوں کے اس پلان کے بارے میں بتاؤں جو ہم نے تیار کیا ہے۔“

”ہم اس مفروضے پر کام کر رہے ہیں کہ ممکن ہے قاتل آپ کی روٹری کمیٹی کا کوئی ممبر نہ ہو۔ اس کے بعد ہم نے کوشش کی کہ کوئی ایسا طریقہ سوچیں جس سے پورے قصبے کے مشکوک افراد کی ایک فہرست تیار کی جاسکے۔ اس کے لئے ہم نے کچھ مفروضے قائم کئے۔ اول یہ کہ قاتل فیرپورٹ میں رہتا ہے۔ دوسرے اس کی عمر ۳۵ سال اور ۴۴ سال کے درمیان ہے۔ تیسرے اس کا قد چھ فٹ یا اس سے ذرا زیادہ ہے۔ اور آخری بات یہ کہ اس کے پاس کار ہے۔“

”میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں۔“ جم نے کہا۔ ”آگے کہو۔“

”ہم نے مردم شماری کے اعداد و شمار سے مدد لی ہے۔“ میری نے کہا ”فیرپورٹ میں ایسے افراد کی تعداد اس وقت ۱۶۹۵ ہے جن کی عمریں ۳۵ اور ۴۴ کے درمیان ہیں۔ ان میں ایسے لوگ صرف ۲۵۴ ہیں جو سفید فام ہیں اور جن کا قد چھ فٹ یا اس سے زیادہ ہے۔ اور ہمارا اندازہ ہے کہ ان میں صرف ۵۰ فیصد ایسے ہیں جن کا وزن ۱۹۰ اور ۲۰۰ پاؤنڈ کے درمیان ہے۔ یعنی ۱۲۔“ میری اسے متوقع نظروں سے دیکھ رہی تھی ”یہ رف اعداد و شمار ہیں لیکن اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک ایسی فہرست بنائی جاسکتی ہے جو مشتبہ افراد کی تعداد کو محدود کر سکے۔“

”لیکن کیسے؟“ جم نے پوچھا۔

”ڈرائیورز لائسنس کی مدد سے۔ موٹر ویکل ڈیپارٹمنٹ کے کمپیوٹر میں مکمل ڈیٹا موجود ہے۔“

جم کا چہرہ جگمگانے لگا ”شاہاش میری۔ تمہارا آئیڈیا زبردست ہے۔ تم موٹر ویکل ڈیپارٹمنٹ سے فوراً مدد لو۔“ وہ اٹھا اور تقریباً میری کو لپٹا لیا۔

میری کھڑی ہو گئی۔ اس کا دل خوشی سے گنگنا رہا تھا ”میں یہ کام پہلے ہی کر چکی ہوں چیف..... آپ کا نام لے کر۔ کام شروع ہو چکا ہے۔ صبح تک ڈھائی سو افراد کی فہرست مرتب ہو چکی ہوگی۔ پھر ہم اسے مختصر کرنے کی ترکیب سوچیں گے۔“
”او کے میری۔“

○-----☆-----○

جوڈی راجرز فیئر پورٹ سیونگز بینک سے نکلی اور باہر کھڑی چند لمحے دھوپ میں پلکیں جھپکاتی رہی۔ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ گیارہ بج کر سات منٹ! وہ لیٹ ہو گئی تھی۔ نیڈ نکولس کا دفتر تین بلاک دور تھا۔ اس نے سوچا، شملتی ہوئی چلی جائے لیٹ تو وہ پہلے ہو چکی ہے۔

اس کی صبح ٹلڈن کے ساتھ اکاؤنٹس اور لیجرز چیک کرتے گزری تھی۔ نیلی آر بکل کی فائلیں بھی اسے مل گئی تھیں۔ وہ ان میں الجھ گئی اور اسے وقت کا احساس ہی نہیں رہا۔ سفید بالوں والے ٹلڈن کا مسکراتا چہرہ اسے ہمیشہ یاد رہے گا۔ وہ دولت کا بھوکا چوہا تھا۔

وہ ایک گرم دن تھا۔ چلنے سے اسے پیمہ آرہا تھا۔ نکولس کی لافرم کا نام نکولس اینڈ ڈائمنز تھا۔ عجیب نام تھا۔

نکولس اسے ریسیو کرنے اپنے کمرے سے باہر آیا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ اس نے گرم جوشی سے جوڈی کا خیر مقدم کیا اور اسے اندرونی کمرے میں لے گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی جوڈی نے سگریٹ نکالنے کے لئے پرس میں ہاتھ ڈالا اور ساتھ ہی اپنے سنی ریکارڈر کا سوچ بھی آن کر دیا۔

”تو تم ہو برینڈا کی چھوٹی بہن۔ بڑی مشابہت ہے۔“ نکولس نے ہونٹوں پر زبان چبھاتے ہوئے کہا۔

”سوری میں لیٹ ہو گئی۔“ جوڈی نے کہا۔

”رست کی ضرورت نہیں جوڈی۔ معذرت نہ کیا کرو۔ یہ کمزوری کی علامت ہے۔“ انہوں نے کہا ”آہم..... تو تم بونڈ اینڈ بونڈ میں ہو۔ تفتیش کار؟ کرا۔ برائی

”صرف ہمارا دماغ کرائے پر حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مسٹر نکولس۔“ جوڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”چیلنج مجھے اچھے لگتے ہیں۔“ نکولس نے کہا۔ وہ دل میں سوچ رہا تھا کہ بونڈ اینڈ بونڈ پر برا وقت آرہا ہے۔ سوچو تو انہوں نے اس سے انٹرویو لینے کے لئے ایک لڑکی کو بھیجا ہے۔

وہ ہٹی اسٹار، جج والر اور نیلی آر بکل کے بارے میں گفتگو کرتے رہے۔ جب بھی جوڈی ان میں سے کسی کی جائیداد یا انشورنس پالیسی کے بارے میں کوئی اہم سوال پوچھتی، نکولس کئی کاٹ جاتا ”یہ وہ سوال ہیں جوڈی ڈیئر“ جو صرف عدالت میں پوچھے جاسکتے ہیں۔“ وہ کہتا۔

جوڈی نے حکمت عملی تبدیل کر دی۔ اس نے جم کا تذکرہ کیا اور نکولس کے چہرے پر بادل چھا گئے۔ آنکھیں چمکنے لگیں ”وہ بہت شاندار آدمی ہے۔ ضائع ہوتا آدمی۔“ اس نے کہا ”وہ چھوٹے سے قصبے کا پولیس مین ہے اور کچھ نہیں۔ چھوٹے دماغوں کو مصروف رکھنے کے لئے یہ اچھا کام ہے۔ وہ ذہین ہے، ہنرمند ہے، توانائی سے بھرپور ہے۔ لیکن اس نے اب تک کیا کیا ہے۔ چوروں کا پیچھا کرنا۔ اس کی کامیابیاں اس کی صلاحیتوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ یہی حال اسپاٹک برگز کا ہے۔“

جوڈی بڑی توجہ سے سن رہی تھی۔ اس نے آگے جھکتے ہوئے کہا ”تمہارے نزدیک کامیابی کا پیمانہ کیا ہے؟“

”دولت“ نکولس نے ہچکچائے بغیر کہا۔ ”ہر چیز بینک اکاؤنٹ کے سائز سے پہچانی جاتی ہے۔ جس کے پاس دولت نہیں، اس کے پاس کچھ نہیں۔ وہ آدمی ایک بڑا زیرو ہے۔“

جوڈی بیٹھی دانتوں سے ہونٹ کاٹتی رہی۔ نکولس اپنی کہے جا رہا تھا ”زندگی ایک کھیل ہے جس میں اسکو دولت سے ہوتا ہے۔“ اس نے نظر اٹھا کر جوڈی کو دیکھا ”تم میری بات سنیں کچھ پاری ہو انکم ہی لوگ مجھے سمجھ پاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں کامیاب ہوں۔“ اس نے دوبارہ کہا ”نہیں۔“

جوڈی نے سر کو تھپکیں اٹھائیں۔ وہ دل میں سوچ رہی تھی کہ نکولس کی سوچ

کتنی غلط ہے۔ اسے سمجھنا تو بالکل دشوار نہیں۔ وہ ایک لالچی آدمی ہے۔ دولت کا بھوکا چوہا۔

نکولس نے سگار سلگایا ”جم اور برگز اس وقت سنگین مسائل سے دوچار ہیں۔ لیکن میں ان کے مسائل نہیں سمجھ سکتا۔ میرا کھیل بزنس ہے۔ مگر جم تو جیسے کسی ہک سے لٹکا ہوا ہے۔ اس کا ربر بینڈ پھیل رہا ہے اور ٹوٹنے والا ہے۔“

جوڈی اعتراض کرنے والی تھی لیکن اسی وقت ڈیسک کے عقب میں رکھے فون کی گھنٹی بجی۔ نکولس کی نظریں بے اختیار دروازے کی طرف اٹھیں جو بند تھا پھر اس نے سامنے بیٹھی جوڈی کو دیکھا، ذرا سی ہچکچاہٹ کے بعد اس نے کرسی گھمائی اور ریسیور اٹھالیا ”ٹھیک ہے۔ میں پہنچ جاؤں گا۔ ہاں ایک بجے کے قریب۔“ اس نے ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

جوڈی کو یقین تھا کہ وہ پرائیویٹ لائن ہے۔

نکولس نے پلٹتے ہوئے کہا۔ ”ہاں میں کہہ رہا تھا‘ جم اس وقت خوف ناک دباؤ جھیل رہا ہے۔ اور یاد رکھو پریشر انڈر سے آتا ہے۔ باہر سے نہیں۔ آدمی کو پریشر سے نمٹنا آنا چاہیے۔ اسی سے باطنی قوت کی آزمائش ہوتی ہے لیکن جم اور اسپاٹنگ ایسے حلقے میں گردش کر رہے ہیں جہاں لوگ ان کی پیٹھ تھکتے ہیں اور وہ خواہ مخواہ خود پر اعتماد کرنے لگتے ہیں۔“

جوڈی کی پیشانی پر لکیریں کھینچ گئیں۔ ”تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟“ نکولس کا سینہ پھول گیا ”جب سے میں نے مشقیں شروع کی ہیں۔ میری زندگی بدل گئی ہے۔ میں دن بہ دن جوان ہو رہا ہوں۔“ اسی لمحے کلاک نے ساڑھے بارہ بجائے نکولس اٹھ کھڑا ہوا ”مجھے تمہیں لنچ پر مدعو کر کے خوشی ہوتی لیکن لنچ ایک خاص انٹاکس..... کلائنٹ کے ساتھ طے ہے، ڈنر کے بارے میں کیا خیال ہے؟“ جوڈی اس کے لئے تیار تھی ”کیوں نہیں تمہاری بیوی سے مل کر مجھے خوشی ہوگی۔“

نکولس کے چہرے پر رنگ سادو ڈگیا ”میرا مطلب تھا بس تم اور میں۔“ ”نہیں تھینک یو۔“ جوڈی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا ”مجھے کچھ

رپورٹیں تیار کرنی ہیں پھر کبھی سنی۔“ نکولس نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھ دیا ”ایک مشورہ دوں۔ کسی نازک اور معصوم لڑکی کے لئے اس قصبے کی آب و ہوا مناسب نہیں۔ یہ تو قبرستان ہے۔ تمہیں زندہ دفن کر دے گا۔ واپس چلی جاؤ۔ یہ مردوں کا کام ہے۔ اسے مردوں ہی کے لئے رہنے دو۔“

جوڈی نے باہر نکلتے ہوئے پلٹ کر کہا ”آدمی کو وہی کچھ ملتا ہے جس کا وہ مستحق ہوتا ہے۔“ نکولس مسکرا دیا۔

جوڈی باہر نکلی تو اس کی ٹانگیں لرز رہی تھیں۔ زندگی میں اتنے سرد کسی آدمی سے وہ کبھی نہیں ملی تھی۔ وہ ایسا آدمی تھا کہ پیشانی پر شکن لائے بغیر اس کی گردن اڑا دیتا۔ نکولس صرف لالچی چوہا نہیں تھا۔ وہ قاتل چوہا بھی تھا۔ بے رحم چوہا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ جم کو کیسے خبردار کرے۔

○-----☆-----○

”وہ“ جین کے ساتھ کشتی کی سیر کو نکلا تھا ”کہاں تک چلو گی ڈارلنگ؟“ ”جہاں تک تم لے چلو۔“ جین نے جواب دیا۔

انہوں نے لنچ بھی بوٹ پر کیا اور پھر محو اختلاط ہو گئے۔ کافی دیر بعد جین نے کہا ”ڈارلنگ، تم بیوی سے طلاق لے کر مجھ سے شادی کیوں نہیں کر لیتے۔“

وہ خاموشی سے اسے گھورتا رہا۔ یہ بات غیر متوقع تھی لیکن سرخ بالوں والی لڑکیاں بہت مملون مزاج ہوتی ہیں۔

”میں سیریس ہوں۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش رہیں گے۔ دیکھو میں راتوں کو بہت تنہائی محسوس کرتی ہوں۔ میں تمہارے سب کام اپنے ہاتھوں سے کرنا چاہتی ہوں۔“

وہ تھوڑی دیر سوچتا رہا ”آئینڈیا برا نہیں۔“ آخر کار اس نے کہا ”میں بھی مہینوں سے اس سلسلے میں سوچ رہا ہوں۔ اب اس سلسلے میں کچھ کریں گے۔“

وہ اب ڈوک کی طرف جا رہے تھے۔ جین بے حد خوش تھی۔ اس کی آنکھوں میں خواب تھے۔ اتنی خوشیاں! اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ پھر اسے دو لاکھ ڈالر کا

خیال آگیا ”سنو میرے پاس کچھ رقم ہے۔ اگر اس کی مدد سے تم جلدی آزاد ہو سکو تو.....“ وہ سوچ رہی تھی کہ ایک لاکھ وہ اسے دے سکتی ہے۔

”نہیں شکریہ۔ ماں، معاملات میں خود نمٹالوں گا۔“ وہ بولا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ شادی؟ جبکہ یہ سرخ بالوں والی مجھے دھوکا دے رہی ہے، وہ بے وقوف نہیں تھا۔ اس نے بوٹ میں ایسی علامتیں دیکھ لی تھیں جن سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ بوٹ میں کسی اور سے بھی ملتی رہی ہے اور اب شادی کی بات! اس کا جی چاہا کہ اسے پانی میں ڈبو کر ہلاک کر ڈالے لیکن نہیں منصوبے کو کیوں خطرے میں ڈالا جائے اور پھر وہ اس کی ضرورت ہے۔

دور کی ایک کشتی کی طرف اس کی آنکھوں پر چمک پڑی۔ کیا ہمیں دورین سے دیکھا جا رہا ہے دیکھنے دو۔ ان کے لئے بھی تفریح سی۔ وہ ہنس دیا۔

وہ ڈوک پر پہنچے۔ جین نے جدا ہوتے ہوئے کہا ”میں تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گی ٹائیگر۔“

وہ کراہ کر رہ گیا۔ اب جین بھی اسے ٹائیگر کہہ کر پکار رہی ہے۔

○-----☆-----○

اوائل سہ پہر میں اینڈریو آلپن فیرپورٹ ڈرگ سینٹر کے عقبی حصے میں واقع اپنے پرائیویٹ آفس سے برآمد ہوا۔ وہ نزوس تھا۔ لیکن اسے چھپانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ آج اس کا بڑا شمنٹ آنا تھا۔ میکسیکن ہیروئن کے پچاس بیگ، جن کی اسٹریٹ ویلیو بیس لاکھ ڈالر سے اوپر ہوگی۔ اس کے رابطے اس پر مزید سپلائی کے لئے دباؤ ڈال رہے تھے۔

آلپن نے دیکھا۔ اسٹور میں دو گاہک تھے۔ ایک تو نزوس مسز روز، جو دہلیم کی عادی تھی۔ دوسری اک بوڑھی کمر خید، عورت تھی، جس کے ہاتھ میں ہاتھی دانت کے مٹھ کا عصا تھا۔ وہ جسم عورت تھی، جو بری طرح لنگڑا رہی تھی۔ آلپن اسے نہیں جانتا تھا۔ پچھلے کچھ عرصے سے وہ اجنبیوں کو دیکھ کر نزوس ہو جاتا تھا۔

”میڈم، میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں؟“ اس نے عورت سے پوچھا۔

”تھینک یو۔ اس میں کچھ دیکھ رہی ہوں“ عورت نے جواب دیا۔

آلپن اسے نظر رہا۔ وہ اسٹور سے ایک سیکش میں چلی گئی۔ وہ اتنا بڑا بیٹ پنے

ہوئے تھی کہ آلپن اس کا چہرہ بھی نہیں دیکھ سکا۔ یہ طے تھا کہ اس کی عمر 80 سال سے کم نہیں اور وہ ہر اعتبار سے بے ضرر تھی۔ آلپن کو اپنی ماں کا خیال آگیا۔ ہیروئن کے کاروبار میں اس کے ملوث ہونے پر وہ قبر میں بے چین ہوگی۔ اسے اس بڑھیا پر غصہ آنے لگا، جس کی وجہ سے ماں یاد آگئی۔ آخر یہ ڈیلیوری وین کہاں رہ گئی؟ اسے بلند آواز میں بجنے والے اسٹیریو پر غصہ آنے لگا۔ لیکن یہ فائدہ تھا کہ اس کی آواز میں دفتر میں ہونے والی گفتگو دب جاتی۔ اس نے سوچا کہ کاؤنٹر گرل سے کہہ دے گا کہ اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ آلپن دوبارہ اپنے آفس میں چلا گیا اور دروازہ مقفل کر لیا۔ اس نے سیف کھولا۔ اس میں صرف دو گلاسین بیگ رہ گئے تھے۔

ڈھائی بجے نگرانی کرنے والی دونوں کاروں نے رپورٹ دی کہ کوئی غیر معمولی بات دیکھنے میں نہیں آئی۔ سامنے والی کار نے اسٹور میں دو عورتوں کی موجودگی کی اطلاع دی۔ عقبی گاڑی نے اطلاع دی کہ جونسن اینڈ جونسن اور فائزر والوں کی گاڑیاں سپلائی لے کر آئی تھیں۔ ہیڈ کوارٹر سے انہیں خصوصاً اس پر نظر رکھنے کی ہدایت کی گئی۔

دو بج کر بتیس منٹ پر آلپن نے اندرونی دروازے پر دستک سنی۔ وہ جھنجھلا گیا۔ لڑکی سے اس نے کہہ دیا تھا کہ اسے ڈسٹرب نہ کرے۔ اب کسی بھی لمحے ڈیلیوری آنے والی تھی۔

اس نے جھنجھلا کر بولٹ گرایا اور دروازہ کھول دیا۔ سامنے وہی بڑھیا کھڑی تھی۔ اس کی سلیٹ گرے کلر کی آنکھیں حلقوں سے ابلیتی نظر آرہی تھیں۔ اس نے دروازہ بند کرنے کی کوشش کی لیکن عصا پوری قوت سے اس کے پیٹ سے ٹکرایا۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹا۔ اس کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی تھی۔ عورت بڑی پھرتی سے اندر آئی اور دروازہ کلک کی آواز کے ساتھ بند ہو گیا۔

آلپن نے خود کو سنبھالا اور آہستگی سے ڈیسک کی طرف جھکا ”کیا چاہتی رہتم؟“ اس نے اپنا پیٹ پکڑے ہوئے پوچھا۔

”اپنی گن کی طرف ہاتھ مت بڑھاؤ“ بڑھیا نے بھاری آواز میں کہا۔

آلپن نے پہلے بھی سنی ہے۔

آلپن اپنی ڈیسک سے دو فٹ دور تھا۔ وہ درواز کی طرف جھپٹا۔

سنسنائی اور اس کی ایک کلائی ٹوٹ گئی۔ شائیں..... دوسری کلائی بھی ٹوٹ گئی۔ آلین کے حلق میں دہری چیخ مچتی ہو رہی تھی لیکن اسے چیخنے کا موقع نہیں ملا۔ چھڑی کی نوک نے اس کا گلا دبانا شروع کر دیا تھا۔ اس کے حلق سے غرغرائیں نکلنے لگیں۔ وہ اپنی کرسی پر پڑا تھا۔ خوف سے اس کی آنکھیں ابلی پڑ رہی تھیں۔ اول تو وہ چیخ نہیں سکتا تھا لیکن چیخ تو اسٹیرو میں آواز دب کر رہ جاتی۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ تکلیف سے بے ہوش ہو جائے گا۔ کاش ایسا ہی ہو۔ لیکن ایسا ہوا نہیں۔

اس نے بڑھیا کی آنکھیں دیکھیں۔ یہ آنکھیں تو وہ دیکھ چکا تھا۔ ٹی وی پر۔ یہ تو قاتل کی آنکھیں تھیں۔ گڈ گاڈ! تو ”وہ“ عورت ہے۔ نہیں..... یہ عورت ”وہ“ ہے۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ اذیت نے دماغ کو ٹھیک طور سے سوچنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا۔

”اس“ نے سیف کھول کر گلاسین کے دو بیگ نکالے۔ پھر اپنے پرس سے بڑی ہائپو ڈرمک سرنج نکالی۔ آلین خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔ اس نے ہائپو ڈرمک سرنج میں خالص ہیروئن بھری۔ اب آلین سے نہ رہا گیا ”یہ تم کیا کر رہے ہو؟“ وہ بولا۔ اسے یقین آچکا تھا کہ وہ عورت نہیں، مرد ہے۔

”میں تمہیں تمہاری اپنی دوا کا ڈوز دے رہا ہوں۔ بڑا ڈوز۔“

”نہیں..... نہیں۔“ آلین گڑگڑانے لگا۔ ”تم مجھ سے ساری دولت لے لو۔“

اس نے بڑھ کر آلین کی آستین اٹھائی اور سیدھے بازو کی نس میں سوئی داخل کر دی۔ اس نے پوری سرنج خالی کر دی۔

ہیروئن نے اس کے بلڈ سسٹم کو ہٹ کیا تو آلین کے حلق سے ایک خوف ناک چیخ نکلی۔ اس کے وجود میں دھماکا سا ہوا اور وہ کرسی پر بیٹھا رہ گیا۔ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

اس نے سرنج دوبارہ بھری اور اس بار آلین کے سینے میں ابھٹ کر دی۔ پھر اس نے آلین کو سیدھا کر کے بٹھا دیا۔ سرنج اپنے پرس میں رکھنے کے بعد اس نے آلین کے پیچھے کرسی رکھی اور انتظار کرنے بیٹھ گیا۔ اسے ڈیلیوری وین کا انتظار تھا۔ اس نے اپنی چھڑی کا اوپری حصہ کھولا، اپنے پرس میں سے دو ہائپو ڈرمک ڈارلش نکالیں اور ان میں بھی خالص ہیروئن بھر دی۔ یہ خاص قسم کی چھڑی اب رائفل کی شکل اختیار کر گئی تھی۔

دس منٹ بعد باہروین کے رکنے کی آواز سنائی دی۔ پھر گنگل..... دوبارہ دستک..... وقفہ..... تین بار دستک ”دروازہ لاک نہیں ہے۔ کھولو اور اندر آجاؤ۔“ اس نے آلین کی آواز میں کہا۔ آلین زندہ ہوتا تو اس کے حلق سے اپنی آواز سن کر اچھل پڑتا۔

سنہری داڑھی والے نے دروازہ کھولا اور تاریک کمرے میں قدم رکھا۔ اس نے ہیروئن کے دو بڑے کارٹن کمرے میں گھسیٹے اور دروازہ بند کر دیا۔ کمرے کی تاریکی سے اپنی نظر کو ہم آہنگ کرنے میں اسے کچھ دیر لگی۔ آخر اس کی نظریں آلین پر جم گئیں، جو اپنی ڈیسک کے پیچھے بیٹھا تھا۔ ”ہائی ڈیڈ“ میں وعدے کے مطابق تمہارے لئے خالص سونے کے پچاس بیگ لایا ہوں۔ اب ذرا رقم تو دکھاؤ۔“ اس نے کہا۔ اسے ابھی آلین کے پیچھے بیٹھی بڑھیا کا چہرہ نظر نہیں آیا تھا۔ لیکن اس کی چھٹی حس نے اسے کمرے میں کسی اور کی موجودگی کا احساس دلا دیا تھا۔ ”یہاں اور کون ہے؟“ وہ غرایا اور اس کا ہاتھ اپنے کندھے کے ہولسٹر کی طرف بڑھا۔

بڑھیا نے اپنی چھڑی کو تھوڑا سا ایڈجسٹ کیا۔ ہلکی سی آواز کے ساتھ سوئی داڑھی والے کے سیدھے کندھے میں پوسٹ ہو گئی۔ اس کا ہاتھ اور سینہ فوری طور پر سن ہو گیا ”گولڈن بیٹروڈ“ ایک سے تم نہیں مرو گے۔ لیکن تمہیں ختم کر دیں گی۔“ آواز آلین ہی کی تھی ”شرافت سے بیٹھ جاؤ۔ ہاں..... ایسے۔ تمہارے اندر اتنی ہیروئن جا چکی ہے کہ اب تم ہیروئن کے بغیر جی بھی نہیں سکو گے۔ اب تمہیں پتا چلے گا کہ لت کیسی بری چیز ہے“ وہ اٹھا اور گولڈن بیٹروڈ کے ہولسٹر سے ریوالور نکال لیا۔ وہ دستانے پٹنے ہوئے تھا پھر اس نے پیڈ اور پینل اس کی طرف بڑھائی ”اب اپنے ہیروئن کے رابٹوں کے سارے نام لکھ دو۔ ورنہ اگلی سوئی تمہاری دل میں پوسٹ ہوگی۔“

گولڈن بیٹروڈ انکار کرنے والا تھا لیکن اس نے آلین کے مردہ چہرے کو دیکھا اور تھوک نکل کر رہ گیا۔ اس نے خاموشی سے آٹھ نام اور پتے پیڈ پر لکھ دیے۔ اس نے بایاں ہاتھ استعمال کیا تھا۔

وہ بہت تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس نے گولڈن بیٹروڈ کو کرسی سے باندھ دیا پھر اس نے کارٹن کھولے اور ہیروئن کے بیگ میز پر سجا دیے۔ سب سے اوپر والے بیگ

کے نیچے اس نے ہیروئن کے سوداگروں کی فہرست دبا دی پھر اس نے حکم کا بجا ڈیسک پر آہن کے سامنے ٹیپ کی مدد سے چپکا دیا۔

بڑھیا آفس سے نکلی۔ اسٹور سے گزر کر وہ باہر آئی اور اپنی مستعار لی ہوئی گاڑی میں بیٹھ کر چل دی۔ وہ میک اپ سے چھٹکارا پانے کے بعد اپنے آفس پہنچا۔ اس نے کھڑکی سے بلیو گرینڈا کو دیکھا جو بدستور وہیں کھڑی تھی۔ اس نے گھڑی دیکھی۔ تین بجنے میں پانچ منٹ کم تھے۔

تین بجے فیرپورٹ ڈرگ اسٹور کی نگرانی کرنے والوں نے معمول کے مطابق آدھے گھنٹے بعد رپورٹ دی کہ کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ اسٹور میں صرف ایک گاہک ہے۔ کیچم ڈرگ کمپنی کی سفید وین عقبی دروازے کے سامنے کھڑی ہے۔ ڈرائیور پونے تین بجے اندر گیا تھا اور ابھی اندر ہی ہے۔

○-----☆-----○

سوا تین بجے ہیڈ کوارٹرز میں فون کال آئی کہ اینڈریو آہن کو قتل کر دیا گیا ہے۔ جم، بلی اور فیرو تین بج کر پچیس منٹ پر..... وہاں پہنچے۔ پولیس کی دو کروڑ روپے پہلے ہی سے وہاں موجود تھیں۔ نگرانی کرنے والے دونوں افراد منہ لٹکائے کھڑے تھے۔

قتل منہ سے بول رہا تھا۔ اینڈریو آہن کی میز پر ہیروئن کے 52 بیگ رکھے تھے۔ منشیات کے آٹھ بڑوں کے نام اور پتوں کی فہرست بھی موجود تھی۔ سنہری داڑھی والا ایک جوان آدمی کرسی سے بندھا بیٹھا تھا۔ وہ ہیروئن کے نشے میں تھا اور بک بک کئے جا رہا تھا ”وہ بڑھی عورت تھی..... سو سالہ چڑیل۔“

جم کا چہرہ بے تاثر تھا۔ وہ آفس کا معائنہ کر رہا تھا۔ بلی کا چہرہ بے بسی اور مایوسی سے سیاہ ہو رہا تھا۔ ”خبیث نے پھر نام دکھا دیا..... عین ہماری ناک کے نیچے۔ دونوں دروازوں کی نگرانی کی جا رہی تھی اور وہ اندر گھس گیا۔ بلکہ وہ نکل بھی گیا۔ کوئی بھوت ہے کیا؟“ وہ بڑبڑا رہا تھا۔

فیرو کے چہرے پر اذیت تھی ”تمہیں اس بار اسے پکڑ لینا چاہئے تھا۔ ہمیں ٹپ بھی مل گئی تھی اوسیلو سے۔ ہم نے اسے ضائع کر دیا“ وہ دونوں نگرانی کرنے والوں کو

گھورنے لگا۔

ان دونوں کی نظریں جھکی ہوئی تھیں ”پچھلے دو گھنٹوں میں کوئی مرد اسٹور میں داخل نہیں ہوا“ ان میں سے ایک منمنایا۔ وہ ہچکچایا ”وہ عورت ہی ہوگی۔ چھڑی والی۔“

”تم میری نظروں کے سامنے سے دور ہو جاؤ۔ ورنہ شوٹ کر دوں گا تمہیں“ فیرو غرایا ”غضب خدا کا۔ تم یعنی شاہد ہو۔ تم نے قاتل کو دیکھا تھا نا اہل کہیں گے۔“

جم نے ان دونوں کو چلتا کر دیا۔ پھر وہ فیرو کی طرف مڑا ”تم ان سے پکولو اور جتنے آدمیوں کی ضرورت ہو لے کر جاؤ اور ان آٹھوں ہیروئن فروشوں کو گرفتار کر لو۔ قتل کی خبر پھیلنے سے پہلے ہی یہ کام کر لو۔ ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو۔ ان میں سے کوئی بچ کر نکلنے نہ پائے جاؤ۔“

فیرو اس بات کی اہمیت سے واقف تھا۔ وہ بہت تیزی سے حرکت میں آیا۔ ڈوک بروڈی پہنچ گیا۔ اس نے لاش کا معائنہ کیا۔ وہ پلٹا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ اس کا جسم لرز رہا تھا۔ ”اس کی موت ہیروئن کے ادور ڈوز سے ہوئی ہے“ اس نے دکھی لہجے میں کہا ”ڈوز براہ راست دل میں انجکٹ کیا گیا تھا۔ آہن میرا بہت اچھا دوست تھا۔ کاش وہ اتنے گندے کاروبار میں ملوث نہ ہوتا۔ مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا ہے۔“

جم نے ڈوک کو کبھی اتنا اپ سیٹ نہیں دیکھا تھا۔ اس کی آواز بھی آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھی۔

○-----☆-----○

جم اور گریڈی شام ساڑھے چار بجے ان میں برگز سے ملے اور اسے آہن کے قتل کے متعلق بتایا۔ وہ تینوں اندر نفسیات دانوں کے پاس چلے گئے، جو قاتل کی شخصیت کا خاکہ بنانے میں مصروف تھے۔ ان کا ترجمان ڈاکٹر لیونارڈ ٹریک تھا ”پہلے تو میں یہ بتا دوں کہ ہم اس کے دماغ کا اسکیچ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کی سوچ اور اس کا رویہ ہمارا موضوع ہے لیکن آپ یہ ذہن میں رکھیں کہ ہم اس سے کبھی ملے نہیں ہیں۔ ہم اسے بالکل نہیں جانتے۔ ہمارے پاس بہت محدود معلومات ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ تین اعتبار سے وہ دوسرے قاتلوں سے مختلف ہے۔ پہلی یہ کہ اس کا ہر قتل پلاننگ کے تحت

ہوتا ہے۔ دوسرے ہر بار وہ طریقہ قتل مختلف رکھتا ہے۔ تیسرے وہ ہر روز ایک قتل کر رہا ہے۔“

گریڈی نے جم کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو..... اوہ یہ تو ہمیں معلوم ہی نہیں تھا۔ ڈاکٹر ٹریک نے اپنی بات جاری رکھی ”میں اصطلاحوں میں الجھے بغیر آپ کو سمجھاتا ہوں۔ وہ بتدریج اور مسلسل ذہنی ابتری اور پراگندگی سے دو چار ہے۔ اس کے جذبات آئیڈیے اور خواہشات متضاد ہیں۔ اس کی سوچ غیر حقیقت پسندانہ اور غیر منطقی ہو گئی ہے۔ وہ خود فریبی میں بھی مبتلا ہے۔ وہ خود کو عظیم سمجھتا ہے اور مستقل مزاجی سے اپنی ایک ہی کمزوری کا پتھا کر رہا ہے..... اور وہ کمزوری ہے..... قتل۔“

”وہ سائیکوپاٹھ بھی ہے۔ یعنی اس کا ذہن غیر مستحکم ہے۔ اس کا پیٹرن نارمل نہیں۔ آپ لوگ محرک پر زور نہ دیں۔ اس کا محرک صرف موت ہے۔ اس کے متعلق اندازے بھی نہیں قائم کئے جاسکتے کہ کب وہ کیا کرے گا۔ اس کے رویے اور اس کی شخصیت پر اس کا تخیل حاوی آچکا ہے۔ ممکن ہے وہ اپنی ہی کسی دنیا میں جی رہا ہو۔ اس کے لئے حقیقت اور فتناسی میں فرق کرنا آسان نہیں۔ اس کے لئے قتل ایک کھیل ہے جس میں وہ سوسائٹی اور خاص طور پر پولیس سے مقابلہ کر رہا ہے۔“

”یہ تو ٹھیک ہے“ گریڈی نے دانت جما کر کہا ”وہ ایک ایک کر کے اپنے پتے کھیل رہا ہے۔“

جم آگے کی طرف جھکا۔ اس کا اپنا بھی یہی خیال تھا۔

”ہمارا خیال ہے کہ اسے آوازیں سنائی دیتی ہیں“ ڈاکٹر ٹریک کہہ رہا تھا ”اور وہ ان آوازوں کو حقیقی سمجھتا ہے۔ کبھی وہ ان آوازوں کی تعمیل کرنے پر مجبور بھی ہوتا ہوگا..... آوازوں کا محکوم! ممکن ہے صوتی فریب کے ساتھ وہ صوتی فریب کا شکار بھی ہوتا ہو۔ شاید شازد فرینیا اس کی ادائل عمری میں ڈیولپ ہوا ہوگا“ شاید اس نے برسوں اس چیز کو دبا کر رکھا ہوگا۔ ایسے شخص کے لئے قتل کا ایک تجربہ آگے کے لئے راہ ہموار کرتا ہے۔

”خدا شہ ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ وہ اور تشدد ہوتا جائے گا۔ قتل پر اسے کبھی کوئی افسوس اور پچھتاوا نہیں ہوگا۔“

ان تینوں نے فکر مندی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

”ممکن ہے وہ انتقام لے رہا ہو۔“ ڈاکٹر ٹریک کہتا رہا ”کس سے؟ یہ کوئی نہیں جانتا۔ وہ ثابت کر رہا ہے کہ دوسرے کی زندگی اس کے اختیار میں ہے۔ ایک لحاظ سے طاقت اور برتری کا یہ احساس ہی اس کا محرک ہے۔ وہ خود کو نارمل ثابت کرنے.....

نارمل محسوس کرانے کے لئے سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہ اپنے روزمرہ معاملات کا دھیان رکھتا ہوگا۔ معمول سے ہٹ کر کوئی ایسا کام نہیں کرے گا جس سے کوئی اس کی طرف متوجہ ہو۔ وہ بھڑکیلے لباس کبھی نہیں پہنے گا کہ نمایاں ہو۔ اس کی کامیابی کا راز اس کا غیر مرئی ہونا ہے۔ وہ اپنے نارمل وجود کے اندر چھپ کر رہتا ہوگا۔ تمہیں وضاحت کرنے کے لئے اس کے وجود کو کریدنا ہوگا“ ڈاکٹر کہتے کہتے رکا اور چشمے کے اوپر سے ان لوگوں کے چہروں کا جائزہ لیا ”شاید ماں یا باپ یا دونوں سے اس کے تعلقات ڈسٹرب رہے ہوں گے۔ شاید اس نے تصور میں دونوں کو یا کسی ایک کو ہلاک کیا ہوگا۔ وہ تنہائی پسند ہوگا۔ ذہن..... بہت زیادہ ذہین ہوگا ایسے لوگ برسوں معاشرے میں رہتے ہیں اور کوئی ان کا نوٹس نہیں لیتا۔ اس لئے کہ وہ کسی پر کھلتے نہیں۔ ہاں جب صوتی اور صوتی وہم بہت طاقت ور ہو جائیں تو وہ تشدد پر اتر آتے ہیں۔ انہی علامات کے حامل بیشتر افراد کبھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتے لیکن کوئی کوئی مختلف بھی ثابت ہوتا ہے۔ جیسے تمہارا مطلوبہ مجرم“ وہ رکا اور اپنے نوٹس کا جائزہ لیتا رہا ”ایسے لوگ اپنی خطرناک خواہشوں سے بچنے کی خاطر خاص طرح کا طرز زندگی اپناتے ہیں۔ مثلاً کوئی جنسی جنون میں مبتلا ہو تو وہ پادری بن جاتا ہے۔ ایسے ہی قاتلانہ رجحان کا حامل شخص پولیس مین بن جاتا ہے..... یا بننا چاہتا ہے۔“

برگز، جم اور گریڈی نے اس پر ایک دوسرے کو دیکھا۔

”عام طور پر ایسے لوگ جنسی نااہلی کا شکار ہوتے ہیں لیکن ماری نیشنن کا ریپ آپ کے مجرم کے معاملے میں اس بات کو غلط ثابت کرتا ہے۔ ہمارا اندازہ ہے کہ اس کی جنسی خواہش بہت زیادہ ہوگی۔ اسے خود پر غرور بھی ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ شادی شدہ ہو۔“

اس بات نے برگز کو ہلا دیا جو اپنی پرائیویٹ فتناسی میں کھویا ہوا تھا۔ وہ تصور میں

نائٹ بلیو شارٹس دیکھ رہا تھا۔ وہ شارٹس خالی نہیں تھے..... ان میں جسم بھی تھا۔

”وہ یہ سمجھتا ہو گا کہ اس کے ساتھ زیادتیاں ہوئی ہیں۔ اس کی زندگی پر دوسروں کا زور ہے۔ وہ اپنے طور پر شیطانوں سے لڑ رہا ہو گا۔ اس کے اپنے دماغ میں ایک جنگ ہو رہی ہوگی۔ اس کی یہ کیفیت ہر سمت سے اسے ادھیڑ رہی ہوگی۔ جنٹلمین، ایک لفظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ مکمل طور پر پاگل ہے..... دیوانہ..... ہوش و حواس سے عاری۔ اگر تم نے اسے زندہ پکڑ لیا تو اس پر مقدمہ نہیں چلا سکو گے۔“

”اسے پکڑ لو تو ہمیں اس سے بات کرنے کا موقع دیتا۔ ہم تمہیں بتا سکیں گے کہ کن حالات نے اسے دیوانگی تک پہنچایا۔ فی الوقت ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے۔“ اس نے سرگھما کر اپنے ساتھی ڈاکٹروں کو دیکھا ”اب میں اپنا تجزیہ اس بات پر ختم کروں کہ یہ شخص جو کوئی بھی ہے، یہ پکڑے جانے کا خواہش مند ہے۔ اسے اپنے کئے کا کریڈٹ چاہئے۔ اسے شہرت چاہئے۔ اس کا نام ہو۔ اس لئے وہ غیر ضروری، غیر معمولی رسک لیتا رہے گا۔ خطرات سے کھیلتا رہے گا اور اس کی گرفتاری کے امکانات بڑھتے جائیں گے۔“ یہ کہہ کر اس نے سر خم کیا۔ اس کے چہرے پر طمانیت اور سکون تھا۔

جم نے کھڑے ہو کر ان سب کا شکریہ ادا کیا۔ اس نے ان کی تیار کردہ رپورٹ میڈیا کو جاری کرنے کی اجازت مانگی۔ انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا۔

باہر نکلتے ہوئے گریڈی نے جم کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور نرم لہجے میں کہا ”انسانی دماغ بڑی پیچیدہ چیز ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ محبت، تفہیم اور نرمی کے ذریعے لوگوں سے کیونی کیٹ کر سکتے ہیں لیکن ایسے میں دماغ میں کوئی گندا کیڑا کلبلاتا ہے اور سب گڑبڑ..... سب ختم.....“

○-----☆-----○

سام گریڈی اپنی گاڑی میں سیدھا برج پورٹ کے ہالینڈے ان کی طرف چل دیا۔ وہ جانتا تھا کہ باب ڈلنگر کے چھ آدمی چھ نامعلوم مگر مشکوک افراد کی نگرانی کر رہے ہیں۔ وہ یہ جاننے کو بے چین تھا کہ انہوں نے کیا رپورٹ دی ہے۔

صبح سے وہ کڑیاں ملا رہا تھا۔ ڈلنگر کا کہنا تھا کہ اس کی چھٹی جس چھ آدمیوں کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ جبکہ روٹری کلب کی کمیٹی کے چھ باقی ماندہ اراکین ایسے تھے جو

قاتل کے حلقے پر پورے اترتے تھے۔ چھٹی جس کا محض بہانہ تھا۔ ڈلنگر بہت اچھا سراغ رساں تھا۔

اگر صحیح افراد کا تعاقب کیا گیا تھا تو آپن کے قتل کے ساتھ ہی قاتل کو بے نقاب ہو جانا تھا۔ یہ نہ ہوا تو بھی مشکوک افراد کی پوزیشن کلیئر ہو جاتی تھی۔ جم کے ساتھ کار میں فیر پورٹ ڈرگ اسٹور جاتے ہوئے اس نے ڈارک بلیو گرینڈا کو گاڑی کا تعاقب کرتے دیکھا تھا۔ ڈرگ اسٹور سے ان جاتے ہوئے بھی صورت حال وہی تھی۔

گریڈی کو حیرت تھی کہ جم کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ اس کا جی چاہا کہ ڈلنگر کو بتائے کہ جم قاتل نہیں ہو سکتا۔ مگر نہیں، اچھا ہے کہ وہ خود ہی دریافت کرے۔ تعاقب بڑا ڈراؤنا تجربہ ثابت ہوا تھا۔ گریڈی کو حیرت تھی کہ جم کو تعاقب کا احساس نہیں ہوا۔

اچانک کسی احساس کے زیر اثر اس نے عقب نما کو چیک کیا۔ چار گاڑیوں کے پیچھے بلیو گرینڈا موجود تھی۔ یہ کیا بے ہودگی ہے۔ ٹیکس دینے والوں کی دولت یوں ضائع کی جا رہی ہے۔ ہو سکتا ہے، یہ اتفاق ہو۔ واپسی کا سفر دلچسپ ثابت ہو گا۔

اس نے ڈلنگر کے سوٹ کے دروازے پر دستک دی۔ اندر سے گونج دار آواز میں کہا گیا ”آجاؤ کوڑھ مغز۔“

گریڈی اندر چلا۔ ڈلنگر کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا ”سوری سام“ اس نے معذرت کی ”میں سمجھا تھا کہ میری نگرانی کرنے والی ٹیم کا کوئی ممبر ہے۔ ذرا سوچو سام۔ میں اپنے ساتھ چار منتخب ایجنٹ لایا تھا پھر بیورو نے یہ چھ احمق مجھ پر لا دیے۔ انہیں تو نگرانی کا سلیقہ ہی نہیں۔ بیٹھے کاروں پر نظر رکھتے رہے اور دن دھاڑے مجرم نے قتل کر دیا۔“

گریڈی نے ڈلنگر کو یوں غصے میں آپے سے باہر ہوتے پہلے نہیں دیکھا تھا مگر ڈلنگر کا بھی قصور نہیں تھا۔ بات ہی ایسی تھی ”ہوا کیا؟“ اس نے پوچھا۔

”انہیں چھ افراد کی نگرانی پر مامور کیا تھا۔ وہ ہر آدھے گھنٹے بعد رپورٹ دیتے رہے کہ مطلوبہ شخص اب بھی اپنے دفتر میں موجود ہے۔ ایک بجے، ڈیڑھ بجے، دو بجے، ڈھائی بجے، تین بجے، یہی رپورٹ دی انہوں نے۔ مجھے اسی وقت سمجھ لینا چاہیے تھا کہ گڑبڑ ہے۔ دو چالیس پر آپن کا قتل ہوا۔ میں نے ان سے پوچھا..... تمہیں کیسے یقین ہے کہ وہ اپنے آفس میں موجود ہے۔ جانتے ہو، چھ کے چھ نے ایک ہی جواب دیا.....“

اس لئے کہ اس کی کار ہماری نظروں کے سامنے کھڑی ہے۔ الو کے پٹھے۔ مجھے بعد میں پتا چلا کہ چھ مہینوں سے کم از کم تین مشکوک افراد لپچ کے لئے نکلے تھے۔ کیسے؟ دو پیدل نکلے اور ایک اپنے ایک دوست کے ساتھ اس کی گاڑی میں گیا۔ جبکہ میرے آدمیوں کے خیال میں وہ اپنے دفتر میں موجود تھے۔ اب میں نے ان احمقوں کو بلایا ہے۔ آج کا قتل تو ہو چکا۔ اب کل تک کے لئے فرصت ہے اور یہ قاتل کوڑھ مغزوں کے ہاتھوں تو نہیں پکڑا جائے گا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ ان میں سے کوئی واقعتاً دفتر میں ہی موجود رہا؟ کسی کی پوزیشن کلیئر بھی ہوئی؟“ گریڈی نے پوچھا۔

”کسی کی بھی نہیں۔ ہاں، چھ کاریں معصوم ثابت ہو گئیں۔“ ڈنلنگ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”تمہیں ان چھ کے بارے میں اب بھی یقین ہے؟“

”بالکل“

”کیسے؟“

”میری ناک بتاتی ہے۔“

گریڈی کو اندازہ ہو گیا کہ اس موڈ میں تو ڈنلنگ سے کچھ بھی نہیں اگلوایا جاسکتا۔

○-----☆-----○

دیوین بہت خوش تھی۔ تنہائی کے دن ختم ہو گئے تھے۔ باربرا اس پر جان چھڑک رہی تھی۔ وہ اس کے کھانے پینے پر بہت توجہ دے رہی تھی۔ جاے کا وقت آیا تو باربرا نے اسے روک لیا ”میں تمہیں کسی سے ملواؤں گی“ اس نے کہا۔ دونوں ایک دوسرے کو اپنے بارے میں سب کچھ بتا چکی تھیں۔

اس کی گاڑی کے ڈرائیوے میں رکنے کی آواز آئی تو باربرا دروازے کی طرف لپکی۔ دیوین چند لمحوں کے لئے حسد کا شکار ہو گئی۔

”یہ دیوین ہے“ باربرا نے کہا۔

وہ مسکرایا ”بہت خوب۔“

دیوین اسے اتنی محویت سے دیکھ رہی تھی کہ اس کا نام بھی نہ سن سکی۔

اس روز وہ تین کا کھیل تھا۔ اس کی لذت اور مسرت دگنی ہو گئی تھی۔

○-----☆-----○

رات آٹھ بجے تک قصبے کے چھ سو سے زیادہ افراد ہائی اسکول میں جمع ہو چکے تھے۔ یہ میٹنگ تحفظ کمیٹی نے آرگنائز کی تھی۔ چروں پر سنجیدگی اور سنگینی تھی۔ کون جانے کہ قاتل بھی موجود ہو اور اپنے اگلے شکار کا انتخاب کر رہا ہو۔

ٹام ونچسٹر نے جوشیلی تقریر سے لوگوں کو بھڑکا دیا ”ہم سب جانتے ہیں کہ ہم یہاں کیوں جمع ہوئے ہیں۔ گزشتہ دس دن میں یہاں دس بے رحمانہ قتل ہو چکے ہیں۔ میں تفصیل نہیں دہراؤں گا کہ اس سے سب واقف ہیں۔ البتہ آج کیا ہوا یہ شاید کچھ لوگوں کو معلوم نہ ہو۔ آج سہ پہر قصبے کے محبوب ڈرگسٹ، بوائے اسکاؤٹ ایگزیکٹو، چرچ لیڈر اور پبلک سرونٹ اینڈریو آلپن کو اس کے اسٹور میں بے رحمی سے قتل کر دیا گیا ہے۔ پولیس یہ باور کرانے کی کوشش کر رہی ہے کہ آلپن منشیات کے کاروبار میں ملوث تھا۔ مگر یہ پولیس کی نااہلی پر پردہ ڈالنے کے لئے کہانی گھڑی گئی ہے۔ آلپن کا قتل بھی اسی خبیث قاتل کا کارنامہ ہے۔ یا تو پولیس ہمیں تحفظ فراہم نہیں کر سکتی یا کرنا نہیں چاہتی۔ اسٹیٹ اور فیڈرل گورنمنٹ خاموش بیٹھی تماشا دیکھ رہی ہے اور ہم ایک ایک کر کے مرتے جا رہے ہیں۔ سنا ہے کہ قاتل کم از کم 52 افراد کو مارنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ دس ہی بہت کافی ہیں۔ کیا خیال ہے آپ لوگوں کا؟“

”ٹھیک کہتے ہو“ مجمع نے ایک آواز ہو کر کہا۔

”اگر پولیس ہمارا دفاع نہیں کر سکتی تو ہمیں خود اپنا دفاع کرنا ہو گا“ ونچسٹر نے کہا ”آپ سب لوگوں میں سے ہر فیملی سے ایک..... صرف ایک، میرا اپنا نام اور پتا لکھ دے۔ ابھی ہمارے ممبریڈ اور پنسل لے کر آپ کے پاس آئیں گے۔ نام اور پتے کے علاوہ اپنا فوجی تجربہ اور جو ہتھیار آپ کے پاس موجود ہو، وہ بھی لکھ دیں۔ ہماری کمیٹی آپ کو کسی علاقے کے پہرا دینے والے گروپ میں شامل کر دے گی۔ فیر پورٹ کو چھ زون میں تقسیم کیا جائے گا۔ ہر زون کا سربراہ ایک کرنل ہو گا۔ چھ کیپٹن ان کے نائب ہوں گے۔ ہر کیپٹن کے پاس دس افراد کی ایک ٹیم ہو گی۔ یوں ایک زون کے لئے ہمارے پاس ساٹھ افراد پہرا دینے والے ہوں گے۔ ہمیں انتظامی ڈیوٹی کے لئے خواتین رضاکاروں کی

بھی ضرورت ہوگی۔ کل رات تک فون پر آپ کی ڈیوٹی کے بارے میں بتا دیا جائے گا۔
ڈیوٹی جمہرات کی رات سے شروع ہوگی۔“

اس پر خوب تالیاں بجیں۔ عورتیں جوش میں کھڑی ہو گئیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے کمیٹی کے پاس 520 افراد کے دستخط جمع ہو گئے۔ ان میں سے 440 افراد ایسے تھے جو فوجی تجربہ رکھتے تھے 460 گھرانے ایسے تھے جن کے پاس کم از کم ایک ہتھیار موجود تھا۔ گس بلی حیران و پریشان کھڑا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ فیرپورٹ میں کتنی آسانی سے فسطائی فوج ترتیب دی جاسکتی ہے۔ آج تو یہ ایک برہم لیکن انڈر کنٹرول مجمع ہے۔ کل یہی لوگ اپنا انصاف خود کرنے کی خاطر مشتعل مجمع کا روپ بھی دھار سکتے ہیں۔ وہ میٹنگ سے جلدی نکل آیا۔

○-----☆-----○

”وہ“ راج مستری کے بھیس میں وٹچسٹر کی تقریر پر تالیاں بجانے والوں کی بھیڑ میں شامل تھا۔ اس نے بھی ڈیوٹی دینے کے خواہش مند لوگوں میں اپنا نام لکھوایا..... اے مین۔ اور اس نے پتا وٹچسٹر کے گھر کا لکھوایا۔ اس نے لکھوایا کہ وہ میرین میں کرنل رہا ہے اور اس کے پاس ایک مشین گن، ایک بزدکا اور چھ دستی بم موجود ہیں۔

○-----☆-----○

جوڑی راجرز پولیس ہیڈ کوارٹرز سے جاری ہونے والا قاتل کا شخصی خاکہ دوسری بار پڑھ رہی تھی۔ اس نے سگریٹ سلگائی۔ اسی لمحے اس کے دماغ میں ایک شک سرسرا نے لگا۔ اس خاکے میں قاتل کو تنہا شکاری اور دنیا سے کٹا ہوا آدمی کہا گیا تھا لیکن اس کا خیال مختلف تھا۔ نیڈ نکولس اس خاکے پر پورا نہیں اترتا تھا۔ وہ اندر کی نہیں باہر کی دنیا کا آدمی تھا۔

یا تو وہ غلطی پر تھی یا نفسیات داں۔ کوئی نہ کوئی وضاحت تو ہوگی۔

اس کے ذہن میں لٹڈن کو پھانسنے کا ایک منصوبہ تھا لیکن اس کے لئے پہلے دفتر سے کلیئر نس لینی تھی۔ اس نے پیٹر بوٹ کو فون کرنے کے لئے ریسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اسی وقت فون کی ٹھننی بج اٹھی۔ اس کا ہاتھ یوں پیچھے آیا جیسے فون کی جگہ سانپ ہو۔ شاید پیٹر کا فون ہو۔ اس نے ریسیور اٹھایا۔ ”ہیلو؟“

دوسری طرف سے ایک پھنکارتی ہوئی آواز کہہ رہی تھی۔ ”مس پیٹ، تمہارے پاس یہاں سے نکلنے کے لئے چوبیس گھنٹے ہیں۔ ورنہ.....“

”ورنہ کیا؟“ اپنی آواز کے ٹھہراؤ پر جوڑی کو بھی حیرت ہو رہی تھی۔

”ورنہ..... مجھے معلوم ہے کہ تم بہت لذیذ ثابت ہوگی۔“

”کون بول رہا ہے؟“

اس پر کلک کی آواز سنائی دی اور رابطہ منقطع ہو گیا۔ جوڑی بیڈ پر بیٹھی خود پر قابو پانے کی کوشش کرتی رہی۔ یہ وہی قاتل تھا۔ اس نے آواز پہچان لی۔ ابھی چند گھنٹے پہلے ہی تو اس نے یہ آواز سنی تھی۔ یہ نیڈ نکولس کی آواز تھی۔ وہ اس پر بڑی سے بڑی شرط لگا سکتی تھی۔

اس نے جم کو فون کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ لیکن نہیں، پہلے پیٹر بوٹ سے بات کرنی ہوگی۔ یہ بعد میں دیکھا جائے گا۔

○-----☆-----○

جم نے اپنی جلتی ہوئی آنکھیں ملیں۔ اب وہ وقت آگیا تھا کہ ہر ایک پر شک کرنا ضروری ہو گیا تھا۔ قاتل کو معلوم ہو جاتا تھا کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں..... کیا کرنے والے ہیں۔ یعنی قاتل کوئی قریب ہی کا آدمی تھا، ہو سکتا ہے کوئی اپنے اندر دنی حلقے ہی کا آدمی ہو۔

قاتل آپہن کے متعلق جانتا تھا۔ اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ آپہن کے ڈرگ اسٹور کی نگرانی ہو رہی ہے۔ ورنہ وہ بوڑھی عورت کا بھیس کیوں بدلتا۔ اور اس بات کا علم کس کس کو تھا۔ اوسیلو نے بلی اور فیرو کو بتایا تھا۔ بلی اور فیرو نے اسے بتایا تھا۔ اس نے گریڈی اور برگز کو بتایا تھا۔ اور وہ لوگ جانتے تھے، جو نگرانی پر مامور تھے۔

اگر مجرم نیڈ ہے تو اسے اس بارے میں کیسے علم ہوا؟ جم کا خلق خشک ہونے لگا۔ اس نے فریج سے اپنے لئے بیئر نکال لی۔

قاتل نے ہاتھی دانت کی مٹھ والی چھڑی استعمال کی تھی۔ گریڈی کے پاس ایسی ہی چھڑی تھی۔ یہ میں کیا سوچ رہا ہوں۔ گریڈی تو ایسا نہیں ہو سکتا یا ہو سکتا ہے؟

اب کوئی وہم نہیں رہا۔ شخصی خاکے نے اس کے اندر کے خدشات کی تصدیق کر

دی تھی۔ اب کچھ کرنا تھا۔ ورنہ سب کچھ ختم ہو جائے گا اور وہ فتح کا بگل بجاتا نظر آئے گا۔

○-----☆-----○

رات بہت ہو چکی تھی۔ ”وہ“ بہت تھکا ہوا تھا لیکن احساس فتح سے سرشار تھا۔ سیاہ پنل سے اس نے ڈائری میں اینڈریو آلپن کے نام کے سامنے کراس کیا۔ اس نے آلپن کے نام کے آگے دو کراس ہڈیاں اور ایک کھوپڑی بنائی۔ نیچے اس نے لکھا..... بچوں کے لئے کوک۔ پھر بڑا کراس بنادیا۔

کیسا زبردست دن تھا! اس نے ہاتھیوں کو نچا کر رکھ دیا تھا۔ ان بے چاروں کی آنکھوں کے سامنے اب سب کچھ دھندلا رہا ہوگا۔ اس کا اپنا سر گھومنے لگا۔ اسے نیند کی ضرورت تھی۔ کل ایک اور اہم دن تھا۔ اور اسے چونکا رہنا تھا۔ آج بھی پہلے اس نے تعاقب کرنے والے کو دھوکا دیا تھا اور پھر آلپن کو قتل کیا تھا۔ اور ہاں..... اس نے جین سے شادی کا وعدہ بھی تو کیا تھا۔ اس نے جمائی لی۔ گڈ گاڈ۔ اودہ..... کتنی تھکن ہے۔“

اور وہ فسطائی و نچسٹ! اسے اس کو بھی لسٹ میں شامل کرنا چاہئے۔ ہاں..... یہ ضروری ہے۔ بلی کی جگہ و نچسٹ کو دے دی جائے۔ اس نے فہرست دیکھی۔ وہ اینٹ کا ستا تھا۔ ٹھیک ہے۔ اس کو وہ خوب کرکرا فرائی کرے گا۔

کل عام لوگوں کا دن ہے۔ ایک عام عورت کو وہ پلہٹی ملے گی، جس کے متعلق اس بے چاری نے خواب میں بھی نہیں سوچا ہوگا۔ اس کی زبردست شہرت ہوگی۔ اب کھلے عام پھرنا دشوار ہوتا جا رہا ہے۔ اسے بہت احتیاط سے کام لینا ہوگا۔ کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کون ہے۔ وہ ڈیک سے اٹھا اور کاؤچ پر جا بیٹھا۔

بیٹھے بیٹھے اس کا سر ایک طرف ڈھلکا اور وہ سو گیا۔ بعد میں کسی وقت اس کی بیوی دبے پاؤں اسٹڈی میں آئی۔ اس نے اسے سیدھا کر کے لٹایا۔ اس کے سر کے نیچے تکیہ رکھا۔ وہ بے چارہ کتنی محنت کر رہا ہے..... اور تین چار دن سے اس کی قربت سے بھی محروم ہے۔ اس نے اس کی پیشانی چوم لی۔

اسی وقت اسے فرش پر پڑی وہ نوٹ بک نظر آئی۔ اس نے نوٹ بک اٹھا کر

ڈیک پر رکھ دی اور اوپر چلی آئی۔ بستر پر لیٹتے ہوئے اس نے سوچا کہ اسے نوٹ بک کو چیک کرنا چاہیے تھا۔ ممکن ہے اس میں عورتوں کے نام اور فون نمبر ہوں لیکن نہیں۔ اگر اس کے اور عورتوں سے تعلقات ہیں تو وہ ان کے بارے میں جاننا بھی نہیں چاہتی۔

○-----☆-----○

11 جون..... بدھ

”اس“ نے شیو کرنے کے بعد منہ دھو کر تولیے سے خشک کیا۔ آفٹر شیو لوشن کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے اسے چکر آنے لگے۔ لیبل پر بنے تاج نے اس کی یادداشت میں الجھل مچا دی تھی۔

لینن گراڈ میں فاسٹل میچ ہو رہا تھا۔ بورس اشار سکی کے ہونٹ خشک ہو رہے تھے۔ چہرہ ستا ہوا تھا اور وہ شطرنج کی بساط کو گھور رہا تھا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھامے بساط کو گھورتا رہا پھر اس نے لرزتی انگلیوں سے اپنے فرزیز کو بادشاہ کے سامنے رکھ دیا۔ وہ مسکرایا۔ اس نے اپنے رخ سے اشار سکی کے فرزیز کو مارا اور کہا۔ ”یہ ہے

شہ مات“

اب وہ چیمپئن تھا۔ دنیا کا شطرنج کا عظیم ترین کھلاڑی۔ اس نے ہر میچ جیتا تھا۔ وہ جیتی جاگتی یاد تھی۔ سفید وزیر کا سر اڑا دیا گیا تھا۔ بساط پر خون گر رہا تھا۔ اور اب سیاہ فیل تلوار ہاتھ میں تھامے بادشاہ کی گردن اڑا رہا تھا۔

”قتل کرو۔“ اندر کی آواز نے کہا ”اس“ نے فیل کے ہاتھ سے تلوار لی اور اشار سکی کے سینے میں گھونپ دی۔

”قتل کرو“ اندر کوئی پھر چلایا۔

اس نے سر کو اثبات میں ہلایا اور آفٹر شیو لوشن چہرے پر ملنے لگا۔ اس نے آئینے میں اپنے عکس کو دیکھا اور دانت نکال دیے ”شکریہ بڑے میاں۔ مجھے اس کی ضرورت تھی۔“

○-----☆-----○

”وہ پاگل ہے۔ لیکن ہمیں انگلیوں پر نچا رہا ہے“ جم ناشتے کی میز پر غرایا ”الو کا

پٹھا۔“

”جم..... سوچ سمجھ کر بولو۔“ برینڈا نے سخت لہجے میں اسے ٹوکا ”ہو سکتا ہے سنڈی بھی سن رہی ہو۔“

”سوری۔ اب میں بلند آواز میں سوچنے لگا ہوں۔ کہاں ہے میری بیٹی؟ کئی دن سے اسے نہیں دیکھا۔“

”وہ اوپر کپڑے بدل رہی ہے۔ ابھی میں جا کر چیک کروں گی کہ ٹھیک بدلے ہیں یا نہیں۔“

جم نے نظریں اٹھائیں ”سوری“ اس ہفتے میں تمہارا ہاتھ بالکل نہیں بٹا سکا۔ میں جانتا ہوں، تمہارے لئے یہ سب کچھ کتنا سخت ہے۔“

برینڈا نے جھک کر اس کی پیشانی کو بوسہ دیا ”تم سنڈی کی فکر نہ کرو ڈارلنگ۔ تمہارے اپنے مسائل کچھ کم نہیں۔ سنڈی کو میں سنبھال لوں گی۔“

”میرے لئے ایک کپ کافی نکالو۔ میں سنڈی کو گڈ مورنگ کہہ آؤں۔“

○-----☆-----○

جوڈی راجرز نے انگڑائی لی اور ٹی وی آن کر دیا۔ گڈ مارنگ امریکا کے بجائے اے بی سی ٹی وی سے مسلسل قتل پر ایک گھنٹے کا خصوصی پروگرام ”قصبہ جو پاگل ہو گیا“ ٹیلی کاسٹ کیا جا رہا تھا۔

پروگرام میں کوئی نئی بات نہیں تھی۔ سب کچھ وہ پہلے ہی جانتی تھی پھر پروگرام کے بیچ میں دو نفسیات داں آئے اور انہوں نے قاتل کے شخصی خاکے پر ڈسکشن شروع کر دیا۔ بیشتر باتیں وہی تھیں، جو اخبارات کو جاری کرنے والی رپورٹ میں کہی گئی تھیں۔ مگر پھر دہری شخصیت کے حوالے سے بات چلی تو جوڈی سنبھل کر بیٹھ گئی۔

”ڈاکٹر تھامس ابھی آپ نے جیکل ہائیڈ کا حوالہ دیا ”کمپیئر کہہ رہا تھا“ اس دہری شخصیت کے چکر کی آپ وضاحت کریں۔ ایک شخصیت دنیا سے کئی ہوئی اور دوسری ملنسار، سوشل۔“

”یہ امکان ہے کہ قاتل کے ذہن پر دو مختلف شخصیتوں کا قبضہ ہو“ ڈاکٹر تھامس نے کہا ”ایک شخصیت بالکل نارمل اور پرسکون ہو اور دوسری برہم..... اور اپنی برہمی کے اظہار کے لئے قتل کا سہارا لیتی ہو۔ یہ دوسری شخصیت ممکن ہے پہلی کے سامنے دبی

رہی..... اپنے موقع کی منتظر۔ ایسی شخصیت اپنی بے بسی کے ہر لمحے سے نفرت کرتی ہے اور موقع ملے ہی طاقت ور ہو کر اپنے آپ کو منوا کر اس بے بسی کا بدلہ لیتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک شخصیت کو دوسری کی موجودگی کا علم نہیں ہوتا۔ لیکن یہ بتا دوں کہ اس طرح کے کیس کم..... بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ طب کی پوری تاریخ میں بمشکل ڈیڑھ سو ایسے کیس سامنے آئے ہیں۔“

جوڈی نے ٹی وی بند کر دیا۔ اس کا دماغ گھومنے لگا تھا۔ یہ ناقابل فہم بات تھی کہ قاتل ایک شخص کے اندر چھپا ہوا ہو گا۔ قاتل، جو اپنی مرضی سے اس شخص کے وجود سے باہر آتا ہے اور اپنا کام دکھا کر دوبارہ اپنے خول میں جا چھپتا ہے۔ ایسے شخص کو کوئی کیسے تلاش کر سکتا ہے۔

جوڈی کے دماغ پر تو بس نیڈ نکولس چھایا ہوا تھا۔

○-----☆-----○

گھر سے نکلنے سے پہلے ”اس“ نے پھر اپنے اسلحہ خانے کو چیک کیا۔ اس نے 10 گینچ کی ایک گوز گن منتخب کی۔ ساڑھے گیارہ پاؤنڈ وزنی وہ گن بھاری تھی۔ لیکن اس کی رینج ضرورت کے مطابق تھی۔ اس نے ہچکچاتے ہوئے شاٹ گن کو اس کی جگہ رکھ دیا۔ اسے کوئی ذہانت آمیز طریقہ اختیار کرنا تھا۔ خاموشی سے کام دکھانا تھا۔ اس نے چمڑے کا اٹیچی کیس اٹھایا، جس میں سائنائڈ سے بھری ہوئی ہائپو ڈرمک سرنج موجود تھی۔ اس نے میکزمز کو چیک کیا۔ اس کے انگوٹھے کے معمولی سے دباؤ پر سوئی اٹیچی کیس کے سامنے والے حصے کے ایک چھوٹے سے سوراخ سے باہر آئے گی..... اور پانچ منٹ میں وہ مر چکی ہوگی۔ تمام علامات ہارٹ اٹیک کی ہوں گی۔ چھبیس سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک! وہ مسکرا دیا۔ کیوں نہیں؟

○-----☆-----○

اپنے ڈرائیوے میں کروڑ کی طرف بڑھتے ہوئے جم نے بلیو گریٹاڈا کو دیکھا، جو سڑک کے پار کھڑی تھی۔ اور سو گز دور ایک گرین امپالا بھی موجود تھی۔ اس نے اپنی گاڑی کے نیچے جھانکا اور ڈکی کو چیک کیا۔ ایک بم ہی کافی تھا۔ اب اسے محتاط رہنا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے وہ بڑبڑایا ”یک نہ شد دو شد“ ایف بی آئی والے بھی اور

برگز کا آدمی بھی۔ یہ کیا مسخر اپن ہے، کل میں نے گریٹاڈا کو ہنسی خوشی برداشت کر لیا تھا لیکن یہ تو جلوس کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے۔“

جم کو غصہ کم آتا تھا اور بتدریج آتا تھا۔ مگر اب وہ پوری طرح تپ چکا تھا۔ یعنی وہ ان وارداتوں میں سرکھپا رہا ہے۔ قاتل کو پکڑنے کے لئے اپنی ساری توانائیاں صرف کر رہا ہے اور یہ ایف بی آئی اور اسٹیٹ پولیس کیا کر رہی ہے؟ یہ اسے تنگ کر رہے ہیں۔ اب وہ بھی جوابی کارروائی کرے گا۔ یہ خود کو سمجھتے کیا ہیں۔ انہیں نہیں معلوم کہ انچارج کون ہے۔

دوسرے اسٹاپ سائن پر اس نے بریک لگا کر گاڑی کو سائیڈ میں لگایا اور پھرتی سے اپنی کار سے اتر کر گریٹاڈا اور امپالا کو رکنے کا اشارہ کیا۔ ایک لمحے کو دونوں تعاقب کرنے والے پریشان ہو گئے کہ انہیں کیا کرنا چاہئے۔ پولیس چیف انہیں رکنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ اس کا ہاتھ اپنے ہولسٹر پر تھا۔ رکنے کے سوا ان کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔

”اپنی گاڑیوں سے نکلو اور دونوں ہاتھ گاڑیوں کی چھت پر رکھ کر کھڑے ہو جاؤ“ جم غرایا۔ اچھے خاصے لوگ جمع ہو گئے۔

”ہماری غلطی کیا ہے آفیسر؟“ گریٹاڈا کا ڈرائیور منمنایا۔

”تمہیں نہیں معلوم۔ یہاں ایک دیوانہ قاتل لوگوں کو ہلاک کرتا پھر رہا ہے۔ پچھلے ہفتے اس نے ہم سے مجھے ختم کرنے کی کوشش کی۔ میں پسند نہیں کرتا کہ اجنبی لوگ میرے گھر کے سامنے کھڑے رہیں، میری نگرانی کریں۔ میری بیوی کو بھی یہ بات پسند نہیں۔ تم آہستگی سے اپنے بڑے نکالو اور اپنی شناخت کراؤ۔“

جم نے بڑی فرصت سے ان کے نام اور حلقے اپنے پاس نوٹ کئے۔ ایف بی آئی والا تو پوری طرح بے نقاب ہو گیا۔ البتہ برگز کے آدمی نے جعلی ڈرائیونگ لائسنس پیش کیا۔ کچھ بھی ہو، یہ دونوں اب اس کا تعاقب کرنے کے قابل نہیں رہے تھے۔

”اگلی بار میں تمہیں معاف نہیں کروں گا۔“ جم نے نرم لہجے میں کہا ”میں آج کل اعصاب زدہ ہوں۔ اگلی بار شوٹ کر دوں گا اور تمہارے گھٹنے توڑ ڈالوں گا۔“

ہیڈ کوارٹرز جاتے ہوئے اسے خیال آیا کہ برگز سے تعاقب کرانے کی فرمائش تو اسی نے کی تھی۔ سچ بات ہے، غصہ بہت بری چیز ہے، وہ اس کی سرد مزاجی کہاں گئی؟

○-----☆-----○

ہیڈ کولس نے محسوس کیا کہ دو کاریں اس کا تعاقب کر رہی ہیں۔ ”انہیں شریف نیروں کا تعاقب کرنے کے سوا کام ہی کیا ہے۔“ اس نے تلخی سے سوچا۔ ریونیو والے اس کے انکم ٹیکس کے معاملات کی چھان بین میں مصروف تھے۔ وہ اتنا پیچیدہ معاملہ تھا کہ برسوں ان کی تشریف نہیں ہو سکتی تھی۔ خود اس کے لئے بھی ان معاملات کو سمجھنا آسان نہیں تھا۔

اور اب اس کے ساتھ یہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ خیر..... وہ انہیں بتادے گا کہ سپورٹس کار چلانے والے کیا کچھ کر سکتے ہیں۔

اس نے اسٹارٹنگ پر درست ترین اندازہ لگایا اور سرخ رنگ کی جھلک دیکھتے ہی ایکسپریس دبا دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے..... وہ اگلے انٹرسیکشن پر پہنچ گیا۔ وہاں اس نے گاڑی بائیں جانب موڑی اور مقامی ٹریفک میں شامل ہو گیا۔ وہ مطمئن تھا۔ اب وہ اس کے آفس پہنچ کر اس کا انتظار کرتے رہیں گے۔

اس کا آفس جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا!

○-----☆-----○

اسپانک برگز کا تعاقب کرنے والا صرف ایک تھا۔ اس نے اپنے کسی آدمی کو اپنے تعاقب پر مامور نہیں کیا تھا۔ یہ میں کیسے کر سکتا ہوں؟ اس نے خود سے کہا تھا۔ کہوں کہ آج میرا پیچھا کرو اور دیکھو کہ میں کیسے قتل کرتا ہوں۔ سننے والا مجھے احمق اور پاگل ہی سمجھے گا۔ میں جانتا ہوں کہ میں قاتل نہیں پھر کیوں اپنے تعاقب پر وقت اور ٹیکس دینے والوں کی دولت ضائع کر دوں۔ اور پھر میری نجی زندگی! اس میں کسی کو دخل دینے کا کیا حق ہے۔ ضروری ہے کہ اس پیچھا کرنے والے سے بھی پیچھا چھڑایا جائے۔

شفٹ تبدیل ہونے سے دس منٹ پہلے اس نے اسٹیٹ پولیس ہیڈ کوارٹرز میں گاڑی روکی۔ وہ تیز قدموں سے اپنے آفس میں گیا۔ سات منٹ بعد وہ آنکھوں پر دھوپ کا چشمہ لگائے، سر پر اسٹیٹ ٹروپر کا ہیٹ رکھے باہر آیا۔ ذرا دیر بعد اسٹیٹ پولیس کی بارہ گاڑیاں بارہ مختلف سمتوں میں روانہ ہو گئیں۔

فیڈرل ایجنٹ تو باؤلا ہو گیا۔ برگز کی جیگوار تو اب بھی موجود تھی مگر ڈنکرنے کا

تھا کہ صرف کار کی موجودگی سے کچھ نہیں ہوتا۔ اسے دفتر فون کر کے تصدیق کرنی چاہیے۔ ادھر برگز بنس رہا تھا۔ ان ایف بی آئی والوں کو ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے۔ وہ قصبے کی طرف جا رہا تھا۔

○-----☆-----○

بوب بیکر اور ڈون ڈیلون کو پتا بھی نہیں تھا کہ انہوں نے اپنے متعاقبین کو جھک دیا ہے۔

بیکر کی بیوی جین کو ساڑھے آٹھ بجے لانگ ووڈ میں گولف کھیلنا تھا۔ ناشتے کی میز پر اس نے بیکر سے اس کی کار مانگی۔ بیکر کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔ آٹھ بج کر دس منٹ پر بیکر کی مرسیڈیز اس کے گھر سے برآمد ہوئی اور لانگ ووڈ کلب کی طرف چل دی۔ بلیو گرینڈا اور گرین اسپالا اس کے تعاقب میں تھیں۔

سوا آٹھ بجے بیکر بیوی کی اسٹیشن ویگن میں گھر سے نکلا۔ عادت کے مطابق اس نے عقب نما کو چیک کیا۔ سڑک پر اور کوئی گاڑی نہیں تھی۔

دوسری طرف ڈون ڈیلون اپنی اسٹڈی میں کاؤچ پر سویا تھا۔ وہ ڈیورا کی فضول خرچی پر اس سے خفا تھا۔ قرض سے نجات کی کوششوں نے اسے نڈھال کر دیا تھا۔ اس نے خود ہی ناشتا بنایا۔ ناشتا کرنے کے بعد صبح ساڑھے چھ بجے وہ گھر سے نکل آیا۔ ڈیورا اس وقت خواب میں شاپنگ کر رہی تھی۔

ایف بی آئی کے ایجنٹ نے پونے سات بجے ڈیلون کے گھر کے سامنے پوزیشن سنبھالی۔ برگز کا آدمی سات بجے گمرانی کے لئے آیا۔ وہ بنگلے پر نظر رکھے رہے۔ ادھر ڈیلون نے اپنے مصروف دن کا آغاز کر دیا تھا۔

برج پورٹ ہائیڈرو ان میں ڈلنگر اپنے ایجنٹوں پر برس رہا تھا۔ ”صبح کے صرف ساڑھے نو بجے ہیں اور چھ میں سے پانچ مشکوک افراد نظروں سے اوجھل ہو چکے ہیں۔ کبوتر اڑ گئے۔ ہمارے حصے میں صرف ان کی بیٹ آئی ہے“ اس نے کہا ”ایک ہوائی ہے جو اپنی اسٹیٹ ایجنسی میں موجود ہے۔ یہ بیورو نے کس قسم کے لوگ بھیجے ہیں میرے پاس۔ یہ پانچوں واپس آئیں تو انہیں رخصت کر دو۔ بس میں بٹھا کر واشنگٹن بھیج دو انہیں۔“

اچانک اس کا موڈ بہتر ہو گیا۔ جیسے بادل چھٹ گئے اور چمکیلی دھوپ نکل آئی۔ اس بار وہ کہہ کر صحیح ایجنٹ طلب کرے گا اور بات بن جائے گی۔ اس نے اپنے پاس موجود ایجنٹوں کی فہرست نکالی۔ اس نے پانچ ایجنٹوں کا انتخاب کیا۔ جم کو اس نے مشکوک افراد کی فہرست سے خارج کر دیا تھا۔ اس نے سام سے اتفاق کیا تھا کہ بے چارہ جم ایک وقت میں کئی جگہ تو موجود نہیں ہو سکتا۔

اس نے فون قریب کھسکایا اور پیورو کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

○-----☆-----○

وہ شکار کی تلاش میں پھر رہا تھا..... شکار نمبر گیارہ اس نے ابتدا ہی میں فیصلہ کیا تھا کہ گیارہ جون کو وہ ایک عام عورت کو قتل کرے گا۔ کوئی مخصوص عورت نہیں۔ بلکہ کوئی بھی عام سی گھریلو عورت یہ ضروری تھا۔ اس نے کسی خاص عورت کا انتخاب بھی نہیں کیا تھا۔

اس نے گاڑی ایک شاپنگ سینٹر کے سامنے روکی اور انتظار کرنے لگا۔

گ اسٹور سے سفید بالوں کی ایک کمر خیدہ بڑھیا چھڑی کے سہارے چلتی نکلی۔ اس کی عمر کم از کم پچھتر سال تھی۔ اس کے ذہن میں آلپن کے قتل کا منظر پھر گیا۔ نہیں یہ بڑھیا نہیں چلے گی۔ ایک شد رنگ بالوں والی حسینہ اسے کم عمر لگی۔ اسکول کی دو طالبات اچھلتی ہوئی چلی جا رہی تھیں۔ ایک عورت اپنے جڑواں بچوں کو بچہ گاڑی میں لے جا رہی تھی۔ پھر ایک سفید فام عورت نظر آئی جو حاملہ تھی۔ اس نے سوچا کہیں اور ٹرائی کی جائے۔ اس وقت اسے وہ نظر آگئی۔ وہ ہر لحاظ سے اس کے معیار پر پوری اترتی تھی۔ وہ بد معاشی سے مسکرایا۔

وہ ٹائٹ فٹنگ کے بلیو شارٹ پہنے ہوئے تھی۔ ان دنوں وہ اس کی کمزوری بنے ہوئے تھے۔ اس کی چال بڑی مستانی تھی۔ وہ سپر مارکیٹ میں چلی گئی۔ وہ شیشے کے دروازے سے اسے خریداری کرتے دیکھتا رہا۔ ذرا دیر بعد وہ باہر نکل آئی۔

اب اس کا چہرہ پوری طرح سامنے تھا۔ اس کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ وہ بہت عام سی عورت تھی۔ قد پانچ فٹ دو انچ ہو گا۔ براؤن بال، عام سابیضوی چہرہ، موٹاپے کی طرف مائل جسم۔ تھیلما پیکل پریشان تھی۔ پچھلے کچھ عرصے سے وہ اپ سیٹ رہنے لگی تھی۔ پال

کی گرفتاری میں مدد مل سکے۔ رات میننگ کے بعد ہم نے رضا کار بھرتی کئے تھے۔ بعد میں چینگ پر پتا چلا کہ ایک رضا کار نے جعلی نام لکھوایا..... اے میں اور اس نے پتا میرا لکھوایا تھا۔ اس نے جم کی طرف پیڈ بڑھایا۔

جم نے چوتھے نمبر پر لکھا ہوا وہ نام پڑھا۔ اے میں 'کرٹل' 16 بکر پلیس، یو ایس ایم سی، مشین گن، بزو کا، چھ دستی بم۔

جم نے بزر دے کر رائس کو طلب کیا۔ پھر اس نے ونچسٹر سے ہاتھ ملایا "شکریہ ٹام۔ یہ وہی معلوم ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ تمہاری اگلی میننگ میں بھی آئے" وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر بولا "ہماری خاطر ایک میننگ کل رکھ لو۔ ہم اس کے لئے بندوبست کر کے رکھیں گے۔"

ونچسٹر ہچکچایا "ٹھیک ہے۔ میں میننگ بلاؤں گا" پھر اس کے لمبے میں زور آگیا، اسے اچانک احساس ہوا کہ اگر اس کی کمیٹی کے تعاون سے قاتل پکڑا گیا تو زبردست پبلیٹی ملے گی "ہالی اسکول میں کل رات ساڑھے آٹھ بجے۔"

"گڈ" جم نے کہا "اس شخص کے حلقے کے متعلق کچھ بتا سکتے ہو؟"

"وہ گرین ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھا۔ سر پر راج مستریوں..... والا زرد ہیٹ تھا..... پلاسٹک کا ہیٹ۔ اس کا قد چھ فٹ سے نکلتا ہوا تھا۔ جسم تمہارے جیسا تھا۔ میری ہر بات پر وہ تالیاں بجا رہا تھا۔"

"وہی معلوم ہوتا ہے" جم نے کہا اور رائس کے لئے زیادہ زور سے بزر دیا۔ پھر بے تابی سے چلایا "پال، یہاں آؤ۔ تمہیں کچھ دکھانا ہے۔"

رائس نے معذرت کی کہ وہ فون پر مصروف تھا۔ ونچسٹر کی بات سن کر اس کا چہرہ چمک اٹھا۔ بیس منٹ تک وہ تحفظ کمیٹی کی میننگ میں اس کے لئے جال بچھانے کا منصوبہ بناتے رہے۔ رائس اس کی ہینڈ رائٹنگ والا پیڈ لیب لے گیا۔ اس نے سوچا، پہلے اس کا تجزیہ کرے گا اور پھر تحریر کے ماہرین کو ہینڈ رائٹنگ اسٹڈی کرنے کے لئے دے گا۔

تھا لیکن فی الوقت نہیں۔ خطرہ بہت بڑھ جاتا۔ بچنے والے اور زیادہ مشکوک ٹھہرتے۔

انگریزی تو اس کھیل کی سنسنی خیزی تھی۔ اسے اپنی ریزہ کی ہڈی میں سردی لہر دوڑتی محسوس ہوئی۔ پولیس اس قدر قریب تھی..... لیکن کتنی دور! دل چاہتا تھا کہ انہیں اور اشارہ دیا جائے۔ آج انہیں اس کا تازہ رقعہ ملے گا۔ کیوں نہ انہیں کوئی الٹی مینم دے دیا جائے۔ سراغ رساں ڈیڈ لائن پسند نہیں کرتے۔ وہ تو پاگل ہو جائیں گے۔

وہ ویسے بھی پاگل ہو رہے تھے۔ ادھر ادھر دائروں میں بھاگ رہے تھے۔ وہ جیسے بل تھے جو ہر سرخ چیز کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔ اچانک وہ جیسے کسی اور برا عظیم میں تھا..... اسپین! وہ دنیا کا عظیم ترین بل فائٹر تھا..... بل اس پر جھپٹ رہا تھا.....

پرائیویٹ فون کی گھنٹی نے اسے چونکا دیا۔ وہ چونکا ہوا بیٹھا۔ اگر ایف بی آئی اور اسٹیٹ پولیس والے اس کی نگرانی کر رہے تھے تو وہ اس کا فون بھی ٹیپ کر رہے ہوں گے۔ اس کا پرائیویٹ فون بھی ٹیپ ہو رہا ہو گا۔ فون کی گھنٹی بجے جا رہی تھی..... نہیں، یہ رسک بہت بڑا ہے۔ اس نے فیصلہ کیا۔

اس نے دراز..... کھول کر اپنا چاقو نکالا اور اسے کھول کر بیس بورڈ کے قریب سے تار کاٹ ڈالا۔ گھنٹی بند ہو گئی۔ پنسل کی مدد سے اس نے تار کو دوبارہ دیوار کے سوراخ میں گھما دیا۔ اب وہ بالکل نارمل لگ رہا تھا لیکن فون بے کار ہو چکا تھا۔

ممکن ہے، گائیلا واپس آگئی ہو اور فون کر رہی ہو۔ نہیں، شاید یہ جین ہوگی اور اس سے پوچھ رہی ہوگی کہ اس نے بیوی کو طلاع دینے کے بارے میں کیا سوچا۔ یا پھر شاید یہ باربرا ہوگی۔ وہ اور ویوین اس کی منتظر ہوں گی۔

کوئی بھی ہو۔ اسے انتظار کرنا ہو گا۔ موقع ملتے ہی وہ فون بوتھ سے انہیں کال کرے گا۔ لیکن وہ انہیں بتا دے گا کہ وہ اسے کال نہ کریں وہ خود کال کر لے گا۔

○-----☆-----○

پونے دس بجے لیفٹیننٹ رائس نے فیر پورٹ سیونگز بینک میں سام ملڈن کو فون کیا۔

"مسٹر ملڈن آفس۔ میں مس شرمین بول رہی ہوں۔"

سے چلا ہی جائے۔ اسی میں بہتری ہے۔ یہاں پولیس قاتل کو تلاش کر کے ہلاک کر دے۔ پھر واپس آجائے گا۔ اتنے دن تفریح سہی۔ ابھی جوڑی راجرز بھی ملنے آئی تھی۔ نہ جانے کیا چاہتی ہے۔“

○ 1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99 100 ○

لیب میں پال رائس نے ملڈن کی آواز کی ریکارڈنگ کو اسپیکٹروگراف پر چلا کر دیکھا۔ وہ صرف چند جملے ہی ریکارڈ کر سکا تھا لیکن وہ ناکام نہیں تھا۔ ملڈن کا وائس پرنٹ نکلا تو اس نے نروس انداز میں وائس پرنٹس کا موازنہ کیا۔ دونوں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ ملڈن قاتل نہیں تھا۔ اس نے ملڈن کے وائس پرنٹ کو ایک لفافے میں رکھا اور لفافے پر ملڈن کا نام لکھ دیا۔

اس نے یوب بیکر اور ڈون ڈیلون کو فون کیا۔ دونوں دفتر میں موجود نہیں تھے۔
اس نے پیغام چھوڑ دیا کہ وہ دفتر پہنچتے ہی اسے فون کریں۔ معاملہ بست اہم ہے۔

_____★_____

گیارہ بجے میری کو موٹر وہیکل ڈپارٹمنٹ کے کمپیوٹر کا پرنٹ آؤٹ ملا۔ اس نے اسے چیک کیا اس میں 238 افراد کے نام اور پتے موجود تھے۔ اس کا اندازہ تقریباً درست ثابت ہوا تھا۔

میری نے سر اٹھا کر دیکھا تو جم کو اپنے پاس کھڑا پایا ”بہت درست اندازہ تھا تمہارا“ جم نے ستائشی لہجے میں کہا ”اب بتاؤ اسے اور مختصر کیسے کرو گی؟“ یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔ میری بیٹیھی سوچتی رہی۔ ان تمام افراد کو وزن چیک کرنے کے لئے طلب کیا جائے۔ جو نہیں آئے گا، وہ خود بخود مشکوک ٹھہرے گا۔ وہ بے دھیانی میں اپنے ہونٹ چباتی رہی۔ اگر وہ کوئی ایسا طریقہ نکالے کہ قاتل پکڑ لیا جائے تو.....؟ اس کے جسم میں سنسنی سی دوڑنے لگی۔ اس کا کیرئیر بن جائے گا!

○ ————— ☆ ————— ○

جوڑی راجرز فیرپورٹ سیونگنز بینک میں سام ٹلڈن کے سامنے بیٹھی تھی ”میں پہلے ہی معذرت کر لوں کہ تمہیں زیادہ وقت نہیں دے سکوں گا۔ کل مجھے اپنی بیوی کے ساتھ تفریحی ٹریپ پر جانا ہے۔ یہ پروگرام پہلے سے طے تھا۔ کہو‘ میں تمہارے لئے کیا کر سکتا

رائس سرد مرمرس شرمین سے مل چکا تھا۔ ”میں فیر پورٹ پولیس کایفٹیننٹ
رائس بول رہا ہوں۔ مسٹر ملڈن سے میری بات کرا دیں۔“
”سوری۔ لیکن مسٹر ملڈن کانفرنس میں ہیں۔“ حسب توقع جواب ملا۔
”یہ بہت اہم معاملہ ہے..... موت اور زندگی کا معاملہ۔“

لائن پر کچھ دیر خاموشی رہی پھر لائن پر مسٹر ملٹن کی ہنسی سنائی دی ”کیا بات ہے پال؟ قرض کی ضرورت پڑ گئی کیا؟“

”نہیں مسٹر ملٹن، دراصل مجھے آپ کو اور روٹری کلب ایگزیکٹو کمیٹی کے اراکین کو خبردار کرنا ہے۔ لگتا ہے، قاتل کمیٹی کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔“

”مجھے آپن کا سن کا افسوس ہوا۔ اس کی بیوی کا تو برا حال ہوگا“ ٹلڈن کی آواز میں لرزش تھی ”خیریفٹینٹ“ تم کیا تجویز کر رہے ہو؟“

”بس یہ کہ آپ محتاط رہیں۔ اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کی حفاظت کا بندوبست بھی کر دیں گے۔“

”نہیں پال‘ اس کی ضرورت نہیں۔ میں خود اپنا خیال رکھ سکتا ہوں۔ تم لوگوں کو تو خود اس وقت زیادہ سے زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہوگی۔ گڈ لک تھینکس فار دی وارننگ۔“

فون رکھنے کے بعد ملڈن چند لمحے بیٹھا رہا۔ اسے چکر آنے لگے تھے۔ قاتل نے روکو کو قتل کر کے اس کے جعلی کرنسی کے کاروبار کو بے نقاب کر دیا تھا۔ کل اس نے آپہن کو قتل کر کے منشیات کے کاروبار کی نقاب کشائی کی تھی۔ ہو سکتا ہے 'وہ اس کی جعل سازیوں سے بھی واقف ہو۔ لاکھوں کا معاملہ ہے لیکن نہیں..... یہ بات کسی کو بھی معلوم نہیں۔ کیسے معلوم ہو سکتی ہے؟ اس نے بہت احتیاط سے کام دکھایا ہے۔ پھر بھی..... کوئی نہ کوئی ثبوت تو رہ ہی جاتا ہے۔

کامیاب مجرموں کا کہیں ریکارڈ نہیں ہوتا۔ وہ جو احمق ہوتے ہیں اور پکڑے جاتے ہیں، ریکارڈ انہی کا ہوتا ہے۔ وہ کبھی پکڑا نہیں گیا تھا لیکن روکو بھی تو کبھی نہیں پکڑا گیا۔ پھر بھی قاتل کو اس کے بارے میں معلوم تھا۔ آپن کا معاملہ بھی ایسا ہی تھا۔ تو پھر یہ ممکن تو نہیں کہ وہ اس کی خرد برد سے بھی آگاہ ہو۔ اس نے سوچا، کچھ دن کے لئے قصبے

جوڈی نے پُر اعتماد بینکار کو دیکھا اور نرم مگر سنے تلے لہجے میں بولی ”مسٹر ملڈن“ آپ جانتے ہیں کہ میں یہاں بینک میں رقم کی کمی کے سلسلے میں تفتیش کرنے آئی ہوں اور یہ آپ ہی کا آئیڈیا تھا۔ پتا چلا ہے کہ رقم کی کمی جعلی ووڈر اول سلپ کی وجہ سے ہے جو آپ کی رٹکین فوٹو اسٹیٹ مشین پر تیار کی گئی تھی؟“

ملڈن مسکرایا ”ہاں۔ یہی بات ہے۔ آج کل ملازمین پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ ہر شخص جلد از جلد دولت بنانے کے چکر میں ہے۔“

”آپ کے خیال میں یہ آپ کے ملازمین میں سے کسی کی حرکت ہے؟“

”یقیناً۔ لیکن اب ایسا نہیں ہوگا۔ ہم نے کاپی میں نوکی سسٹم نصب کرا لیا ہے۔ دو چابیوں کے بغیر مشین کام نہیں کرے گی“ ملڈن نے بیب سے اسے ماسٹر کی نکال کر دکھائی۔

”آپ جانتے ہیں کہ اب مجرم کو پکڑا نہیں جاسکتا۔ سراغ مٹ چکے ہیں۔ انشورنس کمپنی نقصان پورا کر دے گی۔“

ملڈن مسکرایا۔ اس نے کرسی سے اٹھتے ہوئے جوڈی سے ہاتھ ملایا ”تمہاری آمد کا شکریہ۔“

جوڈی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے دھیرے سے کہا ”مسٹر ملڈن“ آپ چالاک بڑھے لومڑ ہیں۔ میں سیدھی بات کرنے کی قائل ہوں۔ آپ بے حد عیار بد معاش ہیں۔“

”کیا؟“ ملڈن کا منہ حیرت سے کھل گیا ”میری بات سنو.....“

”نہیں مسٹر ملڈن“ سننا آپ کو ہے“ جوڈی نے مضبوط لہجے میں کہا۔

ملڈن تن کر بیٹھ گیا۔ وہ زور سے نظر آ رہا تھا۔

”یہ سمجھنے میں مجھے دو دن لگے کہ آپ نے یہ کام کیسے کیا“ میں صرف دو لاکھ ڈالر کی خرد برد کی بات نہیں کر رہی ہوں جو آپ نے بینک سے کاپیئر کی مدد سے چرائے۔ میں ان لاکھوں کی بات کر رہی ہوں جو آپ نے گزشتہ دو سال میں نیلی آر بیکل سے لوٹے“ وہ ملڈن کے چہرے کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے لئے چہرے پڑھنا بھی اتنا ہی آسان تھا جتنا کسی اکاؤنٹ کی بیلنس شیٹ کو چیک کرنا۔

ملڈن بدستور منہ کھولے بیٹھا تھا۔ جوڈی کے اندازوں کی تصدیق ہو گئی تھی۔

”مسٹر ملڈن“ آپ نیلی آر بیکل کے سب سے قریبی مالی مشیر تھے۔ وہ آپ پر اعتماد کرتی تھی۔ گزشتہ دو سال سے آپ ہر ہفتے اس کے اکاؤنٹ سے دس ہزار ڈالر نکالتے رہے ہیں۔ آپ کے پاس ان کی اثاثہ پاور تھی۔ آپ ہر منگل کو ان سے ملنے جاتے تھے۔ لیکن آپ نے وہ رقم انہیں کبھی نہیں دی۔ وہ آپ نے کہیں چھپا کر رکھی ہے۔“

ملڈن کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ ”تم یہ ثابت نہیں کر سکتیں۔ نیلی مر چکی ہے۔“

”مسٹر ملڈن یہ ایک ریگولر رقم کی بات ہو رہی ہے..... دس ہزار ڈالر نقد ہر ہفتے۔“

ملڈن کی آنکھیں اب شعلے اگل رہی تھیں ”نیلی دنیا کی دولت مند ترین عورت تھی۔ ہفتہ وار دس ہزار ڈالر اس کے اخراجات کے لئے تھے۔ وہ کیش پاس رکھنا پسند کرتی تھی۔ میں نے صرف اس کی ہدایت پر عمل کیا تھا۔“

جوڈی نے سرد لہجے میں کہا۔ ”میں نے کہا تھا یہ بہت زیادہ ریگولر ہے مسٹر ملڈن۔ ہر ہفتے دس ہزار ڈالر۔ ان دو ہفتوں کو چھوڑ کر جب آپ تعطیلات گزارنے گئے ہوئے تھے۔ آپ کا اصرار تھا کہ اس کے اکاؤنٹ کو کوئی اور نہیں چھوئے گا۔ اس میں کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔ وہ بینک کی سب سے بڑی اور اہم کسٹمر تھی۔ وہ آپ پر اعتماد کرتی تھی اور آپ جانتے تھے کہ اس کی نگاہ کمزور ہے۔ وہ کبھی حسابات چیک نہیں کرے گی اور حسابات اس حساب سے درست تھے کہ ہر ہفتے دس ہزار ڈالر باقاعدگی سے نکالے جا رہے تھے۔“

”تم خواہ مخواہ اپنی توانائی ضائع کر رہی ہو۔ نیلی مر چکی ہے اس معاملے کی چھان بین نہیں ہوگی۔ اس کی جائیداد بہت بڑی ہے..... سیکڑوں ملین کی۔ ٹیکس میں بھاری رقومیں جائیں گی۔ تم جس رقم کی بات کر رہی ہو اس کی تو کوئی وقعت ہی نہیں۔ ٹکولس کو بہت کچھ ملے گا۔“ ملڈن کا لہجہ حاسدانہ تھا۔

جوڈی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے راز دارانہ لہجے میں کہا ”مسٹر ملڈن“ ہمیں سمجھو تا کر لینا چاہئے۔ میرے کلائنٹ کے لئے نیلی کی جائیداد کی کوئی اہمیت نہیں لیکن آپ

کے بینک سے چوری ہونے والے دو لاکھ ڈالر انشورڈ ہیں۔ اصل اہمیت ان کی ہے۔ آئی آر ایس والے اس بات میں ضرور دلچسپی لیں گے کہ ہر ہفتے دس ہزار ڈالر کا نیلی کیا کرتی رہی۔ تقریباً سالانہ پانچ لاکھ ڈالر بنتے ہیں۔ اگر آپ کے چوری ہونے والے دو لاکھ ڈالر مل جائیں یا کھاتوں میں برابر ہو جائیں تو میرے کلائنٹ کو خوشی ہوگی۔ نیلی کے معاملات جہنم میں جائیں۔“

ملڈن سوچتا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ لڑکی اپنے الزامات ثابت نہیں کر سکتی مگر اس کا اعتماد بے سبب نہیں تھا۔ آئی آر ایس والے اس کے پیچھے پڑ جاتے۔ اس کی ساکھ بھی خراب ہوتی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ آئی آر ایس والے نیلی کے معاملات کی چھان بین کریں۔ ایسا ہوا تو انہیں پتا چل جائے گا کہ بڑھیا بلا کی کتھوس تھی۔ چڑی جائے دمڑی نہ جائے۔ وہ تو شاید ہفتے میں سو ڈالر بھی خرچ نہ کرتی ہو۔ کجایہ کہ ہر ہفتے دس ہزار ڈالر! بہتر یہی ہے کہ لڑکی کی بات مان لی جائے۔ دو لاکھ کے نقصان میں دس لاکھ کا فائدہ تھا۔ وہ مسکرا دیا ”میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں مس راجرز کہ بینک میں اچھی طرح تلاش کیا جائے تو دو لاکھ ڈالر مل جائیں گے۔ وہ کہیں ادھر ادھر ہو گئے ہیں۔ تم ان کی فکر مت کرو۔“

”آج ہی؟“

”اس وقت ساڑھے گیارہ بجے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ساڑھے تین بجے تک رقم مل جائے گی۔“

”ٹھیک ہے مسٹر ملڈن“ جوڈی اٹھ کھڑی ہوئی اور مسٹر ملڈن، میری تجویز ہے کہ آپ بینک سے استعفیٰ دینے کے سلسلے میں غور کریں۔ بلکہ چھٹیوں سے واپس آنے کے بعد استعفیٰ دے دیں۔“

ملڈن نے سر جھکایا اور پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے کندھے جھک گئے تھے۔ جوڈی باہر نکل آئی۔ مشن کا ایک حصہ مکمل ہو گیا تھا۔ دولت کا بھوکا ایک چوہا اس نے پکڑ لیا تھا۔ ملڈن کا خیال تھا کہ اسے دس لاکھ ڈالر ہضم کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ آئی آر ایس کو اس سلسلے میں نہیں بتائے گی لیکن ملڈن جب چھٹیاں گزار کر آئے گا تو ایف بی آئی اس کی منتظر ہوگی۔ پیٹر بونڈ نے بندوبست کر لیا تھا۔

نیلی جیسے اور اور بھی ہوں گے، جنہیں ملڈن نے لوٹا ہوگا۔

○-----☆-----○

پونے بارہ بجے بوب بیکر نے رائس کو جوابی کال کی۔ رائس نے اس سے بھی وہی کہا، جو ملڈن نے کہا تھا۔ بیکر نے اس کا شکریہ ادا کیا ”تم فکر نہ کرو۔ میرے پاس اسلحہ بھی ہے اور میں اپنی حفاظت کر سکتا ہوں۔ فیر پورٹ میں مجھ سے اچھا نشانہ کسی کا بھی نہیں ہے۔“

رائس نے اس گفتگو کی ریکارڈنگ کو بھی اسپیکٹرو گراف پر چلایا۔ بیکر کے دائس پرنٹ کا قاتل کے دائس پرنٹ سے موازنہ کرتے ہوئے دونوں پرنٹ اس کے ہاتھ سے چھوٹے چھوٹے بچے۔ دونوں ایک جیسے تھے۔ اس کے منہ سے فاتحانہ جیج نکلی ”پکڑا گیا سالہ۔“

نیلی اور فیرو بھاگتے ہوئے آئے۔ رائس کی ہاتھیں کھلی ہوئی تھیں۔ اس نے دائس پرنٹ لہراتے ہوئے فاتحانہ لہجے میں اعلان کیا ”مجھے پتا چل گیا کہ قاتل کون ہے؟“

”کون ہے؟“ ان دونوں نے بیک آواز پوچھا۔

”بوب بیکر۔“

فیرو کا منہ بن گیا ”یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔“

”کیوں نہیں ہو سکتا۔ میرے پاس ثبوت موجود ہے“ رائس نے پُر زور لہجے میں کہا ”اس کی آواز کا پرنٹ بالکل قاتل کی آواز کے پرنٹ جیسا ہے۔“ اس نے تفصیل سے انہیں دائس پرنٹ کے متعلق بتایا۔

”سوال ہی نہیں پیدا ہوتا“ فیرو کا لہجہ پُر اعتماد تھا۔ ہفتے کی رات بیکر اور اس کی بیوی، ملڈن اور آلپن کے ساتھ ایک ہی میز پر بیٹھے تھے۔ وہ کسی بھی طرح ماری بینسن کو اغوا کر سکتا تھا نہ ہی روکو کو قتل کر سکتا تھا۔ ہم پوری چیکنگ کر چکے ہیں۔ بیٹی اشار کے قتل کی رات وہ ڈیٹرائٹ میں تھا۔ سمجھے تم، وہ قاتل نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر قاتل کئی افراد ہیں تو اور بات ہے۔“

”لیکن یہ پرنٹ بالکل ایک جیسے ہیں“ رائس نے مرے مرے لہجے میں کہا۔ وہ دائس پرنٹ کی مزید وضاحت کر رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ وہ ڈون ڈیلیوں کی جوابی کال

تھی۔ رائس نے ریکارڈز آن کر دیا۔

پانچ منٹ بعد بلی اور فیرو نے مشین سے ڈیلون کی آواز کا پرنٹ برآمد ہوتے دیکھا۔ انہوں نے اس کا موازنہ بیکر اور قاتل کے پرنٹس سے کیا۔ تینوں ایک جیسے تھے۔

”یہ ڈیلون بھی قاتل معلوم ہوتا ہے۔“ رائس نے کہا۔

”میرے خیال میں تمہاری مشین خراب ہے“ فیرو نے کہا۔

”کوئی دیوانہ آزاد گھوم رہا ہے۔“ بلی نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔ ”اور میرے

خیال میں وہ تمہاری مشین میں ہے۔“

○-----☆-----○

موقع ملتے ہی ”وہ“ جین کے گھر گیا۔ جین موجود نہیں تھی۔ لیکن دروازے پر ٹائٹلر بوائے کے نام ایک رقعہ موجود تھا۔ جین نے لکھا تھا کہ مجھے، آج ایک کام سے نیویارک جانا پڑ رہا ہے۔ کام بہت اہم ہے۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ کل تم سے ملوں گی اور تمہیں کھا جاؤں گی۔ اس نے یہ بھی لکھا تھا کہ صبح اس نے فون کرنے کی کوشش کی تھی لیکن شاید اس کا فون خراب ہو گیا ہے۔

○-----☆-----○

ایک بج کر پچیس منٹ پر اگلا خط آگیا۔ وہ اس کے منتظر تھے۔ خط گزشتہ روز فیر پورٹ ہی سے پوسٹ کیا گیا تھا۔ رائس نے پہلے اسے لیب میں چیک کیا کہ کہیں وہ خط اہم ہو۔ پھر بڑی احتیاط سے چھوئے بغیر لفافہ چاک کر کے خط نکالا گیا۔ فنگر پرنٹس موجود نہیں تھے۔ اس بار بھی لگتا تھا کہ خط اور ٹن کے ٹائپ رائٹر پر ٹائپ کیا گیا ہے۔

جم نے گہری سانس لی اور با آواز بلند خط پڑھنے لگا۔

مجھ سے کھیلنے کے لئے ذہانت ضروری ہے۔

اور اس سے تم محروم ہو۔

جیسے تم مجھ سے نفرت کرتے ہو، میں بھی تم سے نفرت کرتا ہوں۔

اب تمہیں مجھ کو پکڑنے میں جلدی کرنا ہوگی۔

کل رات تک ایک اور شخص مرچکا ہو گا۔ حکم سیاہ ہیں اور سر سرخ ہیں۔

میرا مرنے کا کوئی ارادہ نہیں کہ مجھے کام بہت ہیں۔

اگلے چند ہفتے میں مجھے تمام پتے کھیلنے ہیں۔

بالوں قتل کرنے ہیں۔

مجھے جیت کی لگن ہے اور ہار بری لگتی ہے۔

میں کون ہوں؟ بیٹھ کر سوچو۔

پکڑ سکتے ہو تو پکڑ کر دکھاؤ۔

دفتر میں سناٹا چھا گیا۔ قاتل ان کا مذاق اڑا رہا تھا۔ جیسے کوئی ’بل فائٹر‘ بل کے

سامنے سرخ رومال ہلا رہا ہو۔ وہ بہت بڑی اذیت میں تھے۔

برگزن نے خاموشی توڑی ”یہ شخص ہمیں ذلیل کر رہا ہے۔“

”تم سب بیٹھ جاؤ“ جم نے کہا ”ہم یہ خط نفسیات دانوں کو دیں گے۔ دیکھیں وہ

اس سے کیا نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ مگر پہلے یہ دیکھیں کہ ہم کیا سمجھتے ہیں۔“

بلی اور برگزن ایک ساتھ بولنے لگے۔ جم نے انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا

”ایک ایک کر کے بولو“ اس نے کہا ”میرے خیال میں سب سے پہلے تو وہ ہمارا مذاق اڑا

رہا ہے۔ وہ بڑا کھلاڑی ہے اور ہم اناڑی ہیں۔ ٹھیک ہے نا؟“

سب نے اثبات میں سر ہلائے۔

”پھر اس نے ہم سے نفرت کا اظہار کیا ہے، جو کھلی ہوئی بات ہے“ برگزن نے کہا۔

”اور یہ اس کی شخصیت کا حصہ ہے..... اس کے شخصی خاکے سے مکمل

مطابقت رکھتی ہے“ گریڈی نے اضافہ کیا۔

جم نے سر کو تھیمی جنبش دی اور مزید تبصروں کا انتظار کرتا رہا لیکن سب چپ

تھے ”اس کے بعد وہ ہم کو بتاتا ہے کہ وقت کی بڑی اہمیت ہے۔ ہمیں تیزی سے کام کر

کے اسے پکڑنا ہو گا۔“

سب خاموش بیٹھے سر ہلا رہے تھے۔

”اس کے بعد وہ کہتا ہے کہ کل وہ ایک اور قتل کرے گا اور مقتول سرخ بالوں

والا ہو گا۔“

”ہو سکتا ہے، سرخ بالوں والا کوئی سیاہ فام ہو“ گریڈی نے کہا۔

جم گریڈی کو گھورنے لگا۔ ”یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ یہاں ایسے سیاہ فام کم ہی

ہیں، جن کے بال سرخ ہوں۔“

”پھر اس نے وہ بات کہی، جس سے ہم سب خوف زدہ ہیں۔ تاش کی پوری گڈی“ گریڈی نے کہا۔

”باون قتل!“ برگز نے سگار میں دانت گاڑتے ہوئے کہا۔

”جم، کیا یہ بات میڈیا کو بتائی جائے؟“ گریڈی بولا۔

”نہیں ہم انہیں صرف اتنا بتائیں گے کہ ہمیں ایک اور خط موصول ہوا ہے“ جم نے کہا ”خط کے مندرجات تو سب کو دہلا کر رکھ دیں گے“ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ کسی بے اختلاف نہیں تھا۔

”پھر اس نے لکھا ہے کہ اسے جیتنا اچھا لگتا ہے اور بار سے اسے نفرت ہے۔ یہ نام بات ہے۔ ہر شخص اس سلسلے میں یہی محسوس کرتا ہے۔“ برگز بولا۔

جم نے کہا ”لیکن کھیل کے ضابطے بھی تو ہوتے ہیں۔ وہ یہ کہہ رہا ہے کہ وہ صرف جیتنے کے لئے کھیلتا ہے۔ اسے ضابطوں سے کوئی سروکار نہیں۔“

”یہ اشارے رسک بڑھاتے ہیں“ برگز نے اٹھتے ہوئے کہا ”اس سے اسے اور لطف آتا ہوگا۔ نفسیات دانوں نے بھی یہی کہا تھا کہ ہر بار وہ پہلے سے زیادہ خطرہ مول لے گا۔“

”ٹھیک کہتے ہو“ جم نے کہا۔ اس کی آنکھیں سوچ میں ڈوبی ہوئی تھیں ”ہم اس کی انا کو چھیڑ کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہم میڈیا کے ذریعے اسے چیلنج کر سکتے ہیں۔ ہم کہیں کہ ہم اسے نہیں پکڑ سکتے اس لئے کہ وہ بہت چالاک اور ہم بہت بے وقوف ہیں۔ اس لئے وہ ہمیں اپنی شخصیت کے بارے میں اشارے دے کر دیکھے موہوم نہیں، کھلے اشارے!“

”دور کی بات ہے جم، لیکن بن سکتی ہے“ گریڈی نے تائید میں سر ہلاتے ہوئے کہا ”ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے۔“

اس پر سب متفق ہو گئے۔ فیرونے کہا کہ چار بجے وہ پریس ریلیز جاری کر دے گا۔

میننگ پونے تین بجے ختم ہو گئی۔ طے پایا کہ انہیں سرخ بالوں والے سیاہ فاموں کو اور تمام سرخ بالوں والوں کو خبردار کرنا ہوگا۔ سب چلے گئے۔ مگر گریڈی رک گیا ”جم“

تمہارے اعصاب تباہ ہو رہے ہیں۔ وہ تم پر سوار ہو گیا ہے“ اس نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

”ٹھیک کہہ رہے ہو۔“ جم نے اثبات میں سر ہلایا۔

”تم خود کو ڈھیلا چھوڑ دو۔ بالآخر ہم اسے پکڑ لیں گے۔“

”میں بار بار پلٹ کر دیکھتا ہوں، وہ ہمارے بہت قریب ہے۔“

”وہ بھی کم بوجھ نہیں اٹھا رہا ہے۔“ جج جائے گا وہ بھی۔ اس کا بوجھ تو ہمارے مشترکہ بوجھ سے بھی بڑا ہے۔ اور وہ اکیلا ہے“ گریڈی نے ایک لمحے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”یہ مجھے غیر حقیقی لگتا ہے سام۔ میں فرسٹریشن محسوس کر رہا ہوں۔ میں برہم ہوں۔ میں تھکا ہوا ہوں پھر بھی میں پُرسکون ہوں۔“

”کوئی اس سے زیادہ تم سے طلب بھی نہیں کر سکتا جم!“

”شکریہ سام“ جم کا چہرہ روشن لگنے لگا۔

○-----☆-----○

جوڈی راجرز نے میل باکس پر نیڈ کلوٹس کا نام دیکھا اور گاڑی ڈرائیوے میں لے گئی۔ گاڑی سے اتر کر اس نے اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبایا۔ ایک پُرکشش ادھیڑ عورت نے دروازہ کھولا ”تم جوڈی ہو۔ اندر آ جاؤ۔ میں تمہاری منتظر تھی۔ میں سوزی ہوں۔“

وہ جوڈی کو ایک آراستہ و پیراسہ نشست گاہ میں لے گئی۔ دیواروں پر بیش قیمت پینٹنگ آویزاں تھیں۔ ”کیا پیو گی؟“ سوزی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں شکریہ“ جوڈی نے نرم لہجے میں کہا ”میں نے فون پر آپ کو بتایا تھا کہ میں انشورنس کمپنی کی تفتیش کار ہوں۔ مجھے کچھ لوگوں کے متعلق بیک گراؤنڈ انفارمیشن درکار ہیں اور مجھے امید ہے کہ آپ میری مدد کر سکتی ہیں۔“

سوزی نے سر کو تنہی جینش دی۔ وہ تو پولیس کی آمد کی توقع کر رہی تھی۔ نیڈ کا حالیہ رویہ ایسا ہی تھا اور سوزی کسی سے بات کرنے کو ترس رہی تھی۔ یہ لڑکی جوڈی راجرز بے ضرر بھی معلوم ہوتی تھی۔

وہ ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہیں۔ سوزی ڈیلون فیملی کے متعلق باتیں کر رہی

تھی۔ جوڑی توجہ سے سنتی رہی ”دونوں میاں بیوی کے درمیان ناپسندیدگی کا رشتہ ہے“ سوزی کہہ رہی تھی پھر اسپانک برگز اور اس کی بیوی کے بارے میں باتیں ہوئیں۔ ایلس برگز پر سوزی کے تبصرے سے جوڑی کو لگا کہ سوزی اور برگز کے درمیان کوئی چکر چل رہا ہے۔ اس قصبے میں کچھ بھی ہو سکتا تھا اور نیز اس کا مستحق بھی تھا۔

”میں اپنے دوستوں کے متعلق بات کرنا پسند نہیں کرتی“ سوزی کہہ رہی تھی ”کسی پر کچھ اچھالی جائے تو ہاتھ اپنے ہی خراب ہوتے ہیں۔ میں اسی لئے زیادہ بات نہیں کرتی“ وہ ہنس دی۔

جوڑی کو سوزی اچھی لگی۔ یہ معاملہ بیچ میں نہ ہوتا تو ان کی دوستی ہو سکتی تھی۔ سوزی پیاری عورت تھی۔ جانے وہ نکولس جیسے بور آدمی کے ساتھ کیوں گزارا کر رہی تھی۔

اچانک گفتگو کا رخ نیز نکولس کی طرف مڑ گیا۔ سوزی ہچکچائی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی جیسے ڈر ہو کہ ابھی نیز نمودار ہو جائے گا ”میرا خیال ہے“ دنیا کا ہر مرد ایک معما ہوتا ہے“ وہ دہلی آواز میں بولی ”پندرہ سال کی ازدواجی زندگی کے باوجود..... وہ بہت کامیاب ہے۔ اس نے بہت نیچے سے زندگی کا آغاز کیا تھا۔ یقین کرو، ہم نے بہت طویل سفر کیا ہے۔“

دونوں کی آنکھیں ملیں۔ سوزی نے اپنی بات جاری رکھی ”وہ جو چاہتا ہے“ حاصل کر لیتا ہے۔ وہ بہت ڈرامائی انسان ہے۔ اچانک پھٹ پڑتا ہے۔ ماحول کو بھڑکا دیتا ہے۔ وہ تیل کی فطرت کا ہے۔ آج کل ایسے لوگوں کو کون پسند کرتا ہے۔ اس کا برج جوزا ہے..... ایک وجود میں دو انسان.....“

جوڑی اپنا منی ریکارڈر آن کر چکی تھی ”مجھے کھل کر بتاؤ“ اس نے کہا۔ ”میں اس سے محبت کرتی ہوں“ سوزی نے کہا مگر پھر نکولس کی شخصیت کے نیچے ادھیڑ نے شرع کر دیے۔ اس کی آواز دھیمی تھی۔ لہجے میں پریشانی تھی اور خوف بھی تھا ”میں اس سے خوف زدہ ہوں کہ وہ خود کو تباہ کر لے گا“ اس نے آخر میں بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے ”پچھلے ہفتے میں نے ہر دن رات کی طرح گزارا ہے۔“

دروازے پر انہوں نے گرم جوشی سے ہاتھ ملایا۔ سوزی نے کہا ”میرا خیال ہے“ مسائل تو سبھی کے ساتھ ہیں۔“

جوڑی نے اثبات میں سر ہلایا۔ واپسی کی ڈرائیو کے دوران وہ سوچ رہی تھی کہ سوزی یقینی طور پر جانتی ہے کہ نکولس ہی پُر اسرار قاتل ہے۔

○-----☆-----○

روز میری شوارز سہ پہر کو اپنے اپارٹمنٹ واپس آئی تو اوپری منزل کے ہاتھ روم سے اس کے ہاتھ روم میں پانی ٹپک رہا تھا۔ اس وقت تک ہاتھ روم میں پانی کی سطح دو انچ ہو چکی تھی۔ اس نے قریب جا کر دیکھا۔ چھت سے پلاسٹر کا ایک بڑا ٹکڑا نیچے گر چکا تھا۔ ”کوئی پائپ ٹوٹ گیا ہے شاید“ وہ بڑبڑائی۔ یہ نقصان تھا جس کا ازالہ نہیں ہو سکتا تھا۔ وارن نے انشورنس نہیں کرایا تھا۔

وہ اوپری منزل پر گئی اور تھیلما کے فلیٹ کا دروازہ پیٹ ڈالا لیکن دروازہ نہیں کھلا۔ اس نے اپنے اپارٹمنٹ میں واپس جا کر اپارٹمنٹ مینجر کو کال کیا۔ وہاں سے بھی کوئی جواب نہ ملا تو اس نے فائر ڈیپارٹمنٹ فون کر دیا۔

پونے تین بجے فائر ڈیپارٹمنٹ والوں نے پولیس ہیڈ کوارٹر فون کیا کہ قاتل نے گیارہواں قتل کر دیا ہے ”اس نے ایک عام گھریلو عورت کو ڈبو کر ہلا کر دیا ہے۔“ ”وہ مر چکی ہے؟“ جم نے پوچھا۔

”جی ہاں۔“

ایک عام گھریلو عورت؟ جم اور گریڈی نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ وہ جانتے تھے کہ اس قتل سے عوام میں ہراس پھیلے گا۔ چند منٹ دونوں سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے۔ دونوں اپنے اپنے خیالوں میں گم تھے۔ پھر جم نے کہا ”یہ تو ہونا ہی تھا..... اور ہو گیا۔ آؤ چلیں۔“

تیس منٹ بعد..... ”یہ تو بدترین ہے“ جم نے یہ بات چوتھی بار کہی تھی۔ کہیں کوئی فنکر پرنٹ نہیں پایا گیا۔ حکم کے چوکے کے سوا کوئی کلیو نہیں تھا۔ موقع کا کوئی گواہ نہیں ملا۔ اس بار قاتل نے ایک عام گھریلو عورت کو عام سادہ سے طریقے سے قتل کیا تھا۔ اس نے اسے ہاتھ ٹب میں ڈبو دیا تھا۔

○-----☆-----○

جوڑی سواپانچ بجے ان واپس پہنچی۔ اس نے گاڑی پارک کی اور لابی میں داخل ہوئی۔ وہ پیئر کے آنے سے پہلے اپنے نوٹس پر ایک نظر ڈالنا چاہتی تھی اور اس کے بعد اسے نہا کر تازہ دم ہونا تھا۔ پیئر کو سات بجے آنا تھا۔

ریڈیو پر اس نے تھیلما کے قتل کی خبر سنی۔ خبر نے اسے دہلا دیا۔

ا۔ پنے کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے خطرے کا احساس ہونے لگا۔ اس نے دروازہ چوہٹ کھولا اور اچھل کر ہال میں واپس آگئی۔ اس کے کمرے میں اتری پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے کپڑے اور کاغذات 'سب فرش پر بکھرے ہوئے تھے۔

اس نے اپنے پرس میں سے اعشاریہ ۳۲ کا ریوانور نکالا اور محتاط انداز میں کمرے میں داخل ہوئی۔ اس نے کمرے 'ہر ہاتھ روم اور بالکونی کو چیک کیا۔ اسے سب سے زیادہ فکر ڈیسر کی دراز میں رکھے ٹیپ کی ریل کی تھی۔ وہ ریکارڈنگ جو اس نے نکولس سے گفتگو کے درمیان کی تھی۔

لیکن وہ غائب تھی!

اب وہ اس کمرے میں نہیں ٹھہر سکتی تھی۔ یہ بہت خطرناک تھا۔ وہ جم کو کال کرنے والی تھی۔ مگر پھر اس نے فون رکھ دیا۔ وہ بے چارہ تو اس وقت تازہ قتل کی تفتیش میں الجھا ہوا ہو گا۔ بہتر ہے کہ فیصلہ پیئر پر چھوڑ دیا جائے۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا۔ اس سے واقعات کی رفتار تیز ہو جاتی۔ اس کے دل کی رفتار تو تیز ہو ہی گئی۔

اس نے اپنے کاغذات سمیٹ کر بریف کیس میں رکھے پھر اس نے کپڑوں کو سوٹ کیس میں رکھا۔ ایک ڈنڈر لیس اس نے باہر چھوڑ دیا تھا۔ نہا کر اس نے وہ لباس پہنا پھر کمرالاک کر کے وہ لابی میں آئی۔ ڈیسک پر اس نے چیک کیا کہ پیئر بونڈ کے لئے سوٹ ریز رو کیا جا چکا ہے۔

پیئر کا انتظار کرنے کے لئے مناسب ترین جگہ لابی تھی۔ بعد میں وہ برینڈا کو فون کرے گی اور اگر ضروری ہو تو ان کے گھر قیام کر لے گی۔

وہ خوف زدہ بھی تھی اور سنسنی سے دو چار بھی تھی۔ قاتل اسے خوف زدہ کرنا چاہ رہا تھا۔ اس کا مقصد اسے قصبے سے بھگانا تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ نیڈ نکولس ہی ہے۔

○-----☆-----○

وہ اپنی گفتگو کا ٹیپ نکال کر لے گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ٹیپ اس کے لئے ضرر رساں ہے۔ اسے پتا کیسے چلا کہ وہ گفتگو ریکارڈ کر رہی ہے۔ منی ٹیپ ریکارڈر تمام وقت اس کے پرس میں رہا تھا۔ کون جانے اس میں پیش بینی کی صلاحیت بھی ہو۔ اس نے سگریٹ بجھائی اور ایک اور سگریٹ سلگائی۔

رات ہوتے ہوتے پورا قصبہ ایک بار پھر دہل گیا تھا۔ اس بار قاتل نے ایک عام گھریلو عورت کو بڑی بے رحمی سے قتل کیا تھا۔ یہ گیارہ دن میں گیارہواں قتل تھا۔ یہ مختلف قتل تھا۔ کیونکہ تھیلما محض ایک گھریلو عورت تھی۔ اس کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ اب کوئی محفوظ نہیں تھا۔ بات صرف نمایاں اور اہم افراد کی نہیں رہی تھی۔

ریڈیو پر وارننگ نشر ہو رہی تھی کہ قاتل نے جمعرات کو سرخ بالوں والے یا کسی سیاہ فام کو قتل کرنے کی دھمکی دی ہے "اس شخص کو پکڑنے کے امکانات بہت کم ہیں" جم نے کہا تھا "یہ الگ بات کہ وہ خود گرفتار ہونے کا خواہاں ہو۔ یا وہ کوئی بڑی غلطی کر دے۔ وہ ہمیں واضح تر کلیو فراہم کرے، ہماری مدد کرے یا وضاحت سے بتائے کہ اگلی بار وہ کسے قتل کرنے والا ہے۔ وہ جب چاہے، پولیس ہیڈ کوارٹرز کال کر سکتا ہے۔ ہم بے چینی سے اس سے بات کرنے کے منتظر ہیں۔ وہ ہمارے لئے ایک ایسا چیلنج ثابت ہوا ہے، جس سے ہم نہیں نمٹ سکتے۔"

رائس کا منہ بنا ہوا تھا۔ مستحمانی سے دانتوں کے ایکسپرسٹ کی رپورٹ فون پر موصول ہوئی تھی۔ تمام نوٹے نیگیٹو ثابت ہوئے تھے۔

بیلی کا چہرہ اور سیاہ ہو گیا۔ "بتاؤ" میں نے وہ نوٹے جمع کرنے میں کتنی محنت کی تھی۔ تو اب یہ سب لوگ کلیئر ہو گئے؟"

"بیکر، ڈیلون اور فیرو کو تو انہوں نے یقینی طور پر کلیئر کر دیا ہے۔ ان کے دانتوں کے نشانات یکسر مختلف ہیں۔ چیف کے سلسلے میں موازنہ کرنے کی گنجائش ہی نہیں تھی۔ اس کا ٹوٹا یہی ثابت کرتا ہے کہ شاید وہ سگار کا کونا چبانے کا عادی نہیں ہے۔ برگز اور نکولس کے نشان ملتے جلتے ہیں۔ ان کے بارے میں پورے یقین سے نہیں کہا جاسکتا۔ انہیں کلیئر نہیں کیا جاسکتا۔"

”تو ابھی دو مشکوک افراد تو ہمارے سامنے ہیں“ بلی نے خوش ہو کر کہا ”میں اور نوٹے جمع کروں؟“

”مجھے معلوم تھا کہ تم یہ پیشکش کرو گے“ رائس نے کہا ”لیکن مجھے لگتا ہے کہ اس معاملے میں کوئی بڑی گڑبڑ ہے۔“

○-----☆-----○

پونے سات بجے جوڈی نے پیٹر بونڈ کی ٹیکسی کو فیر پورٹ ان آتے دیکھا۔ ٹیکسی سے اترتے ہوئے وہ بہت ہینڈ سم لگا۔ وہ اس کی کھلی ہانہوں میں سما گئی۔

اب دو گھنٹے بعد وہ ڈرائنگ روم کے ایک پُر سکون کارنر میں بیٹھے تھے۔ جوڈی نے پیٹر کو ملڈن کے دو لاکھ کے بارے میں بتایا تو وہ ہنسنے لگا ”وہ بینک میں ہی کہیں ادھر ادھر ہو گئے تھے“ جوڈی نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ اتنا چالاک نہیں ہے، جتنا خود کو سمجھتا ہے“ پیٹر نے کہا۔ ”ایف بی آئی اسے ائر پورٹ پر دھر لے گی“ اس نے اپنا ہاتھ جوڈی کے ہاتھ پر رکھ دیا ”ٹائٹس ورک۔“

جوڈی نے ایک نیپکن کی پشت پر قتل کے محرک کی تفصیل لکھی۔ دولت..... اور بڑی دولت۔ سب کچھ ملا کر نیڈ کولس کو ساٹھ لاکھ ڈالر سے زیادہ کا فائدہ ہو رہا تھا۔

بونڈ سنبھل کر بیٹھ گیا۔ جوڈی کے فراہم کردہ اعداد و شمار بے حد دلچسپ تھے۔

بونڈ سنتا رہا۔ تھوڑی دیر میں اسے یقین ہو گیا کہ جوڈی صحیح راستے پر بڑھ رہی ہے۔

نکولس ہی وہ قاتل معلوم ہوتا تھا۔ وہ بتا رہی تھی کہ نکولس دہری شخصیت کا حامل ہے۔ ہر

بات کی معقول وضاحت موجود تھی۔ اگلے روز وہ جم سے ملیں گے۔ واقعاتی شہادتوں کے

باوجود کیس بہت مضبوط تھا۔

ادھر جوڈی کو بھی یقین ہو گیا تھا کہ پیٹر بونڈ ہی اس کے لئے مناسب ترین آدمی

ہے۔ اس کی موجودگی میں اسے تحفظ کا احساس ہو رہا تھا۔ اس کا اعتماد لوٹ آیا تھا۔ یہی تو

محبت ہے۔ اس نے ایک گہری سانس لی۔ اس کا دل اچھلنے لگا۔ کیریئر کی اہمیت اپنی جگہ۔

لیکن اہم ترین بات یہ ہے کہ کسی کو آپ کی ضرورت ہو۔

پیٹر بھی کچھ اسی انداز میں سوچ رہا تھا۔ جوڈی کی شخصیت میں اسے بہت کشش

محسوس ہونے لگی تھی۔ حسن اور ذہانت کا عجیب امتزاج تھا اس میں، زندگی میں پہلی بار وہ

کسی سے اس طرح متاثر ہو رہا تھا ”آؤ چلیں“ اس نے کہا۔

○-----☆-----○

”رینی مارٹن کا ایک جام مناسب رہے گا“ جوڈی نے جوتے اتارے اور کاؤچ پر نیم دراز ہو گئی۔

پیٹر بونڈ جام بنا رہا تھا۔ جوڈی کی آواز میں کوئی بات تھی کہ اس کا جسم تن سا گیا۔ وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر فکری مندی تھی۔

جوڈی نے اسے ڈیزی کے پھولوں کے بارے میں اور فون پر نکولس کی دھمکی کے متعلق بتایا۔ اس نے اسے کمرے کی تلاشی اور نکولس کی گفتگو کے ٹیپ کی کٹشنگی کے متعلق بتایا۔

”خدا کے لئے جوڈی..... یہ تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ تمہارے تحفظ

سے زیادہ کسی چیز کی اہمیت نہیں۔ اب میں تمہیں تنہا نہیں چھوڑوں گا۔“

جوڈی کے چہرے پر اطمینان نظر آنے لگا۔ وہ پیٹر کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

”تم اپنا سامان لے کر یہاں آ جاؤ“ پیٹر نے کہا۔ جوڈی کی نگاہوں میں استفسار دیکھ

کر اس نے جلدی سے وضاحت کی ”یہاں دو بیڈ روم ہیں۔“

”میرا کمرہ ہال کے اس طرف ہے۔ سامان میں پیک کر چکی ہوں اور اپنی بہن کو

فون کرنے والی تھی“ جوڈی نے کہا۔

کچھ دیر بعد پیٹر نے اظہار محبت بھی کر دیا..... وہ جادوئی جملہ..... مجھے تم

سے محبت ہے۔ دونوں کے جذبات باطن کی گہرائی سے ابھر آئے تھے۔

○-----☆-----○

سازھے آٹھ بجے تک فیر پورٹ ہائی اسکول کا آڈیٹوریم پیک ہو چکا تھا۔ ونچسٹر

بہت خوش تھا۔ اس کے آدمیوں نے اس خصوصی میٹنگ کی خبر تیزی سے پورے قصبے میں

پھیلا دی تھی۔ انہوں نے کسی شخص کو بے خبر نہیں رہنے دیا تھا۔

لوگ بجھے بجھے تھے۔ سب کے ذہنوں پر تھیلما پیکل کی موت سوار تھی۔ زیادہ تر

رضا کار اپنی فعلیاں ساتھ لائے تھے۔ کوئی گھر پر اکیلے نہیں رہنا چاہتا تھا۔ تمام رضا کار مسلح

تھے۔ ہولسٹرز میں بھرے ہوئی ریواور تھے۔ ہاتھوں میں رائفلیں اور شاٹ گنیں تھیں۔

یہ بات صرف ونچسٹر کو اور اس کے چند قریبی ساتھیوں کو معلوم تھی کہ اس مجمع میں سولہ پولیس والے بھی شامل ہیں۔ جم، گریڈی، برگز، رائس، بلی، فیرو، ڈی لوکا، کسٹر، پکولو اور سات اسٹیٹ ٹروپر ان میں شامل تھے۔ وہ سب سادہ لباس میں تھے۔ لیکن یہ بات انہیں بھی معلوم نہیں تھی کہ وہاں ڈنکر اور اس کے چار ساتھی بھی کھڑی ہوئی کاروں میں موجود ہیں۔ وہ اپنے ٹائٹ اسکوپس کی مدد سے ہر آنے اور جانے والے پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ تصویریں بھی کھینچ رہے تھے۔

ایک ایک کر کے رضا کار رپورٹ کرتے رہے۔ باون نئے رضا کاروں نے اپنی خدمات پیش کیں پھر ونچسٹر نے اعلان کیا کہ مسلح رضا کاروں کی ڈیوٹی کل سے شروع ہوگی۔ اس نے اپنی مختصر تقریر کا اختتام اس پر کیا..... ”آج اس نے ایک بے ضرر گھریلو عورت کو قتل کیا ہے۔ کل وہ ہمارے بچوں کو بھی قتل کر سکتا ہے مگر اس سے پہلے ہی ہم اسے قتل کر دیں گے۔“

جم پلکیں جھپکا کر رہ گیا۔ یہ بہت خطرناک سوچ تھی۔ ذرا سے شے پر کوئی معصوم آدمی مارا جاسکتا تھا۔ یہ رضا کار قاتل سے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتے تھے۔ وہ ان میں سے بیشتر کو ذاتی طور پر جانتا تھا۔ وہ سنجیدہ اور محنتی لوگ تھے جو اپنے لوگوں کے تحفظ کی خاطر سب کچھ کر رہے تھے۔ لیکن خوف زدہ لوگ مسلح ہوں تو بہت خطرناک ہو جاتے ہیں۔

بلی نے اسے مشورہ دیا تھا کہ رضا کاروں کے اس سلسلے کو روک دیں لیکن مباحثے کی بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ شہریوں کا اشت سود مند ثابت ہو سکتا ہے۔ برگز نے بتایا تھا کہ گورنر نے اسے 500 نیشنل گارڈز کے دستے کی پیشکش کی ہے۔ اس دستے کو وہ جب چاہے طلب کر سکتا ہے۔

میٹنگ پونے دس بجے ختم ہوئی۔ سب مایوس تھے کیونکہ وہ کہیں نظر نہیں آیا تھا۔ جم نے ونچسٹر کا شکریہ ادا کیا اور تھکے تھکے قدموں سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

○-----☆-----○

”وہ“ لیٹ گھر پہنچا۔ اس کی نروس بیوی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ کوئی آہٹ ہوتی تو وہ اچھل پڑتی۔ فیرپورٹ کی تمام عورتوں کی طرح تھیلما پگل کے قتل نے اسے

دہشت زدہ کر دیا تھا۔ شوہر کی کار کی آواز سے اسے سکون ہوا پھر بھی احتیاطاً اس نے پوکر اپنے ہاتھ میں رکھا۔

دروازے پر ہی وہ شروع ہو گئی۔ ”اب کس کی باری ہے ڈارلنگ؟ وہ بے چاری عورت آج قتل کر دی گئی۔ ٹی وی پر فیرپورٹ کے قاتل کے سوا کوئی خبر نہیں ہے۔ میں بہت خوف زدہ ہوں۔ یہ چکر کب ختم ہوگا؟ قاتل کب پکڑا جائے گا؟“

اس نے ہاتھ اٹھا کر سوالات کے اس آبشار کو گویا روکا ”ہنی تم بالکل محفوظ ہو۔ میں تمہیں گارنٹی دیتا ہوں۔“

”تم کیسے گارنٹی دے سکتے ہو؟“ بیوی نے تیز لہجے میں کہا ”تم ہر روز پہلے سے زیادہ دیر سے گھر آتے ہو۔ میں اکیلی ڈرتی رہتی ہوں“ اس کا جسم اب بری طرح لرز رہا تھا۔ وہ رو رہی تھی ”مجھے پٹالو“ اس نے التجا کی پھر خود ہی اس سے لپٹ گئی ”مئی کا فون آیا تھا۔ وہ میرے لئے بہت پریشان ہیں۔ وہ کہہ رہی تھیں کہ میں سامان پیک کروں اور کل ہی ان کی طرف آجاؤں۔ اس وقت تک ان کے ساتھ رہوں، جب تک یہ دیوانہ گرفتار نہیں ہوتا۔ مگر میں تمہیں بہت مس کروں گی۔“

وہ ہونٹ کاٹنے لگا۔ اس کے چہرے پر سختی چھا گئی۔ اس نے نرم لہجے میں کہا ”میں بھی تمہیں مس کروں گا مگر آئیڈیا اچھا ہے۔ بنیادی چیز تمہارا تحفظ ہے۔ تم نہالو اور ہاں“ وہ میری پسندیدہ پرفیوم لگانا میں ابھی تیار ہو کر آتا ہوں۔“

”لیکن آج صبح ہی تو.....“ وہ کہتے کہتے رک گئی۔ اس نے اس کی آنکھوں میں پڑھ لیا تھا کہ آج وہ نہیں مانے گا۔

بعد میں وہ اپنا خاص اٹیچی کیس اوپر اپنی اسٹڈی میں لے گیا۔ اس کے استعمال کی نوبت ہی نہیں آئی تھی پھر ہوٹل کے کمرے سے وہ منی شیپ ریکارڈر لے آیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اس میں اس کی فون کی گفتگو کا ریکارڈ ہو گا پھر وہ اپنے کمرے سے چلی گئی تھی۔ ”کتیا..... بونڈ کے کمرے میں سو رہی تھی۔ یہ آج کل کے جوان..... انہیں اخلاقی اقدار کا ذرا پاس نہیں۔“

اوپر پہنچ کر اس نے کھڑکیوں کے پردے گرا دیے۔ آنکھیں اسے دیکھ رہی تھیں..... اور ٹائٹ اسکوپس بھی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اسے اپنی نوٹ بک چیک

کرتے دیکھیں۔ سیاہ پنسل سے اس نے نامعلوم گھریلو عورت کے آگے کر اس لگا دیا۔ حکم کا چوکا..... اس کی فہرست کا گیارہواں نمبر۔ اس نے نوٹ بک دراز میں رکھ دی۔

اس نے دونوں ہاتھ آپس میں ملے۔ کل ایک خاص دن تھا۔ کل ایک بڑا بین الاقوامی واقعہ ہونے والا تھا۔ پرانے خیال کے محب وطن کل دوبارہ پرچم لہرانے لگیں گے۔ وہ آپ ہی آپ ہنس دیا۔ یہ کام آسان نہیں تھا۔

کل بڑی رکاوٹوں کا سامنا کرنا تھا۔ فیڈرل ایجنٹ، پرائیویٹ ایجنٹ، سیکرٹ ایجنٹ، باڈی گارڈ، رضاکار، مقامی پولیس، اسٹیٹ پولیس اور جانے کیا کیا، قصبے میں رنگ برنگے لوگوں کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ اب تو حرکت کرنا بھی آسان نہیں تھا۔ کسی کی نظروں میں آئے بغیر قتل کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔ اسی وجہ سے تو اس کے منصوبے کی سنسنی خیزی اور بڑھ گئی تھی۔ اس نے اپنے بالوں میں انگلیاں لہرائیں۔

رضا کاروں پر اسے ہنسی آنے لگی۔ یہ طے تھا کہ وہ کسی کو شوٹ ضرور کر دیں گے۔ بس اسے یہ احتیاط کرنا تھا کہ وہ ان کے ہتھے نہ چڑھے۔ وہ ان کی مینٹگ میں گیا تھا مگر اس نے اتنا اچھا بھیس بدلا تھا کہ کسی کو اس پر شک بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ ان کے کیمرے بھی اسے نہیں تلاش کر سکتے تھے۔

اب پولیس اضافی کلیوز طلب کر رہی تھی۔ انہوں نے اعتراف کیا تھا کہ وہ بہت چالاک ہے۔ اسے گرفتار کرنا ان کے بس کی بات نہیں۔ وہ ہنس دیا۔ اسے پھنسانے کی، اکسانے کی، بے وقوف بنانے کی کوشش! ہا ہا ہا۔ لیکن نہیں، وہ سچ کہہ رہے تھے۔ تو کیوں نہ وہ ان کی مدد کرے۔ اس طرح کھیل کی سنسنی اور بڑھ جائے گی۔ اور پھر اسے تو معلوم ہی ہے کہ وہ کیا کرنے والے ہیں۔

پولیس والے پریشان تھے۔ جم تھک گیا تھا۔ اس کی خود اعتمادی رخصت ہو چکی تھی۔ اس کے باوجود کسی بھی وقت خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ برگز اتنا ذہین نہیں تھا جتنا اس نے سمجھا تھا۔ وہ عورتوں پر بہت وقت ضائع کرتا تھا مگر احمق تھا۔ ڈنگرا بھی تک نامعلوم آدمی تھا اور نامعلوم آدمی کی حیثیت سے اس کی عزت کرنا ضروری تھا۔

ویوین گائیڈ کا اچھا نعم البدل ثابت ہوئی تھی۔ وہ گائیڈ جیسی حسین تو نہیں تھی لیکن زور دار، اس کا موڈ بننے لگا.....

○-----☆-----○

آدھی رات ہو چکی تھی۔ پال رائس اپنے بستر میں بیٹھا چنچ رہا تھا۔ ”یہ وہی تھا..... وہی“ اس نے ایک بار پھر ہمیں شکست دے دی۔ خبیث کہیں کا!“

اس کی بیوی ریٹا کی آنکھ کھل گئی۔ وہ بھی اٹھ بیٹھی ”کیا ہوا پال؟ کیا بات ہے؟ خواب دیکھ رہے تھے کیا؟ تم ٹھیک تو ہو؟“

رائس بستر سے اٹھ کر نسلنے لگا۔ لگتا تھا وہ بلند آواز میں سوچ رہا ہے۔ ”ہاں یہی بات ہے۔“ وہ کہہ رہا تھا ”میں نے بیکر اور ڈیلون کو فون کیا۔ وہ دفتر میں نہیں تھے۔ انہوں نے مجھے کال بیک کیا ہے مگر انہوں نے نہیں۔“ اس ”خبیث نے کیا تھا۔ وہ ان کی آواز بنا کر بول رہا تھا۔ اس فون میں وہ طاق ہے۔ اسی لئے تو بیکر اور ڈیلون کے وائس پرنٹ اس کی آواز سے میچ کر رہے تھے۔ فون ہی اس نے کیا تھا۔ بات وہ ہی کر رہا تھا چالاک آدمی۔ اسے میری اسپیکٹرو گراف کے بارے میں معلوم ہو گیا ہو گا۔ وہ مشین پر میرا اعتماد متزلزل کرنا چاہتا تھا اور تقریباً اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو گیا۔“

”آؤ بستر پر سو جاؤ۔ تم بچوں کو جگا دو گے“ ریٹا نے رائس سے کہا۔

”میں اوپر جاؤں گا۔ مجھے کچھ سوچنا ہے۔“ رائس بیوی کی پیشانی چوم کر اوپر چلا گیا۔

کل وہ اس کیس میں ملوث ہر شخص کی آواز ریکارڈ کر کے وائس پرنٹ نکال لے گا۔ وہ پوشیدہ ریکارڈر استعمال کرے گا جو اس کے جسم سے بندھا ہو گا۔ کل وہ اسے پکڑ لے گا۔

○-----☆-----○

”اسے“ یہ سن کر پریشانی ہوئی تھی کہ پولیس لیڈ نے اسپیکٹرو گراف حاصل کر لیا ہے۔ جلد یا بدیر رائس اس کا وائس پرنٹ حاصل کر لے گا اور اس کی آواز..... جو اس نے روکو کی آواز کی نقل اتاری تھی، موازنہ کرے گا۔ یہ خطرناک بات تھی۔

”وہ“ نہیں جانتا تھا کہ اس کی آواز بدلنے کی صلاحیت اسپیکٹرو گراف کو دھوکا دے سکتی ہے یا نہیں۔ کسی کی آواز میں بول کر انسانی کانوں کو دھوکا دینا تو اس کے لئے آسان بات نہیں تھی لیکن شاید آواز بدلنے سے بنیادی وائس پرنٹ نہیں بدلتا ہو گا۔ تجربہ کر

کے دیکھا جائے۔ مگر ابھی نہیں۔ پہلے منصوبے پر مکمل طور پر کام کر لیا جائے۔ منصوبہ ہر لحاظ سے مکمل اور بے داغ تھا!

ان حالات میں..... لیکن نہیں۔ وہ خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ اسے اپنے وائس پرنٹ کے اس وائس پرنٹ سے ڈائریکٹ موازنے سے بچنا ہوگا جو وائس کے پاس موجود ہے۔ اس آپٹیکل گراف سے کیسے پیچھا چھڑایا جائے۔ اس کی درستی کو مشکوک قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ کام وہ ڈیلون اور بیکر کی آواز میں وائس کو فون کر کے پہلے ہی کر چکا ہے۔ یوں وائس کی تیزی میں کمی آگئی ہوگی۔ لیکن وائس بھی چالاک آدمی ہے۔ وہ مشین کو یقیناً چیک کرے گا۔ ایسے بات نہیں بنے گی۔ ہاتھیوں کو مزید کنفیوز کرنا ہوگا۔

شام کو وہ پھر جم کے روپ میں پولیس یلب میں گھسے گا۔ وہ پہلے ہی دیکھ چکا ہے کہ وائس نے وائس پرنٹ اپنی دراز میں رکھے ہیں۔ اس نے سوچا وہ کیا کرے؟ وائس پرنٹ تباہ کر دے لیکن نہیں۔ انہیں بدلنا زیادہ بہتر رہے گا۔ اس نے یہی کام دکھایا تھا۔ اس کا وائس پرنٹ اب ٹلڈن کے لفافے میں تھا۔ ٹلڈن کا وائس پرنٹ اس کے اپنے لفافے میں تھا۔ اب وائس جب بھی کسی کی آواز کا موازنہ کرے گا تو ٹلڈن کے وائس پرنٹ سے کرے گا۔ خوب تماشا ہوگا۔

○-----☆-----○

۱۲ جون..... جمعرات

دھوپ نے کمرے میں آکر جسم میں سویاں چھوئیں تو جوڑی بیدار ہو گئی۔ صبح ہو چکی تھی۔ اس نے سرگھما کر پیئر کو دیکھا۔ وہ اب بھی سو رہا تھا۔ وہ پیئر کو محبت پاش نظروں سے نکلتی رہی۔ سوتے میں وہ اور اچھا لگ رہا تھا۔

پیئر بہت اچھا تھا..... مگر شوہر کی حیثیت میں نہیں ابھی وہ شادی کے لئے تیار بھی نہیں تھی۔ اس کے لئے کام کی بہت زیادہ اہمیت تھی۔ ہو سکتا ہے کہ کام نمٹنے کے بعد وہ چھٹیاں منانے ہوئی جائے تو پیئر بھی اس کے ساتھ چلے۔ چار ہفتے کی چھٹی کم نہیں ہوتی۔

وہ پیئر پر جھک کر..... سیر بھی جاگ گیا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

○-----☆-----○

اسپانک برگز نے ایلس کو سامان پیک کرنے میں مدد دی۔ پھر وہ سوٹ کیس نیچے لایا اور انہیں ڈکی میں رکھا۔ اس نے بیٹی کی پیشانی چومی اور ایلس کو اپنا کر پیار کیا۔ ایلس کو اس کی گرجوٹی اور شدت نے حیران کر دیا۔ ہمیشہ ایسا کیوں نہیں ہوتا؟ صرف جدائی کے وقت ہی ایسا ہوتا ہے۔

سورج دھندلے پردے سے جھانک رہا تھا۔ اس کا چہرہ پھیکا ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دھند چھٹے گی اور دن چمکیلا ہو جائے گا۔ سڑک کے اس طرف مسز تھامسن اور ان کے بچے اپنی کار میں روانگی کی تیاری کر رہے تھے۔ پورے قصبے کا یہی حال تھا۔ لوگ قصبہ چھوڑ کر مختلف سمتوں میں بھاگ رہے تھے۔ وہ اپنے تحفظ کے لئے یہی کر سکتے تھے۔ اس کی اور فیر پورٹ کی جنگ نے انہیں پناہ گزین بنا دیا تھا۔

○-----☆-----○

”وہ“ اپنے کچن میں میز پر بیٹھا کھاتے :۔ اخبار میں تھیلما پیکل کے قتل کی تفصیل پڑھ رہا تھا۔ بے چاری عالم خور۔ وہ بالکل اس بہن جیسی تھی جو اسے کبھی نہیں ملی تھی۔ وہ بے چاری ماں کے پیٹ میں ہی مر گئی تھی۔ اب جلد ہی وہ دونوں اوپر ملیں گے اور عمرے دوست بن جائیں گے۔ اسے بھی کوئی قریبی دوست میسر نہیں آیا تھا لیکن اسے کبھی کسی سے دوستی کرنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔ قریبی دوست کتنا اچھا ہوتا ہوگا، کیسا لگتا ہوگا۔ کسی کے چاقو گھرنے کے لئے بھی تو قریب ہی ہونا پڑتا ہے۔

لعنت ہو اس ڈیلی نیوز پر۔ اس کے متعلق آرٹیکل پر آرٹیکل شائع کر رہا ہے۔ سب بکواس..... نری بکواس۔ کہتے ہیں کہ وہ ایک نا اہل اور غیر اہم آدمی ہے۔ بیکار ردی، جانے یہ کالم نویس کیسا ہوگا۔ یہ تو طے ہے کہ اس نے زندگی میں کوئی بڑا..... اہم کام کبھی نہیں کیا ہوگا۔ کبھی کسی کو قتل بھی کیا ہے اس نے؟

ٹائم نے بھی اسے جنسی اہلیت سے محروم لکھا تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ جنسی فرسٹریشن کے تحت قتل کرتا ہے۔ ہا ہا..... لیکن سنو۔ ہو سکتا ہے، یہ سچ ہو۔ اس کی بھوک نہیں مٹی تو فرسٹریشن تو ہوتا ہے نا۔ یہ سچ ہے۔ اس نے سوچا کہ وہ ٹائمز کو لکھے گا کہ ان کا اندازہ آدھا درست ہے۔ نااہلی غلط فرسٹریشن درست۔

پوسٹ کا بھی عجیب حال ہے۔ پچھلے چھ دن سے پہلے صفحے پر بھی اور آخری صفحے

پر بھی وہ ہی وہ تھا لیکن آج صرف صفحہ اول۔ آخری صفحے پر محمد علی کی بڑی تصویر ہے۔ وہ دوبارہ رنگ میں اترنے کا اعلان کر رہا ہے۔ پاگل ہو گئے ہیں اخبار والے۔

کیا پوری دنیا نہیں جانتی کہ وہ..... ہاں وہ دنیا کا عظیم ترین باکسر ہے۔

اس کے سر میں چکر سے آگئے۔ جسم ہلکا پھلکا ہو گیا۔ شاید گرمی کا اثر ہے۔ یہ موسم گرما کی شام ہے۔ یا کئی اسٹیڈیم کھپا کھچ بھرا ہوا ہے اور وہ رنگ میں ہے..... محمد علی کے ساتھ۔ اس نے علی کے چہرے پر بائیں سے فلک کیا..... پھر دوسرا..... اور تیسرا..... علی کی آنکھوں میں الجھن تھی۔ وہ چکرایا ہوا نظر آ رہا تھا۔ پھر اس کی آنکھوں میں خوف جھلکا۔ وہ اپنے قدموں پر تھرک رہا تھا۔ اس کے پاؤں کینوس پر نکتے نظر نہیں آ رہے تھے۔ اس نے اپنے ہاتھ گرا لئے۔ وہ علی کو حملہ کرنے کا چیلنج دے رہا تھا۔ علی اسے بچ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ صرف فٹ ورک سے خود کو بچاتا ہے۔ اس کا دماغ ناقابل تسخیر ہے۔

علی اب ہانپ رہا ہے۔ اس کا منہ کھلا ہے۔ اس کا ماؤتھ پیس گر چکا ہے۔ وہ اپنا چہرہ علی کے چہرے کے قریب لے جاتا ہے..... اور پھر اس کے منہ پر تھوک دیتا ہے۔ علی غصے سے اس کا گلا دبوچنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب ”وہ“ پیتل کا کلب پن کر علی کے جڑے پر گھونسا مارتا ہے۔ علی گر جاتا ہے۔ وہ اس کے جسم کے نازک حصوں پر ٹھوکریں مارتا ہے۔ بیک گراؤنڈ سے بڑھے کی آواز اس کی سماعت میں گونجتی ہے..... مارو..... قتل کر دو اور وہ دوبارہ علی کے سر پر ٹھوکر مارتا ہے۔

وہ اپنے اس تخیل پر خود ہنس دیا۔ ہاں..... شاید اس کا دماغ سلسپ ہو رہا ہے۔ لیکن سب ٹھیک ہے۔ وہ تو ہر فن مولا ہے۔..... عظیم ترین۔

وہ اچھل کر کھیلے ہو گیا اور اپنے قدموں پر تھرکنے لگا۔ اس نے کئی خیالی ہنچوں سے خود کو بچایا اور پھر خیالی حریف پر ٹکونے برسانے لگا۔ پھر وہ دو دو کر کے میسمنٹ کے زینے اترنے لگا۔ تین سیڑھیاں اوپر اس کا پاؤں پھسلا۔ اس نے خود کو سنبھالا۔ ورنہ وہ بہت برا کرتا۔ پھر بھی وہ سامنے دن دیوار سے بری طرح ٹکرایا۔

تکلیف کے اس جھٹکے نے اسے ارادہ دیا۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیا وہ پاگل ہو گیا ہے؟ اتنا مکمل اور بے داغ منصوبہ بنایا۔ اتنی بے صورتی سے اس نے مکمل درآمد کیا اور منصوبے پر

عمل درآمد کے دوران یہ کیا احمقانہ حرکتیں کر رہا ہے وہ؟ پاگلوں جیسی! اگر اس نے احتیاط نہ برتی تو وہ پیدا ہونے سے پہلے ہی خود کو ختم کر لے گا۔

اس نے کان لگا کر سنا۔ بڑھا ہنس رہا تھا۔ آج اسے اپنا شاندار اسلحہ استعمال کرنا تھا۔ اس خیال سے اس کی نبضیں تیز ہو گئیں۔

○-----☆-----○

یہ دیوانگی شروع ہونے کے بعد بارہواں دن تھا۔ فیورٹ خوف اور دہشت سے سن ہو چکا تھا۔ لوگ سسے ہوئے تھے۔ ہر شخص دوسرے کو شک کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ ساتھ ہی انتقام کی آگ بھی بھڑکنے لگی تھی۔ اس کا بھرپور اظہار فیورٹ اسموک شاپ کے مالک ولی وہیل نے کیا ”اگر وہ میرے ہاتھ آجائے تو میں اس کی دونوں ٹانگیں کاٹ ڈالوں گا۔ وہ ٹانگیں پولیس کو دے کر میں کہوں گا کہ باقی جسم میں انہیں اس وقت دوں گا جب مجھے انعام مل جائے گا۔“

فیورٹ بلڈنگ اینڈ لون ایسوسی ایشن نے ایسی معلومات فراہم کرنے کے لئے ایک ہزار ڈالر کا انعام مقرر کیا تھا جس کے نتیجے میں وہ پکڑا جائے۔ فیورٹ پولیس نے بھی ایسی ہی پیشکش کی تھی۔ بارہ جون کی صبح دس بجے تک انعام کی مجموعی رقم ۹۶۵۰۰۰ ڈالر ہو چکی تھی۔ قسمت آزمائی کرنے والے جوق در جوق فیورٹ کا رخ کر رہے تھے۔ جب کہ قصبے کے لوگ پناہ کی جستجو میں بھاگ رہے تھے۔

○-----☆-----○

وہ سب پھر جم کی میز کے گرد جمع تھے۔ مشکوک افراد کی فہرست کو سکیڑا جا رہا تھا۔ فیرو نے جیب سے سگریٹ نکال کر سلگایا۔ پھر بولا ”کل ہمیں چھ مشکوک افراد پر توجہ مرکوز کرنے اور انہیں شک سے کلیئر کرنے یا قاتل کو پکڑ لینے کی ہدایت کی گئی تھی۔ سو اس وقت تک ساڑھے چار افراد کلیئر ہو چکے ہیں۔“

برگز اس سے نظریں نہیں ملا رہا تھا۔ ”سب سے پہلے ہم نے گزشتہ گیارہ دن کے حوالے سے قاتل کا ٹائم فریم بنایا۔ چارٹ دیکھیں“ اس نے ایک بڑا چارٹ بلیک بورڈ پر لگا دیا۔ تاریخ..... مقام..... واقعہ..... اس کے ایکشن کا ٹائم فریم۔

۱- یکم جون۔ اتوار۔ نامعلوم۔ اورٹن کا قتل۔ سہ پہر شام۔

۲- دو جون۔ پیر۔ نی ہال کے باہر۔ ڈونیلی کو ڈائنامیٹ سے اڑایا گیا۔ ٹھیک و بچ کر پچاس منٹ۔

۳- تین جون۔ منگل۔ شور ہیون۔ بیٹی اشار کا قتل۔ رات ساڑھے بارہ اور ڈیڑھ کے درمیان۔

۴- چار جون۔ بدھ۔ اوکونو کی اپارٹمنٹس۔ بچ والر۔ ٹی وی میکینک نے قتل کی تیاری کی۔ رات ساڑھے آٹھ اور ساڑھے نو بجے کے درمیان۔

۵- پانچ جون۔ جمعرات۔ جم کا گھر۔ جم پر بم سے حملہ۔ جم محفوظ۔ صبح پونے آٹھ بجے۔

۶- پانچ جون۔ جمعرات۔ چرچ۔ ریورنڈ پال فریڈرکس کا قتل۔ صبح دس اور گیارہ بجے کے درمیان۔

۷- چھ جون۔ جمعہ۔ فیرپورٹ ان۔ ڈی مارکو پر اس کا چھاپا۔ وہ اسٹیٹ ٹروپر کے بھیس میں تھا۔ شام چار بج کر بیس منٹ۔

۸- چھ جون۔ جمعہ۔ فیرپورٹ ان گولڈ روم۔ وارن پینی کی مائیکروفون میں بجلی دوڑنے سے موت۔ شام ساڑھے چار اور پانچ بجے کے درمیان۔

۹- چھ جون۔ جمعہ۔ اورٹن کا مکان۔ اسٹیٹ ٹروپر کے روپ میں موٹر سائیکل چھوڑ گیا۔ تقریباً ساڑھے پانچ بجے۔

۱۰- سات جون۔ ہفتہ۔ روکوڑ کیڈیلاک ایجنسی۔ وہائی پر قابو پایا گیا۔ چھ اور پونے آٹھ بجے کے درمیان۔

۱۱- سات جون۔ ہفتہ۔ فیرپورٹ ان۔ لیفٹی کی مرمت، انگلیاں کاٹ دی گئیں۔ چھ اور آٹھ بج کر درمیان کے درمیان۔

۱۲- سات جون۔ ہفتہ۔ روکوڑ۔ پولیس ہیڈ کوارٹرز۔ روکو کا قتل۔ چھ اور آٹھ بج کر بائیس منٹ کے درمیان۔

۱۳- سات جون۔ ہفتہ۔ نامعلوم۔ رائس کو روکو کی آواز میں فون کیا۔ ٹھیک آٹھ بج کر بائیس منٹ۔

۱۴- سات جون۔ ہفتہ۔ لانگ ووڈ کاؤنٹی کلب۔ ماری نینسن پر مجرمانہ حملہ اور اس کا اغوا۔ رات دس اور ساڑھے دس بجے کے درمیان۔

۱۵- آٹھ جون۔ اتوار۔ دو صد سالہ مجسمہ۔ ماری نینسن کو قتل اور پینٹ کیا۔ شاید اداکل صبح۔

۱۶- آٹھ جون۔ اتوار۔ نامعلوم۔ فراڈگ کو فون۔ تقریباً رات آٹھ بجے۔

۱۷- نو جون۔ پیر۔ فیرپورٹ یاٹ کلب۔ فراڈگ کو لٹکا دیا۔ صبح ساڑھے سات اور آٹھ بجے کے درمیان۔

۱۸- دس جون۔ منگل۔ فیرپورٹ ڈرگ اسٹور آہین کا قتل، منشیات فروش کی گرفت۔ سہ پہر ڈھائی اور ساڑھے تین بجے کے درمیان۔

۱۹- دس جون۔ منگل۔ فیرپورٹ ہائی اسکول۔ تحفظ کمیٹی کی ریلی میں شرکت۔ رات ساڑھے آٹھ اور دس بجے کے درمیان۔

۲۰- گیارہ جون۔ بدھ۔ پکل کا اپارٹمنٹ۔ تھیلما پکل کو ڈبو کر قتل کیا۔ صبح نو بجے اور گیارہ بجے کے درمیان۔

”یہ شخص اتنا متحرک ہے کہ اس نے مشکوک افراد کو صفائی پیش کرنے کے لامحدود مواقع فراہم کئے ہیں“ فیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا ”ان اشخاص کے لئے جو ”وہ“

نہیں۔“ اس نے برگز کی طرف دیکھا۔ لیکن برگز اسے نظر انداز کر رہا تھا۔ ان کی نظریں نہیں مل سکیں۔ ”ہم نے اپنے طور پر تفتیش کی ہے۔ بوب بیکر کھینچ ہو گیا۔ ہفتے کی رات

وہ لانگ ووڈ کاؤنٹی کلب میں تھا۔ وہ اپنی بیوی کے ساتھ ٹلڈن اور آہین کی میز پر بیٹھا تھا۔ وہ لوگ آٹھ بجے سے کچھ دیر پہلے آئے تھے اور ماری نینسن کے اغوا ہونے تک وہاں

موجود رہے۔ ایک درجن ایسے گواہ موجود ہیں جو حلفیہ بیان دینے کو تیار ہیں کہ بیکر ایک منٹ کو بھی ان کی نگاہ سے اوچھل نہیں ہوا۔ پھر جس رات بیٹی اشار کا قتل ہوا، وہ کاروبار کے سلسلے میں ڈیٹرائٹ گیا ہوا تھا۔ وہ..... ”وہ“ نہیں ہو سکتا۔“

وہ چند لمحے سوچتا رہا۔ ”ہیری ہواکل جمعرات کے دن دس اور بارہ بجے کے درمیان دندان ساز کے پاس تھا۔ اس کی داڑھ نکالی جا رہی تھی۔ یہ بہت تکلف کا کام

ہوتا ہے۔“

فیرو ایک لمحہ خاموش رہا۔ پھر اس نے کانغذ کا ایک ٹکڑا اٹھالیا ”ڈاکٹر برل اور اس کی نرس حلفیہ بیان دینے کو تیار ہیں کہ دس بجے سے بارہ بجے تک وہ مطب سے باہر نہیں نکلا۔ جبکہ ریورنڈ پال فریڈرکس کو بارہ بجے قتل کیا گیا تھا پھر کوریا میں جنگلی خدمات کے دوران ہوا کل کو سانپ نے کاٹ لیا تھا۔ وہ سانپ کی قربت برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ سانپ اس سے پچاس گز دور ہو تب بھی اسے کچھ ہونے لگتا ہے۔ نہیں وہ ہمارا مطلوب مجرم نہیں ہے۔“

”ڈون ڈیلون کو مٹھوک افراد کی فہرست سے نکالنا پڑا۔ منگل کی رات اس کی اپنی بیوی سے ایسی جگ ہوئی کہ ان کی پڑوسی اسٹینڈ فیلڈ کو انہیں چپ کرانے کے لئے آنا پڑا۔ وہ لوگ نو بجے ان کے گھر آئے اور ایک گھنٹے کے لگ بھگ رکے۔ وہ حلفیہ بیان دیں گے کہ جس وقت قاتل تحفظ کمیٹی کی میٹنگ میں شریک ہو رہا تھا، ڈیلون اپنے گھر میں موجود تھا۔“

لڑائی کس بات پر ہوئی تھی؟" رک نے معصومیت سے پوچھا۔

فیروز ہنکچایا پھر اس نے جواب دیا ”وہ ہمیشہ رقم پر جھگڑا کرتے ہیں۔ ڈیپورا اندھا دھند خرچ کرنے والی ہے لیکن اس بار جھگڑے کا سبب ڈیپورا کی غیر نصابی سرگرمیاں تھیں۔“

برعز اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ”میں نے کہا تھا کہ افواہوں کو نظر انداز کرنا ہو گا۔“ اس نے فیروز آکھیں نکالیں۔

”میں نے تمہارا نام تو نہیں لیا۔“ فیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

”اس کی ضرورت نہیں تھی۔ تمہارے لہجے نے سب کچھ بتا دیا۔“ برگز نے سخت لہجے میں کہا ”ڈیپورا اور میں بس اچھے دوست ہیں۔ کبھی ہم ایک آدھ ڈرنک کے لئے ملتے ہیں۔ اس بات کو یہیں رہنے دو“ وہ دوبارہ بیٹھ گیا۔ جم نے دیکھا۔ اس کی گردن جامنی رنگ کی ہو رہی تھی۔

فیرو کو برگز کے غصے نے اپ سیٹ کر دیا تھا۔ اسے سنبھلنے اور اپنی بات آگے بڑھانے میں تمیں سینڈ لگے۔ ”ڈیلون کی سیکریٹری کا حلفیہ بیان ہے کہ وہ جمہرات کو

ساڑھے دس بجے اپنے ایک کلائنٹ کے ساتھ اپنے دفتر میں تھا۔ یہ وہ وقت ہے 'جب پال فریڈرکس کو قتل کیا گیا۔ اور منگل کو ایک بجے وہ اپنے کینٹینی سے آئے ہوئے مہمان ایس ڈاؤسن کے ساتھ گولف کھیل رہا تھا..... یعنی اس وقت میں جب آلین کو قتل کیا گیا۔ وہ ہمارا مطلوبہ شخص نہیں۔ اس کے ہاتھ صاف ہیں۔"

جم نے بے چینی سے پہلو بدلا اور سرگوشی میں برگز سے کہا ”دوست“ اب تو مختصر سا گروپ رہ گیا ہے ہم تین آدمیوں کا۔“

”ہم کشتی راں لوگ زندگی سے لطف اٹھانے والے ہوتے ہیں۔ ہم ایسے نہیں ہو سکتے۔ یہ کوئی بہت چالاک شخص ہے جو ہمیں دانستہ مشکوک بنا رہا ہے“ برگز نے کہا۔

”چیف، ہم نے تمہیں بھی مشکوک افراد کی فہرست سے باہر کر دیا۔“ فیرو کھل کر مسکرایا۔ اس نے دیکھا، برگز کے سوا سبھی کی باچھیں کھل گئی ہیں ”ہم نے ہر روز تمہارے ساتھ کام کیا ہے اور دیکھا ہے کہ تم اسے گرفتار کرنے کی کیسی سرتوڑ کوشش کر رہے ہو۔ یہ بات اسپانک کے لئے بھی درست ہے۔ لیکن.....“

”تم نے اصرار کیا تھا کہ ہم تم دونوں کو بھی مفکوک سمجھیں۔ اسی لئے ہم نے ایسا کیا۔ چیف، تم اس لئے بھی کلینر ہو کہ اس نے تم پر بم سے حملہ کیا۔ یہ درست ہے کہ یہ کام تم خود بھی کر سکتے تھے مگر ہم جانتے ہیں کہ وہ کار تمہیں کتنی پیاری تھی۔ تم اس کار کی تباہی گوارا نہیں کر سکتے تھے۔ یہ کسی اور کا کام ہے۔ ہمیں یقین ہے اس پر۔“

”یہ کمزور دلیل ہے“ جم بڑبڑایا۔

فیرو مسکرایا۔ ”تم اتنے مصروف رہے ہو چیف کہ تم سے جائے واردات سے عدل‘
موجودگی کا ثبوت یا گواہ طلب کرنا بھی زیادتی ہے۔ چنانچہ ہم نے برینڈا سے بات کی۔ اس کا
حلفیہ بیان ہے کہ بیٹی اشار کے قتل کے وقت تم گھر میں بستر پر تھے پھر ہفتے کی رات جب
روکو کی لاش ملی تو رائس نے ساڑھے آٹھ بجے تمہیں گھر فون کیا۔ تم گھر پر موجود تھے۔
گیارہ بج کر پچاس منٹ پر اس نے پھر فون کیا کہ ماری سینس اغوا ہوئی تھی۔ تم اس وقت
بھی گھر میں موجود تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ واردات کر کے تم فوراً گھر پہنچ گئے ہو۔ پھر تم
نے جس طرح سام گریڈی کو بچایا، اس سے بھی تمہاری برات ثابت ہوتی ہے۔ اس واقعے
میں وارن چینی کے ساتھ تم بھی مر سکتے تھے۔ چنانچہ ہم نے سرکاری طور پر تمہیں کلیئر کر

دیا ہے۔

جم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ بھی یہ بات جانتا تھا مگر وہ ڈسٹرب تھا۔ اسے تو کل کی باتیں بھی ٹھیک طرح سے یاد نہیں تھیں۔ گیارہ دن تو بہت دور کی بات ہیں۔ وقت کے بہت سے جزیرے ڈوب چکے تھے۔ یادداشت کے سمندر میں ان کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔ اس نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا۔ دوپہر ہونے والی تھی۔ سب کچھ اتنا تیز ہو رہا تھا کہ اس کا ساتھ دینے کے لئے اس کے دماغ کو دوڑ لگانی پڑ رہی تھی۔ وہ تھک گیا تھا..... بلکہ نڈھال ہو چکا تھا۔

وہ برینڈا کے بیان کی وجہ سے اسے کلیئر کر رہے تھے۔ یہ کس قسم کی شہادت ہے؟ برینڈا اکثر نیند کی گولیاں لیتی تھی اور غائب غلا ہو جاتی تھی۔ وہ ایسے میں خود اسے قتل کر دیتا تو اسے پتا نہ چلتا۔ نام کو بتانا ہو گا کہ ٹھوس شہادت کسے کہتے ہیں لیکن..... یہ اور بات کہ وہ قاتل نہیں تھا۔ وہ یہ بات جانتا تھا اور وہ پولی گراف ٹیسٹ کے لئے تیار تھا۔

فیرو اب براہ راست برگز کو دیکھ رہا تھا۔ ”ہم نے اسپانک کو فہرست سے خارج کرنے کی کوشش کی ہے“ اس نے کہا ”ہمارے پاس اس پر شک کرنے کی کوئی بڑی اور حقیقی وجہ بھی نہیں۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ برگز اس چارٹ میں دیے گئے اوقات میں سے کسی ایک میں اپنی کہیں اور موجودگی ثابت کر دے۔“ ”فیرو ہچکچایا“ مثلاً ہفتے کی رات اس کا دعویٰ ہے کہ یہ فیرو پورٹ سینما میں تھا۔ ہمارے پاس ایسے گواہ موجود ہیں جنہوں نے نو بجے رات اسے اکیلے سینما میں جاتے دیکھا۔ مگر ایسے گواہ بھی ہیں جنہوں نے دس منٹ بعد اسے سینما سے باہر نکلتے دیکھا۔“

”باہر نکلتے وقت اسپانک اکیلا تھا؟“ سام گریڈی نے پوچھا۔

”جی نہیں“ فیرو نروس نظر آنے لگا۔

”مختاط رہو“ برگز نے اسے ڈپٹا۔

جم سوچ رہا تھا کہ اس رات تو برینڈا بھی قلم دیکھنے گئی تھی۔ ہو سکتا ہے اس نے اسپانک کو وہاں دیکھا ہو۔ وہ برینڈا سے پوچھے گا۔

”دیکھو۔ اپنی بیرونی سرگرمیوں کی وضاحت نہ کرنے کی میری ذاتی وجوہات ہیں“

اسپانک برگز نے کہا ”تم بھی جانتے ہو کہ میں وہ نہیں۔ تم آج سہ پہر پولی گراف ٹیسٹ کا انتظام کرو۔ میں یہ بات ثابت کر دوں گا۔“

فیرو نے رائس کی طرف دیکھا۔ رائس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

برگز چاہ رہا تھا کہ گفتگو کا رخ کسی طرح تبدیل ہو جائے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ جم کو معلوم ہو۔ سچ یہ ہے کہ سینما میں وہ برینڈا سے ملا تھا اور اس کے ساتھ ہی باہر آیا تھا۔ میکیز میں اس نے برینڈا کو ایک ڈرنک دلایا تھا اور پھر اس کے ساتھ ہی گھر گیا تھا۔ وہ یہ کیسے بتا سکتا تھا کہ اس نے برینڈا کو درغلائے کی کوشش کی تھی اور ناکام رہا تھا۔ جم کو تو یہ بات معلوم نہیں۔ لیکن فیرو جانتا تھا کہ وہ سینما سے میکیز گئے تھے اور اس نے اس بات سے نہ جانے کیا نتیجہ نکالا ہو گا۔ جب کہ یہ اس کا اب تک کا واحد معصوم ایئر تھا۔ یہ وہ واحد فتح تھی جو اس سے دامن بچا کر نکل گئی تھی۔

گریڈی نے محسوس کیا کہ فضا بہت کشیدہ ہو گئی ہے۔ اس نے موضوع بدلا ”اسپانک“ تم بھی پہلے دن سے اس کی گرفتاری کے لئے سرگرداں ہو۔ کیا تمہیں ان گیارہ دنوں میں اپنے آفس میں کوئی ایسی میننگ یاد نہیں آتی جو ان اوقات میں ہوئی ہو“ اس نے چارٹ کی طرف اشارہ کیا۔

برگز اٹھ کھڑا ہوا مگر پھر کرسی کے بہتے پر چڑھ گیا۔ ”سام“ میں آزاد آدمی ہوں۔ اکیلے کام کرنا پسند کرتا ہوں۔ میں ڈائری بھی نہیں رکھتا کہ بتا سکوں کس دن کس وقت میں کہاں تھا۔ ہاں میں کوئی اہم میننگ مس بھی نہیں کرتا۔ باقی وقت میں آزاد پھرتا ہوں۔ اب تم لوگ جو چاہو سمجھو۔“

برگز جانتا تھا کہ آزادی کا وقت وہ کہاں صرف کرتا ہے۔ لیکن اپنی محبوباؤں کو بے نقاب بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اسے ان کی عزت کا پاس تھا۔ اتنی عورتوں سے تعلقات رکھنے میں یہی تو مصیبت ہے کہ وقت بہت ضائع ہوتا ہے مگر اتنا وہ جانتا تھا وہ قاتل نہیں ہے۔

اچانک اسے کچھ یاد آگیا۔ وہ پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ ”ہاں..... مجھے یاد آگیا“ اس نے فاتحانہ لہجے میں کہا ”میں بیٹی اشار کے جنازے میں شریک ہوا تھا۔ یہ جمعے کی شام چار بجے کی بات ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب مجرم نے ڈی مار کو پر قابو پایا تھا۔“

”تم اسے ثابت کر سکتے ہو؟“ فیرو نے اسے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نے کہا ”سب کڑیاں ملتی جا رہی ہیں۔ ہمارے دو پروفیشنل نگرانی کرنے والے اس کے پیچھے ہیں۔ اب کے وہ قتل کرنے کی کوشش کرے گا تو پتہ نہیں سکے گا۔“

”باس“ اس بار تو وہ ہماری بے خبری میں لیٹرین بھی نہیں جاسکتا ”ایف بی آئی کے الیکٹرونکس چیپمن برٹ تھا منسن نے کہا ”اس کا آفس گھر فون..... ہر جگہ بگ لگا دیے گئے ہیں۔“

”بس ٹھیک ہے۔ وہ سوئے تو اس کی سانسوں کی آواز بھی ہم تک پہنچی چاہئے۔“ ڈنگر بولا۔

”تمہیں یقین ہے کہ ہم یا برگز ہمارا مطلوبہ آدمی نہیں؟“ ٹیم کے اس شخص نے کہا جسے شیطان کا وکیل کہا جاتا تھا۔ اس کا نام گبز تھا۔

”پورا یقین ہے“ ڈنگر نے سخت لہجے میں کہا ”گریڈی کا دعویٰ ہے کہ وہ پورے ہفتے جم کے ساتھ رہا ہے..... سائے کی طرح اور گریڈی کوئی عام آدمی نہیں۔ وہ یورو کے مستعد ترین افراد میں سے ہے۔ وہ دیانت دار بھی ہے..... بلکہ شاید ضرورت سے زیادہ کہ اس کی دیانت داری بعض اوقات خود اس کے لئے ہی نقصان دہ ثابت ہو جاتی ہے۔ گریڈی حلفیہ کہتا ہے کہ جم قاتل نہیں ہو سکتا۔ وہ کہتا ہے کہ اس نے جم جیسا ذہین اور اپنے پیشے سے مخلص آدمی زندگی میں نہیں دیکھا۔“

”اگر وہ ایسا ہی ہے تو قاتل اب تک آزاد کیوں ہے۔ رسوائی تو جم ہی کی ہو رہی ہے۔“

”ہمیں قاتل کو کتر سمجھنے کی غلطی نہیں کرنی چاہئے“ ڈنگر نے کہا ”اب جم کا چچا پھوڑ دو۔“

”اور برگز کے بارے میں کیا کہتے ہو تم؟“

”وہ عورتوں کا رسیا ہے۔ جیسے ہم نزلے کے دوران ٹشو پیپر استعمال کرتے ہیں وہ عورتوں کو استعمال کرتا ہے۔ اس ہفتے وہ پانچ عورتوں سے ملا۔ انہی میں سے ایک اس کی ایک موقع پر جائے واردات سے عدم موجودگی کی گواہ ہے۔ ذرا سوچو تو“ جم کی بیوی! یہ شخص معما ہے۔ ڈیوٹی کے دوران وہ مستعد پولیس افسر ہے اور ڈیوٹی کے بعد پلے بوائے۔ اس کا تعاقب کرنا بھی آسان نہیں۔ وہ ایک دن میں چار پانچ کشتی گاڑیاں استعمال کرتا

ہے۔ لیکن وہ قاتل نہیں ہے۔ وہ بس اپنے سائیڈ گیم چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہمارا مطلوبہ آدمی نیڈ نکولس ہی ہے۔ وہی ہو سکتا ہے اور اگر وہ نہیں ہے تو خدا ہم پر رحم کرے ہم پھر زیرو پوائنٹ پر پہنچ جائیں گے۔“

○-----☆-----○

ڈون ڈیلون بے حد نروس تھا اور پسینے میں نہا رہا تھا۔ جوڈی راجرز بیٹی اشار کے انشورنس کی چھان بین کر رہی تھی۔ اسے کسی فراڈ کی تلاش تھی۔ ڈیلون مس راجرز کی ساکھ سے خوب واقف تھا۔ وہ بونڈ اینڈ بونڈ سے وابستہ تھی، جو ٹاپ انشورنس انویسٹی گٹر تھے۔

ایزکنڈیشنز فل چل رہا تھا پھر بھی پسینہ نہیں رک رہا تھا۔ اس کی قمیض جسم سے چپک گئی تھی۔ اس کا خوف بے بنیاد نہیں تھا۔ بٹھے کی ایک پالیسی پر جو اس نے جعلی دستخط کرائے تھے وہ عام سے ایک جعل ساز کا کام تھا۔ اس نے مالی پریشانیوں سے مجبور ہو کر یہ حرکت کی تھی لیکن اسے یقین تھا کہ کوئی چپک نہیں کرے گا۔

فرم کی ساکھ دو پشت سے تھی۔ اس کے باپ نے اور خود اس نے اتنی محنت کی تھی کہ وہ اس ساکھ کے مستحق تھے۔ انہوں نے اب تک کوئی گڑبڑ بھی نہیں کی تھی۔ چار لاکھ ڈالر کی ادائیگی کر کے اس نے خود کو اور ڈیپورا کو مالی مشکلات سے نکالا تھا۔ شادی بچانے کی بھی یہی صورت تھی۔

اور اب وہ خوف زدہ تھا کہ اس کا فراڈ پکڑا جائے گا۔ ثابت ہو جاتا تو کم از کم دس سال کی سزا ہوتی۔ ذاتی ساکھ کے علاوہ کاروبار بھی تباہ ہو جاتا اور ڈیپورا اس پہلے شخص کے ساتھ چلی جاتی جو اسے دولت کی جھلک دکھاتا۔ اس نے سوچا، اگر اس بار بیچ گیا تو ڈیپورا کی فضول خرچی کو ضرور کنٹرول کرے گا۔ نہ مالی تو اسے گھر سے نکال دے گا۔

جوڈی راجرز نے فون کر کے کہا تھا کہ وہ بیٹی اشار کی پالیسی کے متعلق بات کرنا چاہتی ہے۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ کیا عذر تراشے؟ اس ذہنی کیفیت میں تو وہ سب کچھ سچ ہی بتا سکتا ہے۔ اب تک وہ سچ ہی بولتا رہا ہے۔ بہتر ہے کہ سچ ہی بولا جائے۔

اس نے سیکریٹری سے مس اشار کی فائل منگوائی۔ فائل پر اوپر ایک لفافہ رکھا تھا..... میوچل شیورٹی کمپنی کے نام۔ وہ پوسٹ کیے جانے کے لیے بالکل تیار تھا ”ہائی

گاؤ" وہ چلایا۔ "یہ ابھی تک پوسٹ نہیں کیا۔ میں نے یہ تمہیں پیر کی صبح دیا تھا" اس نے لفافہ کھولا۔ اس میں جعلی دستخط والے کانڈات تھے۔ وہ ایک دم پڑ سکون ہو گیا۔ سیکریٹری کی حماقت نے اسے بہت بڑی مصیبت سے بچا لیا تھا۔

اس نے سیکریٹری کو طلب کیا جسے وہ کب سے نکالنے کے بارے میں سوچ رہا تھا مگر اس بار اس نے اسے تنخواہ میں اضافے کی خوش خبری سنائی "تمہاری سستی نے میری عمر بھر کی محنت کو اکارت ہونے سے بچا لیا مس ہاورز" اس نے کہا "تمہیں اندازہ نہیں کہ میں تمہارا کتنا شکر گزار ہوں۔"

○-----☆-----○

رائس نے اسٹیٹ پولیس سے وائس اسٹریس لٹلنرز مستعار لیا تھا۔ اب وہ اس کا طریق کار بلی کو سمجھا رہا تھا۔ "یہ آدمی کی آواز سنتا ہے اور اس بات کی پیمائش کرتا ہے کہ بولنے والا کتنا دباؤ محسوس کر رہا ہے۔ بالکل دباؤ نہ ہو تو یہ آٹھ گرین روشنیاں بدستور چلتی رہتی ہیں۔"

"اس کا مطلب؟" بلی نے پوچھا۔

"آٹھوں سبز روشنیوں کا مطلب ہے کہ بولنے والا سچ بول رہا ہے۔" رائس نے جواب دیا "اس کے برعکس آٹھ سرخ روشنیاں جل جائیں تو سمجھ لو کہ بولنے والا زبردست دباؤ میں ہے۔ ممکن ہے کوئی بڑی کٹری اس کی ٹانگ پر رینگ رہی ہو لیکن یہ یقینی ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔"

"ہم اسے آزما سکتے ہیں؟"

رائس مسکرایا اور اس نے مشین کا سوچ آن کر دیا "تمہارا نام کیا ہے؟" اس نے بلی سے پوچھا۔

"گس بلی" آٹھوں سبز روشنیاں چمکتی رہیں۔

"حال ہی میں تم نے کوئی شہادت چھپائی ہے۔"

"نہیں" بلی کی آواز لڑکھاہٹی۔ اس بار آٹھوں روشنیاں سرخ ہو گئیں۔ رائس ہنسنے لگا۔ بلی بھی خوش دلی سے مسکرا دیا۔ "پال، تمہیں تو مداری ہونا چاہئے، کرتب دکھایا کرو۔"

"اسی وقت جم لیب میں آگیا۔ مشین رائس کے عقب میں تھی..... اس کی انظروں سے دور۔ اور مشین آن بھی تھی۔

بلی نے پوچھا "آپ چیف ہیں؟ ہے نا؟"

"صبح تک تو تھا" جم نے منہ بنا کر کہا۔

"تم قاتل ہو؟" بلی نے بہت تیزی سے پوچھا۔

جم نے بلی کو خشکیوں نگاہوں سے دیکھا "ہیل نو۔ تم پاگل ہو گئے ہو یا نشہ کر لیا ہے۔"

مشین پر آٹھ سبز روشنیاں جگمگا رہی تھیں۔ بلی اور رائس کے دانت نکلے ہوئے تھے۔ وہ چیف کو مشین کے متعلق بتانے لگے۔

○-----☆-----○

لنچ کے دوران جوڈی نے پیٹر کو بتایا کہ ڈون ڈیلون ایمان دار ثابت ہوا۔ اس کی فرم لائق اعتبار ہے اور بیٹی اشار کا انشورنس گڈ آرڈر میں ہے۔ عجیب بات ہے، شروع میں اسے ڈیلون پر شک تھا۔ فون پر وہ نروس بھی لگ رہا تھا اور لگتا تھا کہ طے سے بچ رہا ہے۔ لیکن چیک کرنے پر تمام معاملات درست ثابت ہوئے۔

ڈیلون کو شاید معلوم نہیں تھا کہ بیٹی اشار نے اپنی وصیت میں اس کے لیے پانچ لاکھ ڈالر چھوڑے ہیں۔ جوڈی نے کہا کہ وہ اور پیٹر شام کو اس کے دفتر جائیں گے اور اسے یہ خوش خبری سنائیں گے۔

○-----☆-----○

دوپہر تک ٹی وی اور ریڈیو نے یہ خبر لاکھوں افراد تک پہنچا دی کہ قاتل نے بارہویں شکار کے لیے کسی سیاہ فام کو یا سرخ بالوں والے کو منتخب کیا ہے۔ فیرپورٹ کے ایسے رہنے والوں کو جو اس حملے کے مطابق ہوں، فیرپورٹ سے چلے جانے کا مشورہ دیا جا رہا تھا اور اس حملے کے لوگوں کو جو کہیں اور ہوں، ہدیت دی جا رہی تھی کہ وہ فیرپورٹ آنے کی زحمت نہ کریں۔

اپنے گھر جاتے ہوئے جین نے چار بار ریڈیو پر یہ وارننگ سنی۔ وہ جلد از جلد گھر پہنچنا اور اس سے ملنا چاہتی تھی۔ اس نے اس سے شادی کا وعدہ کیا تھا۔ گھر پہنچ کر اس نے

نرائی کیا۔ اس کا پرائیویٹ فون اب بھی خراب تھا اور عام فون پر اس نے کال کرنے کو سختی سے منع کیا تھا۔

وہ سوچنے لگی کہ آخر وہ اسی پر کیوں رہی تھی۔ اس کا جواب سادہ سا تھا۔ وہ طاقت ور، مگر محبت کرنے والا، مہربان اور ہمدرد انسان تھا۔ وہ اسمارٹ بھی تھا اور کامیاب بھی۔ اس سے زیادہ وہ اس کے متعلق کچھ نہیں جانتی تھی۔ ضرورت بھی کیا تھی۔ وہ ہنس دی۔ آج وہ اس کے انتظار میں جاگتی آنکھوں اس کے خواب دیکھے گی۔

○-----☆-----○

نیز کولس نے اپنی گاڑی کچے راستے پر موڑی۔ وہ بہت پرسکون اور سرسبز علاقہ تھا۔ اس نے جھیل کے سامنے فشنگ لاج کے آگے گاڑی روکی۔ کوئلہ اور کئی پیکٹ نکال کر ڈوک سے بندھی کشتی کے پاس لے جا کر رکھ دیے۔ اس نے ڈوک سے ملحق ہٹ کا تالا کھولا اور وہاں سے مچھلیوں کے چارے کا ایک ڈبا، ایک پیڈل اور چند منتخب فشنگ راڈز نکالے اور انہیں بھی کشتی کے پاس لے آیا۔ کشتی میں سامان رکھ کر اس نے اسے سیدھا کیا۔ پندرہ منٹ بعد وہ اپنی کشتی میں اپنے پسندیدہ اسپاٹ کی طرف جا رہا تھا۔

تمام راستے اس کے وجود میں نظریں جھپکتی رہی تھیں۔ یہ نگرانی کرنے والے پروفیشنل معلوم ہوتے تھے۔ انہیں ڈاج دینے کا خیال بھی اس کے ذہن میں نہیں آیا تھا۔ چلو اچھا ہے، وہ شیڈ کے نیچے بیٹھے اسے فشنگ کرتے دیکھتے رہیں۔ اس کا کیا جاتا ہے وہ اپنے آفس کے پریشر سے نجات حاصل کرنے اور سکون سے اپنی اگلی موز کے بارے میں سوچنے کے لیے یہاں آیا تھا۔ گیارہ دن میں گیارہ قتل بہت بڑا جھٹکا تھے۔ پیرن اس طرح کا..... اس کے لیے فائدہ مند تھا..... جیسے شکار اسی نے منتخب کیے ہوں۔ کیا کوئی اسے پھنسانے کی کوشش کر رہا ہے؟ مگر کون؟

اس نے خود کار انداز میں ڈور پانی میں ڈال دی۔ اس کام کے لیے سوچنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

وہ جھین کے بارے میں سوچنے لگا۔ اس کے ساتھ اس کی کشتی میں گزارا ہوا وقت بہت حسین تھا۔ سرخ بالوں والی حسینہ بہت پرجوش تھی لیکن اسے یقین تھا..... اس کی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ جھین نے اسی کشتی پر کسی اور اس کے ساتھ ایسا ہی وقت گزارا

ہے۔ شاید برگز کے ساتھ، لڑکیوں کے معاملے میں یہ اسپانک برگز کتنا خوش قسمت آدمی ہے۔

کاش سوزی بھی اتنی ہی پرجوش ہوتی اور آج تو وہ چلی ہی گئی ہے۔ اسے بہت برا لگا تھا مگر پھر اس نے سوچا کہ یہ اچھا ہی ہوا۔ اب سوزی اور اس کی بیٹی نیویارک میں محفوظ تو رہیں گی۔ ارے..... وہ تو بھول ہی گیا کہ وہ مشکوک ترین فرد ہے۔ لوگ اسے قاتل سمجھتے ہیں۔ کیوں نہ سمجھیں، وہ قاتل کے حلقے پر پورا اترتا تھا۔ مقتولین کی موت اس کے لیے منفعت بخش ثابت ہوئی تھی۔ اسے تقریباً ستر لاکھ ڈالر ملے تھے۔ اس نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ لوگوں کو شکایت ہوگی کہ وہ خوش قسمت ثابت ہوا۔ جبکہ اس نے اپنی قسمت آپ بنائی تھی۔ لالچ اور فریب، یہ اس کے دودھتھیار تھے۔ اس نے محنت بھی تو کی تھی..... دوسروں سے بہت زیادہ۔ مگر اب تو اسے سب سے زیادہ فکر اپنی پوزیشن کلیئر کرنے کی تھی۔

ضرورت جائے واردات سے عدم موجودگی کے ایک ثبوت کی تھی۔ اس پر سب متفق تھے کہ گیارہ قتل ایک ہی شخص نے کیے ہیں۔ اس لیے صرف ایک ثبوت ہی کافی تھا۔ اس نے یاد کرنے کی کوشش کی۔ ڈونلی کو آڑایا گیا تو وہ قریب ہی موجود تھا۔ ریورنڈ فریڈرکس کے قتل کے فوراً بعد اسے چرچ سے نکلتے دیکھا گیا۔ یہاں تو الٹا ہی ثابت ہو رہا تھا۔ نہیں، اس کے پاس ایسا کوئی ثبوت نہیں تھا، اب کیا کیا جائے۔

اچانک اسے خیال آیا کہ اس نے ابھی تک ایک مچھلی بھی نہیں پکڑی۔ نگرانی کرنے والے کیا سوچیں گے؟ اس نے پہلو بدلا اسی وقت ایک مچھلی لگ گئی۔

ادھر کنارے پر ایف بی آئی کے ایجنٹ اور اسپانک برگز کے ٹروپر مل بیٹھے تھے۔ اب کولس کسی بھی سمت سے بچ کر نہیں نکل سکتا تھا۔ ان کے پاس دو ہیلی کاپٹر بھی موجود تھے۔ وہ کشتی میں بھی کہیں نہیں نکل سکتا تھا۔ وہ اپنی طاقت ور دور بینوں سے اس کی ایک ایک حرکت دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے اس کی کار کو پہلے ہی چیک کر لیا تھا۔ اس میں کوئی ہتھیار نہیں تھا۔

ان تینوں کا اپنے آپ سے مستقل رابطہ تھا۔ ایف بی آئی کے دونوں ایجنٹ ریڈیو پر ڈنکر کو رپورٹ دے رہے تھے۔ جبکہ ٹروپر اسٹیٹ پولیس ہیڈ کوارٹرز سے رابطہ

رکھے ہوئے تھے۔ وہاں سے ایک ہی جواب ملتا ”اسے نظر سے اوجھل نہ ہونے دینا۔ آج ابھی تک کوئی قتل نہیں ہوا ہے۔ ہم اسے رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہتے ہیں۔ اس کی واپسی سے پہلے کوئی قتل ہو گا بھی نہیں۔“

کشتی کی جانب سے قتمہ سنائی دیا۔ وہ تینوں چونک پڑے۔ ”وہ کچے ہوئے انگور کی طرح پھٹ رہا ہے“ ٹروپر نے تبصرہ کیا۔

”اس کا دماغ اس کا ساتھ چھوڑ رہا ہے۔“ ایجنٹوں میں سے ایک نے کہا۔

لیکن یہ تبصرے حقیقت سے بہت بعید تھے۔ نکولس کو ایک ثبوت یاد آگیا تھا۔ اب وہ ثابت کر سکتا تھا کہ وہ قاتل نہیں ہے۔ وہ کشتی کو کنارے کی طرف دھکیلنے لگا۔ بیس منٹ بعد وہ اپنی کار میں فیرپورٹ واپس جا رہا تھا۔

○-----☆-----○

تقریباً چار بجے خاصی سوچ بچار کے بعد جم اور گریڈی اس نتیجے پر پہنچے کہ قاتل نہ تو کسی سیاہ فام کو قتل کرنا چاہتا ہے نہ کسی سرخ بالوں والے کو۔ وہ ممکنہ اہداف کی اس فہرست کو دیکھ رہے تھے جو ان کے اسٹاف نے بنائی تھی ”ہم نے سرخ بالوں والا“ نتیجہ اس اشارے کی مدد سے نکالا تھا۔..... سر سرخ ہیں۔ یہ بتاؤ سرخ اور کون ہے؟“

”کیا مطلب؟“

”میرا خیال ہے، یہ اتنا ڈائریکٹ اشارہ نہیں جتنا ہم سمجھ رہے ہیں۔“

”میں تم سے متفق ہوں۔ فریڈ والے اشارے کو ہم بھگت چکے ہیں“ سام گریڈی نے کہا۔

”میرے ذہن میں سرخ سے سرخ کا تصور آتا ہے..... کیونٹ! یہاں بیٹی اشار کی جاگیر کے قریب اسی کلچرل ایجنسی کی جاگیر ہے۔ یہی ایگزیکٹو کلاتی ہے۔“

”اور ہیڈ کا مطلب ہے ان کا لیڈر“ گریڈی کے لہجے میں سنسنی تھی۔

”ممکن ہے لیکن آج کل ایک روسی لیڈر یہاں آیا ہوا ہے۔ کل اسے اقوام متحدہ سے خطاب کرنا ہے۔ ممکن ہے وہی قاتل کا اگلا شکار ہو۔“

”گڈ گاڈ۔ یہ قتل تو دھماکا خیز ثابت ہو گا۔“

”اور ہم اس کے تحفظ کے لیے کچھ کر بھی نہیں سکتے۔ روسیوں کی تو فوج کی فوج

نہیں ایگزیکٹو میں موجود ہے۔ میں انہیں کال کروں گا کہ سیکورٹی کا انتظام اور ٹائٹ کر دیں۔“

سوا چار بجے جم نے اوٹنگ کمانوف کو کال کیا۔ وہ روسی کلچرل ایجنسی کا فرسٹ سیکریٹری تھا۔ کمانوف نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مہمان کے تحفظ کا بندوبست پہلے ہی سے موجود ہے۔ اور یہ اس کی..... کمانوف کی ذمہ داری ہے۔ پولٹ بیورو کے تھرڈ سیکریٹری کو کچھ نہیں ہو گا۔

جم نے ریسپور رکھ دیا ”انہوں نے اپنا سرخ سر لا کر میں محفوظ کر دیا ہے“ اس کا لہجہ طنزیہ تھا۔

○-----☆-----○

اسکول میں قائم کردہ اسٹیشنل کمانڈ پوسٹ کمیونی کیشن سینٹر میں مصروفیت بہت تھی۔ سارجنٹ بوب مارٹن کے پاس اسٹاف کی کمی نہیں تھی لیکن وہ بے زار ہو چکا تھا۔ اس کی آنکھوں کے نیچے حلقے پڑ چکے تھے۔ کافی اور سگریٹ کی زیادتی نے بھی اثر ڈالا تھا۔ گزشتہ دو دنوں میں ہر ایک منٹ میں اوسطاً چار کالز موصول ہوئی تھیں..... ایک گھنٹے میں دو سو چالیس فون کالز۔ اس پر مستزاد یہ کہ اسے پہلے دن گیارہ سو مشکوک افراد کو چیک کرنا پڑا تھا۔

○-----☆-----○

شام کا وقت تھا۔ میری پوٹر اپنی ڈیسک پر فون کے سامنے بیٹھی تھی۔ اسے وائس اسٹریس لائنز کے بارے میں معلوم ہوا تو اسے ایک آئیڈیا سوچا۔ وہ اسے ٹیلی فون سے منسلک کر کے مشکوک افراد سے فون پر وزن پوچھ سکتی تھی۔ اس طرح وقت اور زحمت کی بچت ہو جاتی۔

مشین پر سرخ روشنیاں جگمگائیں ”کیا آپ کو پورا یقین ہے؟“ اس نے پوچھا۔

”۱۶۳ پاؤنڈز“ دوسری طرف سے جواب ملا۔ سرخ روشنیاں پھر جگمگائیں۔

”شکریہ“ میری نے کہا اور ریسپور رکھ دیا۔ پچھلے ایک گھنٹے میں اسے تجربہ ہوا تھا

کہ جیسے عورتیں عمر چھپاتی ہیں، مرد اپنا وزن چھپاتے ہیں۔

○-----☆-----○

جھٹ پنا اترا آ رہا تھا۔ لوگ پریشان تھے۔ قاتل نے ابھی تک وار نہیں کیا تھا۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا، کشیدگی بڑھتی جا رہی تھی۔ 'لگتا تھا' کسی بھی وقت فیر پورٹ دھماکے سے پھٹ جائے گا۔

تپسی ائیرز کے ساحل پر اونگ کمانوف نروس انداز میں ادھر ادھر پھرتے ہوئے سنگار کے کش لے رہا تھا۔ اسے پولٹ بیورو کے احمق تھرڈ سیکریٹری پر غصہ آ رہا تھا، ہر روز شام کے وقت کشتی رانی پر مصر تھا۔ وہ خطرناک قاتل ابھی آزاد پھر رہا تھا۔ اس وقت بھی تھرڈ سیکریٹری کشتی میں مزے لے رہا تھا۔

تھرڈ سیکریٹری کا تحفظ کمانوف کی ذمے داری تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ کسی طرح جلدی سے کل شام ہو جائے اور اس کی ذمے داری ختم ہو۔

تھرڈ سیکریٹری نے اس ٹرپ کو بہت انجوائے کیا تھا۔ وہ ہر روز کشتی رانی کرتا اور پھر خوب پیتا۔ کمانوف نے بھی اس کی تواضع میں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی۔ اسے امید تھی کہ تھرڈ سیکریٹری ماسکو میں اس کی سفارش ضرور کرے گا۔

سات بج کر پچیس منٹ پر اس نے سوچا کہ اس کی ذمے داری کے تیرہ گھنٹے پانچ منٹ اور رہ گئے ہیں۔ کاش وہ کسی طرح کلاک کی سونیوں کو دوڑا سکتا۔ اس نے پھر سمندر کی طرف دیکھا۔ کشتی بادبان پر موجود سرخ ستارے کے ساتھ صاف نظر آرہی تھی۔ واپسی میں پانچ منٹ باقی تھے۔

سوا چار بجے مقامی پولیس چیف نے فون پر اسے خبردار کیا تھا کہ قاتل پولٹ بیورو کے تھرڈ سیکریٹری کو قتل کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ کمانوف نے مدد قبول کرنے سے انکار کر دیا لیکن وہ متوحش ہو گیا تھا۔ خوش قسمتی سے چار بج کر پچیس منٹ پر چیف نے دوبارہ فون کر کے اطلاع دی تھی کہ پچھلی وارنگ غلط تھی۔ ان امریکیوں کی ساتھ یہی مسئلہ ہے کہ وہ رائے بدلتے رہتے ہیں۔ کاش..... اس ملک میں ڈسپلن ہوتا۔ یہاں ہر شخص اپنی مرضی کرتا نظر آتا ہے۔

اپنی دوسری کال میں چیف نے پیش کش کی تھی کہ ایک پولیس لائچ ساحل پر گشت کرتی رہے گی۔ کمانوف کے انکار کے باوجود وہ مصر رہا۔ آخر کمانوف نے ہچکچاتے ہوئے اسے اجازت دے دی۔ اسے ہدایت کر دی گئی تھی کہ مقامی افسران سے بھرپور

تعاون کیا جائے۔

لائچ پورنے سات بجے آئی۔ کمانوف کو دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہ چھوٹی سفید اسپینڈ بوٹ تھی، جس پر سائینڈ میں لفظ پولیس لکھا تھا۔ اس میں ایک اکیلا پولیس مین تھا۔ پولیس مین نے اسے دیکھ کر ہاتھ لہرایا۔ کمانوف نے جواباً ہاتھ لہرایا پھر بوٹ نے گشت شروع کر دیا۔

کمانوف سیکورٹی کے لیے اس بوٹ پر انحصار نہیں کر رہا تھا۔ اس نے پھر سمندر کی طرف دیکھا۔ تلوے راستے کے تینوں بازوؤں پر ایک ایک برٹرام ۳۱ گشت کر رہی تھی۔ ہر ایک پر کے جی بی کا ایک کرنل اور دو لیفلینٹ موجود تھے۔ ان کشتیوں میں تین مشین گنیں بھی موجود تھیں۔ کمانوف مسکرایا۔ وہ اچھی خاصی بحریہ تھی۔

ادھر سمندر میں تھرڈ سیکریٹری خوب انجوائے کر رہا تھا۔ شمال مشرق کی طرف سے بارہ ناٹ کی رفتار سے ہوا چل رہی تھی۔ اسے ایک بار پھر اولپکس میں روس کی نمائندگی کرنی تھی اور اس بار گولڈ میڈل جیتنا تھا۔

تپسی ائیرز کے ساحل پر سیٹی بجی۔ اس کے ساتھ ہی کنارے سے قریب ترین برٹرام نے ہارن دیا۔ فوراً ہی باقی دو کشتیوں نے بھی ہارن دیا لیکن تھرڈ سیکریٹری نے انہیں نظر انداز کر دیا۔ وہ سوچ رہا تھا یہ کمانوف نہایت بور آدمی ہے۔ نہ تو وہ پیتا ہے اور نہ ہی اسے کشتی رانی کی تیز ہے۔ ہارن پھر بجے۔ یہ لعنتی بیورو کریٹ، اسے متاثر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ جانتا تھا کہ وہ پوری طرح محفوظ ہے۔ ہچکچاتے ہوئے اس نے کشتی کا رخ کنارے کی طرف موڑ دیا۔

○-----☆-----○

”وہ“ بڑے صبر و تحمل سے انتظار کر رہا تھا۔ اس نے کشتی کو بڑی دلچسپی سے دیکھا تھا۔ روسی اچھا سیلر تھا لیکن وہ ساکت بیٹھا تھا، جیسے بظ..... مردہ بظ!

وہ بوب بیکر کے بھیس میں تھا۔ اس نے اسی کی بوٹ بھی مستعار لی تھی۔ وہ دو انجن والی بوٹ تھی۔ اس ساحل پر کوئی کشتی ایسی نہیں تھی، جو اس کا رفتار میں مقابلہ کر سکتی۔ اس نے کشتی پر جلدی میں پولیس کے حروف پینٹ کیے تھے۔ پینٹ اب بھی گیلا تھا۔ پولیس بوٹ تھرڈ سیکریٹری کی کشتی کے قریب ہوتی گئی۔ روسی کا روٹ اسے

معلوم تھا۔ درمیانی فاصلہ سو گزر رہا تھا۔ قریب ترین برٹرام نے اس کی اور تھرڈ سیکریٹری کی کشتی کے درمیان آنے کی کوشش کی لیکن وہ ست رفتاری سے دور ہو گیا۔ وہ تھرڈ سیکریٹری کے راستے کے متوازن سفر کر رہا تھا۔ اس نے برٹرام کی طرف خیر سگالی کا ہاتھ لہرایا۔ ویسے بھی وہ کوئی قدم اٹھانے سے پہلے ساحل سے اور قریب ہونا چاہتا تھا۔

اب وقت آگیا تھا۔ آخری اجالا بھی دم توڑ رہا تھا۔ اس نے تھروئل آگے کی طرف کھینچے۔ ڈونزی گولی کی رفتاری سے آگے بڑھی۔ اس نے تیزی سے وہیل گھمایا اور اپنی بوٹ کا رخ تھرڈ سیکریٹری کی کشتی کی طرف کر دیا پھر اس نے راکٹ لاسچر اٹھالیا۔ وہ دن تین یونٹ تھا۔ صرف ۳۶ انچ لمبا۔ مگر وہ آٹھ انچ والا اینٹی ٹینک راکٹ فائر کرتا تھا۔ اس نے نشانہ لیا اور فائر کر دیا، دھماکا بہت خوفناک تھا۔ تھرڈ سیکریٹری کی کشتی اس میں غائب ہو گئی۔

ان سرخ شعلوں کے درمیان روسی پولٹ پیورو کا تھرڈ سیکریٹری اس کا بارہواں شکار بن گیا۔ اس نے سمندر میں تیرنے والا ایک نشان اس مقام کی طرف اچھال دیا۔ اس نشان کے اوپر چھوٹا سا ایک امریکی پرچم تھا۔ پرچم کے ساتھ تاش کا ایک پتا اسٹپل کیا گیا تھا۔ حکم کی تکی!

اب وہ بوٹ کو لہراتے ہوئے یہی ایکرز کے ساحل پر دوڑا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ روسی اس ڈر سے اسے ہٹ نہیں کریں گے کہ وہاں ان کے اپنے آدمی بھی نشانہ بن سکتے ہیں۔ ساحل سے تین گز دور اس نے بوٹ کو تیزی سے پورٹ کی طرف موڑا اور دوستی بم اچھال دیے۔ پھر فضا اس کے ہڈیانی قصبے سے تھرا گئی۔

اس نے تھروئل پوری طرح کھول دیے۔ بوٹ ۶۰ فٹ کی رفتار سے دوڑ رہی تھی۔ پیچھا کرنے والی برٹرامز بہت پیچھے رہ گئیں۔ ڈونزی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ روسی ایک فائر بھی نہیں کر سکے تھے۔

○-----☆-----○

تینوں ٹی نیٹ ورکس نے اپنے شام کے پروگرام چھوڑ کر روسی ڈپلومیٹ کے قتل کی خبر نشر کی۔ مبصرین روسیوں سے معذرت کے معاملے میں ایک دوسرے کو پیچھے چھوڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔ روسیوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا خصوصی

اجلاس طلب کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ یہی ایکرز خاموشی کے پردے میں چھپ گیا تھا۔ جی بی کے دستوں نے اسے پوری طرح گھیرے میں لے لیا تھا۔ پیرا ٹروپس کا ۵۴ واں ڈویژن فورٹ بریگ میں موجود تھا۔ اسے کسی بھی لمحے فیر پورٹ پہنچنے کے لئے الرٹ کر دیا گیا تھا۔

واشنگٹن میں صدر نے ہاٹ لائن پر کریملن سے رابطہ کر کے ذاتی طور پر اس واقعے پر معذرت کی تھی۔ ڈپلومیٹک حلقوں میں اونچی سطح پر سرگرمیاں جاری تھیں۔ روسی اخبار نے شدہ سرخی لگائی تھی۔ ”ذہنی مریض امریکا“..... خبر میں کہا گیا تھا کہ امریکا جیسے ملک میں ہی جہاں ذہنی امراض کی شرح اتنی بلند ہے، ایسی دہشت گردی کی توقع کی جا سکتی ہے۔

○-----☆-----○

بعد میں نیلی اور رائس نے اصل پولیس لالچ میں بیٹھ کر موقع کا جائزہ لیا۔ وہ چاندنی رات تھی مگر دیکھنے کے لیے وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ تباہ شدہ کشتی کے لمبے کو روسی گھسیٹ کر ساحل پر لے گئے تھے۔ انہوں نے سمندر میں تیرتے ہوئے نشان کو بھی باہر نکال لیا تھا۔ امریکی پرچم کے انہوں نے جھیتھڑے اڑا دیے تھے اور تاش کے پتے اور نشان کو انہوں نے بادل نخواستہ فیر پورٹ پولیس کے حوالے کر دیا تھا۔

○-----☆-----○

جم‘ برگز اور گریڈی واپس ہیڈ کوارٹرز پہنچ چکے تھے۔ کمانوف سے بات کرنے کی ہر کوشش ناکام ثابت ہوئی تھی۔ فون پر بھی یہی جواب ملا تھا کہ وہ بات نہیں کرنا چاہتا۔ سفید ریچھ دانت نکوس رہا تھا۔..... غرا رہا تھا۔ لیکن وہ جانتے تھے کہ وہ کانے گا نہیں اگر کاٹا تو یہی ایکرز کی تمام مراعات سے محروم ہو جائے گا۔

نیز نکولس بے قصور تھا۔ وہ قاتل نہیں تھا۔ یہ روسی ڈپلومیٹ کے قتل سے بڑا شاک تھا ان کے لئے۔ نکولس نے بڑی ذہانت سے کام لیا تھا۔ اس نے اپنے لیے جائے واردات سے عدم موجودگی کا ٹھوس ثبوت فراہم کیا تھا۔

نکولس کو شبہ تھا کہ قاتل پھر وار کرے گا۔ اس نے اس بات کو یقینی بنایا تھا کہ ہر وہ وقت، ہر لمحے کسی کی نظروں میں رہے۔ پہلے تو چھ گھنٹے وہ نگرانی کرنے والوں کے سامنے

کینڈل وڈ جھیل میں مچھلیاں پکڑتا رہا۔ پھر وہ فیرپورٹ آیا۔ اسے پتا چلا کہ قاتل نے ابھی تک قتل نہیں کیا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنی کار میں سیدھا پولیس ہیڈ کوارٹرز پہنچا۔ ساڑھے چھ بجے وہ ڈیسک سارجنٹ کے سامنے بیچ پر چپک کر بیٹھ گیا اور مثبت سوچ کی طاقت نامی کتاب پڑھتا رہا۔

جس وقت قاتل نے روسی سفارت کار کو اڑایا، وہ دو پولیس والوں کی نظروں کے سامنے اسی جگہ بیٹھا ہوا تھا۔ ان دو کے علاوہ بھی تین ماہر فن نگرانی کرنے والے بھی اس پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ ثابت ہو گیا کہ نیڈ کولس قاتل نہیں ہے، ہو ہی نہیں سکتا۔
”اوٹھٹ“ ہیڈ کوارٹرز میں جم گریڈی اور برگز نے بیک آواز کہا۔ وہ ہیڈ کوارٹرز میں تھے۔

ادھر برج پورٹ ان میں ڈنکر نے بھی غرا کر یہی کہا ”اوٹھٹ۔“
فیرپورٹ ان میں جوڈی راجرز نے کہا ”اوٹھٹ“ پیٹر بونڈ اسے ہمدردانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

وہ ان کے لیے تھکا دینے والا دن تھا۔ وہ سب پھر اشارتنگ پوائنٹ پر آگئے تھے۔
کولس مجرم نہیں تھا۔ تو پھر کوئی لسٹ سے باہر کا آدمی تھا۔ مگر کون؟ اور کیوں؟..... قاتل پھر نامعلوم ہو گیا تھا۔ وہ کون تھا؟ بارہ قتل ہو چکے تھے مگر ان کے پاس اب بھی کوئی کلیو نہیں تھا ایک بھی نہیں۔
”اوٹھٹ“ عام لوگ بھی یہی کہہ رہے تھے۔

○-----☆-----○

”اس“ نے کار کیروٹر ڈرائیو ان کیفے میں پارک کی اور چاکلیٹ مالٹ کا آرڈر دیا۔ دینرٹس کو دیکھ کر وہ گرم جوشی سے مسکرایا۔ اسے دیکھ کر اسے جوڈی کا خیال آیا تھا۔ وہ ہنس دیا۔ کیوں نہ وہ ان جا کر..... لیکن نہیں، پہلے پیٹر بونڈ سے چھٹکارا پانا ہوگا۔ یہ کوئی اتنا دشوار کام بھی نہیں، وہ محض ایک پلے بوائے ہی تو ہے۔

”اسے“ پورا یقین تھا کہ پولیس اسے نہیں پکڑ سکتی۔ وہ اسے نہیں تلاش کر سکتے۔ وہ بہت کامیابی سے ایک شخص کے اندر چھپا ہوا تھا۔ اس کے وجود کے دوسرے حصے نے اسے تحفظ دے رکھا تھا۔ اسے ڈھونڈنے کے لیے انہیں اس کے دماغ کے دور

افتادہ کونوں کھدروں کو کھنگالنا پڑے گا۔

ایک ہی جسم کو شیئر کرنا کچھ اتنا مشکل بھی نہیں تھا۔ اس میں جگہ کا بھی مسئلہ نہیں تھا۔ پیدائش کے وقت بھی وہ دو ہی تھے۔ لیکن وہ دبا ہوا تھا اور اس کا ساتھی چھپایا ہوا تھا۔ وہ ایک کونے میں دبکا بہت خاموشی سے اپنے موقع کا انتظار کرتا رہا تھا۔ منصوبہ بندی کرتا رہا تھا۔ بچپن میں صرف ایک بار اسے مشترکہ دماغ پر قابو پانے کا موقع ملا تھا۔ اس دن اس نے اپنے سوتیلے باپ کو قتل کیا تھا۔

اس کا فرار کا طریقہ برسوں میں نکھر گیا تھا۔ بہت..... بہت زیادہ آہستگی سے..... دھیرے دھیرے اس نے جسم کے جھنڈی تحرک پر کنٹرول حاصل کیا تھا۔ یہ ایک بے حد طاقت ور مرکز تھا۔ پھر بڑی بازی گری سے وہ سوچنے کی قوت پر تھوڑا تھوڑا کر کے داخل ہوتا گیا اور اب؟ اب تو وہ جب چاہتا، پورے دماغ کا کنٹرول حاصل کر لیتا۔ اپنے ساتھی کو وہ تحت الشعور میں دھکیل دیتا۔ اس میں کوئی خطرہ نہیں تھا۔ اس کے دوسرے حصے کو معلوم ہی نہیں ہوتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ تو اس کے وجود سے بھی بے خبر تھا۔

وہ دن بہ دن اپنے منصوبے کو آگے بڑھاتا رہا تھا۔ ہر روز وہ سوچنے کے عمل پر مزید تھوڑا کنٹرول حاصل کرتا..... مستقل بنیاد پر۔ اسی طرح اسے بالآخر پورے دماغ پر کنٹرول حاصل کرنا تھا۔ اور جب ایسا ہوتا تو وہ اپنے دوسرے حصے کو حرف غلط کی طرح مٹا دیتا۔ ایسا اندرونی قتل..... خفیہ قتل تو انسانی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا ہوگا۔ نہ کوئی لاش ہوگی نہ جرم کی شہادت۔ اور وجود کا وہ حصہ مرچکا ہوگا۔ اس کے لیے اس نے پھول کی دگی مخصوص کی تھی۔ تب وہ آزاد ہوگا۔ جسم اور دماغ دونوں پوری طرح اس کے قبضے میں ہوں گے اور اس وقت کے بڑے عظیم منصوبے تھے اس کے۔

اس کے اس راز کو صرف ماضی میں تلاش کیا جاسکتا تھا۔ پیدائش کے بعد سے ہی اسے اپنے دوسرے حصے کا علم ہوتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے جبکہ وہ خود تحت الشعور میں چھپا ہوا تھا۔ دوسرا حصہ، شعور میں رہتا تھا۔ شعور کو نہیں معلوم ہوتا تھا کہ تحت الشعور کیا کر رہا ہے لیکن تحت الشعور کو شعور کی خبر رہتی تھی۔ وہ دیکھتا رہا تھا..... انتظار کرتا رہا تھا۔ یہ عجیب بات تھی کہ اس کے طاقت ور حصے کو اس کے وجود کا علم نہیں تھا اور نہ کبھی ہوگا۔ اس نے عقب نما آئینے میں خود کو آنکھو ماری۔

ہو سکتا ہے کہ صحیح وقت پر ”وہ“ ان مرزہ کیسوں کو حل کر لے۔ صرف وہی دنیا کے عظیم ترین قاتل کو پکڑ سکتا تھا۔ اسی وقت دنیا کو پتا چل سکتا تھا کہ وہ کیسا جینٹلمن ہے۔ مگر یہ بہت بعد کی بات ہے۔ فی الوقت تو یہ سوچنا بھی ٹھیک نہیں۔ ابھی تو چالیس قتل اور کرنے ہیں۔

اس نے مالٹ پی کر ہاتھ کی پشت سے ہونٹ صاف کیے اپنی گھڑی دیکھی اور سوچنے لگا کہ باربرا اور ویوین اس وقت کیا کر رہی ہوں گی۔ اسے سر میں چکر سے محسوس ہوئے۔ ہلکے پن کا احساس ہوا۔ اس نے ایک لمحے کو آنکھیں بند کر لیں۔

○-----☆-----○

باربرا اور ویوین ایک دوسرے سے بہت قریب ہو گئی تھیں۔ ویوین بہت مہربان عورت تھی۔ وہ باربرا کا بہت خیال رکھتی تھی۔ وہ اسے سمجھاتی رہی تھی۔ اس نے اس بات کی نشان دہی کی کہ وہ باربرا کو کہیں لے جانے سے بچتا ہے۔ اس ذرے سے کہ کوئی انہیں ساتھ دیکھ لے گا اور اس کی بیوی کو معلوم ہو جائے گا۔ یعنی باربرا اس کے لیے محض ایک کھلونا ہے..... وقتی تفریح!

ویوین کا کہنا تھا کہ وہ سب کچھ بدل کر رکھ دے گی پھر باربرا اس کے ساتھ ڈنر پر بھی جائے گی اور فلم دیکھنے بھی۔ اور یہ نہ ہو تو باربرا اسے صاف کہہ دے گی کہ کھلونے کی حیثیت اسے قبول نہیں۔

وہ باربرا کے گھر پہنچا تو اندھیرے میں ویوین اس کے سامنے آگئی ”باربرا تم سے اکیسے میں ملنا چاہتی ہے“ اس نے کہا ”اس کے بعد اگر تمہارے پاس وقت ہو تو میری طرف آجانا۔ میں تمہارا انتظار کروں گی۔ اگلے بلاک میں زرد کالج میرا ہے۔“

وہ اندر چلا گیا۔ باربرا کے تیور بدلے ہوئے تھے۔ وہ بیزار نظر آرہی تھی۔ وہ کھیلنے کے بجائے اس سے مشترکہ مستقبل کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی۔ وہ بڑے تحمل سے سنتا رہا پھر اس نے کہا ”دیکھو باربی ذول‘ میں بہت تھکا ہوا ہوں‘ کسی دن تمہیں ڈنر پر بھی لے چلوں گا مگر اس وقت تو مجھے بس تمہاری قربت کی ضرورت ہے۔“

اس پر باربرا پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور ہاتھ روم میں گھس گئی۔ وہ دروازے پر دستک دیتا رہا۔ اندر سے باربرا کی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں پھر وہ سسکیوں کے

درمیان بولی ”جاؤ..... اپنی بیوی کے پاس چلے جاؤ۔ میرا پیچھا چھوڑ دو۔ میں تمہارا کھلونا نہیں ہوں کہ جب چاہو‘ کھیلنے کے لیے آجاؤ اور پھر اکیلا چھوڑ کر چل دو۔“

وہ بڑبڑاتے ہوئے باہر نکل آیا۔ اس کے سامنے دو ہی راستے تھے۔ ہاتھ روم کا دروازہ تو زدے یا دیوین کے پاس کے پاس چلا جائے‘ فیصلہ بہت آسان تھا۔

دیوین کا کالج ڈھونڈنے میں دشواری نہیں ہوئی۔ اندر روشنی بھی تھی اور دروازہ بھی کھلا تھا۔ وہ اندر چلا گیا۔ ویوین کھلی بانہوں کے ساتھ اس کی منتظر تھی ”تم جب چاہو‘ یہاں آسکتے ہو۔“ اس نے کہا ”اور میں کوئی مطالبہ نہیں کروں گی تم سے۔ مجھے باربرا کے گھر کی کاؤچ کے مقابلے میں اپنا بیڈ زیادہ اچھا لگتا ہے۔“

اس کے جاتے ہی ویوین باربرا کے گھر چلی گئی۔ باربرا نے رو کر برا حال کر لیا تھا۔ وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ ویوین نے اسے لپٹا لیا۔ اس کی اسٹیم کامیاب رہی تھی۔ اب باربرا کو اس کی ضرورت نہیں تھی۔ باربرا اور وہ دونوں ویوین کے تھے۔ اب وہی دونوں کا خیال رکھے گی۔

○-----☆-----○

گیارہ بجے ”وہ“ جاگا۔ وہ بدستور کیرولینز ڈرائیو ان کیفے میں اپنی کار میں بیٹھا تھا۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا۔ پھر گاڑی اشارت کی اور گھر کی طرف چل دیا۔

وہ اپنی کار کردگی سے مطمئن تھا۔ پوری دنیا کو ہلا دیا تھا اس نے۔ ایک معصوم سے راکٹ سے اس نے دو سپر پاورز کو ہلا ڈالا تھا۔ کون جانے‘ ایٹمی جنگ ہی شروع ہو جائے۔ لیکن یہ بات اس کے منصوبے میں شامل نہیں تھی۔

اس نے سیاہ پنسل سے روسی سفارت کار کو کراس کیا..... حکم کی نقلی..... بارہواں شکار۔ اس نے اپنے اگلے قتل کا پروگرام چیک کیا۔ وہ دولت کا بھوکا چوہا! واہ بھی واہ‘ نامعلوم قاتل ہونے کے بڑے فائدے ہیں۔ آدمی بڑی آسانی سے کسی کو بھی قتل کر سکتا ہے۔

بارہ دن میں بارہ قتل! وقت اڑ رہا تھا لیکن اچھا وقت تو گزرتا ہی تیزی سے ہے۔ وہ بہت خوش تھا۔ دلچسپ وقت گزار رہا تھا۔ بہت کامیاب ثابت ہو رہا تھا۔ وہ آج تک کا عظیم ترین قاتل ثابت ہو چکا تھا اور ابھی تو چالیس قتل اور ہونے تھے۔ ایک آخری قتل

اور پھر پان کا ایکا۔ پان کا ایکا سب کو چلا دے گا۔ کئی دن تک پھر وہ ایک اور مشکوک آدمی کے پیچھے دوڑتے رہیں گے۔

ڈنٹر اس کی لسٹ میں نہیں تھا لیکن اسے راستے سے ہٹانا ضروری تھا لیکن نہیں، اب مسابقت کے لیے ایک وہی تو رہ گیا ہے اور مسابقت نہ ہو تو کھیل میں لطف ہی نہیں رہتا۔ جم تو اب ناکارہ ہوتا جا رہا تھا۔ اس کی ذہنی صلاحیتیں کند ہوتی جا رہی تھیں۔ وہ اب کسی بھی دن جل بجھے گا۔

اسے اپنا منصوبہ مکمل کرنا تھا..... ہاؤن قتل! اسے خود پر پورا اعتماد تھا۔ منصوبہ ہر اعتبار سے مکمل اور بے داغ تھا۔ وہ عمدہ جدید کا قاتل تھا۔ وہ قتل کے وہ طریقے آزما رہا تھا جو کسی نے کبھی سوچے بھی نہیں تھے۔ اس نے قتل کے فن کو ایک نئی جہت دے دی تھی۔ اس کے جسم میں سنسنی دوڑنے لگی۔

○-----☆-----○

۱۳ جون..... جمعہ

”سٹ۔ کوئی کام آسان نہیں ہے“ جم ہاتھ روم کے آئینے میں اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے بڑبڑایا۔ اس کی ٹھوڑی پر کٹ لگا تھا۔ چار ٹشو پیپر ضائع ہو چکے تھے اور خون اب بھی رس رہا تھا۔

وہ تو نیم زدہ سا اپنے عکس کو دیکھتا اور خون رکنے کا انتظار کرتا رہا۔ فیر پورٹ بھی تو لو لہان ہو رہا تھا۔ اس کا محبوب قصبہ دھیرے دھیرے زندگی سے محروم ہوتا جا رہا تھا۔ بارہ قتل! اسے اس قاتل کو روکنا ہو گا۔ اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے..... سب کے لیے بھی، اور اس کے اپنے لیے بھی۔

اس نے موت کے بارے میں کبھی نہیں سوچا تھا اور موت سے خوف زدہ تو وہ اب بھی نہیں تھا۔ ماں نے ہمیشہ اپنی بانسوں میں بھلاتے ہوئے اسے خوف زدہ نہ ہونے کی..... اور مضبوط بننے کی تلقین کی تھی۔ وہ اپنے آپ کو بہت مس کرتا تھا۔ کاش وہ اسے جانتا۔ اسے اپنا سوتیلا باپ اچھا نہیں لگتا تھا۔ اس کے نتیجے میں سوتیلا باپ اسے نظر انداز کرتا تھا۔ دونوں کے درمیان محبت کی کوئی رمتی نہیں تھی۔ عجیب بات ہے، سوتیلا باپ مرا تو وہ بالکل بھی افسردہ نہیں ہوا تھا۔ اس کی موت حادثہ تھی۔ وہ نشے میں تھا اور

اس نے کچن کی گیس کھول دی تھی۔ چولیسے جلانے نہیں تھے۔ گیس کھول کر جلانا بھول گیا تھا۔ اس کی ماں روئی تھی لیکن وہ نہیں رویا تھا۔

یہ وہ دن تھا، جب وہ لڑکا نہیں رہا تھا، آدمی بن گیا تھا۔ اس نے ٹشو پیپر سے پھر خون پونچھا.....

○-----☆-----○

”وہ“ آئینے میں اپنے چہرے کو گھور رہا تھا۔ اس کی پیشانی کی لکیریں گہری ہو گئیں۔ منصوبہ بنانے کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ وہ فکر مند ہوا تھا۔ اپنی کسی حرکت سے نہیں..... پولیس کی طرف سے بھی نہیں اور منصوبہ بھی ہر لحاظ سے مکمل اور بے داغ تھا۔ لیکن اس کے دماغ میں بیٹھا ہوا وہ بڑھا اسے پاگل کیے جا رہا تھا۔ وہ مسلسل ”مار دو..... قتل کر دو“ کی رٹ لگائے رہتا تھا اور اس کی چیخ پکار اسے پاگل کیے دے رہی تھی۔

بڑھا کسی طرح خاموش ہی نہیں ہوتا تھا، کاش وہ کسی طرح اسے کسی نہ خانے میں دھکیل سکے یا کسی طرح اسے مٹا دے۔ اس نے اسپرین کی بوتل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اسپرین وہ بہت کثرت سے استعمال کرنے لگا تھا۔

یہ بڑھا ہے کون؟ وہ ابھی تک یقینی طور پر اسے نہیں سمجھ سکا تھا۔ ابتدا میں تو وہ سمجھا تھا کہ یہ شیطان ہے لیکن گزشتہ روز اس بڑھے کے چہرے کی ایک جھلک دیکھ لی تھی۔ وہ تو چاند کی بڑھیا کا ہم شکل لگتا تھا۔ اس نے سہانیڈ سے اسے دیکھا تھا۔ اس کے چہرے پر داڑھی تھی اور وہ وقت کی قید سے آزاد معلوم ہوتا تھا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ وہ یقیناً قاتل تھا..... زوئے زمین پر پہلا قاتل انسان۔ وہی اسے مسلسل قتل کرنے کا حکم دیتا تھا۔

کیا یہ بڑھا اس کے دماغ پر قابض ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ کیسی ناقابل یقین بات ہے۔ اس کا منصوبہ تو خود کسی اور کے دماغ پر قبضہ کرنے کا ہے اور وہ یہ کام بتدریج قدم بہ قدم بڑی صفائی سے کر رہا ہے۔

اسے اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ منصوبہ اس کا بنایا ہوا ہے اور وہی اس پر عمل بھی کر رہا ہے۔ اب یہ بڑھا اس کے منصوبے میں مداخلت کر رہا ہے۔ قاتل مطمئن نہیں

تھا۔ وہ اور قتل چاہتا تھا لیکن اس نے قاتیل کی بات مان لی تو پھر منصوبہ بھی قاتیل ہی کا ہو جائے گا۔ یہ بڑھا تو دیوانہ ہے..... جنونی ہے۔ اس نے سر جھٹکا۔ میں اس کی بات نہیں مانوں گا۔ میں اس کا غلام نہیں بنوں گا۔

یہ قاتیل اسے کیوں ستا رہا ہے۔ وہ اتنی کامیابی سے منصوبے پر عمل کر رہا ہے..... اور اب یہ قاتیل اسے اس کے مستقبل سے دور..... پیچھے کی طرف کھینچ رہا ہے۔

”تم کبھی تھے، گزر چکے“ وہ ذہنی طور پر چلایا ”میں وہ ہوں کہ مجھ سا کوئی بھی میں ہوا!“

”مارو..... قتل کر دو..... قتل کر ڈالو“ اندر کی آواز بہت تیز بہت کھردری، بہت جھپتی ہوئی تھی..... بنوں والی آواز۔

”مجھے موقع دو قاتیل۔ میرے پیچھے مت پڑو۔ میرا دماغ کام نہیں کرے گا“ اس نے بے بسی اور ادھر ادھر دیکھا ”تم باہر آ جاؤ..... جہاں کہیں بھی ہو، باہر آ جاؤ۔ تم قتل نہیں کر سکتے۔“

”بے وقوف، میں ہر انسان کے اندر ہوتا ہوں“ اندر کی آواز نے کہا ”لیکن میرا پیلا کوئی کوئی ہی بنتا ہے۔“

اس نے اپنا سر ایک طرف جھکایا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے..... سنک میں گرنے لگے۔ اس کے سر میں دھماکے ہو رہے تھے۔ بڑھے کی آواز ایک طرف سے دوسری طرف تک گونج رہی تھی۔ وہ جان گیا تھا کہ وہ جیت نہیں سکتا۔ وہ قاتیل کا پیلا، قاتیل کا غلام تھا۔ قاتیل نے اسے اپنے کھیل کے لئے منتخب کیا تھا۔ یہ مقدر تھا اور مقدر سے کوئی نہیں لڑ سکتا۔

اس نے اپنا سر اٹھایا اور آئینے میں دیکھا ”تم جو کہو گے، میں کروں گا۔“ اندر کی آواز خاموش ہو گئی۔ اب ایسی خاموشی تھی کہ جیسے سماعت معطل ہو گئی ہو۔ اس نے گہری سانس لی۔ اس کے حواس واپس آ رہے تھے۔ آنکھوں کے نیچے تھکن کے گہرے سیاہ حلقے تھے۔ اس نے آنکھوں سے آنسو پونچھے اور چہرے پر چھپکا مارا۔ شٹ! اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ لوگوں کو قبروں میں پہنچانے کا کام قاتیل کے

لیے سی۔ وہ ساتھ ہی اوپر جائیں گے۔ ساتھ ہی جہنم میں جلیں گے۔ میرا تو جہنم میں خاص الخاص مقام ہو گا۔ دنیا کا عظیم ترین قاتل! قاتیل کا قاتل نخر شاگرد! اس کی نبضیں تیز ہو گئیں۔

پھر وہ وقت میں سفر کرنے لگا۔ وہ دوبارہ پیدا ہو گا..... اور اپنے روپ میں واپس آئے گا مگر اس بار اس کا پورا دماغ اس کا اپنا ہو گا۔ اس نے آئینے میں اپنے عکس کو آنکھ ماری۔ جواباً عکس نے اسے آنکھ ماری۔

○-----☆-----○

جم نے پلکیں جھپکائیں۔ خون بند ہو گیا تھا۔ اس نے سر جھٹکا، منہ پر چھپا کے مارے اور تالپے سے چہرہ خشک کیا۔ اب وہ بہتر محسوس کر رہا تھا۔ ممکن ہے، آج خوش قسمتی اس کا ساتھ دے۔ یہ جیسے کا دن ہے اور تیرہ تاریخ ہے۔ ہو سکتا ہے، آج وہ قاتل کو پکڑنے میں کامیاب ہو جائے، وہ منحوس قاتل!

وہ ہاتھ روم سے نکلا تو اس کا اعتماد بحال ہو چکا تھا۔

○-----☆-----○

ان میں جوڑی ناشتا کر رہی تھی اور پیٹر اخبار پڑھ رہا تھا۔ جوڑی نے دونوں پیالیوں میں دوبارہ کافی انڈلی۔ اچانک جوڑی کا ہاتھ لرزا۔ وہ بری طرح چونکی۔ کافی چھلک گئی۔ ”مائی گاڈ! ایک ہستی ہے جو مسئلہ حل کر سکتی ہے۔ اس نے قاتل کو دیکھا ہے لیکن اس سے کبھی کسی نے پوچھ گچھ نہیں کی، کسی کو خیال ہی نہیں آیا۔ چھوٹی سی، معصوم سی، خوف زدہ بچی۔ جس نے کسی کو اپنے باپ کی کار کے نیچے بم پھینکتے دیکھا تھا۔ اس کی گڑیا کو قتل کر دیا تھا۔ سنڈی! سنڈی نے کیا کہا تھا؟“

جوڑی اچھل کر کھڑی ہوئی اور ڈیسک کی طرف لپکی۔ وہ اپنے نوٹس شول رہی تھی۔ بالآخر اس نے ایک کانڈ کھینچ کر نکالا۔ اس نے اسے پڑھا..... کئی بار پڑھا۔ پھر چکراتی ہوئی سی واپس آئی اور اپنی جگہ بیٹھ گئی۔

پیٹر نے اخبار ایک طرف رکھا اور اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا ”کوئی خاص بات سو جھی ہے تمہیں؟“ اس نے پوچھا۔

جوڑی نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس کے جسم میں برقی دوڑ رہی تھی ”پیٹر

جب قاتل نے جم کی کار اڑائی تو جم کی بیٹی..... میری بھانجی سنڈی باہری تھی۔ اس نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔
”یہ درست ہے۔“

”اس نے کہا تھا..... ڈیڈی۔ ڈیڈی انہوں نے میری گڑیا کو مار ڈالا۔“
پیٹر اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا۔

”ہم سب سمجھے کہ سنڈی اپنے باپ سے مخاطب ہے..... ڈیڈی کہہ کر خطاب کر رہی ہے لیکن فرض کرو کہ وہ اپنی ماں سے بات کہہ رہی تھی۔“
”اومائی گاڈ!“ پیٹر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

دونوں باہر کھڑی مرسیڈیز کی طرف لپکے لیکن دروازہ کھولتے ہوئے جوڈی ٹھٹک گئی۔ اسے یاد آگیا تھا کہ برینڈا سنڈی کو لے کر نیویارک چلی گئی ہے..... ماں کے ساتھ رہنے۔

○-----☆-----○

لانگ آئی لینڈ میں وہ پولیس لائیچ پر اکیلا بیٹھا تھا۔ پاریلو کے ہلکے کش لیتا ہوا۔ ایک گہرا کش لے کر اس نے سگار ایک طرف اچھال دیا پھر دور بین آنکھوں سے لگا کر اس نے افق تا افق جائزہ لیا۔ کہیں کوئی بوٹ نظر نہیں آ رہی تھی۔
اس نے نکولس کی بوٹ کو رسی کی گرفت سے آزاد کر دیا۔ اب بوٹ ادھر ادھر بھٹکتی پھرے گی۔

اس نے نکولس کی بوٹ اٹلانٹک پر الوداعی نظر ڈالی۔ بادبان سے نکولس کا بے حس و حرکت جسم بندھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ پیچھے کی طرف بندھے ہوئے تھے اور ٹانگوں کی بڑی نیس کاٹ ڈالی گئی تھیں۔ نیچے خون کا تالاب بن گیا تھا۔ نکولس کے سر کے اوپر بادبان پر حکم کی دگی پن کی گئی تھی..... اور اس کی جیب میں ایک رقعہ تھا۔

تم نے کلیوز مانگے تھے وہ حاضر ہیں

خطرہ چاہے جتنا ہو میں باون قتل کروں گا۔

حکم کے تیرہ پتے تو میں کھیل چکا ہوں

پان کا اکانیڈ کے بعد میں کھیلوں گا

تم مجھ سے کبھی نہیں ملے ہو لیکن مجھ سے خوب واقف ہو
تمہیں کون احمق کہہ سکتا ہے..... کوئی مکینک، کوئی کلرک، ویٹریا زس
ڈاکٹریا کوئی سینٹھ، بھکاری یا کوئی چور
یا آخر میں تمہارا احمق چیف
ان اشاروں سے تم مجھے تلاش نہیں کر سکو گے
مجھے پکڑ سکو تو پکڑ کر دکھاؤ

اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ابھری۔ اس نے فرصت سے تماشا دیکھا تھا۔
نکولس خود اپنی جان نکلتی دیکھتا رہا تھا۔ دولت کا بھوکا چوہا! اب وہ ملین اس کے کیا کام آئیں گے۔ جہاں وہ گیا ہے وہاں یہ سکے نہیں چلتے۔

○-----☆-----○

فون پر برینڈا سے مختصر سی گفتگو ہوئی پھر سنڈی نے جوڈی کے بدترین اندیشوں کی تصدیق کر دی۔ تمام بچوں کی طرح سنڈی بھی سچی اور معصوم تھی۔ اس نے اپنے ڈیڈی کو اپنی کار کے نیچے ایک گیند لڑھکاتے دیکھا تھا پھر سب اڑ گیا اور اس کی گڑیا جل گئی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ ڈیڈی نے اس کی گڑیا کو کیوں ختم کیا..... کیوں قتل کیا۔ اسی لیے وہ اتنی اپ سیٹ تھی۔

سنڈی کی باتیں سن کر برینڈا سنانے میں آگئی..... جم..... جم..... تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ جم وہ قاتل نہیں ہو سکتا۔

جوڈی نے فون رکھا تو اس کے جسم پر لرزہ چڑھا ہوا تھا۔ اس کی بہن کی زندگی کے وہ بدترین لمحات تھے لیکن شاید سچائی اپنے معصوم بچے کی زبان سے سننا زیادہ موثر ہوتا ہے۔

وہ پیٹر کو فون پر ہونے والی گفتگو سنانے لگی۔ قاتل جم کے اندر چھپا ہوا تھا۔ کون سوچ سکتا تھا!

انہوں نے پہلے گریڈی سے بات کی۔ پھر بیلی، فیرو اور رائس کو بتایا۔ وہ سب شک کی حالت میں تھے۔ انہیں یقین نہیں آ رہا تھا۔ گریڈی نے ڈنٹر کو فون کر دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے قانون کے سب رکھوالوں کو علم ہو گیا۔

جم کی کار پولیس ڈوک پر نظر آئی تو وہ سب وہاں جمع ہو گئے۔ وہ پولیس لالچ کی آمد کے منتظر تھے۔ وہ جم کے منتظر تھے۔ وہ ”اس“ کے منتظر تھے۔

○-----☆-----○

”اس“ نے دانت پر دانت جما کر نکولس کو گڈبائی کہا پھر اپنی لالچ کے تھروئل کھول دیے۔ بوٹ اچھل کر آگے بڑھی۔ اس کا سر پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا۔ بڑھے نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا تھا۔ وہ اب بھی مطمئن نہیں تھا اور چیخ رہا تھا..... مار دو، قتل کر دو، قتل کر ڈالو۔ وہ مسلسل پکارا اسے پاگل کیے دے رہی تھی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔ اس کی آنکھوں سے بننے والے ازیت کے آنسو چہرے کو دھو رہے تھے۔

”مار دو، قتل کر دو، قتل کر ڈالو“ وہ اندرونی چیخ رکنے والی نہیں تھی۔

”تم کیا چاہتے ہو؟“ وہ چلایا ”اب یہاں قتل کرنے کو ہے کون؟ ایک میں ہی تو

ہوں اس بوٹ پر۔“

مگر بڑھے کو اس سے غرض نہیں تھی۔ وہ چلائے جا رہا تھا۔

ہاں..... یہاں جم بھی تو ہے۔ اس نے سوچا، لیکن اتنی جلدی! وہ جم کو اتنی

جلدی ہلاک نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسے جم کی ضرورت تھی۔ جم تو اس کا آخری شکار تھا۔

قائیل کی آواز اس کے دماغ میں گونج رہی تھی۔ درد سے اس کی آنکھیں ابلی پڑ

رہی تھیں۔ نہیں میں پہلے اس بڑھے ہی کو قتل نہ کر دوں۔ وہ دیوانگی سے ہنسا۔ قائیل

دماغ کے میرے والے حصے ہی میں تو رہتا ہے۔

دور ڈوک پر لوگ کھڑے نظر آرہے تھے۔ دہقان کہیں کے۔ وہ بھلا مجھے روک

نیتے ہیں!

اس نے جم کے کندھے والے ہولسٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اب وہ قائیل کا چہرہ

بالکل صاف دیکھ سکتا تھا۔ وہ صدیوں پرانا چہرہ دہشت زدہ سا اسے تک رہا تھا۔ اب وہ قتل

کرنے کی فرمائش نہیں کر رہا تھا۔ اب وہ سفید بالوں والا سر ادھر ادھر ہلاتے ہوئے

البتجائیں کر رہا تھا۔ نہیں، نہیں، نہیں۔

قائیل نے بہت عرصے اسے ستایا تھا۔ عمر بھر اسے سرگرداں رکھا تھا۔ بڑی اذیتیں

دی تھیں ”یہ مرنے کے لئے بہت اچھا دن ہے بڑے میاں۔ آؤ میرے ساتھ۔“ وہ چلایا۔

اس نے جم کے کھلے منہ میں ۳۵۷ میگنیم کی ٹال ٹھونسی، وہ ٹریگر دبانے والا تھا اور قائیل

چلا رہا تھا ”نہیں نہیں میرا کھیل خراب نہ کرو۔“

ساحل پر کھڑے لوگوں نے فائر کی آواز سنی اور ایک دوسرے کو دیکھا۔ پیئر نے جوڑی کو

اپنے قریب کر لیا۔ جوڑی کے ذہن میں برینڈا کا خیال تھا۔

○-----☆-----○

کئی گھنٹے بعد وہ سب ایک ہی بات پر متفق ہو گئے۔ جم نے قاتل کو تلاش کر لیا تھا

اور پھر اسے ہلاک کر دیا۔ اس کے علاوہ کیا سوچا جا سکتا تھا۔

ختم شد

ندیم